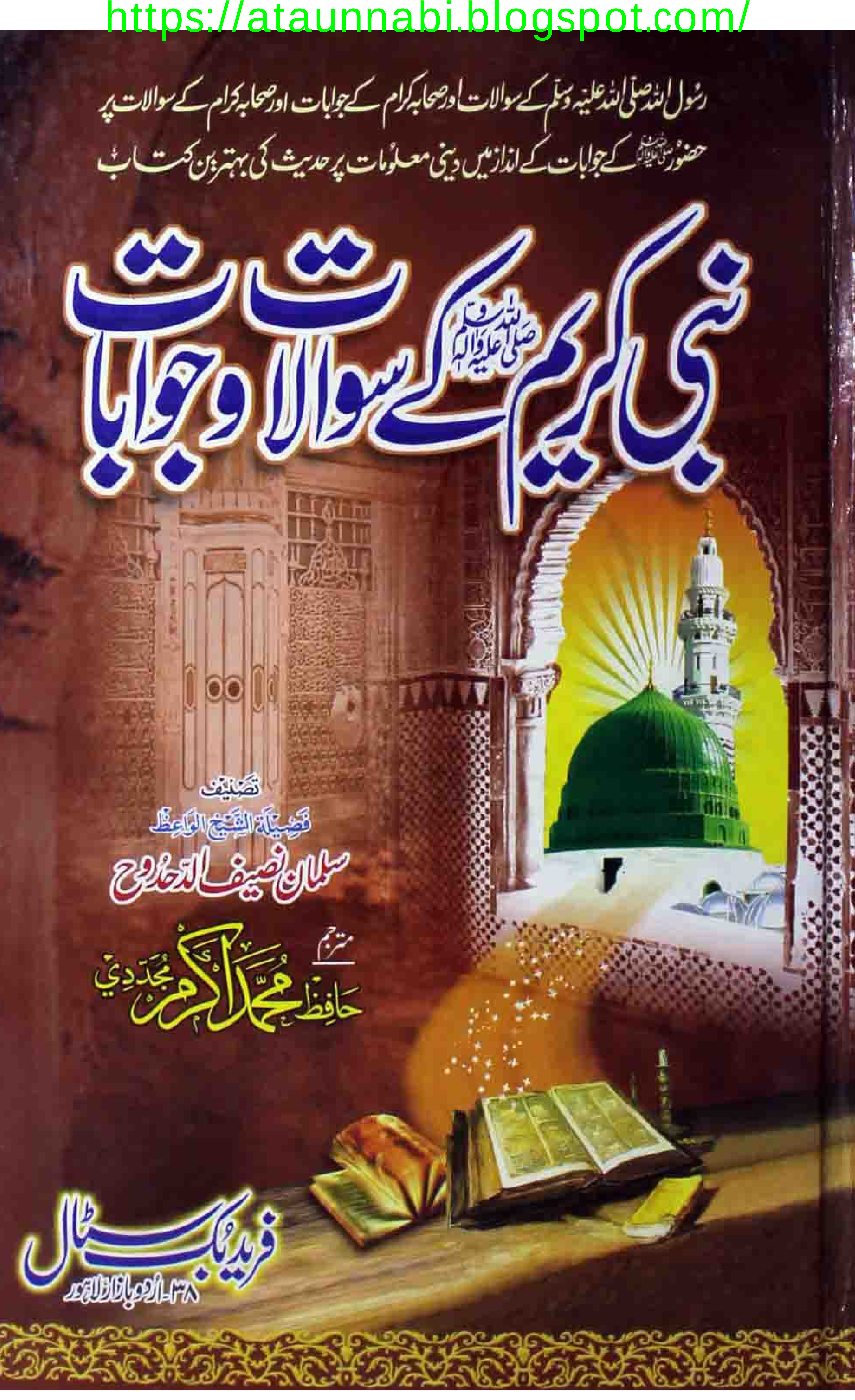


رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات اور صحابہ کرام کے جوابات اور صحابہ کرام کے سوالات پر
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوابات کے انداز میں دینی معلومات پر حدیث کی بہترین کتاب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوالات و جوابات
تصنیف
فضیلۃ الشیخ الواعظ
سلمان نصیف الدحدوح
مترجم
حافظ محمد اکرم مجددی
فرید بک سٹال
۳۸-اردو بازار لاہور

ہدیۂ اخلاص و محبت

برائے

برادر بزرگوار استاذی المکرم

حضرت علامہ حافظ محمد اشرف مجددی

مجدد آباد (جرنڈ) ضلع سیالکوٹ

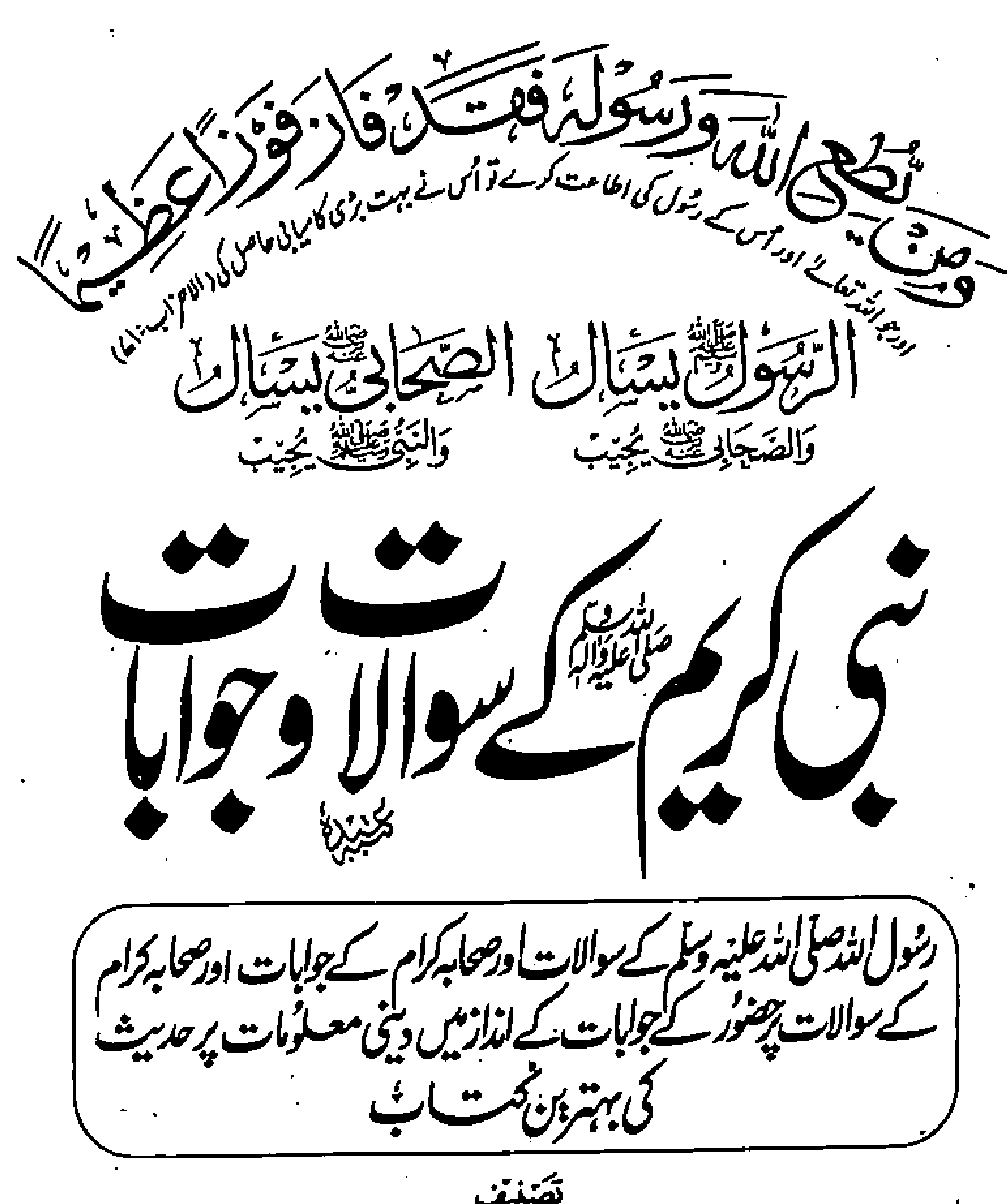
منجانب

حافظ محمد اکرم مجددی

مترجم کتاب ہذا

یکم ربیع الاول شریف

۱۴۳۲ھ



تصنیف

فضیلۃ الشیخ الواعظ

سلمان نصیف الدحدوح

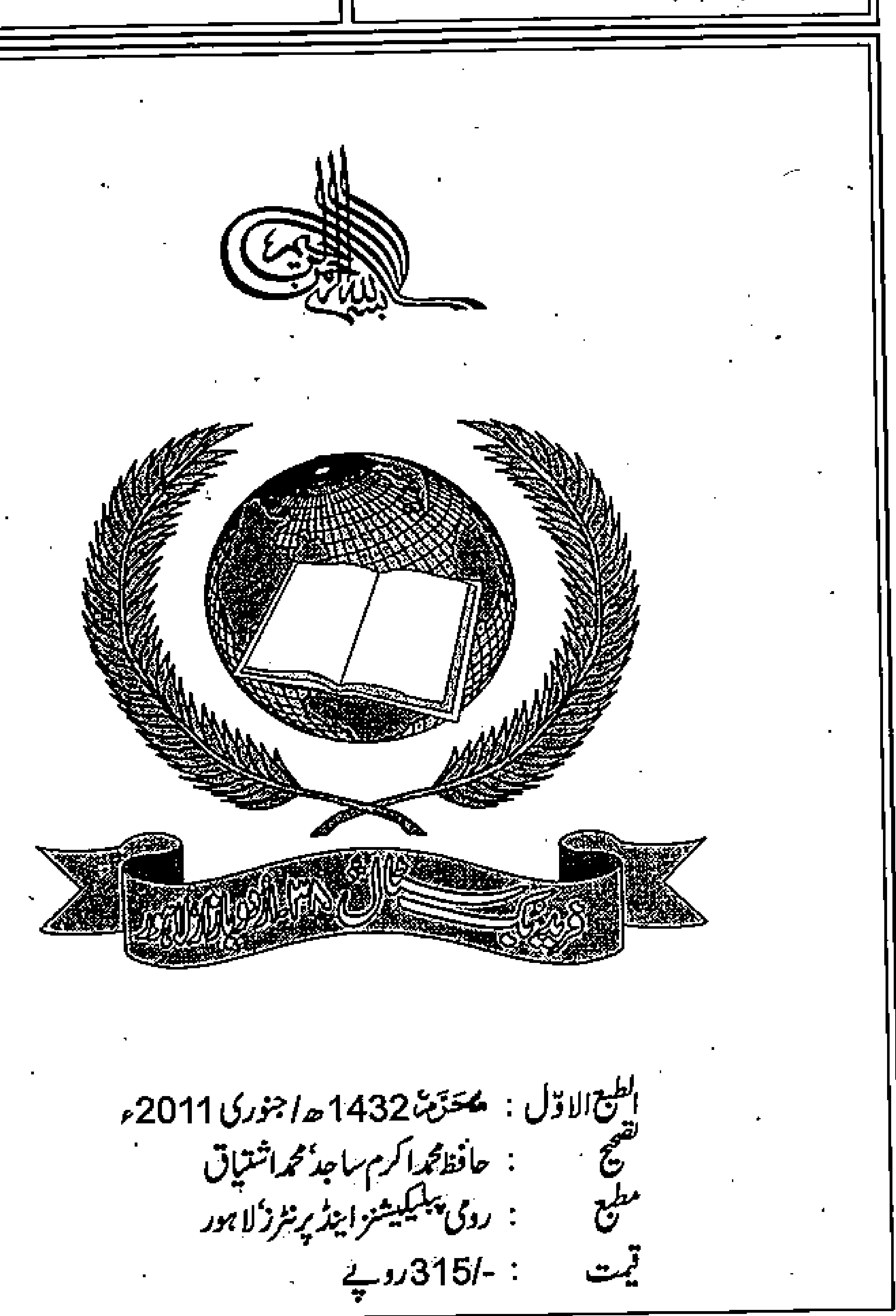
مترجم

حافظ محمد اکرم مجددی

مہتمم دارالعلوم مجددیہ موضع چرنڈ سیالکوٹ

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور



الطبع الاوّل : محرم 1432ھ / جنوری 2011ء
تصحیح : حافظ محمد اکرم ساجد، محمد اشتیاق
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : -/315 روپے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-37312173-37123435
Fax No.092-42-37224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۳۷۳۱۲۱۷۳۔۳۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۳۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

فہرس

نبی کریم ﷺ کے سوالات اور صحابہ کے جوابات

صحابہ کے سوالات اور نبی کریم ﷺ کے جوابات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم از مترجم

الحمد للّٰہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم'
والصلوٰۃ والسلام علٰی من اختص بالخلق
العظیم' وعلٰی آلہ واصحابہ الذین قاموا
علی الدین القویم.

امابعد! اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں دین اسلام عطا فرمایا اور ہماری ہدایت کے لیے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

درحقیقت اسلام حضور ﷺ کی محبت کی شمع کو سینے میں فروزاں کرنے اور آپ کی اداؤں کو اپنانے اور آپ کے ارشاداتِ عالیہ سے راہنمائی حاصل کرنے کا نام ہے' لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ چاہے وہ قولی وفعلی ہوں یا تقریری ہوں' ان کی روشنی اور راہنمائی کے بغیر منزل مقصود کا سراغ لگانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

خالق کائنات کا حکم اور منشاء بھی یہی ہے' ارشادِ ربانی ہے: ''وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا'' ''اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ''۔(الحشر:۷) ''اسی ہدایت خداوندی کا نتیجہ ہے کہ تاریخ کے ہر دور میں قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کو بھی اسلامی نظامِ تعلیم اور دیگر ہر مقام پر ایک لازمی جزو کی حیثیت حاصل رہی ہے۔

حضور ﷺ اپنے افعالِ کریمانہ اور اقوالِ حکیمانہ کے ساتھ ہر نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والے' ہر برائی سے ڈرانے والے ہیں' نیز اللہ کریم کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور روشن آفتاب ہیں' جن سے ہر امتی اپنی بساط کے مطابق راہنمائی حاصل کر رہا ہے۔

زیر نظر کتاب ''الرسول یسأل والصحابی یجیب' والصحابی یسأل والنبی یجیب'' دو حصوں پر مشتمل ہے' پہلے حصے میں رسول اللہ ﷺ کے وہ سوالات ہیں' جو آپ

نے اپنے صحابہ کرام پر کیے اور یہ سوالات صحابہ کرام کے لیے تعلیم کا ایک بہترین ذریعہ بنے اور یہی سوالات صحابہ کرام کے ذہن اور فہم کو اجاگر کرنے اور ابھارنے کے لیے بہت کافی و شافی تھے۔ نبی کریم ﷺ اپنے جلیل القدر صحابہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے' صحابہ کرام اگر صحیح جواب دیتے تو حضور اقرار فرماتے اور اگر جواب درست نہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ تصحیح فرما دیتے تاکہ شریعت مطہرہ کے مطابق بات واضح ہو جائے۔

دوسرے حصے میں دین اسلام کی ضروری معلومات' فوائد اور فضائل پر مشتمل صحابہ کرام کے سوالات ہیں' جو ان حضرات کو اپنی زندگی میں پیش آتے تو وہ حضور سے دریافت کر کے شریعت مطہرہ اور اسلامی احکام سے آگاہی حاصل کر لیتے۔

سوال و جواب کے طرز پر یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے اور جواب بیان کرتے ہوئے مؤلف نے پہلے احادیث مبارک کی کتب کے حوالے دیئے ہیں تاکہ بات مضبوط ہو جائے' ہم نے بھی انہیں حوالہ جات کو کافی سمجھا ہے۔

حضور کے یہ فرامینِ مبارکہ آپ کے جلیل القدر فتاویٰ ہیں' جن سے پورے احکامِ اسلام کی وضاحت بھی ہوئی اور صحابہ کرام کی دینی مشکلات بھی حل ہوئیں اور بعد والے لوگوں کو دین اسلام سے آگاہی بھی ہوئی۔

لہٰذا یہ فتاویٰ و فرامینِ رسول ہر مسلمان کے لیے نہایت معلوماتی خزانہ ہیں کہ جن سے آدمی شریعت اسلامیہ کی پوری پوری معلومات حاصل کر سکتا ہے تاکہ آسانی سے صراطِ مستقیم پر چل سکے اور غلط کاموں سے بچ کر نجات کی راہ تلاش کر لے' نیز اپنی ذات کے لیے بہت فائدہ مند باتیں بھی اس میں موجود ہیں۔

الشیخ الواعظ سلمان نصیف الدحدوح قدس سرہ کی یہ تصنیف حقیر نے مدینہ منورہ سے خریدی اور ۱۰' رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو فجر کی نماز کے بعد "من وصایا رسول اللّٰہ" کا ترجمہ ختم کر کے بابِ جبریل کے باہر کھلی فضاء میں روضۂ رسول کریم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر اس کتاب کا ترجمہ شروع کر دیا تاکہ اس کتاب کے ترجمے کو بھی یہ شرف حاصل ہو جائے کہ اسے مدینہ منورہ میں حضور کے روضہ پاک کے قریب بیٹھ کر شروع کیا اور تکمیل کے بعد ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب بندہ کی نجات کا سبب بن جائے۔

اس کتاب کے پہلے حصے میں حضور کے ۱۴۸ سوالات ہیں جن کے جوابات صحابہ کبار نے بیان کیے جن کو آپ نے درست قرار دیا یا ان کی تصحیح فرمادی اور دوسرے حصے میں صحابہ کرام کے ۵۴۷ سوالات ہیں جن کے جوابات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے' جو فرامین رسول اور فتاوائے مصطفےٰ کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں' یہ فرامین شریعت اسلامیہ میں قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوابات ہوں یا صحابہ کے جوابات' یہ بیان کرنے کے بعد مؤلف نے ہر ایک جواب کے بعد ایک فائدہ بیان کیا ہے جس سے حدیث پاک کی مختصر سی تشریح بھی ہو جاتی ہے اور کتاب کی افادیت بھی بڑھ جاتی ہے۔

کہیں کہیں اس حقیر نے ضرورت محسوس کی تو قابل وضاحت جگہوں میں 'مزید وضاحت' یا 'ضروری وضاحت' کا بغلی عنوان دے کر مزید فائدے کی بات لکھ دی ہے اور کہیں کہیں حاشیہ بھی لکھا ہے' نیز بعض جگہ عنوان بھی لکھے ہیں۔

حرمین شریفین کی حاضری سے واپس آ کر بندہ آہستہ آہستہ یہ کام کرتا رہا' اپنی دیگر مصروفیات کی بناء پر یہ کام جلدی سے نہ ہو سکا' الحمد للہ! پھر بھی تقریباً ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ کو یہ ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بندہ اس کتاب کے ناشر کا بے حد ممنون ہے کہ انہوں نے حقیر کی اس کتاب کو چھپوانے کی ذمہ داری قبول کر لی اور زرِ کثیر صرف کر کے بہت ہی خوب صورت کتاب چھپوائی۔

اللہ تعالیٰ مؤلف و مترجم کی اس حقیر کاوش کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے قبول فرما کر دونوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور دونوں کو دین کی خدمت اور احادیث مبارکہ پر مزید کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ وہ اس کتاب سے علماء' طلبہ اور عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ واللہ ولی التوفیق

حافظ محمد اکرم مجددی غفرلہٗ (فاضل عربی' ایم۔ اے عربی)
مہتمم دارالعلوم مجددیہ' مجدد آباد (چرنڈ)' تحصیل و ضلع سیالکوٹ

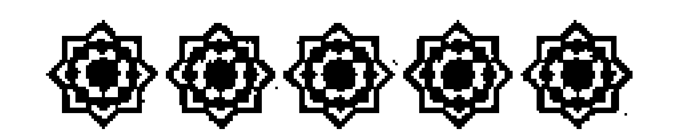
شرفِ انتساب

میں اپنی اس کتاب کو نبی مکرم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، رسولِ محترم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں تاکہ بندہ کے لیے حصولِ برکت، خاتمہ بر ایمان اور مغفرت و بخشش کا سبب بن جائے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ ہی قرآن کریم کے بعد امت مسلمہ کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بنے۔

آپ کی بے کس پناہ بارگاہ میں پیش کرنے کے بعد بندہ اسے اپنے پیرومرشد، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، واقفِ اسرار حقیقت و معرفت، قطبِ وقت حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری قدس سرہ النورانی اور اپنے پیارے والدین کریمین کی خدمت میں پیش کرتا ہے، جن کی تربیت سے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی محبت نصیب ہوئی اور علم دین کی نعمت حاصل ہوئی۔

انہیں بزرگ ہستیوں کی توجہات اور خصوصی اوقات کی دعاؤں کے طفیل یہ حقیر کچھ لکھنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوا۔

حافظ محمد اکرم مجددی
مترجم کتاب ہٰذا



مقدمۂ مؤلف

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰة والسلام علٰی رسوله المعلم،
وعلٰی آله واصحابه النجباء.

حمد وصلوٰۃ کے بعد اس کتاب کا مقصد اور غرض بالکل وہی ہے جو پہلی[1] کتاب کا مقصود و مطلوب تھا، جو ''الصحابی یسأل والنبی یجیب'' کے عنوان پر مشتمل ہے۔

پہلی کتاب میں نبی کریم ﷺ صحابی کے سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہیں اور آپ کا جواب شریعت کا قطعی حکم ہے۔

رہی دوسری کتاب تو (اس میں) نبی کریم ﷺ نے صحابی کا کوئی جواب اس کے بغیر نہیں چھوڑا کہ یا تو اس کا اقرار فرمایا یا صحابی کو اس کا صحیح اور درست جواب دیا ہے، یہاں تک کہ یہ جواب تمام لوگوں کے لیے منہاج اور شریعت بن گیا، جیسے پہلی کتاب میں حضور ﷺ کا جواب دینا، یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) زمین اور جو کچھ زمین پر ہے، سب کا وارث بنا دیا ہے۔

پہلی مثال

جو حضرت عمران بن حصین خزاعی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو علیحدہ کھڑا دیکھا، جو قوم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں شخص! تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے (یعنی میں جنبی ہو گیا ہوں) اور پانی نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: تجھ پر مٹی لازم ہے اور وہ تیرے لیے کافی ہے۔

[1] مصنف ممدوح نے پہلے وہ کتاب لکھی تھی، جو اس کتاب کا دوسرا حصہ ہے اور اس کتاب کے آخر میں ہے، یہ حصہ موصوف نے بعد میں لکھا، پھر دونوں حصوں کو اکٹھا کر دیا اور پہلے اس حصے کو لگا دیا اور آخر میں ''الصحابی یسأل والنبی یجیب'' لگا دیا ہے، یہ اشارہ دوسرے حصے کی طرف ہے۔

پس اگر نبی کریم ﷺ صحابی کے جواب پر خاموش ہو جاتے تو حکم یہ ہوتا کہ جنبی پر پانی نہ ہونے پر نماز لازم نہیں ہے' لیکن نبی کریم ﷺ نے شرعی حکم عطا فرمایا کہ جو شخص جنبی ہو جائے اور پانی نہ پائے تو اس کے لیے تیمم ہے' اور قیامت قائم ہونے تک تمام لوگوں کے لیے یہی حکم ہے۔

دوسری مثال

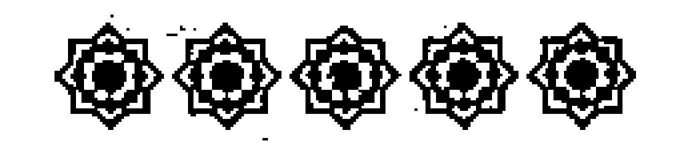
یہ ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے' جسے امام بخاری اور امام ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ان کے ہاں تشریف لے گئے' جب کہ وہ روزہ سے تھیں' آپ نے فرمایا: کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: تو کل بھی روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! حضور نے فرمایا: روزہ توڑ دے۔

نبی اکرم ﷺ' ام المؤمنین کے جواب کے وقت خاموش نہیں رہے بلکہ جمعہ کے دن کا اکیلا روزہ رکھنے کا حکم بیان فرمادیا کہ یہ مکروہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حق بات ہمارے دل میں ڈال دے اور حق سچ کی ہمیں ہدایت عطا فرما دے اور اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہم سے مواخذہ نہ کرے اور جو علم اس نے ہمیں عطا فرمایا ہے' اس سے ہمیں نفع عطا فرمائے اور جو علم ہم نے حاصل کیا ہے' اس کے مطابق عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی ہدایت دینے والا ہے!

سلیمان نصیف الدحدوح



کتاب کے اصطلاحی الفاظ

اس کتاب میں حدیث شریف کی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے کچھ الفاظ مصنف نے استعمال کیے ہیں، جن کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

رواہ الشیخان: بخاری شریف اور مسلم شریف

رواہ الثلاثہ: بخاری، مسلم اور ابوداؤد

(ہم نے ترجمے میں اصحابِ ثلاثہ لکھا ہے)

رواہ الاربعۃ: بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی

(ہم نے اس کی جگہ اصحابِ اربعہ تحریر کیا ہے)

رواہ الخمسہ: بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی

(ہم نے ترجمے میں اس کی جگہ اصحابِ خمسہ لکھا ہے)

رواہ اصحاب السنن: ابوداؤد، ترمذی اور نسائی

رواہ الترمذی و صاحباہ: ترمذی، ابوداؤد اور نسائی

ضروری وضاحت

(۱) مؤلف نے بعض جگہ صحاح ستہ کا نام بھی استعمال کیا ہے، اس سے مراد مندرجہ ذیل کتب ہیں: (۱) بخاری شریف (۲) مسلم شریف (۳) ابوداؤد شریف (۴) ترمذی شریف (۵) نسائی شریف (۶) ابن ماجہ شریف

(۲) بعض جگہ مؤلف نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ اس حدیث کو بخاری کے علاوہ اصحابِ خمسہ نے بیان کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ صحاح ستہ میں سے صرف امام بخاری نے اسے بیان نہیں کیا ہے۔

حافظ محمد اکرم مجددی
مترجم کتاب ہٰذا

باب ۱ : ایمان اور اسلام کا بیان

۱ - کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامنے پر رغبت دلانا

سوال: کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں؟

جواب: حضرت ابی شریح خزاعی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "الیس تشھدون ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ؟" کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؛ صحابہ نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: "ان ھذا القرآن طرفہ بید اللّٰہ' وطرفہ بایدیکم' فتمسکوا بہ فانکم لن تضلوا' ولن تھلکوا بعدہ ابدا" بلاشبہ اس قرآن کی ایک جانب اللہ کے دستِ قدرت میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' پس اسے مضبوطی سے تھامے رکھو' تم اس کے بعد (یعنی قرآن کو تھامنے کے بعد) ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور نہ ہلاک ہوگے۔ (طبرانی)

فائدہ: قرآن' بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے' یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی قرآن نازل فرمایا ہے' جو حکم کرنے والا ہے' وہ اپنے بندے کی حرکات وسکنات کا احاطہ کرنے والا ہے' وہ بندہ جو کہ مامور ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے مطابق عمل کرنے کا مطالبہ کرتا ہے' تاکہ وہ اس کے پڑھنے والے کو ثواب عطا فرمائے' پس جس شخص نے اخلاص کے ساتھ قرآن کریم پڑھا' اس پر سکینہ کا سایا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ اس کے معانی پر غور کریں' اس کے احکام کو سمجھیں اور اس کے نور سے روشنی حاصل کریں تاکہ ارتکابِ گناہ اور گمراہی ان سے دور ہو جائے اور اسی میں (نیکی کا) حکم ہے اور یہی حق اور درست بات کی ہدایت دینے والا ہے اور یہ قرآن حق اور اچھے اخلاق کی دعوت دینے والا ہے۔

۲ - عظمتِ قرآن

سوال: کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور

قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہے؟

جواب: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: "الیس تشهدون ان لا اله الا اللّٰه وانی رسول اللّٰه، وان القرآن جاء من عند اللّٰه" کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن یقیناً اللہ کے پاس سے آیا ہے۔ ہم نے عرض کیا: "بلیٰ" جی ہاں! آپ نے فرمایا: "فابشروا فان هذا القرآن طرفه بيد اللّٰه وطرفه بايديكم، فتمسكوا به، فانكم لن تهلكوا، ولن تضلوا بعده ابدا" تمہیں بشارت ہو کہ اس قرآن کی ایک طرف اللہ کے دستِ قدرت میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے، تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو، تم ہرگز ہلاک نہیں ہو گے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی گمراہ ہو گے۔ (المسند للبزار، طبرانی)

فائدہ: اس کا معنی و مفہوم بالکل وہی ہے جو گزشتہ سوال کا تھا۔

۳- ایمان کے سب سے مضبوط رابطے

سوال: اسلام کے کون سے رابطے زیادہ مضبوط ہیں؟

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: "ای عری الاسلام اوثق؟" اسلام کے کون سے رابطے زیادہ مضبوط ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: "الصلوٰة" نماز، حضور نے فرمایا: "حسنة وما هی بها؟" اچھا ہے! اور اس کے ساتھ اور کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "صيام رمضان" رمضان کے روزے، حضور نے فرمایا: "حسن وما هو به" اچھا ہے اور اس کے ساتھ اور کون سا رابطہ ہے، صحابہ نے عرض کیا: "جهاد" جہاد، حضور نے فرمایا: "حسن وما هو به" درست ہے اور اس کے ساتھ اور کون سا رابطہ ہے؟ پھر حضور نے فرمایا: "ان اوثق عری الايمان ان تحب فی اللّٰه وتبغض فی اللّٰه" ایمان کا سب سے مضبوط رابطہ یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے بغض رکھے اور اللہ کے لیے محبت رکھے۔ (بیہقی، احمد، طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

''عُرٰی''رابطے' جمع:''عروۃ''۔''اوثق''زیادہ مضبوط' زیادہ سخت۔

فائدہ: وہ اشیاء جن سے انسان بہت زیادہ بھلائی اور نیکی کما لیتا ہے اور وہ اعمالِ جلیلہ جو اسلام کے تعلق و رابطہ کو قوی کرتے ہیں اور ایمان میں وضاحت اور کمال زیادہ کرتے ہیں' (یہ ہیں:) نماز' روزہ' دین کی طرف سے دفاع اور ایمان کا مضبوط رابطہ اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے بُغض رکھنا ہے۔

٤- ایمان اور اسلام کا بیان

سوال: اے عمر! تو جانتا ہے کہ سائل کون ہے؟

جواب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمارے پاس ایک آدمی آیا جو بہت سفید کپڑوں والا' بہت سیاہ بالوں والا تھا' نہ اس پر سفر کے آثار دکھائی دیتے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا' یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا' اور اپنے گھٹنے حضور کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنے ہاتھ حضور کی رانوں پر رکھ کر عرض کرنے لگا:''یا محمد! اخبرنی عن الاسلام''اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدًا رسول اللّٰہ' وتقیم الصلٰوۃ' وتؤتی الزکٰوۃ' وتصوم رمضان' وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلًا''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے اور اگر تو طاقت رکھتا ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرے' اس آدمی نے عرض کیا:''صدقت''آپ نے سچ کہا۔ (راوی کہتا ہے:) ہم حیران ہو گئے کہ یہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور (خود ہی) اس کی تصدیق کرتا ہے' اس آدمی نے کہا:''فاخبرنی عن الایمان''مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''ان تؤمن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسولہ والیوم الآخر' وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں'

قیامت کے دن اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان لائے اس نے عرض کیا: ''صدقت'' آپ نے سچ فرمایا' پھر اس نے عرض کیا: ''فاخبرنی عن الاحسان'' مجھے احسان کے بارے میں آگاہ کیجئے' آپ نے فرمایا: ''ان تعبد اللّٰه کانك تراه' فان لم تکن تراه فانه یراك'' احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے۔ اس (سائل) نے عرض کیا: ''فاخبرنی عن الساعة'' مجھے قیامت کے (آنے کے) بارے میں خبر دیجئے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ما المسئول عنها باعلم من السائل'' جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے' اس شخص نے کہا: ''فاخبرنی عن اماراتها'' پھر مجھے اس کی علامات بتا دیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تلد الامة ربتها' وان تری الحفاة العراة العالة رعاء الشاة یتطاولون فی البنیان'' جب لونڈیوں سے ان کے سردار پیدا ہوں گے' اور جب تم دیکھو گے کہ برہنہ جسم' ننگے پاؤں (چلنے والے) تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا' پھر حضور نے مجھے فرمایا: ''یا عمر اتدری من السائل'' اے عمر! تو جانتا ہے کہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا: ''اللّٰه ورسوله اعلم'' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''فانه جبریل اتاکم یعلمکم دینکم'' یہ جبریل امین تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ ایک روایت میں یہ بھی زیادہ کیا گیا ہے: ''فی خمس لا یعلمهن الا اللّٰه'' (اور قیامت کا علم) تو ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ'' بے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے' پھر وہ چلا گیا تو حضور نے فرمایا: ''ردوه'' اسے واپس بلاؤ' ''فلم یروا شیئا'' تو انہوں نے کسی چیز کو نہ دیکھا' یعنی وہ واپس بلانے گئے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''هذا جبریل جاء یعلم الناس دینهم'' یہ جبریل ہے' اس لیے آیا کہ لوگوں کو ان کا دین سکھائے۔

ہم حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے، وہ اس طرح سوال کرتا تھا گویا کہ وہ نہیں جانتا، پھر اس طرح ''صدقت'' تم نے سچ کہا، کہتا ہے کہ جس طرح وہ جانتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الاحسان'' اخلاص۔ ''عن الساعة'' قیامت کے آنے کا وقت۔ ''اماراتها'' اس کی نشانیاں۔ ''ربتها'' یعنی مالکہ۔ ''العالة''، ''عائل'' کی جمع، فقیر۔

فائدہ: جبریل امین نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کی شکل میں حاضر ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی ایک جانب بیٹھ کر اسلام، ایمان، احسان، قیامت اور اس کی علامات کے بارے میں سوال کرتے رہے، اور نبی کریم ﷺ جواب ارشاد فرماتے رہے، اس لیے کہ صحابہ کرام سن لیں، جبریل انہیں اس طریقہ سے دین کے احکام کی تعلیم دے رہے تھے۔

۵- دین کے فضائل

سوال: اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، جسے عُفیر کہا جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ''یا معاذ هل تدری ما حق اللّٰه علی العباد وما حق العباد علی اللّٰه'' اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اللّٰه ورسوله اعلم'' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، حضور نے فرمایا: ''وان حق اللّٰه علی العباد ان یعبدوا اللّٰه ولا یشرکوا به شیئا، وحق العباد علی اللّٰه عزوجل ان لا یعذب من لا یشرك به شیئا'' بے شک اللہ کا حق بندوں کے ذمے یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اسے عذاب نہ دے، میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه! افلا ابشر الناس'' یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو (یہ) خوش خبری نہ دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''لا تبشرهم فیتکلوا''

ان کو یہ خوش خبری نہ دو' وہ بھروسا کر جائیں گے' یعنی اسی بات پر بھروسا کر کے عمل میں سُست ہو جائیں گے۔ (بخاری' مسلم اور ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"ردف" یعنی ان کے پیچھے سوار تھا۔ "عفیر" یہ اسم تصغیر کا صیغہ ہے' حضور کے گدھے کا نام تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اپنی زبان اور دل کے ساتھ اسے واحد (ایک) جانیں' زبان اور دل دونوں کا اس بات پر جمع ہونا بہت ضروری ہے۔

اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جب وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تو ان پر فضل و کرم کرتا ہوا انہیں عذاب نہ دے' اللہ جل شانہ پر عذاب نہ دینا واجب نہیں ہے۔

٦ - عمل میں میانہ روی

سوال: کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "الم اخبر انك تقوم الليل وتصوم النهار؟" کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ایسے ہی کرتا ہوں' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "فانك اذا فعلت ذلك هجمت عينيك ونفهت نفسك وان لنفسك حق' ولا هلك حق فصم وافطر وقم ونم" جب تو یہی کرتا رہے گا تو تیری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تیرا بدن کمزور ہو جائے گا' اور یقیناً تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے' لہٰذا تو روزہ بھی رکھ' افطار بھی کر' قیام بھی کر اور سویا بھی کر۔ (بخاری و مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"الم اخبر" استفہام' یعنی مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔

"هجمت عينيك" تیری آنکھیں دھنس جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی۔

''ونفهت نفسك'' تو کمزور ہو جائے گا اور تیرا نفس کام نہ کرے گا۔

''ان لنفسك حق'' یعنی آرام پہنچا کر اپنی جان کے حق کی حفاظت کر۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے عبادت میں اعتدال یعنی میانہ روی کا مطالبہ کیا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ کسی دن روزہ رکھ لے اور کسی دن افطار کر لے (یعنی لگا تار روزہ نہ رکھے) رات کا کچھ حصہ قیام کر لے اور کچھ حصہ سو لے تا کہ نہ اس کی آنکھیں کمزور ہوں نہ جسم کمزور ہو اور نہ ہی وہ عبادت سے اکتائے اور نہ اسے ملال لاحق ہو۔

پس تو مستقبل میں فرصت کی گھڑیوں کو ضائع کرے گا کہ ان میں اللہ کی عبادت بھی نہ کر سکے گا اور اس کے اجر و ثواب سے محروم ہو جائے گا (یعنی رات کو جاگ جاگ کر اور دن کو روزے رکھ رکھ کر اتنا کمزور ہو جائے گا کہ بعد میں ضروری عباداتِ الٰہی بھی نہ کر سکے گا اور ثواب سے محروم ہو جائے گا) جس طرح آرام کرنا انسان کے جسم کا اس پر حق ہے اسی طرح خرچ کرنا اور ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانا بھی مسلمانوں کا حق ہے تا کہ ہر مسلمان کا نفس اس بوجھ سے پاک ہو جائے۔

۷۔ مؤمنوں کی دوستی

سوال: کیا تم راضی ہو کہ تم جنت میں چوتھا حصہ ہو جاؤ؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک قبہ (گنبد) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا: ''اترضون ان تکونوا ربع اهل الجنة؟'' کیا تم راضی ہو کہ تم اہل جنت میں سے چوتھا حصہ ہو جاؤ؟ میں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! حضور ﷺ نے فرمایا: ''اترضون ان تکونوا ثلث اهل الجنة؟'' کیا تم راضی ہو کہ تم جنتیوں میں سے ایک تہائی ہو جاؤ؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''اترضون ان تکونوا شطر اهل الجنة؟'' کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم جنتیوں میں آدھے ہو جاؤ؟ ہم نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''والذی نفس محمد بیده انی لارجو ان تکونوا نصف اهل الجنة' وذلك ان الجنة لا یدخلها الا نفس مسلمة وما انتم فی اهل الشرك الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود' او کالشعرة السوداء فی جلد

الثور الاحمر "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے! میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے آدھے ہو گے' اور یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان جان ہی داخل ہو گی اور تم اہل شرک میں سے اتنے ہی ہو جیسے سیاہ بیل کی کھال میں سفید بال ہوتے ہیں یا سرخ رنگ کے بیل کی کھال میں کالے بال ہوتے ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: نبی کریم ﷺ امید رکھتے ہیں کہ جنتی لوگوں میں سے آدھے لوگ ان کے متبعین میں سے ہوں گے' اور حضور ﷺ (یہ بھی) بیان فرماتے ہیں کہ اہل اسلام مشرکوں کے درمیان بہت ہی کم ہیں' اور وہ اس دن کالے بیل کی کھال میں سفید بالوں کی طرح ہوں گے یعنی بہت ہی کم ہوں گے۔

ضروری وضاحت: حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد کے مطابق حضور ﷺ کے امتیوں کی تعداد اس سے زیادہ بھی بیان کی گئی ہے' یہ ارشاد حضور ﷺ کا پہلا ہو گا' بعد میں اللہ تعالیٰ نے مزید کرم فرمایا تو آدھے سے بڑھا کر تین حصے کر دیا' یہ آقائے نامدار مدنی تاجدار ﷺ کا کرم ہے کہ امت کو اتنا نوازا جا رہا ہے' اللہ کریم ہمیں بھی حضور کا سچا اور پکا امتی بننے کی توفیق عطا فرمائے' حضور کا وہ ارشاد یہ ہے:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اهل الجنة عشرون ومائة صف' ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم هذا حديث حسن" اہل جنت کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی' ان میں سے اسی اس امت کی یعنی حضور ﷺ کی امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

(ترمذی شریف' ابواب صفة الجنة' باب ما جاء في كم صف اهل الجنة)

باب ۲: علم کا بیان

۸- علم کا اثر ہمیشہ باقی رہے گا

سوال: "اعلم" جان لے۔

جواب: حضرت عوف مزنی کا بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ

سے فرمایا: ''اعلم'' جان لے' انہوں نے عرض کیا: ''ما اعلم یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! میں کیا جان لوں' حضور نے فرمایا: ''اعلم یا بلال'' اے بلال! جان لے' انہوں نے عرض کیا: ''ما اعلم یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! میں کیا جان لوں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انه من احیاء سنة من سنتی قد امیتت بعدی' فان له من الاجر مثل من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا'' جو شخص میری اس سنت کو زندہ کرے گا جو مردہ ہو چکی ہو گی تو اسے ان تمام لوگوں کے برابر اجر وثواب ہو گا جنہوں نے اس سنت پر عمل کیا ہو گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر وثواب میں کمی کی جائے'' ومن ابتدع بدعة ضلالة لا ترضی اللّٰه ورسوله کان علیه مثل آثام من عمل بها' لا ینقص ذلك من اوزار الناس شیئا'' اور جو شخص گمراہی کی وہ بدعت جاری کرے گا جسے اللہ اور اس کا رسول پسند نہیں کرتے ہوں گے' اس پر ان سب کے برابر گناہ ہو گا جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا ہو گا' اور اس سے لوگوں کے بوجھوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ (ترمذی)

☆ ''قد امیتت'' مٹ چکی ہو گی۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی سنت کو زندہ کرنے کا ثواب اللہ کے ہاں بہت زیادہ ہے اور اس کے مقابلے میں جو گمراہی والا کوئی طریقہ جاری کرے گا تو اس کے لیے عذاب اور سزا ہے۔

پس جس شخص نے وہ سنت زندہ کی' جو مٹ چکی تھی اور مسلمانوں نے اسے چھوڑ دیا تھا تو قیامت کے دن تک جتنے لوگ اس سنت پر عمل کریں گے' ان کے برابر اسے بھی ثواب ہو گا اور ان کے (بعد میں عمل کرنے والوں کے) ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

اور جو شخص گمراہی والی بدعت جاری کرے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں ہیں تو اس پر قیامت تک ان لوگوں کے برابر گناہ ہو گا' جنہوں نے اس پر عمل کیا ہو گا اور ان کے گناہوں کے بوجھوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہو گی۔

۹۔ علم کی طلب میں سفر کرنا (اور اندھا پن' کوڑھ اور فالج کا علاج)

سوال: اے قبیصہ! تجھے کون سی چیز لائی ہے؟

جواب: حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "یا قبیصة ما جاء بك؟" اے قبیصہ! تجھے کون سی چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کیا: "كبرت سنى ورق عظمى فاتيتك لتعلمنى ما ينفعنى الله تعالىٰ به" "میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم سکھائیں جس سے مجھے اللہ تعالیٰ فائدہ پہنچائے" حضور نے فرمایا: "یا قبیصة ما مررت بحجر ولا شجر ولا مدر الا استغفرلك' یا قبیصة اذا صلیت الصبح فقل ثلاثا' سبحان الله العظیم وبحمده تعاف من العمی والجذام والفلج" اے قبیصہ! جب بھی تو کسی پتھر درخت اور مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرے گا تو وہ تیرے لیے گناہوں کی بخشش طلب کریں گے' اے قبیصہ! تو صبح کی نماز پڑھے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لیا کر: "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" پاک ہے اللہ! بڑی عظمت والا اور میں اس کی تعریف کرتا ہوں' تو اندھا پن' کوڑھ اور فالج سے شفاء پائے گا' اے قبیصہ! یہ بھی کہا کر: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ' وَاَفِضْ عَلَىَّ مِنْ فَضْلِكَ' وَانْشُرْ عَلَىَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَىَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ" اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو تیرے پاس ہے' مجھ پر اپنا فضل انڈیل دے' مجھ پر اپنی رحمت عام کر دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرمادے۔ (مسند احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

"ما جاء بك" کس چیز نے تجھے یہاں حاضر کیا ہے۔ "افض" (مجھ پر) انڈیل دے۔ "تعاف" تو شفاء پائے گا اور تندرست ہو جائے گا۔ "الجذام" ایک متعدی مرض ہے' کوڑھ۔ "بركاتك" اپنی خیرات' برکتیں۔

فائدہ: رسول اللہ نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" صبح کی نماز کے بعد تین بار پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور یہ دعا کرنا لازمی قرار دیا ہے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ' وَاَفِضْ عَلَىَّ مِنْ فَضْلِكَ' وَانْشُرْ عَلَىَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ' وَاَنْزِلْ عَلَىَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ"۔

مزید وضاحت: ترمذی شریف میں اس تسبیح کا ایک یہ فائدہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا: ''من قال سبحان اللّٰہ العظیم وبحمده'' جو شخص ایک بار پڑھے گا' ''غرست له نخلة في الجنة'' اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جائے گا۔ (مترجم)

باب ۳: طہارت کا بیان

۱۰ - ضرورت کے وقت تیمّم کرنا

سوال: اے فلاں آدمی! تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟

جواب: حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو علیحدہ دیکھا کہ اس نے قوم کے ساتھ مل کر (یعنی جماعت سے) نماز ادا نہیں کی' آپ نے فرمایا: ''یا فلان ما منعك ان تصلي في القوم'' اے فلاں آدمی! تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! اصابتني جنابة ولا ماء'' یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے یعنی میں ناپاک ہوگیا ہوں اور پانی نہیں ہے' آپ نے فرمایا: ''عليك بالصعيد فانه يكفيك'' تم پر مٹی لازمی ہے' وہ تجھے کافی ہوگی' یعنی پاک مٹی پر تیمّم کرلو۔ (بخاری اور نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''لم يصل في القوم'' یعنی جماعت کے ساتھ (اس نے نماز نہ پڑھی)۔

''الصعيد'' پاک مٹی۔ ''فانه يكفيك'' (نماز میں جائز اور مباح ہونے میں) یہ تمہیں کافی ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ تیمّم اپنے مشہور طریقہ کے مطابق نماز کے جائز ہونے کے لیے کافی ہے۔

۱۱ - اچھی طرح وضو کرنا

سوال: تم نے مجھے کیوں نہیں پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے ہنسایا ہے؟

جواب: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا' پھر

ہنس پڑے' اس کے بعد انہوں نے صحابہ کرام سے فرمایا: ''الا تسالونی ما اضحکک؟'' تم نے مجھے کیوں نہیں پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے ہنسایا ہے؟ صحابہ نے پوچھا: ''ما اضحکک یا امیر المؤمنین؟'' اے امیر المؤمنین! تمہیں کس چیز نے ہنسایا ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح وضو فرمایا' جس طرح میں نے وضو کیا' پھر آپ ہنس پڑے' پھر فرمایا: ''الا تسالونی ما اضحکک؟'' تم نے مجھے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے ہنسایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''ما اضحکک؟ یا رسول اللّٰہ!'' یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ حضور نے فرمایا: ''ان العبد اذا دعا بوضوء فغسل وجهه حط اللّٰه عنه كل خطيئة اصابها بوجهه' فاذا غسل ذراعيه كان كذلك' واذا طهر قدميه كان كذلك' وزاد البزار فيه فاذا مسح راسه كان كذلك'' جب بندہ وضو کا پانی لاتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ ختم کر دیتا ہے جو اس کے چہرے سے سرزد ہوئے' پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو وہ بھی اسی طرح (یعنی بازو سے واقع ہونے والے گناہ ختم ہو جاتے ہیں) پھر جب وہ اپنے قدم دھوتا ہے تو وہ بھی اسی طرح' اور امام بزار نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو وہ بھی ایسے ہی ہے یعنی سر سے سرزد ہونے والے گناہ بھی دُھل جاتے ہیں۔

(احمد' ابویعلی اور بزار)

فائدہ: وضو کی فضیلت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ وضو جسم کے تمام اعضاء کے گناہ معاف کر دیتا ہے (یہ یاد رہے کہ وضو کرنے سے صرف صغیرہ گناہ ہی گرتے ہیں' کبیرہ گناہ توبہ کیے بغیر معاف نہیں ہوتے)۔

۱۲- وضو کی حفاظت اور نیا وضو کرنا

سوال: اے بلال! تو کس وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں چلا گیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: ''یا بلال بم سبقتنی الی الجنة؟'' اے بلال! تو کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے چلا گیا؟'' انی

دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتك امامی ''میں رات کو جنت میں داخل ہوا تو میں نے تیرے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی' حضرت بلال نے عرض کیا:''یا رسول اللّٰہ! ما اذنت الا صلیت رکعتین' ولا اصابنی حدث قط الا توضات عنده ''یارسول اللہ! میں نے جب بھی اذان کہی ہے تو دو رکعتیں ادا کر کے کہی ہے' اور جب بھی میں بے وضو ہوا تو میں نے اسی وقت وضو کر لیا۔(بزار)

☆ ''خشخشتك'' تیرا چلنا

فائدہ: وضو کی حفاظت کرنا اور نیا وضو (جلد کر لینا) ایسا نیک عمل ہے جو اس کے کرنے والے کو اچھی جزا دے گا اور اسے اہل جنت میں سے بنا دے گا' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا درجہ جنت میں بلند فرما دیا ہے۔

۱۳-وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی ترغیب

سوال: اے بلال! مجھے زیادہ ثواب کی امید والا عمل بتاؤ' جو تم اسلام میں کرتے ہو' میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا: ''یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام وانی سمعت دف نعلیك بین یدی فی الجنة'' اے بلال! مجھے اپنا زیادہ امید والا عمل بتاؤ جس کو تم دورِ اسلام میں کرتے ہو' میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے' انہوں نے عرض کیا:''ما عملت عملاً ارجی عندی من انی لم اتطهر طهوراً فی ساعة من لیل او نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب لی ان اصلی ''میں نے امید کا کام جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ رات اور دن کی کسی گھڑی میں' میں نے پاکیزگی حاصل کی تو اسی وضو سے میں نے جس قدر میرے مقدر میں تھا' نماز پڑھی۔(بخاری ومسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''ارجی عمل ''زیادہ امید اور ثواب کا انتظار۔''الطهور''(طاء کے ضمہ سے) پاک ہونا۔''الطهور''(طاء کے فتح کے ساتھ) وہ پانی جس سے طہارت حاصل کرتے ہیں'

جیسے ''وضوء'' وضو کا پانی۔

فائدہ: بہت عظیم الشان اور جلیل القدر کاموں میں سے یہ ہے کہ مسلمان وضو کرے اور اللہ تعالیٰ نے جتنی اس کو قدرت دی ہے' اس کے مطابق نماز ادا کرے اور باوضو رہے' اور اپنی طہارت و پاکیزگی پر قائم رہے' یہ پاک وصاف رہنے والے مؤمنوں کی شان ہے' وضو مؤمن کا اسلحہ ہے' وہ جس وقت نماز پڑھنا چاہے نماز پڑھے' دعا واستغفار کرے۔

ضروری وضاحت: اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے' اس وقت بھی نماز ادا کرنے لگ جائے' بلکہ مصنف کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز کے صحیح اوقات ہیں' ان میں جب بھی چاہے نماز ادا کرے اور نفل پڑھے۔

۱۴- تیمّم

سوال: اے عمرو! تو نے جنبی ہونے کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟

جواب: حضرت عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ غزوہ ذات السلاسل میں ایک بہت سردی والی رات میں مجھے احتلام ہو گیا' میں ڈر گیا کہ غسل کروں گا تو ہلاک ہو جاؤں گا' پس میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی' انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتا دی' تو آپ نے فرمایا: ''یا عمرو! صليت باصحابك و انت جنب؟'' اے عمرو! تو نے جنبی ہونے کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟ (راوی کہتے ہیں:) میں نے حضور کو وہ بات بتا دی' جس نے مجھے غسل کرنے سے روکا تھا' اور میں نے عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا○'' (النساء:۲۹) اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے○ حضور ﷺ مسکرانے لگے اور کچھ ارشاد نہ فرمایا۔

(ابوداؤد اور بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''فاشفقت'' یعنی میں ڈر گیا۔ ''فاهلك'' یعنی پانی کی ٹھنڈک سے میں مر جاؤں گا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے فعل کا اقرار کر لیا' آپ صرف کسی کی حق بات کا ہی اقرار کرتے' ٹھنڈے پانی کا خوف بالکل پانی نہ ہونے کی طرح ہے اور ٹھنڈے پانی

کے خوف کی مثال پیاس کے خوف کی طرح ہے کہ جب وہ پاکیزگی حاصل کرے گا۔

۱۵۔ غسل کا بیان اور حکم جنابت

سوال: ابوہریرہ! تو کہاں تھا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مجھے مدینہ پاک کے راستوں میں سے ایک راستے پر اس وقت ملے کہ "وانا جنب فاختنست وفی روایۃ فانسللت" "میں جنبی تھا اور شرما رہا تھا' اور ایک روایت میں ہے کہ میں پیچھے پیچھے رہتا تھا' میں غسل کر کے پھر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "این کنت یا ابا هریرة!" "اے ابوہریرہ! تو کہاں تھا؟ میں نے عرض کیا: "انی کنت جنبا فکرهت ان اجالسك علی غیر طهارة" "میں جنبی تھا' میں نے طہارت کے بغیر آپ کے پاس بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا" آپ نے فرمایا: "سبحان اللّٰہ ان المسلم لا ینجس" "سبحان اللہ[1]! مسلمان پلید نہیں ہوتا۔ (بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

"فانسللت" "میں پیچھے پیچھے رہا کہ آپ کو نہ ہی بتاؤں۔ "سبحان اللّٰہ" "ان کی حالت پر تعجب کرتے ہوئے۔ "ان المسلم" "یعنی اس کی ذات۔

فائدہ: مسلمان جنابت کے سبب ناپاک نہیں ہوتا۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ "المسلم لا ینجس حیا ولا میتا" "مسلمان نہ زندہ ہوتے ہوئے ناپاک ہوتا ہے نہ مردہ ہوتے ہوئے۔

ضروری وضاحت: اس کا مطلب غالباً یہ ہے کہ جنبی ہونے سے آدمی ایسا نہیں ہو جاتا کہ کسی سے ملاقات بھی نہ کر سکے اور نہ بات چیت کر سکے۔

۱۶۔ مردار کی کھال کو پاک کرنا

سوال: تم ان کی کھالوں سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟

جواب: حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردہ بکری پائی جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو صدقے میں دی گئی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "هلا

[1] یہ سبحان اللہ آپ نے ان کی چال پر تعجب اور حیرانگی کرتے ہوئے فرمایا۔

انتفعتم بجلدھا؟'' تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھا لیتے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''انھا میتۃ'' یہ مردہ ہے' حضور ﷺ نے فرمایا: ''انما حرم اکلھا'' صرف اس کا کھانا حرام ہے۔ (بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی)

☆ ''مولاۃ المیمونۃ'' نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ مردار کی جلد (کھال) کو دباغت کر کے اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے' (اسے) چٹائی' لباس اور پردے میں (استعمال کرے) یا پانی یا بہنے والی چیزوں کے لیے مشک وغیرہ بنالے کیونکہ حرام تو صرف مردار کا کھانا ہے۔

باب ٤: نماز کا بیان

۱۷- نماز کی فضیلت

سوال: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا (اس پر) میل میں سے کوئی چیز باقی بچے گی؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ارایتم لو ان نھرًا بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقٰی من درنہ شیء'' تمہارا کیا خیال ہے یعنی بتایئے کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر ہو' وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس پر میل میں سے کوئی چیز باقی بچے گی؟ صحابہ نے عرض کیا: ''لا یبقٰی من درنہ شیء'' کچھ میل بھی اس پر باقی نہیں رہے گا' حضور ﷺ نے فرمایا: ''فذالک مثل الصلوات الخمس یمحو اللّٰہ بھن الخطایا'' یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے' اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی وجہ سے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''ارایتم'' یعنی تم مجھے خبر دو۔ ''یغتسل منہ'' یعنی اس میں غسل کرے۔ ''الدرن'' (راء کی حرکت سے) میل۔

فائدہ: پانچ نمازوں کی پابندی کرنا' ہمیشہ گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے' جس طرح ہر

روز پانچ مرتبہ غسل کرنے والا ہمیشہ پاک وصاف رہتا ہے' اسی طرح نمازی گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

۱۸۔ صفوں کا مکمل کرنا

سوال: کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟

جواب: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھم'' کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: ''وکیف تصف الملائکۃ عند ربھم؟'' فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف'' وہ اگلی صفیں مکمل کرتے ہیں اور انہیں سیدھا رکھتے ہیں۔ (مسلم' ابوداؤد اور ابن ماجہ)

☆ ''عند ربھم'' اپنے رب کی اطاعت کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ صفیں مکمل کرنے کی فضیلت اور نماز کے لیے صف کی کیفیت بیان فرما رہے ہیں کہ صفوں میں مل کر رہیں یہاں تک کہ ان کے درمیان خالی جگہ نہ رہے جس میں شیطان داخل ہو جائے (مسلمان صفیں اس طرح بناتے ہیں) گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

۱۹۔ صبح کی نماز کی رغبت دلانا

سوال: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟

جواب: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی تو فرمایا: ''اشاھد فلان؟'' کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں! حضور نے فرمایا: ''اشاھد فلان؟'' کیا فلاں شخص حاضر ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: ''ان ھاتین الصلواتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو تعلمون ما فیھما لاتیتموھما ولو حبوًا علی الرکب'' یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر سب نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں اور اگر تم

جان لو جو ثواب ان میں ہے تو تم ان کے لیے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہو جاؤ۔ (مسند امام احمد ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ خبر دے رہے ہیں کہ فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کی بڑی فضیلت ہے اگر مسلمان اس فضیلت کو جان لیں تو ان دونوں نمازوں سے پیچھے نہ رہیں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے دونوں نمازوں میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ہی آنا پڑے۔

۲۰- رات کی نماز اور اس کی فضیلت

سوال: کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ان کا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ ان کو جگانے کے لیے کھٹکھٹایا اور فرمایا: ''الا تصلیان؟'' کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! انفسنا بید اللّٰہ' فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا'' یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں' جب وہ چاہتا ہے ہمیں (نماز کے لیے) جگالیتا ہے' جس وقت میں نے یہ کہا تو حضور واپس چلے گئے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا' پھر میں نے آپ سے سنا کہ آپ اپنی ران مبارک پر ہاتھ مارتے ہوئے پشت مبارک پھیر کر تشریف لے جارہے ہیں اور فرمارہے ہیں: ''وَكَانَ الْإِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا'' اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ (بخاری' مسلم' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''لیلۃ'' یعنی رات کو ان دونوں کے پاس آئے تو وہ دونوں سوئے ہوئے تھے۔

''بعثنا'' یعنی ہمیں نماز کے لیے جگالیتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سے ناراض ہو گئے اور بار بار یہ آیت دہراتے رہے: ''وَكَانَ الْإِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا'' انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔ یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب پر تعجب کرتے ہوئے فرمائی۔

نبی کریم ﷺ زیادہ سونے اور رات کے وقت جاگنے میں سستی کرنے اور اس میں

اچھی طرح عبادت نہ کر سکنے سے متنبہ فرما رہے ہیں کیونکہ رات اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور عطیات کا وقت ہے (یہ تہجد کے لیے جگاتا تھا' فجر کی نماز کے لیے نہ تھا)۔

۲۱- کثرت سے سجدے کرنے کی فضیلت

سوال: مجھ سے مانگ؟

جواب: حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات گزارتا تو وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی لا کر دیتا' حضور نے مجھے فرمایا: ''سلنی ''مجھ سے مانگ' میں نے عرض کیا: ''اسئلك مرافقتك في الجنة''میں آپ سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں' حضور نے فرمایا: ''او غیر ذلك؟'' کیا اس کے علاوہ بھی کوئی خواہش ہے؟ میں نے عرض کیا: ''ھو ذاك''بس یہی' آپ نے فرمایا: ''فاعنی علی نفسك بكثرة السجود''اپنے معاملہ میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر۔ (مسلم)

فائدہ: صحابیٔ رسول' حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے جنت میں آپ کا ساتھ طلب کیا ہے' نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا کہ سجدوں کی کثرت کر' تاکہ یہ عمل تیرے مطالبہ کی قبولیت میں ہمارا مددگار بنے' اور یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ جانتے ہیں کہ اللہ کے لیے سجدہ کرنے سے درجات بلند ہوتے ہیں اور گناہ مٹتے ہیں اور بندہ اپنے بزرگ و برتر خدا کا مقرب بن جاتا ہے۔

۲۲- سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا

سوال: کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر واپس لوٹے تو اس میں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایحب احدكم اذا رجع الی اهله ان یجد فیه ثلاث خلفات سمان'' کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹے تو اس میں تین بہت موٹی موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے' ہم نے عرض کیا: ''نعم''جی ہاں! حضور نے فرمایا: ''فثلاث آیات یقرأ بهن احدكم في صلوته خیر له من ثلاث خلفات عظام''

سمان ''تم میں سے جو شخص تین آیات اپنی نماز میں پڑھے گا تو یہ اس کے لیے تین موٹی موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''خلفات'' جمع ''خلفة'' یہ حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔ ''العظام'' موٹی، جمع ''عظیمة''۔ ''سمان'' جمع ''سمینة'' بہت موٹی۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن پاک پڑھنے کی فضیلت بیان فرما رہے ہیں، اور سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کی تین آیات پڑھنا تین موٹی موٹی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۲۳- پانچ نمازوں کی فضیلت

سوال: مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہیں بات بتاؤں یا خاموش رہوں؟

جواب: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''ما ادری احدثکم او اسکت'' میں نہیں جانتا کہ تمہیں بات بتاؤں یا خاموش رہوں، راوی (حضرت عثمان) کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اچھی بات ہے تو بیان فرمادیں اور اگر اس کے علاوہ (یعنی غیر مناسب بات) ہے تو اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، حضور نے فرمایا: ''ما من مسلم یتطھر فیتم الطھارة التی کتب اللّٰہ علیه فیصلی ھذہ الصلوات الخمس، الا کانت کفارات لما بینھما'' جو مسلمان مکمل طور پر طہارت کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھی ہوئی ہے، پھر یہ پانچ نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں ان کے درمیانی وقت کے گناہوں کا کفارہ ہوں گی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''واللّٰہ لا احدثکم حدیثا لو لا آیة فی کتاب اللّٰہ عزوجل ما حدثتکم'' اللہ کی قسم! اگر قرآن کریم میں علم چھپانے والے کے لیے وعید عذاب کی آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں یہ بات نہ بتاتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''لا یتوضا رجل فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوة الا غفر اللّٰہ له ما بینھما وبین الصلٰوة التی تلیھا'' جو شخص اچھی طرح

وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس نماز اور جو اس سے پہلی نماز کے درمیان (گناہ ہوئے ہیں) سب بخش دیتا ہے۔ (بخاری اور مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''لولا آیۃ'' مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَO'' (البقرہ:۱۵۹) بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں' بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے' ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہےO

فائدہ: جو شخص اپنی پوری زندگی نماز کی پابندی کرے اور کبیرہ گناہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرم برتاؤ فرما کر جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

ضروری وضاحت: حضور کے الفاظ 'مجھے معلوم نہیں' سے کوئی یہ استدلال نہ کرلے کہ حضور ﷺ نے اپنے علم کی نفی فرما دی ہے کیونکہ علم کی بات تو اس کے بعد بتائی جا رہی ہے' دراصل ''ما ادری'' کے بعد والا جملہ خود اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ یہاں علم کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ'' دو اُمور میں سے کون سا امر منتخب کروں'' آپ ﷺ کا مقصد ہے' لیکن جو خود علم کی نعمت سے عاری ہیں وہ حضور کی علمی باتوں سے بھی آپ کے علم کی نفی کے پہلو ہی تلاش کرتے ہیں' حالانکہ سرکار کی علمی شان سے خود بے خبر ہیں لیکن بے خبری حضور کی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں ؎ مگر بے خبر' بے خبر جانتے ہیں

۲۴- طہارت

سوال: کس چیز نے تمہیں اپنے جوتے اتار پھینکنے پر برانگیختہ کیا؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حضور نے اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنی بائیں طرف رکھ دیئے' جب یہ عمل قوم نے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار پھینکے' جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو فرمایا: ''ما حملکم علی القائکم نعالکم'' اپنے جوتے اتار پھینکنے پر تمہیں کس چیز نے رغبت دلائی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''رایناك

الـقيت نعليك' فالقينا نعالنا ''ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے ہیں' حضور نے فرمایا: ''ان جبريل عليه السلام اتانی فاخبرنی ان فيها قذرا او اذی'' بے شک جبریل امین میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ جوتے میں ناپاکی یا تکلیف دِہ چیز ہے' نیز فرمایا: ''اذا جاء احدكم الی المسجد فلينظر فان رای فی نعليه قذرا او اذی فليمسحه وليصل فيهما'' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد کی طرف آئے تو دیکھ لے اگر اپنے جوتے میں ناپاکی یا گندگی دیکھے تو اسے صاف کر لے اور جوتوں سمیت نماز پڑھ لے۔ (ابوداؤد احمد اور حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''الاذی'' گندی چیز' اگرچہ پاک ہو۔ ''الخبث'' ظاہری ناپاکی (یہاں لفظ ''قذر'' ہے)۔

یہاں لفظ ''قذرًا'' لکھنا تھا' غلطی سے یہ لکھا گیا کیونکہ اس حدیث میں ''الخبث'' کا لفظ ہی نہیں ہے' ویسے معنی دونوں لفظوں کے ایک ہی ہیں۔ (مترجم)

فائدہ: حدیث شریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ عمل قلیل (معمولی کام) جان بوجھ کر کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا' اور جب اپنے لباس میں نجاست دیکھ لے تو اس کا اتارنا واجب ہے' پھر اس کی نماز صحیح ہوگی۔ دوسری قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ جوتے کو زمین پر ملنا اس کو پاک کر دیتا ہے جو کچھ بھی اس میں لگا ہوا گرچہ ناپاک چیز ہی ہو' یہ ناپاکی تر ہو یا خشک' جب اپنی نظر میں اسے زائل کر دے تو نماز ہو جائے گی' اسی کے مطابق امام اوزاعی' ابوثور' حنفیہ اور اسحاق نے کہا ہے' اور یہی روایت امام شافعی اور احمد سے مشہور ہے' امام مالک کے نزدیک رگڑ دینا تر نجاست ہو یا خشک' اسے پاک نہیں کرتا اور اکثر فقہاء کے نزدیک یہ ہے کہ خشک ناپاکی کو رگڑنا پاک کر دیتا ہے' تر ناپاکی کو نہیں۔

۲۵۔ نماز میں حاضری کے وقت سکون اختیار کرنا

سوال: تمہاری کیا حالت تھی؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ

نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے آدمیوں کی حرکات وسکنات کی آواز سنی' جب آپ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: "ما شانکم" تمہاری کیا حالت تھی؟ صحابہ نے عرض کیا: "استعجلنا الی الصلوٰۃ" ہم نے نماز کے لیے چلنے میں جلدی کی ہے' حضور نے فرمایا: "فلا تفعلوا اذا اتیتم الصلوٰۃ فعلیکم السکینۃ ' فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا" تم ایسے مت کرو' جب تم نماز کی طرف آؤ تو تمہارے لیے آرام سے آنا ضروری ہے' جو نماز کا حصہ تم پالو وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے' اسے مکمل کرلو۔ (بخاری)

فائدہ: مسلمان پر لازم ہو گیا ہے کہ وہ مسجد کی طرف اطمینان اور وقار سے چلے' جو نماز کا حصہ پالے وہ پڑھ لے اور جو اس سے فوت ہو جائے' اسے مکمل کرلے' یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

۲۶- نماز میں تسبیح پڑھنا

سوال: ہمیشہ اپنی نماز کی جگہ میں رہ؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے جب کہ وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں' حضور ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو وہ پھر بھی اپنی نماز کی جگہ میں تھیں' تو آپ نے فرمایا: "لم تزالی فی مصلاك هذا" تم اس وقت سے اپنی اسی جگہ میں ہی ہو' انہوں نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! آپ نے فرمایا: "قد قلت بعدك اربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت لوزنتهن' سبحان الله وبحمده عدد خلقه ' ورضا نفسه ' وزنة عرشه ومداد کلماته" میں نے تیرے بعد یہ چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں' اگر ان کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جو تم نے کہے ہیں تو یہ کلمات ان سے بھاری ہوں: "سبحان الله وبحمده عدد خلقه ' ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته" پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ! اپنی مخلوق کے برابر' اپنی مرضی کے مطابق' اپنے عرش کے وزن کے مطابق' اپنے کلمات کی سیاہی کے مطابق۔

(اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''جویریۃ''،''جاریۃ'' کا اسم مصغر' ان کا نام برّہ تھا' ان کا یہ نام نبی اکرم ﷺ نے رکھا تھا' یہ حارث کی بیٹی ہیں اور امہات المؤمنین میں سے ہیں۔

''مداد کلماتہ'' یعنی اس کے کلمات کی تعداد کے مطابق (ویسے ''مداد'' کا معنی سیاہی ہے یعنی سیاہی کے مطابق)۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو جو اپنے سامنے گٹھلیاں رکھ کر اللہ کی تسبیح کے مختلف الفاظ پڑھ رہی تھیں' یہ کلمات تعداد کے لحاظ سے حضور کے الفاظ اور وظیفے سے زیادہ تھے' ایسے کلمات رکوع وسجود میں اور ہر نماز کے بعد چار مرتبہ[1] پابندی کے ساتھ پڑھنا مناسب ہے اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

۲۷-ایک عظیم الشان وظیفہ

سوال: ایسے ایسے کلمات کہنے والا کون ہے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس وقت جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے کہا: ''اللّٰہ اکبر کبیرا' والحمد للّٰہ کثیرا' وسبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلا'' اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے' سب سے بڑا' اور تمام تعریفیں بہت ہی زیادہ اللہ کے لیے ہیں' اور صبح وشام اللہ تعالیٰ کے لیے ہی پاکیزگی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من القائل کلمۃ کذا وکذا'' اس طرح کے کلمات کون کہہ رہا تھا؟ لوگوں میں سے ایک نے عرض کیا: ''انا یا رسول اللّٰہ!'' یا رسول اللہ! میں نے کہے ہیں' حضور نے فرمایا: ''عجبت لھا' فتحت لھا ابواب السماء'' میں ان کلمات کو بہت پسند کرتا ہوں' ان کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''فما ترکتھن منذ سمعت رسول اللّٰہ ﷺ'' جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کلمات کے بارے میں یہ سنا ہے تو میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ (مسلم)

---

[1] یہ چار کلمات ہیں' حضور نے انہیں تین مرتبہ پڑھنا بتایا ہے' مصنف نے غلطی سے چار مرتبہ لکھ دیا ہے' لہٰذا حضور کی بتائی ہوئی تعداد (۳ مرتبہ) کے مطابق پڑھنا ہی بہتر ہے۔ (مترجم)

فائدہ: جو شخص یہ تسبیح پڑھے تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے بہت زیادہ ثواب اور اجر عظیم کی تاکید فرمائی ہے' ان کلمات کے کہنے والے کے لیے قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے' تبھی تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں۔

۲۸- ثواب لکھنے میں فرشتوں کی سبقت

سوال: سلام کرنے والا کون ہے؟

جواب: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن وہ نبی کریم ﷺ کے پیچھےنماز پڑھ رہے تھے' جب آنحضرت ﷺ نے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے ''سمع اللّٰه لمن حمده'' اللہ نے سن لیا' جس نے اس کی حمد وثناء کی' کہا تو ایک آدمی نے پیچھے سے کہا: ''ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه'' اے ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' بہت زیادہ پاکیزہ تعریفیں جن میں برکت رکھی ہوئی ہے' جب حضور نے نماز ختم کرنے کے بعد پیچھے رخ کیا تو فرمایا: ''من المتكلم؟ ''نماز میں کلام کرنے والا کون ہے؟ (راوی) کہتے ہیں: ''انا'' میں' آپ نے فرمایا: ''رايت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتب اولا؟'' میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کررہے ہیں کہ ان میں سے کون ان کلمات کو پہلے لکھتا ہے۔

(ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

☆ ''یبتدرونھا'' ان کلمات کو لکھنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

فائدہ: اس تسبیح کی شانِ عظیم' ثواب کی کثرت اور اجر عظیم کی وجہ سے فرشتے اسے لکھنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے' کیونکہ یہ تسبیح ان پاکیزہ کلمات اور عمل صالح سے ہے' جسے اللہ بزرگ و برتر آسمان کی طرف اٹھالیتا ہے اور یہ یعنی اس طرح کے تسبیح و ذکر کے اقوال کی حفاظت اور پابندی اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

مزید وضاحت: رکوع سے اٹھتے ہوئے قومہ میں حنفی حضرات اکثر وبیشتر ''ربنا لك الحمد'' ہی پڑھتے ہیں لیکن کچھ اور الفاظ بھی احادیث مبارکہ میں آتے ہیں مثلاً اوپر والے الفاظ اور

''اللھم ربنا لك الحمد'' وغیرہ۔ جو الفاظ حنفی حضرات پڑھتے ہیں وہ بھی حدیث پاک میں وارد ہیں۔

۲۹-امام کے ساتھ قراءت کرنا

سوال: کیا تم میں سے کوئی شخص میرے ساتھ پڑھ رہا تھا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس ایک نماز سے پیچھے کی طرف رخِ انور پھیرا' جس میں آپ بلند آواز سے قراءت فرما رہے تھے' تو آپ نے فرمایا: ''ھل قرأ معی احد منکم آنفا'' کیا تم میں سے کوئی شخص اب میرے ساتھ قراءت کر رہا تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''انی اقول مالی انازع القرآن'' میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کیا ہے میں قرآن سے جھگڑ رہا ہوں' آپ نے فرمایا: ''فانتھی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ ﷺ فیما جھر فیہ من الصلوات'' لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرآن پڑھنے سے رک جائیں۔ (اصحابِ سنن)

فائدہ: مقتدی کا امام کے ساتھ جہری نمازوں میں قراءت کرنا مستحب نہیں ہے بلکہ قرآن کی قراءت کے وقت خاموشی اختیار کرنا واجب ہے۔

ضروری وضاحت: سراج الائمہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب حنفی کے مطابق امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا حکم ہے' نماز جہری ہو یا سرّی یعنی امام بلند آواز سے قراءت کرے یا آہستہ آواز سے قراءت کرے' مقتدی پیچھے خاموش کھڑا رہے گا' ان کی سب سے بڑی دلیل قرآن کریم کی آیہ مبارکہ ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O'' (الاعراف: ۲۰۴) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے O

حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''انما جعل

الامام لیوتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا'' امام کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور (اس کی اقتداء یہ ہے کہ) جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ''غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ''من صلی وراء الامام کفاہ قراءۃ الامام قال البیھقی ھذا ھو الصحیح عن ابن عمر قولہ'' (بیہقی: من قال لا یقرء خلف الامام) جو شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قراءت کافی ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول صحیح ہے۔ (سنن بیہقی)

دلائل تو بہت زیادہ ہیں' یہاں مختصر طور پر سمجھنے والے کے لیے یہی کافی ہیں۔ (مترجم)

۳۰- نمازِ وتر

سوال: تم وتر کب پڑھتے ہو؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''متی توتر'' تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ''اوتر من اول اللیل'' میں رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتا ہوں' حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''متی توتر'' تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ''اوتر اٰخر اللیل'' میں رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں' حضور نے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں فرمایا: ''اخذ ھذا بالحزم'' یہ عمل انہوں نے احتیاط کے طور پر اختیار کیا ہے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''اخذ ھذا بالقوۃ'' انہوں نے یہ عمل قیام اللیل پر پختگی اور قوتِ ارادی کی وجہ سے اختیار کیا ہے۔ (ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''الحزم'' نگہبانی کرنا' پرہیز کرنا۔ ''بالقوۃ'' قیام اللیل پر پختہ ارادہ۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے وتر کا حکم' فضیلت اور وقت بیان فرمایا ہے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی تعریف فرمائی' اور ان دونوں کے ارادے کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل احتیاط اور نیند کی وجہ سے فوت ہو جانے کے خوف پر منحصر ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ قیام اللیل پر پختہ عزم رکھنے کی وجہ سے جاگ کر وتر پڑھنے کے عادی تھے۔

۳۱- جماعت کے ساتھ نماز لوٹائی جائے گی

سوال: تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟

جواب: حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب کہ وہ پورے جوان تھے' جب حضور نے نماز پڑھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ "رجلان لم يصليا في ناحية المسجد' فدعا بهما فجيء بهما ترعد فرائصهما" دو آدمی مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور نماز نہیں پڑھی' حضور نے ان دونوں کو بلایا تو ان دونوں کو اس طرح لایا گیا کہ ان کے پہلوؤں کا گوشت کانپ رہا تھا' آپ نے فرمایا: "ما منعكما ان تصليا معنا؟" تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: "قد صلينا في رحالنا" ہم نے اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لی ہے' حضور نے فرمایا: "لا تفعلوا اذا صلى احدكم في رحله ثم ادرك الامام ولم يصل' فليصل معه فانها له نافلة". اس طرح نہ کرو کہ جب تم میں سے کوئی اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے اور پھر امام کو پالے تو نماز نہ پڑھے' بلکہ اس کے ساتھ نماز پڑھے' یہ اس کی نفل نماز ہو جائے گی۔

(اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

"فدعا" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا۔ "ترعد" ان کو پریشانی اور رعشہ در پیش تھا۔

"الفرائص" "فريصة" کی جمع ہے' اور یہ پہلو کے گوشت کو کہتے ہیں' یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے تھا جو کہ ہر اس شخص پر ظاہر ہو جاتی تھی جو آپ کو تواضع اور عاجزی سے دیکھتا تھا۔

فائدہ: حدیث شریف سے یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدمی اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے' پھر امام کو (نماز میں) پالے اور نماز نہ پڑھے' یہ نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے' اور اس کی امام کے ساتھ پڑھی جانے والی یہ نماز نفل ہو گی اور اس کی پہلی نماز فرض نماز ہو گی۔

۳۲۔ عید میں مناسب کھیل جائز ہے

سوال: یہ دو دن کیا ہیں؟

جواب: حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان لوگوں کے دو (خاص) دن تھے، جن میں وہ کھیلتے تھے، حضور نے فرمایا: ''ما هذان اليومان؟'' یہ دو دن کیا ہیں، ان لوگوں نے کہا: ''كنا نلعب فيهما في الجاهلية'' ہم جاہلیت میں ان دونوں دنوں میں کھیلتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان الله ابدلكم بهما خيرا منهما يوم الاضحى ويوم الفطر'' اللہ تعالیٰ نے ان دونوں دنوں کو ان سے بہتر دنوں کے ساتھ بدل دیا ہے اور یہ دونوں دن عید قربانی اور عید الفطر ہیں۔

(اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''في الجاهلية'' اسلام سے پہلے، اور یہ دونوں دن، یوم نیروز جو شمسی سال کا پہلا دن ہے اور یوم مرجان، جو یوم المیز ان کا پہلا دن ہے، اور یہ دونوں دن آب و ہوا کے لحاظ سے درمیانے ہوتے، نہ زیادہ گرمی ہوتی نہ زیادہ سردی، نیز رات دن بھی ان میں برابر ہوتے تھے، پرانے حکماء نے انہیں انتخاب کیا ہوا تھا، یہ بڑی مدت سے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ اسلام نے ان کو باطل کر دیا۔

فائدہ: یہ دونوں دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) شرعی دن ہیں، جو رمضان کے روزوں اور بیت اللہ کے حج کے اختتام پر ہوتے ہیں۔ اسلام نے ان کو جاہلیت کے دو دنوں کے بدل میں مقرر کیا ہے۔

اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے لیے کفار کی عید میں خوشی کرنا اور کھیلنا منع ہے بلکہ مسلمانوں کے لیے ان کی عیدوں میں شرکت کرنا حرام ہے۔

باب ۵: زکوٰۃ کا بیان

۳۳۔ زیور کی زکوٰۃ

سوال: کیا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی' اس وقت اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی' اس کی بیٹی کے ہاتھ میں دو موٹے موٹے سونے کے کنگن تھے' حضور نے اس عورت سے فرمایا: "اتعطین زکوة هذا؟" کیا تو اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟ اس نے عرض کیا: "لا" نہیں! حضور نے فرمایا: "ایسرك ان یسورك اللّٰه بهما یوم القیمة سوارین من نار؟" کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ ان دو کنگنوں کے بدلے اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن جہنم سے دو کنگن پہنائے؟ اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتارے اور نبی کریم ﷺ کی طرف پھینک دیے اور عرض کیا: "هما للّٰه ورسوله" یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: "رای النبی ﷺ فی ایدیهما سوارین من ذهب' فقال اتودیان زکوته؟" نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے' تو فرمایا: کیا تم دونوں اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ان دونوں نے عرض کیا: "لا" نہیں! رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: "اتحبان ان یسور کما اللّٰه بسوارین من نار؟" کیا تم دونوں پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو دو کنگن پہنائے' ان دونوں نے عرض کیا: "لا" نہیں! حضور نے فرمایا: "فادیا زکوته" دونوں اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

"ان امراة" یہ حضرت اسماء بنت یزید بن سکن ہیں۔ "مسكتان" یہ "مَسكة" کا تثنیہ ہے اور یہ لفظ یہاں کنگنوں کے معنی میں ہے۔ "سوارین من نار" زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے آگ کے دو کنگن ملیں گے۔ "هما للّٰه ورسوله" یعنی ان دونوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے۔

۳۴- خرچ کرنے کی رغبت دلانا

سوال: اے بلال! یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "دخل النبی ﷺ علی بلال وعنده

صبر من تمر ''نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جب کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر تھا' تو حضور نے فرمایا: ''ما ھذا یا بلال!'' اے بلال! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''ادخرته لك یا رسول اللّٰه!'' یارسول اللہ! میں نے یہ ڈھیر آپ کے لیے جمع کیا ہے' آپ نے فرمایا: ''اما تخشی ان یکون لك دخان فی نار جهنم ' انفق یا بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا'' کیا تو ڈرتا نہیں ہے کہ یہ تیرے لیے جہنم کی آگ میں دھواں ہوگا' اے بلال! اسے خرچ کر دے اور عرش والے سے رزق کے تنگ کر دینے سے نہ ڈر۔

(بزار اور طبرانی)

مشکل الفاظ کے معنی

''صُبر '' یہ مٹی کے ڈھیر کی طرح جمع شدہ کھانے کا ڈھیر ہوتا ہے۔ ''اقلالا'' رزق کی تنگی اور کمی۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر رغبت دلا رہے ہیں اور حضرت بلال سے فرما رہے ہیں: ''جد یا بلال! فی الانفاق ولربما تموت ولا تنفقها فی طاعة اللّٰه فیبقی سوال اللّٰه عنها ولها دخان فی نار جهنم یحیط بك ویمر علیك عذابا وجزاء عدم انفاقها'' اے بلال! خرچ کرنے میں کوشش کر' ہوسکتا ہے کہ تو مر جائے اور اس مال کو اللہ کی اطاعت میں خرچ نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ کا سوال اس کے بارے میں باقی رہ جائے اور اس کی وجہ سے جہنم کی آگ کا دھواں ہو جو تجھے گھیر لے اور تجھ پر عذاب بن کر گزرے' اور یہ اس مال کے خرچ نہ کرنے کا بدلہ ہو۔

حضور ﷺ ان کو مطمئن کرتے ہوئے یہ بھی فرما رہے ہیں: ''لاتخف من المولی عزوجل قلة وضیق الرزق فهو المعطی الوهاب ذوالجلال والاکرام'' اللہ بزرگ و برتر سے رزق کی تنگی اور کمی سے نہ ڈر' وہ دینے والا' بڑا عطاء کرنے والا' بزرگی اور عزت والا ہے۔

-٣٥

سوال: اے بلال! یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے حضور کے لیے کھجوروں کا ڈھیر نکالا' آپ نے فرمایا: "ما هذا یا بلال!" "اے بلال! یہ کیا ہے' انہوں نے عرض کیا: "ادخرته لك یا رسول اللّٰه!" "یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لیے جمع کیا ہے' حضور نے فرمایا: "اما تخشى ان یجعل لك بخار فی نار جهنم' انفق یا بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا" "کیا تو ڈرتا نہیں ہے کہ یہ تیرے لیے جہنم کی آگ کی بھاپ بن جائے گا' اے بلال! یہ مال خرچ کر دے اور عرش والے سے رزق کے کم اور تنگ ہو جانے سے نہ ڈر۔

(ابو یعلیٰ' طبرانی)

فائدہ: پچھلے فائدے کے مطابق ہی ہے۔

-۳٦

سوال: تم میں سے کون شخص ہے کہ اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہے؟

جواب: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایکم مال وارثه احب الیه من ماله" "تم میں سے کون شخص ہے کہ اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه! ما منا احد الا ماله احب الیه من مال وارثه" "یارسول اللہ! ہم میں سے تمام اشخاص کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے' حضور نے فرمایا: "فان ماله ما قدم ومال وارثه ما اخر" "اس کا اپنا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی خدا کی راہ میں دے دیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑ دیا۔ (بخاری' نسائی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ مسلمان انسان کا مال وہ ہے جسے وہ اللہ بزرگ و برتر کی اطاعت میں خرچ کرتا ہے اور نیکی اور بھلائی کا عمل اور نیک اعمال کو بلند کرنا یعنی اچھے طریقہ سے کرنا' یہ وہ عمل ہیں جن کی جزا باقی رہے گی۔

اور بے شک اس کے وارث کا مال اور ترکہ (وہ مال وراثت ہے) جو اس کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے اور یہ آدمی پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ اس مال کی خواہش کرے جس کا ثواب جنت ہے' اور وہ ختم ہونے والی دنیا میں نیک عمل کرنا ہے اور یہ کہ وارث کے مال کی پرواہ نہ

کرے اور وہ ایسا مال وراثت ہے جس کا انسان سے حساب لیا جائے گا' اس کا چھوڑنا اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا ہلاکت و بربادی ہے۔

۳۷- اہل و عیال اور قریبیوں پر خرچ کرنا

سوال: کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی عذرہ کے ایک آدمی نے اپنا ایک غلام مرنے کے بعد آزاد کر دیا (یعنی کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) یہ خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''الك مال غيره'' کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! آپ نے فرمایا: ''من يشتريه منى'' اسے مجھ سے کون خرید ے گا؟ اس غلام کو حضرت نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہموں کے عوض خرید لیا' حضور وہ درہم لائے اور اسے دے دیئے' پھر فرمایا: ''ابدأ بنفسك فتصدق عليها' فان فضل شيء فلاهلك' فان فضل عن اهلك شيء فلذي قرابتك' فان فضل عن ذي قرابتك شيء فهكذا وهكذا' فبين يديك وعن يمينك وعن يسارك'' اپنے آپ سے شروع کر اور اپنے آپ پر خرچ کر' اگر کچھ بچ جائیں تو وہ تیرے اہل و عیال کے لیے ہیں' پس اگر تیرے اہل و عیال سے کچھ بچ جائیں تو تیرے رشتہ داروں کے لیے ہیں' اور اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی کچھ بچ جائیں تو پھر ایسے اور ایسے خرچ کر' حضور فرماتے: پھر اپنے سامنے اور دائیں بائیں خرچ کرنا۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: غلام کا نام یعقوب ہے اور اس کے مالک کا نام ابو مذکور ہے' انہوں نے اپنا غلام مرنے کے بعد آزاد کر دیا' مثلاً یہ کہہ دیا کہ ''اذا مت فانت حر'' جب میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں (یہ بھی غلام کی ایک قسم ہے)۔

جب نبی کریم ﷺ کو یہ معلوم ہوا اور یہ بھی پتا چل گیا کہ اس ابو مذکور کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے تو حضور نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور وہ درہم اسے دے دیئے اور فرمایا: انہیں اپنے آپ پر خرچ کر' پھر اپنے اہل و عیال پر' پھر اپنے قرابت داروں پر' پھر اگر کچھ بچ جائیں تو جس پر تو چاہے خرچ کر دینا۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ صدقہ کرنے کا طریقہ خوب واضح فرمارہے ہیں کیونکہ ان کی اتباع میں ہی نیکی، بھلائی اور ثواب ہے، اور قبولیت اللہ بزرگ و برتر کی جانب سے ہے۔

۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال

سوال: تم میں سے کس شخص نے آج روزہ کی حالت میں صبح کی ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من اصبح منکم الیوم صائما؟" "تم میں سے کس شخص نے آج روزہ کی حالت میں صبح کی ہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، حضور نے فرمایا: "من اطعم منکم الیوم مسکینا؟" "تم میں سے کس شخص نے آج مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا: میں نے، حضور نے فرمایا: "من تبع منکم الیوم جنازۃ؟" "تم میں سے کون شخص آج جنازے کے پیچھے چلا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، آپ نے پھر فرمایا: "من عاد منکم الیوم مریضا" "تم میں سے کس آدمی نے آج بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا: میں نے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ما اجتمعت ھذہ الخصال قط فی رجل الا دخل الجنۃ" "جس شخص میں یہ عادات جمع ہو جائیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بعض وہ اعمالِ صالحہ بیان فرمائے ہیں کہ ان اعمال کو عمل میں لانے سے اللہ بزرگ و برتر کے راضی ہو جانے کی وجہ سے تو جنت میں داخل ہو جائے گا، ان میں سے کچھ اعمال یہ ہیں: (۱) نفلی روزے (۲) کھانا کھلانا (۳) جنازے کے پیچھے چلنا (۴) مریض کی عیادت کرنا۔

۳۹۔ وہ شخص جن پر صدقہ حرام ہے

سوال: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟

جواب: حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "ھل عندکم شیء؟" "کیا تمہارے پاس

کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا: "لا' الا شیء بعثت به الینا نسیبة من الشاة التی بعثت بها من الصدقة" نہیں! مگر وہ جو نُسیبہ نے ہماری طرف اس بکری کا گوشت بھیجا ہے جو اسے صدقہ میں دی گئی تھی' حضور ﷺ نے فرمایا: "انها بلغت محلها" وہ تو یقیناً اپنے مقام تک پہنچ گئی۔ (بخاری)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ نبی اور نبی کے گھر والوں کے لیے صدقہ کا مال کھانا حلال نہیں ہے' اسی لیے حضور اس معاملہ میں تحقیق فرماتے اور جو کھانا ہوتا' اس میں سے اعلیٰ اور پاکیزہ طلب فرماتے اور اس کے متعلق پوچھ گچھ بھی فرماتے۔

ضروری وضاحت: یعنی زکوٰۃ اور صدقے کا مال نبی کریم ﷺ پر بالکل حرام تھا' لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور اس نے خود مالک بن کر اس میں سے کچھ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا یا حضور کے گھر بھیج دیا تو اس کا کھانا درست ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ملکیت بدل گئی تو حکم بھی بدل گیا۔ بخاری شریف میں بھی اس حدیث پر یہ باب قائم کیا گیا ہے کہ جب ملکیت بدل جائے تو کھانا جائز ہے۔

۴۰- اس شخص کی مذمت جو مال دار ہوتے ہوئے بھی محتاجی ظاہر کرے

سوال: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟

جواب: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا' پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: "هل ترك من دین؟" کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "لا" نہیں! آپ نے فرمایا: "هل ترك شیئا" کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے' صحابہ نے عرض کیا: "نعم! ثلاثة دنانیر" جی ہاں! تین دینار' حضور نے اپنی انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "ثلاث کیات" داغنے کی تین جگہیں' یعنی یہ تین جگہ سے داغا جائے گا۔ (احمد' بخاری' ابن حبان)

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے اس میت کو داغنے کی سزا دی اور صرف تین دینار جمع کر کے رکھنے کے سبب اسے آگ کا عذاب چکھایا۔

نبی کریم ﷺ نے مال دار لوگوں کو صدقہ کرنے کی رغبت دلائی ہے اور یہ بھی رغبت دلائی ہے کہ اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کر کے نیک اعمال کی بھی پابندی کریں تاکہ قابل تعریف خوبیاں حاصل کر سکیں' جس طرح کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی ہے' ان قابل تعریف خوبیوں میں سے کچھ یہ ہیں:

فرشتوں سے دعا حاصل کرنا' صدقہ ایک ایسی زرہ ہے جو مصیبتوں سے بچاتی ہے اور اولاد میں برکت رکھتی ہے۔

مال کا مقصد صرف نیکیاں کمانا' قرض ادا کرنا اور نیک کام کرنا ہے۔

باب ٦: روزوں کا بیان

٤١- جمعہ کے دن کا روزہ

سوال: کیا تو نے کل روزہ رکھا؟

جواب: ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ اس وقت روزہ سے تھیں' آپ نے فرمایا: ''اصمت امس'' کیا تو کل روزے سے تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! حضور نے فرمایا: ''اتریدین ان تصومی غدا'' کیا تو کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''فافطری'' پھر تو روزہ توڑ دے۔ (بخاری' ابوداؤد)

فائدہ: اکیلا جمعہ کے دن کا نفلی روزہ رکھنا' یہودیوں کے اکیلے ہفتہ کے دن کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے' یا جمعہ کے دن کے اصل مقصد (یعنی نماز جمعہ کی ادائیگی) میں کمزور پڑ جانے کی وجہ سے مکروہ ہے' یا اس لیے کہ یہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے اور ان کے جمع ہونے کا دن ہے' جب اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھ لیا جائے تو پھر اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے' اسی پر بعض صحابہ کرام' تابعین عظام اور تینوں امام ہیں' یعنی امام ابوحنیفہ' امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہم اللہ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نہی کراہت تحریمی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے یہ بھی کہا ہے کہ اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنا بھی مکروہ نہیں ہے۔ (اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے)

۴۲-روزوں کی فضیلت

سوال: کیا نیکی کے دروازوں پر میں تمہاری راہنمائی نہ کروں؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ''الا ادلك علی ابواب الخیر؟'' کیا نیکی کے دروازوں پر میں تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ''بلٰی یا رسول اللّٰہ!'' جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطیئة کما یطفئ الماء النار'' روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہ کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ خیرِ عظیم (بہت زیادہ بھلائی) کی ہدایت فرما رہے ہیں' (وہ یہ کام ہیں:) نفلی روزہ' نفلی صدقہ اور نمازِ تہجد۔

۴۳-مسافر کا روزہ

سوال: اسے کیا ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے پاس جمع ہیں اور اس پر سایہ ہوا پڑا ہے' آپ نے فرمایا: ''ما له؟'' اسے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''رجل صائم'' ایک روزہ دار آدمی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیس البر ان تصوموا فی السفر'' سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ایک روایت میں (یہ الفاظ) زیادہ ہیں: ''وعلیکم برخصة اللّٰہ التی رخص لکم'' تم پر اللہ تعالیٰ کی وہ رخصت حاصل کرنا لازم ہے جو اس نے تمہیں دی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: ''لیس من البر الصوم فی السفر'' سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے' اور نسائی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ''ان رسول اللّٰہ ﷺ مر علیٰ رجل فی ظل شجرة یرش علیه الماء'' رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو درخت کے سائے میں تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا

رہا تھا' حضور نے فرمایا: "ما بال صاحبکم" "تمہارے ساتھی کا کیا حال ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ! صائم" "یارسول اللہ! یہ روزہ دار ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "انہ لیس من البر ان تصوموا فی السفر' وعلیکم برخصة اللّٰہ عزوجل التی رخص لکم فاقبلوھا" "سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے' اور تم پر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت ضروری ہے' جو اس نے تمہیں دی ہے' اسے قبول کرو۔ (بخاری اور مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"ظلل علیہ" "اس کے اردگرد لوگ سائے کی طرح تھے یعنی اس کے گرد جمع تھے۔

"لیس البر" "یعنی نیکی سے نہیں ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کر رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے کمزوری اور بھوک کی شدت کی وجہ سے ایک اس آدمی کو گھیر رکھا ہے جس کے اعضاء کو سخت تکلیف تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ما ھذا؟" "یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ قیس عامری ہے' جو بنو اسرائیل کی کنیت سے پکارا جاتا ہے' گرمی کی وجہ سے اس پر غشی طاری ہے کیونکہ یہ مسافر (روزہ دار) ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو طاقت نہیں ہے اس کے لیے سفر میں روزہ رکھنا نہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے نہ نیک کام' اور نہ اجر وثواب کا حاصل کرنا' بلکہ اس کا روزہ رکھنا مکروہ ہے' اور روزہ نہ رکھنا افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عظیم حکمت کے تحت روزہ نہ رکھنا مباح کر دیا ہے' اس پر عمل کرنا افطار کرنے والے کے اجر وثواب کو زیادہ کرتا ہے تاکہ وہ طاقت ور بنے اور خوشی اور صحت کو درست رکھے وگرنہ روزہ ذمہ داری سے براءت (آزادی) کے لیے ہے۔

ضروری وضاحت: اس حدیث پاک اور اس کی وضاحت سے معلوم ہوگیا کہ اگر سفر میں تکلیف اور پریشانی ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے' اور اگر سفر کی کوئی دقت اور تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا مناسب ہے' جس طرح کہ آج کل کے اکثر سفر بڑے آسان اور آرام والے ہوتے ہیں۔

٤٤- نیت اور وہ کام جو روزہ دار کے لیے مستحب ہیں

سوال: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟

جواب: حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''هل عندكم شيء؟'' کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا: ''لا'' نہیں' آپ نے فرمایا: ''فانی اذن صائم'' اس وقت میں روزے سے ہوں' پھر دوسرے دن حضور ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ''یــا رسول الله! اهدى لنا حيس'' یارسول اللہ! ہمیں حیس ہدیہ بھیجا گیا ہے' آپ نے فرمایا: ''ارينيه فلقد اصبحت صائما فاكل'' یہ مجھے دکھاؤ' میں نے صبح روزہ کے ساتھ کی تھی' پھر کھالیا' یعنی نفلی روزہ رکھا تھا' پھر روزہ کو توڑ کر حیس کھالیا۔

(اصحاب خمسہ سوائے بخاری)

فائدہ: جب نبی کریم ﷺ نے چاشت کے وقت تک کھانے کے لیے کوئی چیز نہ پائی تو نفلی روزے کی نیت کر لی' لہٰذا نفلی روزے کی نیت دن کے وقت صحیح ہو جاتی ہے اور اسی پر جمہور علماء کا اتفاق ہے۔

دوسرے دن نبی کریم ﷺ نے حیس کھالیا' یہ ایسا کھانا ہے جو کھجور' گھی' پنیر اور آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

اس حدیث میں (یہ بات بھی ہے کہ) نفلی عبادت کرنے والا اپنے نفس کا امیر ہوتا ہے' اگر چاہے تو اپنا روزہ مکمل کرلے اور اگر چاہے تو توڑ دے اور اس پر قضا کرنا مستحب کے طور پر ہے' اسی پر جمہور سلف اور خلف' امام شافعی اور امام احمد (رحمہما اللہ) ہیں۔

اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے کہ جو نفل روزہ برداشت کر سکے تو اس کا توڑنا اس کے لیے حرام ہے اور اس کی قضا واجب ہے کیونکہ اس نے ایک شرعی حکم اپنے اوپر لازم اور مقرر کرلیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ''وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ'' (محمد:۳۳) اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو' اور جمہور نے جواب دیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اپنے اعمال کو ریا اور کبیرہ گناہ کرکے باطل نہ کرو۔ (اللہ بہتر جانتا ہے)

مزید وضاحت: احناف کا مؤقف یہ ہے کہ نفلی عبادت' خواہ روزہ ہو یا نماز' شروع کرکے

توڑ دینے سے اس کی قضا لازم ہو جاتی ہے۔

مصنف نے غالباً ''اجاب الجمھور'' سے اصحابِ شافعی مراد لیے ہیں۔

(واللہ اعلم)

۴۵۔ شعبان کے روزے

سوال: کیا تم نے اس ماہ کے درمیان میں کچھ روزے رکھے ہیں؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''ھل صمت من سرر ھذا الشھر شیئا؟'' کیا تم نے اس مہینے کے درمیان کچھ روزے رکھے ہیں' اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! حضور نے فرمایا: ''فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ'' جب رمضان کے روزے رکھ چکو تو دو دن روزے رکھ لینا۔ (بخاری اور مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھذا الشھر'' یعنی شعبان کا مہینہ۔

''السرر'' درمیان کے روزے' جمع ''سرۃ'' اور یہ وسط کے معنی میں ہے یعنی ایامِ بیض۔

فائدہ: اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس مہینہ (شعبان) میں روزے رکھنا مستحب ہے کیونکہ اس مہینہ میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا ہے کہ آپ کے اعمال اٹھائے جائیں تو وہ روزے سے ہوں۔

ضروری وضاحت: اس کتاب کے مصنف نے یہاں ''سَــرَر'' کا معنی درمیان کا لیا ہے' جب کہ یہ لفظ مہینہ کے اوّل دنوں' درمیانے دنوں اور آخری دنوں پر بھی بولا جاتا ہے' بعض لوگوں نے یہاں مصنف کی طرح درمیان کے دن مراد لیے ہیں مگر لمعات' اشعۃ اللمعات اور مرقات میں ہے کہ یہاں آخری دن مراد ہیں' جن کو حضور نے یہ فرمایا ہے وہ مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنے کے عادی تھے یا منت مان چکے تھے مگر حضور کی ممانعت سن کر انہوں نے شعبان کے آخر میں روزہ نہ رکھا تو حضور نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان گزر جائے تو دو دن کا روزہ قضا کر لینا' آخری دنوں میں ممانعت ان لوگوں کے لیے ہے جو آخری دنوں میں روزے رکھنے کے عادی نہ ہوں۔

٤٦- لگا تار روزے رکھنا

سوال: اے عثمان! کیا تو نے میری سنت سے منہ موڑ لیا ہے؟

جواب: حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا' وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "یا عثمان ارغبت عن سنتی؟" "اے عثمان! کیا تو نے میری سنت سے منہ موڑ لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: "لا واللّٰہ یا رسول اللّٰہ! ولکن سنتك اطلب" "نہیں! یارسول اللہ! بلکہ میں تو آپ کی سنت چاہتا ہوں' آپ نے فرمایا: "فانی انام واصلی' واصوم وافطر' وانکح النساء' فاتق اللّٰہ یا عثمان! فان لاھلك علیك حقا' وان لضیفك علیك حقا' وان لنفسك علیك حقا' فصم وافطر وصل ونم" "میں سوتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں' روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں' اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں' اے عثمان! اللہ سے ڈر! کیونکہ تیرے اہل وعیال کا بھی تجھ پر حق ہے' تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے' اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے' اے عثمان! روزہ رکھ اور افطار کر' نماز پڑھ اور سویا بھی کر۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں اور عبادت کے لیے الگ تھلگ ہو گئے تھے' لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے ان کو ملامت کی اور عمل میں درمیانہ درجہ (میانہ روی) اختیار کرنے اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یہ حدیث پاک لگاتار روزے رکھنے کی کراہت ظاہر کر رہی ہے اور اسی کے مطابق ہی بعض علماء نے بھی کہا ہے بلکہ بعض نے تو اس عمل کو حرام کہا ہے لیکن جمہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں' یہی بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے۔ (اللہ بہتر جانتا ہے)

باب ۷: حج کا بیان

٤٧- کعبہ کا شہید کرنا اور تعمیر کرنا

سوال: کیا تو نے دیکھا کہ تیری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیادوں میں کمی کر دی تھی؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''الم تری ان قومك لما بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد ابراهيم'' کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیادوں پر کمی کر دی تھی، میں نے عرض کیا: ''یا رسول الله! الا تردها علی قواعد ابراهيم؟'' یا رسول اللہ! کیا آپ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں لوٹائیں گے، حضور نے فرمایا: ''لولا حدثان قومك بالكفر لفعلت'' اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ گزرا ہوتا تو میں اس طرح کر دیتا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''ولئن كانت عائشة رضی الله عنها سمعت هذا من رسول الله ﷺ، ما ارى رسول الله ﷺ ترك استلام الركنين للذين يليا الحجر الا ان البيت لم يتمم على قواعد ابراهيم'' اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے (جو ضرور سنی ہے) تو میں گمان کرتا ہوں کہ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت ﷺ نے حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں انہیں چومنا ترک کر دیا تھا، کیونکہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی دیواروں پر پورا نہ تھا۔

(بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''يليا الحجر'' یعنی اس کے قریب۔ ''ما ارى'' میں گمان نہیں کرتا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کعبہ کی عمارت اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے، یہ خوف خصوصی طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قوم کے دلوں کی کمزوری اور ان کے کفر کے زمانہ کے قریب ہونے کی وجہ سے تھا۔

۴۸۔ نبی کریم ﷺ کا احرام باندھنا اور آپ کی قربانی کا جانور

سوال: تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''بم اهللت'' تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''بما اهل به النبی ﷺ'' جس چیز کا احرام نبی

کریم ﷺ نے باندھا ہے آپ نے فرمایا: ”لولا ان معی الھدی لاحللت“ اگر میرے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ (بخاری)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا اور اسے عمرہ بنا دیتا۔

۴۹-فدیے کے اسباب اور ان کا بیان

سوال: تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟

جواب: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے دور میں ان کے پاس سے گزرے ”وھو یوقد تحت قدر لہ والقمل یتناثر علی وجھہ“ اور وہ اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے سر سے چہرے کی طرف گر رہی تھیں، حضور ﷺ نے فرمایا: ”آذاك ھوام راسك“ تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ”نعم“ جی ہاں! آپ نے انہیں فرمایا: ”احلق راسك ثم اذبح شاۃ او صم ثلاثۃ ایام، او اطعم ثلاثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین“ اپنا سر مونڈ لے، پھر ایک بکری فدیہ کے طور پر ذبح کر یا تین روزے رکھ، یا چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں کھلا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: ”فی خاصۃ نزلت ھذہ الایۃ“ خصوصی طور پر میرے لیے یہ آیت ”فمن کان منکم مریضا“ پس جو تم میں سے بیمار ہو، نازل ہوئی، اور یہ تمہارے لیے عام ہے یعنی اب اس کا حکم عام ہے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

”یتناثر علی وجھہ“ یعنی جوئیں ان کے سر سے ان کے چہرے پر گر رہی تھیں کیونکہ بیماری کی وجہ سے یہ کثرت سے تھیں۔ ”شاۃ نسکا“ غریبوں کی مدد کے لیے یہ ضروری عبادت ہے یعنی بطورِ فدیہ ایک قربانی کرنا۔ ”او“ یعنی تین کاموں کے درمیان اختیار کے لیے ہے کہ ان میں سے کوئی ایک کر لیں۔ ”الاصع“، ”صاع“ کی جمع ہے اور یہ چار مُد یعنی (تقریباً) چار سیر کا ہوتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ سر منڈانے کے فدیے کے اسباب بیان فرما رہے ہیں اور فدیہ اللہ

تعالیٰ کے لیے ایک بکری ذبح کرنا' فقراء کی مدد کے لیے ایک عبادتِ واجبہ ہے' یا صدقہ کے طور پر چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے' ہر مسکین کے لیے اکثر طور پر علاقے کی خوراک سے دو مد (دو سیر) ہیں یعنی گندم کھجور وغیرہ' یا دس دنوں کے روزے رکھنا ہے' تین روزے حج کے دنوں میں اور سات دن کے روزے حج کے بعد۔

آیاتِ کریمہ اور احادیث مبارکہ فدیے کے اسباب بیان کر رہی ہیں اور وہ یہ ہیں: قران اور تمتع' ذبیحہ کی قسموں میں سے ہیں' اور روک لیا جانا' جماع کرنا' عرفہ کے وقوف (ٹھہرنے) کا فوت ہو جانا' خوشبو لگانا' لباس پہننا' بال منڈوانا اگرچہ قران اور تمتع میں کسی عذر کی وجہ سے ہو' شکار کا قتل کرنا' میقات سے احرام نہ باندھنا' مزدلفہ یا منیٰ میں رات گزارنے کو چھوڑ دینا اور رمی جمار کو جمع کرنا یا چھوڑ دینا' قربانی کے واجبات میں سے کسی واجب کا چھوڑ دینا یا احرام کے محرمات میں سے کسی حرام کام کا کرنا۔

۵۰- حائضہ اور نفاس والی عورتیں طوافِ کعبہ کے علاوہ تمام ارکان ادا کریں

سوال: تم کیوں رو رہی ہو؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلیں' ہم حج کے علاوہ کوئی اور ذکر نہیں کرتی تھیں یہاں تک کہ ہم مقام سَرِف تک پہنچ گئیں تو میں حائضہ ہو گئی' حضور میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی' آپ نے فرمایا: ''ما یبکیک؟'' ''تو کیوں رو رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: ''واللّٰہ لوددت انی لم اکن خرجت العام'' اللہ کی قسم! میں چاہتی تھی کہ میں اس سال نہ نکلتی' آپ نے فرمایا: ''لعلک نفست'' ''شاید تو حیض والی ہو گئی ہے' میں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''ھذا شیء کتبہ اللّٰہ علی بنات آدم افعلی ما یفعل الحاج غیر الا تطوفی بالبیت حتی تطھری'' یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے' تو اس طرح کر جس طرح حاجی کرتے ہیں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ تو پاک ہو جائے' انہوں نے کہا کہ جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''اجعلوھا عمرۃ'' اسے عمرہ بنا

لو یعنی عمرہ کی نیت کر لو' جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور تھے' ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے احرام باندھ لیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قربانی کے جانور نبی کریم ﷺ' حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور مال دار لوگوں کے پاس تھے' پھر جب وہ روانہ ہوئے تو انہوں نے احرام باندھ لیے۔

حضرت سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ جب قربانی کا دن ہوا تو میں پاک ہو گئی' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے طوافِ زیارت کیا' حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ پھر ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے' پھر جب شب مُحَصَّب ہوئی تو میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! یرجع الناس بحجة وعمرة وارجع بحجة'' یارسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس لوٹوں گی۔ حضرت سیدہ عائشہ کہتی ہیں کہ حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم فرمایا تو انہوں نے مجھے اونٹ کے پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ ہم مقام تنعیم تک آ گئے تو میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا' لوگوں کے عمرہ کے بدلے میں میں نے عمرہ کا احرام باندھا' وہ عمرہ جو کہ لوگ کر چکے تھے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''خرجنا مع رسول اللّٰہ ﷺ'' یعنی حجۃ الوداع میں حضور ﷺ کے ساتھ نکلے۔

''فطمثت'' یعنی میں حائضہ ہوگئی۔ ''لعلك نفست'' یعنی تو حائضہ ہوگئی' اس کا نام نفاس بھی رکھا جاتا ہے۔ ''فاهل الناس'' یعنی عمرہ کے عمل کے بعد (احرام باندھ لیے)۔

''التنعیم'' حرم کے قریب وہ زمین کا قریبی حصہ جہاں عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ حیض و نفاس اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے مقدر میں کر دیا ہے اور ان کے لیے یہ مناسب سمجھا ہے' نیز یہ ان کے لیے ضروری ہے اور اس کی وجہ سے ان پر ملامت نہیں ہے' جس عورت کو حج کے دنوں میں حیض آ جائے تو اس کے لیے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ باقی تمام ارکان پورے کرنا صحیح ہے' طوافِ کعبہ پاک ہونے

کے بعد ہوگا۔

۵۱- قربانی کے اس جانور پر سوار ہونے کا جواز' جو حرم میں اس شخص کے لیے بھیجا جاتا ہے جس کو اس کی حاجت ہو

سوال: اس پر سوار ہوجا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی سواری کا جانور ہانک رہا ہے' آپ نے فرمایا: ''ارکبھا'' اس پر سوار ہوجا' اس نے عرض کیا: ''انھا بدنة'' یہ قربانی کے لیے ہے' آپ نے فرمایا: ''ارکبھا'' اس پر سوار ہوجا' اس نے پھر عرض کیا: ''انھا بدنة'' یہ قربانی کا جانور ہے' آپ نے فرمایا: ''ارکبھا ویلك'' تیری خرابی ہو! اس پر سوار ہوجا' یہ الفاظ حضور نے تیسری یا دوسری مرتبہ فرمائے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث میں قربانی کے اس جانور پر سوار ہونے کی دلیل ہے جو اس شخص کے لیے حرم میں بھیجا جاتا ہے جسے اس کی ضرورت پیش آجائے' حضور ﷺ نے یہ بات بیان فرما دی ہے۔

۵۲- قربانی کے دن کا خطبہ

سوال: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا: ''یا ایھا الناس ای یوم ھذا؟'' اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ''یوم حرام'' حرمت والا دن ہے' آپ نے فرمایا: ''فای بلد ھذا؟'' یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: ''بلد حرام'' حرمت والا شہر ہے' آپ نے فرمایا: ''فای شھر ھذا؟'' یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ''شھر حرام'' حرمت والا مہینہ ہے' حضور نے فرمایا: ''فان دماء کم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا'' بے شک تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت' تمہارے اس شہر میں' تمہارے اس مہینہ میں ہے۔ حضور ﷺ

نے ان الفاظ کو کئی دفعہ دہرایا' پھر آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: "اللھم ھل بلغت' اللھم ھل بلغت" اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا' اے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "فوالذی نفسی بیدہ انھا لوصیتہ الی امتہ" اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ آپ کی وصیت آپ کی امت کے نام ہے" فلیبلغ الشاھد الغائب' لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض" چاہیے کہ جو حاضر ہیں وہ غائب لوگوں تک (یہ پیغام) پہنچا دیں' مسلمانو! میرے بعد پھر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو یعنی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ قربانی کے دن جمرات کے درمیان اس حج میں کھڑے ہوئے' جو حضور نے ادا کیا اور فرمایا: "ھذا یوم الحج الاکبر" یہ حج اکبر کا دن ہے' پھر حضور نے فرمایا: "اللھم اشھد" اے اللہ! گواہ رہ' اور لوگوں کو الوداع کہا' تو لوگوں نے کہا: "ھذہ حجۃ الوداع" یہ حجۃ الوداع یعنی حضور کا آخری حج ہے۔

(امام بخاری' امام مسلم' امام احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

"یوم حرام" حرمت و تعظیم والا دن۔ "ھذہ حجۃ الوداع" یعنی یہ حج حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمایا اور بیان کیا کہ مسلمانوں کا خون' ان کے مال اور ان کی عزتیں حرام ہیں یعنی ان کو پامال کرنا حرام ہے' اور حضور نے فرمایا کہ میرے بعد کفار کی طرف نہ لوٹ جانا کہ جن باتوں سے میں نے تمہیں منع کیا ہے ان کو حلال سمجھنے لگو یا اللہ کی نعمتوں اور اس کے حکموں کی ناشکری کرنے لگو کہ دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو' یہ خطبہ بہت جامع خطبہ تھا جو مسلمانوں کے بہت بڑے گروہ میں بیان کیا گیا' ان کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تک پہنچ گئی۔

باب ۸: جہاد کا بیان

۵۳- اللہ کے راستے کا غبار

سوال: تیرا کیا حال ہے، تو نے اپنا راستہ (لوگوں سے) الگ کرلیا؟

جواب: حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ قریش کا ایک لڑکا تمام راستہ سے الگ ہو کر چل رہا ہے، حضور نے فرمایا: ''الیس ذاك فلان؟'' کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''بلٰی'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فادعوه'' اسے بلاؤ، انہوں نے اسے بلایا تو آپ نے فرمایا: ''ما بالك اعتزلت الطريق؟'' تیرا کیا معاملہ ہے کہ تو نے اپنا راستہ لوگوں سے الگ کرلیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''یا رسول الله! كرهت الغبار'' یارسول اللہ! میں غبار سے نفرت کرتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: ''فلا تعتزله والذی نفس محمد بيده انه لذريرة الجنة'' راستہ سے علیحدہ نہ ہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! یہ غبار جنت کی خوشبو ہے۔ (ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''معتزل'' علیحدہ یعنی اکیلا۔ ''اعتزلت الطريق'' تو تمام لوگوں کے راستہ سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ ''ذريرة'' خوشبو کی ایک قسم، ملی جلی خوشبوؤں کا مجموعہ۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جہاد کے لیے چلتے ہوئے غبار سے نہ بچنے اور تمام راستہ سے جدا نہ ہونے کی دعوت دی ہے۔

جو شخص جہاد کا غبار برداشت کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اس کے لیے تیز خوشبو والی کستوری اور بہترین خوشبو ہوگا اور وہ شخص جنت کی نعمتوں کے قریب ہوگا۔

۵۴- شہیدوں کی قسمیں

سوال: تم اپنے میں سے کس کس کو شہید شمار کرتے ہو؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما تعدون الشهداء فيكم؟'' تم اپنے میں سے کس کس کو شہید شمار کرتے ہو؟ صحابہ کرام نے

عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! من قتل فی سبیل اللّٰہ فھو شھید'' یارسول اللہ! جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے' وہ شہید ہے' آپ نے فرمایا: ''ان شھداء امتی اذا لقلیل'' تب تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' صحابہ نے عرض کیا: ''فمن یا رسول اللّٰہ!'' یارسول اللہ! پھر شہید کون ہے؟ حضور نے فرمایا: ''من قتل فی سبیل اللّٰہ فھو شھید' ومن مات فی سبیل اللّٰہ فھو شھید' ومن مات فی الطاعون فھو شھید' ومن مات فی البطن فھو شھید.'' جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' اور جو اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ شہید ہے' اور جو طاعون میں مر جائے وہ شہید ہے' اور جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے۔ یعنی ان تمام قسموں میں سے کسی ایک میں فوت ہونے والا شہید سمجھا جائے گا۔ ابن مقسم نے کہا ہے کہ میں اپنے والد یعنی ابوصالح کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ آخر میں حضور کا یہ فرمان بھی ہے: ''والغریق شھید[1]'' اور غرق ہو کر مرنے والا بھی شہید ہے۔ (مسلم)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اسلام میں شہیدوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں اور شہید وہ ہے جو دشمن سے جہاد کرے اور لڑائی کے ہجوم میں مارا جائے یا تلوار سے مارا جائے' ایک دوسرے کو مارتے ہوئے مر جائے' تیر مارتے ہوئے مر جائے یا لڑائی میں شریک ہو کر مر جائے اور جو لڑائی کے میدان میں لشکر کے ساتھ پایا جائے لیکن لڑائی اور مقابلہ کے بغیر مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص عام طاعون کے مرض میں فوت ہو جائے اور جو پیٹ کی بیماری یعنی اسہال (پیچش کی شدت) سے مر جائے اور جو غرق ہو کر مر جائے' یہ سب بھی شہید ہیں۔

یہ لوگ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کی طرف سے ثواب عظیم اور بلند درجات حاصل کریں گے' یہ بدلہ اور جزا ان تکالیف کی وجہ سے ہے' جو ان پر ڈال دی گئیں تو انہوں نے ان تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے صبر کیا۔

---

[1] امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ریاض الصالحین میں یہ حدیث نقل کی ہے اور آخر میں یہ الفاظ بھی ساتھ ہی نقل کیے ہیں اور حوالہ بھی مسلم کا دیا ہے۔ (مترجم)

۵۵۔ معذور پر کوئی گناہ نہیں ہے

سوال: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد میں (جانے کی) اجازت طلب کرنے لگا تو آپ نے فرمایا: ''الك والدان؟'' کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ففیھما فجاھد'' پس تو ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کر۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: معذور مجبور آدمی پر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے' نبی کریم ﷺ نے اس آدمی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت میں رہ کر جہاد کرے' شاید ان کے لیے اس کے سوا کوئی نہ ہو۔

۵۶۔ ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا منع ہے

سوال: کیا تیرا کوئی یمن میں ہے؟

جواب: ایک آدمی یمن سے آیا تا کہ نبی کریم ﷺ سے مل کر جہاد کرے' آپ نے فرمایا: ''فھل لك احد بالیمن؟'' کیا تیرا کوئی یمن میں ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے والدین ہیں' آپ نے فرمایا: ''اذنا لك؟'' ان دونوں نے تجھے اجازت دے دی ہے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! حضور ﷺ نے فرمایا: ''فارجع الیھما فاستاذنھما' فان اذنا لك فجاھد والا فبرھما'' ان کے پاس واپس لوٹ جا! پس اگر وہ دونوں تجھے اجازت دے دیں تو جہاد کر ورنہ ان دونوں سے نیکی کا سلوک کر۔ نسائی میں ہے کہ جاہمہ سلمی' نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے' تا کہ آپ سے جنت کے بارے میں مشورہ کریں' آپ نے فرمایا: ''ھل لك من ام؟'' کیا تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فالزمھما فان الجنة تحت رجلیھا'' اس کی خدمت کو لازم رکھ کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ واللہ اعلم (ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو رغبت دلائی تھی کہ اپنے والدین سے نفلی جہاد میں جانے کے بارے میں اجازت طلب کرے' اگر وہ اجازت نہ دیں تو اس کے لیے ان کے پاس رہنا'

ان سے اچھا سلوک اور ان کی عزت و احترام کرنا اور ان سے مہربانی سے پیش آنا لازمی ہے۔
اور اگر جہاد اس پر فرض ہو تو ان سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' مگر جب
کہ ان دونوں کے پاس اس کے سوا خاندان کا کوئی آدمی نہ ہو (یعنی فرض جہاد میں بھی اگر ان
کے پاس کوئی خدمت کرنے والا نہ ہو تو پھر بھی وہ جہاد پر نہیں جائے گا)۔

۵۷- ان کو دینا جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ہے

سوال: کیا تم میں کوئی تمہارے علاوہ بھی ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار صحابہ کو جمع کر کے فرمایا: "افیکم احد من غیرکم؟" "کیا تم میں کوئی تمہارے علاوہ بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: "لا' الا ابن اخت لنا" "نہیں! صرف ہمارا بھانجا ہی ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان ابن الاخت منھم" بھانجا یقیناً انہیں میں سے ہے' پھر حضور نے فرمایا: "ان قریشا حدیث عھد بجاھلیة ومصیبة ' وانی اردت ان اجبرھم واتالفھم' اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللّٰہ الی بیوتکم" "بے شک قریش جاہلیت کے زمانہ کے قریب اور مصیبت زدہ ہیں' اور میں چاہتا ہوں کہ ان سے دل جوئی کروں اور ان سے الفت و محبت کروں' کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا کے مال کے ساتھ لوٹیں اور تم اللہ کے رسول کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو" "لو سلک الناس وادیا وسلک الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار" "اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاٹی پر چلیں تو میں انصار کی گھاٹی پر چلوں گا۔ (بخاری اور مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"ان ابن اخت القوم منھم" "اس کے لیے ہے جو ان کے لیے ہے اور اس پر ہے جو ان پر ہے۔" "ومصیبة" "ان کے قریبیوں کے قتل ہو جانے اور ان کے علاقے فتح ہو جانے کی وجہ سے۔" "اتالفھم" "میں زیادہ مال دے کر ان کو تسلی دوں گا۔" "الوادی" "کھلی جگہ۔"
"والشعب" "دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ یا پہاڑ میں راستہ۔"

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے انصار کے ساتھ اپنی کمال محبت کا اظہار فرمایا ہے اور ان سے

اجازت مانگی ہے کہ وہ قریش کو جاہلیت کے زمانہ میں قتل ہونے اور مصیبت پہنچنے کے بعد ان کے دلوں سے الفت و محبت کر رہے ہیں' اور اس کے علاوہ ان کو مال دے کر انہیں تسلی دے رہے ہیں۔

باب ۹: نکاح کا بیان

۵۸- منگیتر کی طرف دیکھنا

سوال: کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضور کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے شادی کر لی ہے (یعنی اس سے نکاح کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے)' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انظرت الیھا؟'' کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! حضور نے فرمایا: ''فاذھب فانظر الیھا' فان فی اعین الانصار شیئا'' جا! اس کو دیکھ' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔

(مسلم اور نسائی)

فائدہ: ایک آدمی نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا یعنی نکاح کرنے کا پروگرام بنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس عورت کو دیکھ لے' کیونکہ انصار کی آنکھیں چھوٹی اور نیلی ہوتی ہیں۔

اس حدیث میں ایسے اوصاف کا نصیحت اور خیر خواہی کے لیے ذکر کر دینے کا جواز ہے۔

نوٹ: مصنف (۵۸) نمبر کے بعد غلطی سے (۵۹) نمبر چھوڑ گئے ہیں اور اس کے بعد (۶۰) لکھ دیا ہے' لہٰذا حقیر نے بھی اسی کے مطابق نمبر دیئے ہیں تاکہ مترجم کے نمبر مصنف کے مطابق رہیں ساری کتاب سے بدلنے نہ پڑیں۔

۶۰- حق مہر

سوال: کیا تو راضی ہے کہ میں تیری شادی فلاں عورت سے کر دوں؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: "اترضی ان ازوجك فلانة؟" کیا تو راضی ہے کہ میں تیری شادی فلاں عورت سے کر دوں؟ اس نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! اور حضور نے عورت سے فرمایا: "ترضین ان ازوجك فلانا" تو راضی ہے کہ میں تیری شادی فلاں آدمی سے کر دوں؟ اس عورت نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! لہٰذا حضور ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کی شادی اس کے ساتھی سے کر دی' اس آدمی نے اس عورت سے صحبت کی اور اس کے لیے نہ حق مہر مقرر کیا گیا اور نہ ہی اسے کچھ دیا گیا۔ یہ آدمی ان لوگوں میں تھا جو صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے' مقامِ حدیبیہ میں شامل ہونے والوں کو خیبر سے (غنیمت کا) حصہ ملا' جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نکاح فلاں عورت سے کر دیا اور حق مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی میں نے اسے کچھ دیا تھا۔ "وانی اشهدكم انی اعطيتها من صداقها سهمی بخيبر" اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر کا حصہ اسے حق مہر کے طور پر دے دیا' اس عورت نے لے کر اسے بیچا تو وہ ایک لاکھ (درہم یا دینار) کا تھا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ بیوی کو اس کے حق مہر کا عوض دینا جائز ہے' جس طرح کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

اس میں یہ بات بھی ہے کہ نکاح کے صحیح ہونے میں حق مہر کا ذکر کرنا واجب نہیں ہے لیکن (مقرر کر لینا) جھگڑے اور نزاع سے بچنے کے لیے مستحب ہے اور اس لیے بھی کہ دونوں میاں بیوی مطمئن ہو جائیں' جس طرح جماع سے پہلے اسے اس کی اور اس کے خاندان کی عزت و تکریم کے لیے کچھ دینا مستحب ہے۔

مزید وضاحت: حق مہر کا ذکر کرنا فرض یا واجب نہیں ہے لیکن اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر نکاح کے وقت ذکر نہ بھی کریں تو پھر بھی کم از کم دس درہم کی مقدار میں حق مہر ادا کرنا واجب ہے اور اگر بعد میں زیادہ ادا کر دے جس طرح کہ اس حدیث پاک میں ہے تو یہ اور بھی بہتر ہے' جس طرح کہ مؤلف نے بھی بیان کیا ہے اور حدیث پاک میں بھی گزرا ہے لیکن جماع سے پہلے کچھ دینا واجب نہیں' صرف مستحب کی حد تک ہے۔

٦١- کنواری عورت سے نکاح کرنا مستحب ہے

سوال: اے جابر! تو نے شادی کر لی ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے والد فوت ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں' میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: "تزوجت یا جابر!" اے جابر! تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! آپ نے فرمایا: "بکرا او ثیبا؟" کنواری لڑکی سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: "ثیبة" یعنی بیوہ عورت سے' آپ نے فرمایا: "فھلا جاریة تلاعبھا وتلاعبك وتضاحكھا وتضاحكك؟" کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی' تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی' تو اس سے ہنسی مذاق کرتا اور وہ تجھ سے ہنسی مذاق کرتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: "ان عبد اللّٰہ ھلك وترك بنات' وانی کرھت ان اجیئھن بمثلھن' فتزوجت امراۃ تقوم علیھن وتصلحھن" حضرت عبداللہ (میرے والد) فوت ہو گئے ہیں اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں اور میں نے پسند نہیں کیا کہ ان جیسی ہی میں لے آؤں' لہٰذا میں نے (عمر والی) عورت سے شادی کر لی ہے کہ وہ ان کی نگرانی بھی کرے اور ان کی اصلاح بھی کرے۔ آپ نے فرمایا: "بارك اللّٰہ او خیرا" اللہ برکت دے' یا فرمایا کہ بہتر ہے۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

"بمثلھن" یعنی چھوٹی عمر والی جس کا کئی معاملات میں تجربہ نہ ہو۔ "امراۃ" جو (گھریلو) اُمور میں تجربہ رکھتی ہو اور ان کو جانتی ہو۔

فائدہ: آدمی کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ کنواری لڑکی سے شادی کرے لیکن اگر ضرورت اور حکمت و دانائی ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت سے نکاح کرنے کا تقاضا کرتی ہو تو یہ بھی بہت بہتر ہے۔

٦٢- اچھی بیوی

سوال: تو نے کس سے شادی کی ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے شادی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''بما تزوجت؟'' تو نے کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا: پہلے سے شادی شدہ یعنی بیوہ عورت سے' آپ نے فرمایا: ''ما لك للعذاری ولعابها؟'' کیا تجھے کنواری عورتوں اور ان کے کھیل سے رغبت نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد حضرت عبداللہ فوت ہو گئے ہیں اور اپنے پیچھے سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں' پس میں ایسی عورت لایا ہوں جو ان کی نگرانی کرے' انہوں نے (حضرت جابر نے) کہا کہ پھر حضور ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: اس حدیث کا معنی و مفہوم گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیوہ عورت سے شادی کی' جو گھر کی نگرانی بھی کرے اور ان کی بہنوں کی تربیت بھی کرے' پھر نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی' کیونکہ انہوں نے اپنی بہنوں کی بہتری کو اپنے نفس کے حصے (خواہش) پر ترجیح دی تھی۔

۶۳- نیک غریب آدمی کی فضیلت

سوال: اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

جواب: حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے فرمایا: ''ما تقولون فی هذا؟'' اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: ''حری ان خطب ان ینکح' وان شفع ان یشفع وان قال ان یستمع'' لائق آدمی ہے' اگر نکاح کا پیغام دے تو نکاح کر دیا جاتا ہے اور سفارش کرے تو یہ قبول کی جاتی ہے اور اگر بات کہے تو سنی جاتی ہے' پھر حضور خاموش رہے' کچھ دیر کے بعد غریب مسلمانوں میں سے ایک آدمی گزرا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ما تقولون فی هذا؟'' اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ''حری ان خطب ان لا ینکح' وان شفع ان لا یشفع' وان قال ان لا یستمع'' شریف آدمی ہے' اگر نکاح کا پیغام دے تو نکاح نہیں کیا جاتا' اگر سفارش کرے تو یہ قبول نہیں کی جاتی اور اگر بات کہے تو سنی نہیں جاتی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''هذا خیر من ملء الارض مثل هذا'' یہ اس طرح کے زمین

بھرا امیروں سے بہتر ہے۔ (بخاری)

☆ ''حری'' لائق' سزاوار' مناسب۔

فائدہ: پہلے شخص کی بات امیر ہونے کی وجہ سے سنی جاتی ہے' اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور دوسرا شخص جمیل بن سراقہ ہے' اس کے غریب ہونے کی وجہ سے نہ بات سنی جاتی ہے اور نہ اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ نیک صالح فقیر اللہ کے ہاں اس طرح کہ پوری زمین بھرا امیروں سے بہتر ہے۔ آدمی کے اچھے ہونے کا معیار دولت مندی نہیں ہے' معیار کے بارے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ''اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ'' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

٦٤- بیوی کا اپنے خاوند کو راضی رکھنا اور اس کی اطاعت کرنا

سوال: کیا تو خاوند والی ہے؟

جواب: حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کی پھوپھی' نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو حضور نے انہیں فرمایا: ''اذات زوج انت؟'' کیا تو خاوند والی ہے؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فاين انت منه'' تو اس کے نزدیک کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''ما آلوه الا ما عجزت عنه'' میں جس کام کی طاقت رکھتی ہوں کر دیتی ہوں مگر جس سے میں عاجز آ جاؤں' آپ نے فرمایا: ''فكيف انت له؟ فانه جنتك و نارك'' تو اس کے لیے کیسی ہے؟ یقیناً وہ تیرے لیے جنت بھی ہے اور تیرے لیے دوزخ بھی ہے۔ (احمد' نسائی اور حاکم)

☆ ''ما آلوه'' یعنی وہ کام کرتی ہوں' جس کی میں طاقت رکھتی ہوں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آپ یہ بیان فرما دیں کہ بیوی کا اپنے خاوند کی فرماں برداری کرنا واجب ہے' پس جب آنحضرت ﷺ نے حضرت حصین کی پھوپھی صاحبہ سے ان کے خاوند کے ساتھ ان کے معاملہ کا سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ان کی اطاعت کرتی ہے' اور ہر چیز ان کے آگے رکھتی ہے مگر جب وہ اس سے عاجز آ جائے (تو مجبور ہوتی ہے)۔

حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور نعمتیں حاصل کرنے کی امید سے خاوند کو راضی رکھنے

اس کی اطاعت کرنے اور اس کے ساتھ اخلاص سے پیش آنے کی رغبت دلائی گئی ہے' کیونکہ خاوند کی اطاعت کرنا یا نہ کرنا' بیوی کے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہے (یعنی اگر خاوند کی اطاعت کرے گی تو جنت میں داخل ہوگی اور اگر اطاعت نہیں کرے گی تو دوزخ میں جائے گی)۔

٦٥-وضع حمل تک لونڈی سے جماع نہ کیا جائے

سوال: شاید اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ ایک غزوہ میں تھے کہ ایک عورت کے پاس سے گزرے' جو بابِ فسطاط کے قریب کھڑی اپنے وضع حمل پر پریشان تھی' آپ نے فرمایا: ''لعل صاحبها الم بها'' شاید اس کے مالک نے اسے تکلیف پہنچائی ہے یعنی جماع کیا ہے' صحابہ نے کہا: ''نعم'' جی ہاں! حضور نے فرمایا: ''لقد هممت ان العنه لعنة تدخل معه في قبره ' كيف يورثه وهو لا يحل له ' كيف يستخدمه وهو لا يحل له'' میں ارادہ کرتا ہوں کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جس کے ساتھ ہی وہ اسے قبر میں داخل کردے' وہ کس طرح اس کا وارث ہے جب کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہے اور کس طرح اس سے خدمت لیتا ہے جب کہ وہ اس کے لیے جائز نہیں ہے۔

(مسلم اور ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''مجح'' بچے کی ولادت کے قریب قریب حاملہ عورت۔ ''الم بها'' یعنی اس سے جماع کیا۔

فائدہ: اس لونڈی کے ساتھ جماع حرام ہے جو مسلمان کی ملکیت میں داخل ہو جائے' یہاں تک کہ اس کے رحم سے حمل کی براءت (آزادی) ظاہر ہو جائے۔

٦٦-رضاعت بھوک سے ہے

سوال: اے عائشہ! یہ کون ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور (اس وقت) میرے پاس ایک آدمی تھا' آپ نے فرمایا: ''یا عائشة! من هذا؟'' اے

عائشہ! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اخی من الرضاعة'' میرا رضاعی بھائی ہے' حضور نے فرمایا: ''یا عائشة! انظرن من اخوانکن' فانما الرضاعة من المجاعة'' اے عائشہ! غور وفکر کرلو کہ تمہارے حقیقی بھائی کون ہیں کیونکہ رضاعت' کم سنی اور بھوک کی حالت میں شیر خوارگی سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

☆ ''انظرن'' یعنی غور وفکر کرو۔

فائدہ: ہر وہ شخص جو تمہاری ماؤں کا دودھ پئے' وہ تمہارا بھائی نہیں بن جاتا بلکہ اس کی شرط یہ ہے کہ رضاعت بھوک کی وجہ سے ہو۔

یعنی بے شک معتبر رضاعت شرعی طور پر شادی حرام ہونے میں وہ ہے جس میں بدن کی تقویت اور مستقل طور پر بھوک روکنے کی طاقت ہو' اور یہ بچپن کی حالت میں سال گزرنے سے پہلے پہلے ہوتی ہے۔

٦٧- خلع

سوال: کیا تو اسے اس کا باغ لوٹا دے گی؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی' نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں کسی فعل یا عادت کی وجہ سے ان پر سرزنش نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں ناشکری کو برا جانتی ہوں' حضور نے فرمایا: ''اتردین علیه حدیقته؟'' کیا تو اسے اس کا باغ واپس کردے گی؟ اس عورت نے عرض کیا: جی ہاں! آنحضرت ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا: ''اقبل الحدیقة وطلقها تطلیقة'' باغ قبول کرلے اور اسے طلاق دے دے۔

(بخاری اور نسائی)

فائدہ: خلع جائز ہے اور یہ بیوی سے کوئی چیز لے کر اس سے جدا ہونا ہے اور یہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث شریف میں بیان کیا ہے۔

باب ۱۰: وارثوں کے حصوں‘ وصیتوں اور ہبوں کا بیان

۶۸- تقسیم میں عدل وانصاف پر رغبت دلانا

سوال: کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو اس کی مثل دیا ہے؟

جواب: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے اتنا اتنا مال دے دیا‘ آپ نے فرمایا: ”اکل بنیك قد نحلت مثل هذا؟“ کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو اس کی مثل مال دیا ہے؟ (میرے والد نے) عرض کیا: نہیں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”فاشهد علی هذا غیری“ اس بات پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالے‘ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: ”ایسرك ان یكونوا الیك من البر سواء؟“ کیا تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ یہ نیکی میں تیرے نزدیک برابر ہوں‘ اس نے عرض کیا: ”بلٰی“ جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”فلا اذًا“ تب ایسے نہیں ہے‘ یعنی ایک لڑکے کو زیادہ دینا صحیح نہیں ہے‘ اس طرح کرنے سے تیرے لیے برابر نہیں ہوں گے‘ اور ایک روایت میں ہے: ”اتقوا الله واعدلوا فی اولادکم“ اللہ سے ڈرو! اور اپنی اولاد میں عدل وانصاف کرو۔ پس وہ شخص واپس چلا گیا اور اسے صدقہ میں بدل دیا۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

”نحلت“ یعنی تو نے دیا۔ ”کذا وکذا من مالی“ یعنی اپنے لڑکے کو‘ جس طرح روایت میں ہے: اتنا اتنا دیا۔ ”فاشهد غیری“ میرے علاوہ (کسی اور کو) گواہ بنالے۔

اور ایک روایت میں ہے: ”اشهد غیری فانی لا اشهد علی جور“ میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو میں ظلم وزیادتی پر گواہ نہیں بنوں گا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”فارجعه“ اس کو واپس لے جاؤ۔

اور ایک اور روایت میں ہے: ”فرده“ اس کو واپس لے جاؤ۔

فائدہ: آپ کے ارشاد ”اشهد لغیری“ میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو کے مطابق اپنی

اولاد میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا مکروہ ہے۔

اگر (یہ کام) حرام ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ ''انه حرام'' یہ حرام ہے' اور یہ نہ کہا جائے گا کہ یہ صرف ڈرانا ہی ہے کیونکہ اصل تو اس کا نہ ہونا ہی ہے' اور ''جـــور'' کا لفظ تو یہ (ایک طرف) مائل ہو جانا ہے' حرام کام ہو یا مکروہ' نبی کریم ﷺ یہ دونوں کام نہیں کرتے اور اصل کام دینے میں عدل و انصاف کرنا ہے تا کہ ماں باپ کے ساتھ اولاد کا سلوک بھی برابر رہے۔

۶۹-

سوال: کیا تو نے اپنے ہر بچے کو اس کے برابر دیا ہے؟

جواب: حضرت نعمان بن بشیر کا بیان ہے کہ ان کے والد ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''انی نحلت ابنی هذا غلاما'' میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دے دیا ہے' حضور نے فرمایا: ''اکل ولدك نحلت مثله'' کیا تو نے اپنے ہر بچے کو اس کی مثل غلام دیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! آپ نے فرمایا: ''فارجعه'' اسے واپس لے جاؤ' یعنی یہ غلام اس لڑکے کو نہ دو۔

(بخاری)

فائدہ: گزشتہ مفہوم ہی ہے۔

۷۰- قریبیوں کو وارث بنانا

سوال: یہاں اس کے علاقہ والوں میں سے کوئی ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور کچھ ترکہ (مال وراثت) چھوڑا اور اولاد چھوڑی نہ کوئی قریبی رشتہ دار' تو آپ نے فرمایا: ''هاهنا احد من اهل ارضه'' یہاں اس کے علاقہ والوں میں سے کوئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فاعطوه'' یہ مال اسے دے دو۔ (ابوداؤد اور ترمذی)

فائدہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا' وہ کچھ مال چھوڑ کر مر گیا اور اس کا کوئی وارث نہ تھا' نبی کریم ﷺ نے اس کے شہر والے ایک شخص کو یہ مال دینے کا حکم فرما دیا' یہ

اس پر صدقہ ہوگا' فقط' وگرنہ اہل علم اس موقف پر ہیں کہ اس طرح کا مال مسلمانوں کے بیت المال کے لیے ہوگا۔

باب ۱۱: خرید وفروخت کا بیان

۷۱-دھوکہ بازی سے ڈرانا

سوال: تجھے اس کام پر کس نے ابھارا ہے؟

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس بازار میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ڈھیر کی شکل میں غلہ دیکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ (اس میں) داخل فرمایا اور گیلا اناج نکال لیا' جس پر بارش پڑی ہوئی تھی۔ حضور نے اس کے مالک کو فرمایا: ''ما حملك علی هذا؟'' تجھے اس کام پر کس نے ابھارا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''والذی بعثك بالحق انه لطعام واحد'' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! یہ ایک ہی غلہ ہے' آپ نے فرمایا: ''افلا عزلت الرطب علی حدته' والیابس علی حدته فتبایعون ما تعرفون من غشنا فلیس منا'' تو نے گیلا اناج علیحدہ اور خشک اناج علیحدہ کیوں نہیں کیا' تم آپس میں وہ مال خریدتے اور بیچتے جسے تم جانتے ہو' جس نے ہم کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

''مصبرا'' خشک کیا ہوا' جو ایک مدت سے پڑا ہوا ہو۔ ''رطبا'' نرم اور گیلا جس پر پانی پڑا ہو۔ ''حدة'' رکاوٹ' روک۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کو جھڑکا' ڈانٹا اور ملامت فرمائی کہ غلے کی ہر قسم (گیلے اور خشک) کو علیحدہ علیحدہ کر دیتا' گیلا اناج علیحدہ اور خشک اناج علیحدہ' پس خریدار آگے بڑھے اور جو وہ چاہے دھوکہ اور فریب کے بغیر لے لے۔

-۷۲

سوال: اے غلے والے! اس کے نیچے والا غلہ اس کے اوپر والے غلے کی طرح ہے؟

جواب: حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا' آپ نے فرمایا: ''یا صاحب الطعام! اسفل هذا مثل

اعــلاہ؟ ''اے غلے والے؟ اس کا نیچے والا غلہ اس کے اوپر والے کی طرح ہے؟ اس نے عرض کیا: ''نـعـم یـا رسـول اللّٰـه!'' جی ہاں! یارسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فمن غش المسلمین فلیس منھم'' جو مسلمانوں کو دھوکہ دے' وہ ان میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان والے غلے کے بارے میں دریافت فرمایا کہ کیا وہ اوپر والے غلے کی طرح ہی ہے' تاکہ خرید وفروخت میں ایسی چیز نہ ہو جو دھوکے اور فریب کی طرف لے جائے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جو مسلمانوں کو دھوکا دے' وہ ان میں سے نہیں ہے' یہ دھوکہ بازی سے خوف دلانا اور ڈرانا ہے اور اس کے مطابق ایک دوسرے سے معاملہ کرنا ہے۔

-۷۳

سوال: اے گندم والے! یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے اور اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں داخل کیا تو حضور کی انگلیوں کو تری پہنچی' آپ نے فرمایا: ''مـا هـذا یـا صـاحب الطعام؟'' اے گندم والے! یہ کیا ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: ''اصـابـتـه الـسـمـاء یا رسول اللّٰه!'' یارسول اللہ! اس پر بارش پڑ گئی ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''افـلا جـعـلـتـه فوق الطعام حتی یراہ الناس' من غش فلیس منا'' تو نے اس گیلے اناج کو خشک اناج کے اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ اس گیلے اناج کو دیکھ لیتے' جو دھوکہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم وغیرہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''الصبرۃ'' جمع شدہ کھانا جیسے مٹی کا ڈھیر۔ ''بللًا'' تر' گیلا۔

فائدہ: یہ کھانا گندم تھا' اس پر بارش پڑ گئی تھی' جس سے وہ گیلی ہو گئی تھی۔ اس کا وزن اور اس کی موٹائی زیادہ ہو گئی تھی' اور یہ ذخیرہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی' اس کا بیچنا حرام ہے سوائے اس وقت کے کہ اس کے بارے میں بتا دے۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ فرمادیا کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں

ہے' یعنی جو شخص میری امت کو دھوکہ دے' وہ میرے دین پر نہیں (اس کا ایمان کامل نہیں ہے)۔

۷۴- قرض لینا اور قرض مانگنا

سوال: کیا اس پر قرض ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر مرنے کے وقت قرض ہوتا تھا'' فاتی بمیت '' پس ایک میت لائی گئی' تو آپ نے فرمایا:'' اعلیہ دین؟'' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا:'' نعم دیناران '' جی ہاں! دو دینار قرض ہے' آپ نے فرمایا:'' صلوا علی صاحبکم '' تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو' حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا:'' هما علی یا رسول اللّٰہ!'' یا رسول اللہ! وہ دو درہم میرے ذمہ آ گئے' پھر نبی کریم ﷺ نے اس پر نماز پڑھی' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتوحات سے نوازا' تو آپ نے فرمایا:'' انا اولی بکل مؤمن عن نفسه ' فمن ترك دینا فعلی قضاء ه ومن ترك مالا فلورثته '' میں ہر مؤمن کا اس کی جان سے بھی زیادہ حق دار ہوں' پس جو قرض وہ چھوڑ جائے تو اس کا پورا کرنا میرے ذمہ ہے' اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ (اصحابِ خمسہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے' جو مرتے وقت اپنے ذمہ قرض چھوڑ جاتا' اور قرض پورا کرنے کے لیے (مال وغیرہ) نہ چھوڑتا' (یہ کام) حضور قرض چھوڑنے کے بہت بڑا گناہ ہونے پر آگاہ کرنے کے لیے کرتے' لیکن جب غنیمت کا مال بہت زیادہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ ہر مسلمان کی طرف سے جو فوت ہو جاتا' قرض ادا کر دیتے۔

حدیث شریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ادا کرنے کی نیت سے قرض لینا اور اس کے ادا میں کوشش کرنا جائز ہے اور قرض دینے والے کا سینہ تنگ ہو جائے تو اس سے نرمی کا برتاؤ کرنا مناسب ہے یعنی وہ مجبور ہو جائے' قرض ادا نہ کر سکے تو اس سے نرمی کرنی چاہیے اور مالوں کی حفاظت کرنا اور اس کے بڑھانے میں کوشش کرنا جائز ہے' کیونکہ یہ تمام لوگوں کے درمیان نیکی کی چابیاں ہیں۔

۷۵- میت اپنے قرض کے بدلے روک لی جائے گی

سوال: کیا اس پر قرض ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جنازہ لایا گیا تاکہ حضور اس پر نماز پڑھائیں' آپ نے فرمایا: ''هل عليه دين؟'' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان جبريل نهاني ان اصلي على من عليه دين فقال ان صاحب الدين مرتهن في قبره حتى يقضى عنه دينه'' بے شک جبریل امین نے مجھے اس شخص پر نمازِ جنازہ پڑھنے سے روک دیا ہے جس پر قرض ہو' حضور نے فرمایا: بے شک قرض والا اپنی قبر کے اندر عذاب میں مبتلا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کی طرف سے اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ طبرانی نے بھی اسے بیان کیا ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک آدمی لایا گیا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے' تو حضور نے فرمایا: ''هل على صاحبكم دين؟'' کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فما ينفعكم ان اصلي على رجل روحه مرتهن في قبره لا تصعد روحه الى السماء ' فلو ضمن رجل دينه قمت' فصليت عليه ' فان صلوتي تنفعه'' تمہیں یہ بات فائدہ نہ دے گی کہ میں ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کروں جس کی روح اس کی قبر کے اندر عذاب میں گرفتار ہو' اس کی روح آسمان پر نہیں چڑھے گی' پس اگر کوئی آدمی اس کے قرض کی ضمانت دے تو میں کھڑا ہو کہ اس کی نماز پڑھا دیتا ہوں' میرا نماز ادا کرنا یقیناً اسے فائدہ دے گا۔ (ابویعلیٰ)

فائدہ: اس حدیث کا فائدہ بھی گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ رسالت کے ابتدائی دور میں رسول اللہ ﷺ اس شخص کو ڈرانے کے لیے اس کی نماز پڑھنے سے رکے رہتے' جو (قرض) لیتا اور ادا نہ کرتا' پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ بیت المال سے (اس کے قرض کے) ضامن بن جاتے۔

۷۶-وہ کلمات جو مقروض پڑھے

سوال: اے ابوامامہ! مجھے کیا ہے کہ میں تجھے نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، کیا دیکھتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی جنہیں ابوامامہ کہا جاتا ہے، وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: ''یا ابا امامة! مالي اراك جالسا في المسجد في وقت غير صلوة؟'' اے ابوامامہ! مجھے کیا ہے کہ میں تجھے نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: ''هموم لزمتني وديون يا رسول الله!'' یارسول اللہ! مجھے غموں، پریشانیوں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: ''افلا اعلمك كلاما اذا قلته اذهب الله عزوجل همك، وقضى عنك دينك'' کیا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تو اسے کہے گا تو اللہ بزرگ و برتر تیرے غم کو دور کر دے گا اور تیرے قرض کو پورا کر دے گا، انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''قل اذا اصبحت واذا امسيت'' جب تو صبح کرے اور شام کرے تو یہ کہہ: ''اللهم انى اعوذ بك من الهم والحزن، واعوذ بك من العجز والكسل، واعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال'' اے اللہ! میں رنج و غم سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں عاجزی اور سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں قرض کے غلبہ اور آدمیوں کے غلبہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ راوی نے کہا: میں نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر نے میرا غم بھی دور کر دیا اور میرا قرض بھی مجھ سے دور کر دیا۔ (سنن ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''هموم لزمتني'' مصیبتیں اور پریشانیاں مجھے چمٹی ہوئی ہیں۔ ''اللهم'' اے اللہ! ''من العجز'' کمزوری اور عاجزی سے۔ ''وقهر'' غلبہ۔

فائدہ: یہ ایسی دعا ہے جسے مقروض کہے گا تو اللہ بزرگ و برتر اس کا قرض پورا کر دے گا۔

۷۷- وہ کلمات جو پریشان اور مصیبت زدہ شخص پڑھے

سوال: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت کہے جب انہوں نے بنی اسرائیل کے ساتھ سمندر پار کیا؟

جواب: حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الا اعلمك الکلمات التی تکلم بها موسٰی علیه السلام حین جاوز البحر ببنی اسرائیل'' کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت کہے جب انہوں نے بنی اسرائیل کے ساتھ سمندر پار کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا: ''بلٰی یا رسول اللّٰه!'' جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''قولوا'' یہ کہا کرو: ''اللهم لك الحمد والیك المشتکٰی' وانت المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰه العلی العظیم'' اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور تیری بارگاہ میں ہی شکایت کی جاتی ہے اور تو ہی مددگار ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے' وہی بڑا بلند اور عظمت والا ہے۔ (طبرانی)

☆ ''جاوز'' اسے اللہ کے حکم سے عبور کیا' یعنی پار کیا۔

فائدہ: یہ وہ دعا ہے جسے غم زدہ اور مصیبت زدہ آدمی پڑھے تو اللہ بزرگ برتر اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور اس کے غم کو ختم کر دیتا ہے۔

۷۸- شرکت (دو آدمیوں کی کاروبار میں شراکت)

سوال: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل (گورنر) بنایا تو وہ ان (صحابہ کرام) کے پاس بہت عمدہ کھجوریں لایا تو آپ نے فرمایا: ''اکل تمر خیبر ھکذا؟'' کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کھجوروں کے عوض لیتے ہیں اور دو صاع کھجوریں تین صاع کھجوروں کے بدلے لیتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''لا تفعل' بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا'' ایسے نہ کر' ردّی اور ہلکی کھجوریں درہموں کے بدلے فروخت کیا کر' پھر اچھی کھجوریں درہموں کے بدلے خرید لیا

کر۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

"استعمله" یعنی ان کو وہاں کا ذمہ دار (گورنر) بنادیا۔

"الجنیب" بہت اچھی۔ "الجمع" ردّی' ہلکی۔

فائدہ: خیبر میں نبی کریم ﷺ کا وکیل حضور کے پاس اچھی کھجوریں لے کر حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کل تمرها هکذا" اس کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ اس نے عرض کیا: نہیں! ہم یہ ایک صاع کھجوریں' دوسری دو صاع کھجوروں کے بدلے حاصل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کر' کیونکہ کھجوریں اگر برابر برابر کھجوروں سے تبدیل نہ ہوں تو یہ سود ہے' لیکن ردّی کھجوروں کو درہموں کے بدلے فروخت کردے' پھر اچھی کھجوریں بھی درہموں کے بدلے خرید لے (یعنی ایک جنس کی چیز برابر بدلی جاسکتی ہے کمی بیشی کے ساتھ نہیں)۔

۷۹- کفیل

سوال: یہ سونا تمہیں کہاں سے پہنچا ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے اپنے قرض خواہ کو دس دیناروں کے بدلے پکڑ لیا اور کہا: "والله لا افارقك حتی تقضینی او تاتینی بحمیل" اللہ کی قسم! میں تجھ سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے (میری رقم) دے دے' یا میرے پاس ضامن لے کر آجائے یعنی ایسا آدمی لا جو تیری ضمانت دے' اس نے کہا: "فتحمل بها النبی ﷺ" پس نبی کریم ﷺ نے اس کی ضمانت دے دی' راوی نے کہا: "فاتاه بقدر ما وعده" پس وعدے کے مطابق وہ سونا لے کر حاضر ہوگیا' نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: "من این اصبت هذا الذهب" یہ سونا تمہیں کہاں سے ملا ہے' اس نے عرض کیا: "من معدن" کان سے' حضور نے فرمایا: "لا حاجة لنا فیها لیس فیها خیر فقضاها عنه رسول الله ﷺ" ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جس میں کوئی بہتری نہیں ہے' پس اس آدمی کی طرف سے یہ دینار رسول اللہ ﷺ نے ادا کر دیئے۔ (سنن ابوداؤد' سنن ابن ماجہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''الغریم'' جس پر قرض ہو مقروض۔ ''بحمیل'' یعنی ضامن۔ ''بقدر ما وعدہ'' یعنی نبی کریم ﷺ نے یہ دینار وعدہ کی مدت کے اندر ہی ادا کر دیئے۔

فائدہ: ضامن طلب کرنا جائز ہے اور جب مقروض رقم ادا کرنے سے عاجز آ جائے گا تو ضامن کو قرضہ کی رقم ادا کرنا ضروری ہو گی' اور ضامن اس سے یعنی مقروض سے اپنا حق لینے کے لیے رجوع کرے گا۔

۸۰۔ لمبی لمبی عمارتیں بنانا

سوال: یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بلند عمارت کے پاس سے گزرے' جو ایک انصاری آدمی کے دروازے پر تھی تو آپ نے فرمایا: ''ما ھذہ؟'' یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: بلند عمارت ہے جسے فلاں آدمی نے بنایا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل ما کان ھکذا فھو وبال علی صاحبہ یوم القیمۃ'' جو عمارت بھی اس طرح کی ہے وہ اس کے مالک کے لیے قیامت کے دن وبالِ جان ہو گی' انصاری کو یہ بات پہنچی تو اس نے اس عمارت کو گرا دیا۔ نبی کریم ﷺ اس کے بعد اُدھر سے گزرے تو اس عمارت کو نہ دیکھ کر اس کے بارے میں دریافت کیا' جب آپ کو اس کے بارے میں خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''یرحمہ اللّٰہ یرحمہ اللّٰہ'' اللہ اس پر رحم کرے! اللہ اس پر رحم کرے! (ابن ماجہ)

☆ ''الانصار'' مدینہ منورہ کے رہنے والے' اس کے رہنے والے پر سب سے بہتر اور اعلیٰ صلوٰۃ وسلام ہو۔

فائدہ: عمارت میں بلندی اس کے مالک کے لیے وبال' حسرت وافسوس اور ندامت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انصاری (صحابی) کے لیے رحمت کی دعا فرمائی ہے کیونکہ اس نے ضرورت کے مطابق عمارت بنانے میں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

باب ۱۲: حدود کا بیان

۸۱- محارم کی بے عزتی کرنے پر وعید (اور عورتوں کی مشابہت سے بچنا)

سوال: اس کا کیا حال ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک خُنثیٰ لایا گیا' جس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ما بال ھذا؟" اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ عورتوں سے مشابہت اختیار کر رہا ہے' آپ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے کنوئیں کی طرف پیچھے ہٹا دیا گیا یعنی ایک مقام پر کچھ پیچھے کر دیا گیا' صحابہ کرام نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ! الا نقتلہ؟" یارسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: "انی نھیت عن قتل المصلین" مجھے نمازیوں کے قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس عمل سے منع کر دیا اور اس عمل کے کرنے والے کو پیچھے ہٹانے کا حکم دے دیا۔ اس حالت میں امام وقت اور اس کے نائبین پر دیکھنے کے مطابق شریر لوگوں کو ادب سکھانا ضروری ہے' یہ کام ان کے نفوس کو ڈانٹنے اور ان کی اخلاقی حالت کو درست کرنے کے لیے ضروری ہے' چاہے وہ مارنے' قید کرنے' اپنے پاس سے پیچھے ہٹانے اور لوگوں میں اسے رسوا کرنے سے ہو۔ غور کیجئے کہ نبی کریم ﷺ نے مرد تو کیا خُنثیٰ کو بھی عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے ڈانٹا ہے' آپ خود دیکھ لیں کہ مرد کو اس کام سے کتنا بچنا چاہیے۔

۸۲- آدمی اور عورت کا قتل کرنا

سوال: تجھے کس نے قتل کیا ہے' فلاں آدمی نے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر زیادتی کی اور جو زیورات اس نے پہنے ہوئے تھے' وہ لے لیے اور اس کا سر کچل دیا۔ اس لڑکی کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' وہ (اس وقت) آخری سانسوں پر تھی اور بولنے کی طاقت نہ رکھتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''من قتلك فلان؟'' تجھے کس نے قتل کیا ہے' فلاں شخص نے؟ اور قاتل کے علاوہ کسی اور شخص کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا کہ نہیں! پھر حضور نے ایک دوسرے آدمی کے بارے میں پوچھا جو کہ قاتل کے علاوہ تھا تو اس نے اشارے سے کہا کہ یہ بھی نہیں ہے' پھر آنحضرت نے فرمایا: فلاں شخص ہے' اس لڑکی کے قاتل کی طرف اشارہ کیا' تو اس نے اشارہ کیا کہ جی ہاں! یہی ہے' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''عدا'' زیادتی کی۔ ''اوضاحا'' صحیح درہموں سے بنا ہوا زیور۔ اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ بہت چمک دار' سفید اور صاف ہوتا تھا' یا یہ چاندی کا زیور تھا۔ ''رضح'' توڑ دیا۔ ''رمق'' سانس۔ ''اصمتت'' اس کی زبان بند ہوگئی' پس بولنے کی طاقت نہ رہی لیکن عقل موجود تھی۔

فائدہ: اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ شرعی حدود میں عورت کے بدلے مرد کا قتل کرنا صحیح ہے۔

۸۳-درجات کی بلندی

سوال: کیا میں اس بات پر تمہاری راہنمائی نہ کروں کہ جس سے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرما دیتا ہے؟

جواب: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''الا ادلکم علی ما یرفع اللہ بہ الدرجات'' کیا ایسی بات پر میں تمہاری راہنمائی نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے درجات بلند فرما دے' صحابہ نے عرض کیا: ''نعم یا رسول اللّٰہ!'' جی ہاں! یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تحلم علی من جھل علیك' وتعفو عمن ظلمك' وتعطی من حرمك' وتصل من قطعك'' جو تجھ سے بیوقوفی کرے تو اس سے بردباری سے پیش آ' جو تجھ پر زیادتی کرے تو اسے معاف کر دے' جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر' اور جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر۔ (بزار اور طبرانی)

فائدہ: یہ اعمال جلیل القدر اور عظیم ثواب والے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے درجات بلند فرماتا ہے' نبی کریم ﷺ نے ان کلمات سے عام مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ جو تجھ سے جھگڑا کرے تو' تو اس سے حلم و بردباری سے پیش آ' جو تجھ سے زیادتی کرے تو اس سے درگزر کر' جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر۔

باب ۱۳: امیر بنانے اور فیصلہ کرنے کا بیان

۸۴- اجتہاد کا بیان

سوال: تو فیصلہ کیسے کرے گا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف امیر بنا کر بھیجا تو فرمایا: ''کیف تقضي؟'' تو فیصلہ کیسے کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا: ''اقضي بما في كتاب الله'' جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے' میں اس کے مطابق فیصلہ کروں گا' حضور نے فرمایا: ''فان لم يكن في كتاب الله؟'' اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ہوا تو پھر؟ انہوں نے کہا: ''فبسنة رسول الله'' پس رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق' حضور نے فرمایا: ''فان لم يكن في سنة رسول الله ﷺ'' اگر وہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوا تو پھر؟ انہوں نے عرض کیا: ''اجتهد برأيي'' میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا' حضور نے فرمایا: ''الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله ﷺ'' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اللہ کے رسول کے نمائندہ کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ (ترمذی اور ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کرنے کے طریقہ کے درست ہونے پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور وہ سب سے پہلے اس کے مطابق فیصلہ کرنا ہے جو کتاب اللہ میں ہے' اگر (وہاں) نہ پائیں تو دوسرے نمبر پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرنا' پھر اگر وہاں بھی نہ پائیں تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کریں گے یعنی کتاب و سنت جس پر متفق ہوں گے' اس پر قیاس کر کے حق تک پہنچنے کے لیے اپنی طاقت خرچ کریں گے یا علت اور سبب میں قرآن و حدیث کے قریب قریب ہوں گے' اس کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

۸۵- حضرت محمد ﷺ کی امت کے مفلس لوگ

سوال: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اتدرون من المفلس؟" "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "المفلس فینا من لا درھم له ولا متاع" "ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ دوسرا سامان" حضور نے فرمایا: "ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمة بصلوة وصیام وزکوة ' ویاتی وقد شتم ھذا' وقذف ھذا' واکل مال ھذا' وسفك دم ھذا' وضرب ھذا' فیعطی ھذا من حسناته ' وھذا من حسناته' فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاھم فطرحت علیه ' ثم طرح فی النار" "میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس کیفیت و حالت میں آئے گا کہ اس نے اسے (یعنی کسی انسان کو) گالی دی ہوگی' اس پر تہمت لگائی ہوگی' اس کا مال کھایا ہوگا' اس کا خون بہایا ہوگا' اور اسے مارا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے اسے دے دی جائیں گی' یہ نیکیاں اس (نماز' روزہ اور زکوٰۃ والے) کی ہوں گی' پھر اگر اس کی نیکیاں اس کے ذمے واجب شدہ بدلہ ادا کرنے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان مظلوم لوگوں کے گناہ لے کر اس کے ذمے ڈال دیئے جائیں گے' اس کے بعد اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم اور ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ان کی امت کا مفلس وہ نہیں جس کے پاس درہم اور ساز و سامان نہ ہو بلکہ مفلس وہ ہے جو روزے رکھتا ہو' نمازیں ادا کرتا ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو' لیکن اسی وقت میں وہ (لوگوں کو) گالیاں بھی دیتا رہا' تہمتیں لگاتا رہا' لوگوں کے مال باطل طریقہ سے کھاتا رہا' ان کا خون بہاتا رہا اور ان کو مارتا بھی رہا' لہٰذا اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور دوسروں کو دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کے پاس نیکیوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا' پھر اسے دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔

۸۶- حیوان کے ساتھ نرمی کرنا

سوال: اس اونٹ کا مالک کون ہے' یہ اونٹ کس کا ہے؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور مجھ سے رازداری کی کچھ باتیں کیں کہ میں نے وہ باتیں لوگوں میں سے کسی کے ساتھ بھی نہ کیں" وکان احب ما استتر به النبی ﷺ لحاجته هدفا او حايش نخل' فدخل حائطا لرجل من الانصار' فاذا فيه جمل' فلما رای النبی ﷺ حن و ذرفت عيناه" اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے بلند جگہ یا کھجور کے بہت سے درختوں کو آڑ اور پردہ بنانا پسند فرماتے تھے' چنانچہ آپ انصار کے ایک شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک اونٹ ہے' جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو اس کا دل بھر آیا اور آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں' رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے" فمسح ذفراه فسكت' فقال من رب هذا الجمل؟ لمن هذا الجمل؟ "اور اس کے کانوں کے پاس گردن والی ہڈی پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا' تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے' یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصار کا ایک نوجوان آیا اور عرض کرنے لگا:"لی یا رسول الله!" یارسول اللہ! یہ میرا ہے' حضور نے فرمایا:" افلا تتقی الله فی هذه البهيمة التی ملكك الله اياها' فانه شكا الی انك تجيعه و تدئبه" کیا تو اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے مالک بنایا ہوا ہے' اس نے مجھ سے شکایت کی ہے تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور سخت کام سے اسے تھکا دیتا ہے۔ (احمد اور ابوداود)

مشکل الفاظ کے معانی

"ہدف" نشانہ یعنی باپردہ بلند جگہ۔ "حائش" دیوار جیسے کھجوروں کے اردگرد دیوار ہوتی ہے۔ "حن" اس میں نرمی اور مہربانی آ گئی یعنی اس کا دل نرم ہو گیا۔ "ذرفت" بہنے لگیں۔ "تجیعہ" تو اسے کھانے سے روکتا ہے۔ "تدئبہ" سخت کام سے اسے تھکا دیتا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر نے بے زبان حیوان اونٹ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بولنے کی قوت عطا فرمادی' یہ آپ کا معجزہ ہے۔ اسے آنحضرت ﷺ کے معجزات میں شمار کیا جائے گا۔ اونٹ نے اپنے مالک کے بارے میں فریاد کی کہ وہ اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے اور اسے بھوکا رکھتا ہے۔

لہٰذا حیوان کے ساتھ نرمی و رحم کرنا اللہ بزرگ و برتر کے خوف کی وجہ سے ہے' اور نبی کریم ﷺ نے اس پر نرمی اور مہربانی کرنے اور مکمل کھانا (چارہ) اس کے سامنے رکھنے کی رغبت دلائی ہے۔

باب ۱۴: قسموں اور نذروں کا بیان

۸۷- جو طاقت نہ رکھے' اس کے لیے منت پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے

سوال: اس کا کیا معاملہ ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "ادرك شيخا يمشي بين ابنيه يتوكأ عليهما" رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان کندھوں پر ٹیک لگا کر چل رہا تھا' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ما شان هذا؟" اس کا کیا معاملہ ہے؟ اس کے دونوں بیٹوں نے عرض کیا: "يا رسول الله! كان عليه نذر المشي الى بيت الله" یارسول اللہ! ان کے ذمے بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا بطورِ منت ہے' آپ نے فرمایا: "اركب ايها الشيخ فان الله غني عنك وعن نذرك" اے بوڑھے! سوار ہو جا یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے۔ (مسلم اور ابوداؤد)

☆ "يتوكا عليهما" ان دونوں پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

فائدہ: جو انسان نذر (منت) پوری کرنے کی طاقت نہ رکھے' اس پر کوئی نذر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔

باب ۱۵: شکار کا بیان

۸۸- گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

سوال: یہ آگ کس چیز پر جلائی جارہی ہے؟

جواب: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن دیکھا کہ آگ جلائی جارہی ہے، حضور نے فرمایا: "علی ما توقد هذه النیران؟" یہ آگ کس چیز پر جلائی جارہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "علی الحمر الانسیة" گھریلو گدھوں کے گوشت پر، آپ نے فرمایا: "کسروها واهرقوها" اس ہنڈیا کو توڑ دو اور جو کچھ اس میں ہے، وہ پھینک دو، صحابہ نے عرض کیا: "الا نهریقها ویغسلها؟" کیا ہم اسے پھینک نہ دیں اور برتن دھولیں؟ حضور نے فرمایا: "اغسلوها" اسے دھولو۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

"الانسیة" انس کی طرف نسبت ہے یعنی انسان۔ "کسروها" اسے یعنی ہنڈیا کو توڑ دو۔ "هرقوها" یعنی پھینک دو یعنی گھریلو گدھا۔ "اغسلوها" اسے یعنی ہنڈیا کو دھو ڈالو۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ گھریلو گدھوں کا حرام ہونا بیان فرما رہے ہیں اور جس ہنڈیا میں یہ گوشت پکایا گیا ہے، اس ہنڈیا کو دھو کر استعمال کرنے کا جواز بیان کر رہے ہیں۔

باب ۱۶: لباس اور زینت کا بیان

۸۹- گھر کے سامان کا بیان

سوال: کیا تو نے غالیچے بنا لیے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: "اتخذت انماطا؟" کیا تو نے غالیچے بنا لیے ہیں؟ میں نے عرض کیا: "وانی لنا انماط؟" ہمارے پاس غالیچے کہاں؟ حضور نے فرمایا: "اما انها ستکون" اب ہو جائیں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: "وعند امراتی نمط، فانا اقول نحیه عنی، وتقول قد قال النبی ﷺ انها ستکون" میری بیوی کے پاس ایک غالیچہ

(قالین) تھا' میں نے اسے کہا کہ اسے مجھ سے دور رکھو' اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: عنقریب یہ ہوں گے۔ (مسلم' ابوداؤد اور ترمذی)

☆ ''الانماط'' جمع ''نمط'' (میم کی حرکت کے ساتھ) اور وہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کا حاشیہ ہوتا ہے' غالیچہ۔

فائدہ: حاشیہ دار چادریں' نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کم ہوتی تھیں لیکن جب فتوحات کثرت سے ہوئیں تو ان لوگوں کے پاس چادریں بہت زیادہ ہو گئیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ یہ حضور کو ناپسند تھیں اور دنیا کی زینت سے تھیں اور ان کی زوجہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے دلیل پکڑتی تھیں: ''اما انھا ستکون'' یہ عنقریب ہوں گے۔

۹۰- صفائی مستحب ہے

سوال: کیا تیرے لیے مال ہے؟

جواب: حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گھٹیا سے کپڑے میں آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''الك مال؟'' کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! حضور نے فرمایا: ''من ای المال؟'' کون سا مال ہے؟ میں نے عرض کیا: ''من الابل والغنم' والخیل والرقیق'' اونٹ' بکریاں' گھوڑے اور غلام' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''فاذا اتاك اللّٰه مالا فلیر اثر نعمة اللّٰه علیك وکرامته'' جب اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم جو تجھ پر ہے اس کا اثر تجھ پر دیکھا جانا چاہیے۔ (ابوداؤد اور نسائی)

☆ ''ثوب دون'' ردی اور گھٹیا کپڑا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ بندے سے پسند فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو انعام اس پر ہے' وہ اسے ظاہر کرے' اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے وہ خوب صورت بن کر رہے اور اپنے جسم بلکہ اپنے دل' اپنے کپڑے اور اپنے گھر کو اندر باہر سے صاف رکھے۔ (واللہ اعلم)

۹۱- کپڑوں کے رنگ

سوال: تیری ماں نے تجھے اس کا حکم دیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو زرد رنگ کے کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا: "ان ھذہ من ثیاب الکفار" یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "امك امرتك بھذا؟ "تیری ماں نے تجھے اس کا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: "اغسلھا" میں ان دونوں کو دھولوں؟ حضور نے فرمایا: "بل احرقھا" بلکہ ان دونوں کو جلا دے۔

(مسلم اور نسائی)

☆ "من ثیاب الکفار" یعنی کفار کے لباس کے رنگ ہیں جو مسلمانوں کے لیے مناسب نہیں ہیں۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے صرف زعفرانی اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے سے مرد کو منع فرمایا ہے' اس لیے کہ یہ دونوں رنگ کفار کے لباس میں سے ہیں' یا اس لیے کہ وہ نظروں کو پھیر دیتا ہے اور نقصان اور رسوائی کی شہرت والا لباس بن جاتا ہے یا ان کی بُو کی وجہ سے یا اس لیے کہ وہ عورتوں کا لباس اور ان کا رنگ ہے' پس مردوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

۹۲- اُون اور بالوں وغیرہ کا لباس پہننا جائز ہے

سوال: کیا تیرے پاس پانی ہے؟

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا: "امعك ماء" کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! آپ اپنی سواری سے اترے اور چلے' یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں مجھ سے غائب ہو گئے' پھر حضور تشریف لائے تو میں نے چمڑے کے ایک چھوٹے سے برتن سے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے' (اس وقت) آپ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے' حضور اس سے اپنے ہاتھ نکالنا پسند نہیں کرتے تھے' لیکن آپ نے جبّے کے نیچے سے بازو نکال لیے اور دونوں بازو دھوئے' پھر حضور نے اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا' میں نے ہاتھ بڑھائے کہ آپ کے دونوں موزے اتار دوں' تو آپ نے فرمایا: "دعھما فانی ادخلتھما طاھرتین" ان دونوں کو چھوڑ دے' میں نے ان دونوں میں پاؤں پاک کر کے داخل کیے تھے' پھر

آپ نے ان دونوں پر مسح کر لیا۔ (اصحاب ثلاثہ)

☆ ''الاداوۃ'' پانی کے لیے چمڑے کا چھوٹا سا برتن۔

فائدہ: جب آدمی پاؤں کو پاک کر کے وضو کرتے ہوئے موزوں میں داخل کرے تو ان پر مسح کرنا جائز ہے' یہ مقیم کے لیے ایک دن رات تک اور مسافر کے لیے تین دن رات تک ہے۔

۹۳- آسائش کا اظہار مستحب نہیں ہے

سوال: اے ضمرہ! تیرا کیا خیال ہے کہ یہ دونوں کپڑے تجھے جنت میں داخل کر دیں گے؟

جواب: حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان پر دو یمنی کپڑے (یعنی چادریں) تھیں' تو آپ نے فرمایا: ''یا ضمرة! اتری ثوبيك هذين مدخليك الجنة؟'' اے ضمرہ! تیرا کیا خیال ہے کہ یہ دونوں کپڑے تجھے جنت میں پہنچا دیں گے؟ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه! لئن استغفرت لي لا اقعد حتى انزعهما عني'' یا رسول اللہ! اگر آپ میرے لیے گناہوں کی بخشش کی دعا کریں تو جتنی دیر میں اپنے آپ سے ان دونوں کو نہ اتار لوں' میں (یہاں) نہیں بیٹھوں گا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللهم اغفر لضمرة'' اے اللہ! ضمرہ کو بخش دے'' فانطلق سريعا حتى نزعهما عنه'' حضرت ضمرہ جلدی سے چلے یہاں تک کہ وہ دونوں اپنے آپ سے اتار دیئے۔ (احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

''مدخليك'' تجھے پہنچانے والے ہیں۔ ''نزعهما'' اتارنا' زائل کرنا (ان دونوں کو اتار دیا)۔

فائدہ: دنیا کی نعمتوں' زیب و زینت کی چیزوں میں غلو اور خوش حالی کا اظہار کرنا مستحب نہیں۔

ضروری وضاحت: اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے گندے اور بالکل ہلکے لباس میں رہے یا اپنی حالت بالکل محتاج لوگوں کی طرح بنا لے۔ مناسب طریقہ سے نعمتوں کا اظہار کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن خوش حالی کا زیادہ اظہار اور لباس میں حد سے بڑھ کر زیب و زینت مناسب نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا مناسب طریقہ سے اظہار کرنا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا حکم بھی ہے، جس طرح پیچھے گزر چکا ہے۔

۹۴- مردوں کے لیے سونا حرام ہے

سوال: مجھے کیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں؟

جواب: ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس طرح حاضر ہوا کہ اس کے ہاتھ میں تانبے کی انگوٹھی تھی، حضور نے فرمایا: "ما لی اجد منك ريح الاصنام؟" مجھے کیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں؟ اس آدمی نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا، وہ شخص پھر حاضر ہوا جب کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی تو آپ نے فرمایا: "ما لی اری علیك حلية اهل النار؟" مجھے کیا ہے کہ میں تجھ پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس آدمی نے انگوٹھی پھینک دی، اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! من ای شیء اتخذہ؟" یا رسول اللہ! میں انگوٹھی کس چیز سے بناؤں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اتخذہ من ورق ولا تتمه مثقالا" اسے چاندی سے بناؤ اور ایک مثقال (ساڑھے چار ماشے) تک نہ ہونے دو یعنی اس سے کم ہی ہو۔ (اصحابِ سنن)

☆ "شبہ" پیتل۔

فائدہ: آدمی کے لیے پیتل کی انگوٹھی (پہننا) مکروہ ہے کیونکہ اکثر طور پر بت پیتل کے ہوتے ہیں، اس طرح لوہے کی انگوٹھی بھی مکروہ ہے کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے اور سیسہ اور اس طرح کی اور دھاتیں بھی مکروہ ہیں، اور بہتر یہ ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو اور وہ ایک مثقال وزن تک نہ پہنچتی ہو کیونکہ وہ بھی فضول خرچی کی وجہ سے مکروہ ہے۔

۹۵- مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے

سوال: کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟

جواب: حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا تحفے کے طور پر دیا گیا، ہم اسے چھونے اور پسند کرنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اتعجبون من هذا؟" کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! آپ نے فرمایا: "منادیل سعد بن معاذ فی الجنة خیر من هذا" سعد بن معاذ کے رومال جنت

میں اس سے بہتر ہوں گے۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم)

☆ "نلمسه" مردوں پر ریشم حرام ہونے سے پہلے ہم اسے چھوتے تھے۔

فائدہ: مردوں کے لیے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے کیونکہ اس میں نرمی ہے جو مردوں کی تیز فہمی اور دانش مندی کے لائق نہیں ہے اور اس لیے بھی کہ یہ زینت کے لیے ہے اور یہ عورتوں کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

۹۶- بالوں اور ہاتھوں کو رنگنا

سوال: میں نہیں جانتا کہ کیا آدمی کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا' اس کے ہاتھ میں نبی کریم ﷺ کی طرف ایک خط تھا' حضور نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: "ما ادری اید رجل ام ید امرأة" میں نہیں جانتا کہ کیا آدمی کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے؟ اس عورت نے عرض کیا: "بل ید امرأة" بلکہ عورت کا ہاتھ ہے' حضور نے فرمایا: "لو کنت امراة لغیرت اظفارك بالحناء" اگر تو عورت ہے' تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے تبدیل کر لیتی' یعنی ناخنوں کو مہندی لگا لیتی۔

(ابوداؤد' سنن نسائی)

فائدہ: اس حدیث پاک میں یہ بیان ہے کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو رنگنا عورت کے لیے مستحب ہے تا کہ مردوں سے ممتاز ہو جائے اور یہ مردوں پر حرام ہے' جس طرح کپڑے کا رنگنا مرد اور عورت کے لیے مناسب ہے' کوئی رنگ بھی ہو مگر سیاہ رنگ نہ ہو' یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ اور امام نووی اس طرف مائل ہیں کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (واللہ اعلم)

باب ۱۷: نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

۹۷- اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحمت وشفقت کرنا واجب ہے

سوال: اسے کس نے جلایا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ میں قضائے حاجت کے لیے گیا" فرایت حمرة معها فرخان فاخذت

فرخیھا' فجاء ت الحمرة فجعلت تعرش "تو میں نے ایک سرخ رنگ کا پرندہ دیکھا جس کے دو چھوٹے چھوٹے بچے اس کے ساتھ تھے' میں نے اس کے دونوں بچے پکڑ لیے تو وہ پرندہ پر پھیلائے ہوئے آ گیا' پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: "من فجع ھذہ بولدھا؟" اسے کس شخص نے اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ "ردوا ولدھا الیھا" اس کے بچے اسے واپس کر دو' اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا' تو آپ نے فرمایا: "من حرق ھذہ؟" اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا: "نحن" ہم نے' آپ نے فرمایا: "انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار" اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کو آگ کا عذاب دے۔ (ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

"حمرة" چڑیا کی قسم کا ایک پرندہ۔ "تعرش" اپنے بچے پکڑے جانے پر غمگین ہونے کی وجہ سے پر پھیلا رہا تھا۔ "ردوا ولدھا الیھا" اس پرندے اور اس کے بچوں پر رحم کرتے ہوئے اس کے بچے لوٹا دو۔

فائدہ: اسلام میں رحمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے' آنحضرت ﷺ نے "حمرہ" (پرندے) پر رحم کرتے ہوئے اس کے بچوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے' نیز دونوں چھوٹے بچوں پر بھی رحم کرنے کا مطالبہ کیا ہے' اور وہ دونوں اپنی ماں سے دور ہونے کی بناء پر تکلیف برداشت کر رہے تھے۔

اسی طرح آنحضرت صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ انسان کے لیے مخلوق کو آگ کا عذاب دینا صحیح نہیں ہے' آگ کا عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔

۹۸۔ نیک لوگوں کی زیارت کرنے کی فضیلت

سوال: کیا میں تمہارے ان مردوں کی تمہیں خبر نہ دوں جو جنت میں ہوں گے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "الا اخبرکم برجالکم فی الجنة" کیا میں تمہارے ان مردوں کی تمہیں خبر نہ دوں جو جنت میں ہوں گے' ہم نے عرض کیا: "بلی یا رسول اللہ!" جی ہاں! یارسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا:

''النبی فی الجنۃ' والصدیق فی الجنۃ' والرجل یزور اخاہ فی ناحیۃ المصر لا یزورہ الا للّٰہ فی الجنۃ''نبی جنت میں ہوں گے' صدیق (بہت سچ بولنے والے) جنت میں ہوں گے' اور وہ آدمی جو شہر کی کسی ایک طرف میں صرف اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائی کی زیارت اور ملاقات کرتا ہے' وہ جنت میں ہوگا۔

(طبرانی)

فائدہ: مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کے لیے ملاقات و زیارت کرنا بڑے ثواب کا کام ہے' اس سے آپس کی محبت و مودت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کیا جاتا ہے۔

۹۹- سامان کا صدقہ کرنا بہت اچھا کام ہے

سوال: کیا تم میں سے کوئی شخص ابو ضمضم کی مثل ہونے سے عاجز آ جائے گا؟

جواب: حضرت عبدالرحمان بن عجلان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایعجز احدکم ان یکون مثل ابی ضمضم؟'' کیا تم میں سے کوئی شخص ابو ضمضم کی مثل ہونے سے عاجز آ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: ''ومن ابو ضمضم؟'' اور ابو ضمضم کون ہے؟ حضور نے فرمایا: ''رجل فیمن کان قبلکم کان اذا اصبح قال اللھم انی جعلت عرضی لمن شتمنی'' تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا' جب وہ صبح کرتا تو کہتا تھا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت و آبرو اس شخص کے لیے وقف کر دی جس نے مجھے برا بھلا کہا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں بہت زیادہ سخاوت اور اعلیٰ اخلاق کی ترغیب ہے۔

۱۰۰- غصہ کا پی جانا اور غصہ میں نہ آنا

سوال: تم لوگ رقوب کسے شمار کرتے ہو؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما تعدون الرقوب فیکم؟'' تم لوگ اپنے میں سے رقوب کسے شمار کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ''الذی لا یولد لہ'' جس کی کوئی اولاد نہ ہو' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لیس ذاک بالرقوب' ولکنہ الرجل الذی لم یقدم من ولدہ شیئا'' وہ آدمی رقوب

نہیں جس کا کوئی بچہ نہ ہو' ہاں! رقوب وہ آدمی ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کچھ آگے نہ بھیجا ہو یعنی اس کی زندگی میں اس کی کوئی اولاد فوت نہ ہوئی ہو' آپ نے فرمایا: ''فما تعدون الصرعة فیکم؟'' تم اپنے میں سے پہلوان (کشتی میں پچھاڑنے والا) کسے سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: ''لا یصرعه الرجال'' جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لیس بذلك ولكنه الذی یملك نفسه عند الغضب'' آپ نے فرمایا: ایسا شخص پہلوان نہیں بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے یعنی غصے میں بے قابو نہ ہو جائے۔ (مسلم اور ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''الذی لا یولد له'' جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو' وہ ہمیشہ اپنی اولاد کا انتظار کرتا رہے۔

''لم یقدم من ولده شیئا'' اس کی زندگی میں اس کی اولاد میں سے کوئی بھی فوت نہ ہوا ہو۔

فائدہ: اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ رقوب وہ ہے جس کا کوئی بچہ نہ ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رقوب وہ ہے جس کی زندگی میں اس کی کوئی اولاد فوت نہ ہوئی ہو۔

اسی طرح یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ پہلوان وہ ہے جس پر طاقت کی وجہ سے کوئی غالب نہ آئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

۱۰۱- غیبت نہ کرنا

سوال: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اتدرون ما الغیبة؟'' کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''اللّٰه ورسوله اعلم'' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' حضور نے فرمایا: ''ذکرك اخاك بما یکره'' تیرا اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرنا جو اسے پسند نہ ہو' عرض کیا گیا: ''افرایت ان کان فی اخی ما اقول'' آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ بات اس میں ہو جو میں نے کی ہے؟ حضور نے فرمایا: ''ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته' وان لم یکن فیه فقد بهته'' تو جو کچھ کہہ رہا ہے اگر وہ اس میں ہے تو تب ہی تو نے اس کی غیبت کی

ہے اور اگر وہ بات اس میں نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

(مسلم اور ابوداؤد)

فائدہ: یہ بات بھی نیکی میں سے ہے کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے اور نہ اس پر بہتان باندھے، یہ بالکل ہی باطل اور غلط کام ہے۔

پس غیبت اور بہتان حرام ہے بلکہ اہل فضل و کرم حضرات کے بارے میں غیبت کرنا، بہتان باندھنا تو کبیرہ گناہوں میں سے ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے نیک صالح قائد ہیں، بے شک ان کی غیبت لوگوں کو ان سے فیض حاصل کرنے سے دور کر دیتی ہے۔

۱۰۲-والدین سے نیکی کرنا

سوال: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص اللہ کے نبی کی بارگاہ میں عاجز بن کر آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگنے لگا تو آپ نے فرمایا: "احی والداك؟" کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! حضور نے فرمایا: "فیھما فجاھد" ان دونوں میں جہاد کر یعنی ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔ (بخاری اور مسلم وغیرہما)

فائدہ: اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کے لیے والدین سے محبت رکھتے ہوئے ان کی عزت کرنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

پس والدین کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے ان سے نیکی کرنا، ان دونوں کو خوشیوں میں شامل کرنا واجب ہے، مسلمان آدمی اس سے یعنی والدین سے اچھا سلوک کر کے اس کا ثواب بھی جمع کر لیتا ہے جو اللہ بزرگ و برتر کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں اسی معنی کی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں۔

۱۰۳-ہمسائے کو تکلیف دینے پر وعید

سوال: تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

جواب: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے

فرمایا: ''ما تقولون في الزنا؟'' ''تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: ''حرام حرم اللّٰه ورسوله فهو حرام الى يوم القيمة'' یہ حرام ہے اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام کیا ہے' لہٰذا وہ قیامت تک حرام ہے۔ راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لان يزني الرجل بعشرة نسوة ايسر عليه من ان يزني بامرأة جاره'' آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا اپنے ہمسائے کی ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ آسان ہے' حضور ﷺ نے فرمایا: ''ما تقولون في السرقة؟'' ''تم لوگ چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ''حرم اللّٰه ورسوله فهي حرام'' اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام کیا ہے' لہٰذا وہ حرام ہے' آپ نے فرمایا: ''لان يسرق الرجل من عشر ابيات ايسر عليه من ان يسرق من جاره'' آدمی کا دس گھروں میں چوری کرنا اپنے ہمسائے کے ایک گھر میں چوری کرنے سے آسان ہے۔ (احمد اور طبرانی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ ہمسائے کو تکلیف دینے سے ڈرا رہے ہیں' وہ تکلیف خواہ ظلم و زیادتی سے ہو یا تکلیف دینے کی کسی قسم سے ہو۔

ضروری وضاحت: یعنی ان دس عورتوں سے زنا کرنا' ہمسائے کی ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے سے عذاب میں آسان ہے (یعنی جتنا گناہ اور عذاب دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے ہوتا ہے اتنا ہی عذاب کسی ہمسایہ کی عورت کے ساتھ ایک مرتبہ زنا کرنے سے ہو گا) اور دس دوسرے گھروں میں چوری کرنے کا عذاب اپنے ہمسائے کے گھر چوری کرنے سے زیادہ آسان ہے (یعنی ہمسائے کے گھر چوری کرنے سے دس چوریاں کرنے کے برابر عذاب ملے گا)۔ ہمسائے کے حقوق بیان فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی ہے۔

باب ۱۸: ادب وغیرہ کا بیان

۱۰۴- حسن خلق

سوال: کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "الا اخبر کم باحبکم الی واقربکم منی مجلسا یوم القیمة؟" کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن تم سب میں سے مجلس کے لحاظ سے میرا قریبی ہوگا' حضور نے یہ الفاظ دو تین مرتبہ دہرائے' صحابہ نے عرض کیا: "نعم یا رسول اللّٰہ!" جی ہاں! یارسول اللہ! حضور نے فرمایا: "احسنکم خلقا" جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہو گا (وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور مقرب ہوگا)۔ (احمد اور ابن حبان)

فائدہ: نبی کریم ﷺ حسن خلق کی وصیت فرما رہے ہیں اور اس کی رغبت دلا رہے ہیں کیونکہ یہ حسن خلق مسلمان کے لیے دائمی نعمتیں' مستقل عزت' پریشانیوں میں امن اور سختیوں سے نجات کو کھینچ کر لاتا ہے' اللہ تعالیٰ کی رضا اور احسان کے قریب کرتا ہے' اس سے لوگ نبی کریم ﷺ کے محبوب اور قیامت کے دن مجلس کے لحاظ سے حضور کے سب سے زیادہ قریبی ہوں گے۔

۱۰۵- حسن معاملہ

سوال: کیا تمہیں میں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ تعالیٰ عمارت[1] کو بلند فرما دیتا ہے اور درجات بھی اونچے کر دیتا ہے؟

جواب: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الا انبئکم بما یشرف اللّٰہ بہ البنیان ویرفع بہ الدرجات" کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ تعالیٰ عمارت کو بلند و بالا اور درجات کو بہت اونچا کر دیتا ہے' صحابہ نے عرض کیا: "نعم یا رسول اللّٰہ!" جی ہاں! یارسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تحلم علی من جهل علیك' وتعفو عمن ظلمك' وتعطی من حرمك' وتصل من قطعك" جو تجھ سے جھگڑے تو اس سے حلم و بردباری سے پیش آ' اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دے' اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر' اور جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کر۔ (طبرانی اور بزار)

---

[1] عمارت سے مراد جنت میں بلند محل عطا فرماتا ہے۔

فائدہ: یہ بات حسن معاملہ سے ہے کہ مسلمان اس شخص کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آئے جو اس سے جہالت و بیوقوفی سے پیش آئے اور اس کی بے ادبی کرے، جو اس پر ظلم کرے اور اخلاقی حدوں کو توڑے وہ اس کو معاف کر دے، جو اسے محروم کر دے اور اشیاء کا دینا روک لے تو وہ اسے عطا کرے، اور اپنے ان رشتہ داروں سے مل کر رہے جو اس سے قطع رحمی کریں یقیناً اس میں معاملات اور ادب کی انتہائی بہتری ہے، نیز یہ کام اللہ بزرگ و برتر کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

۱۰۶۔ لعنت کرنے سے پرہیز کرنا

سوال: اونٹنی والا کہاں ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مختصر سے سفر میں تھے تو ایک آدمی نے اونٹنی پر لعنت کی، حضور نے فرمایا: "این صاحب الناقة؟" "اونٹنی والا کہاں ہے؟ ایک آدمی نے کہا: "انا" "میں" آپ نے فرمایا: "اخرها فقد اجیب فیها" "اس سے پیچھے ہٹ جا، اس کے بارے میں لعنت قبول کر لی گئی۔ (امام احمد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ لازمی طور پر لعنت کرنے والے سے پرہیز کرنے کی تاکید فرما رہے ہیں کیونکہ یہ لعنت اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے بندہ کو دور کر دیتی ہے جو ہر چیز سے وسیع ہے۔
نبی کریم ﷺ نے آدمی سے اس اونٹنی کے ساتھ نہ چلنے کا مطالبہ کیا ہے، جس پر لعنت کی گئی ہے۔

۱۰۷۔ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں شعر کہنا

سوال: کیا تیرے پاس امیہ بن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ ہیں (یعنی کیا تجھے اس کے شعر آتے ہیں)؟

جواب: حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، تو آپ نے فرمایا: "هل معك من شعر امية بن ابی الصلت شیء؟" "کیا تیرے پاس امیہ بن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ ہیں؟ میں نے عرض کیا: "نعم" "جی ہاں! حضور نے فرمایا: "هیه" "شعر پڑھ۔ میں نے شعر پڑھے تو حضور نے فرمایا: "هیه" "شعر پڑھ، پھر میں نے شعر پڑھے، پھر آپ

نے فرمایا: ''ھیه'' شعر پڑھ' میں نے شعر پڑھے یہاں تک کہ میں نے سو شعر پڑھ دیئے۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھیه'' یعنی کہہ' شعر پڑھ۔ ''ھیه الثانیه'' یعنی دوسری مرتبہ ''ھیه'' کہنے کا مطلب ہے کہ زیادہ شعر پڑھ۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے صرف امیّہ کے شعر سننے پسند کیے' کیونکہ یہ بہت پختہ اور اعلیٰ اشعار ہیں اور ان میں سے اکثر اشعار توحید کے بارے میں ہیں۔

باب ۱۹: ذکر اور دعا کا بیان

۱۰۸- سب سے افضل ذکر ''لا اله الا اللّٰه'' ہے

سوال: کیا تم میں کوئی غریب یعنی اہل کتاب ہے؟

جواب: حضرت یعلیٰ بن شداد کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بتایا' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وہاں موجود اس کی تصدیق کر رہے تھے' انہوں (میرے والد) نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے' تو آپ نے فرمایا: ''ھل فیکم غریب یعنی اھل الکتاب؟'' کیا تم میں کوئی غریب یعنی اہل کتاب موجود ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''ارفعوا ایدیکم وقولوا لا اله الا اللّٰه'' اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور ''لا الٰه الا اللّٰه'' کہو' ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے یعنی ہاتھ اٹھا کر کلمہ شریف پڑھتے رہے' پھر حضور نے فرمایا: ''الحمد للّٰه' اللھم انك بعثتنی بھذہ الکلمة' وامرتنی بھا' ووعدتنی علیه الجنة وانت لا تخلف المیعاد'' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اسی کا تو نے مجھے حکم دیا ہے' اور اس کو پڑھنے اور دل سے ماننے پر تو نے مجھ سے جنت کا وعدہ کیا ہوا ہے' اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا' پھر حضور ﷺ نے فرمایا: ''ابشروا فان اللّٰه وعدکم الجنة'' تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جنت کا وعدہ فرما لیا۔ (احمد اور طبرانی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الا اللّٰہ" ہے' اسی پر مسلمان زندہ رہتا ہے اور اسی پر مرتا ہے۔

مسلمان کے لیے بول کر دونوں (اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے اور نبی کریم ﷺ کے رسول ہونے) کی گواہیاں دینا ضروری ہے' اس حال میں کہ وہ دونوں کے صحیح ہونے کا عقیدہ بھی رکھتا ہو' اللہ تعالیٰ کے حکموں کی اتباع اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرتا ہو' اس کے شرعی احکام پر استقامت سے عمل کرتا ہو۔

۱۰۹- اللہ تعالیٰ کا محبوب کلام

سوال: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب کلام کی خبر نہ دوں؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "الا اخبرك باحب الکلام الی اللّٰہ" کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب کلام کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ! اخبرنی باحب الکلام الی اللّٰہ" یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ کے محبوب کلام کی خبر دیجیے' حضور ﷺ نے فرمایا: "ان احب الکلام الی اللّٰہ سبحان اللّٰہ وبحمدہ" بے شک اللہ تعالیٰ کا محبوب کلام "سبحان اللّٰہ وبحمدہ" ہے۔ (مسلم اور نسائی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ پسندیدہ کلام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے' وہ یہ ہے: "سبحان اللّٰہ وبحمدہ"۔

۱۱۰- جامع تسبیح

سوال: تو ابھی تک اسی حالت میں ہے' جس پر میں تجھ سے جدا ہوا تھا؟

جواب: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے باہر تشریف لے گئے "ثم رجع بعد ان اضحی وھی جالسۃ" پھر چاشت کے بعد واپس تشریف لائے تو وہ (اسی جگہ ہی) بیٹھی ہوئی تھیں' تو حضور نے فرمایا: "ما زلت علی الحال التی فارقتك علیھا" ابھی تک تو اسی حالت میں ہے جس پر میں نے تجھے چھوڑا تھا' انہوں نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لقد قلت بعدك اربع کلمات ثلث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم

لوزنتھن' سبحان اللّٰہ وبحمدہ عدد خلقہ ' ورضاء نفسہ ' وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ''میں نے تیرے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں' اگر ان سے وزن کیا جائے جو تو نے آج پڑھے' تو یہ کلمات ان سے بھاری ہو جائیں' وہ یہ ہیں: ''سبحان اللّٰہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضاء نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ''اللہ پاک ہے اور میں اس کی مخلوق کی تعداد' اس کی ذات کی رضا' اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے مطابق اس کی تعریف کرتا ہوں۔

(مسلم' ابوداؤد اور نسائی وغیرہ)

فائدہ: یہ ایک جامع تسبیح وتحمید اور جامع کلمہ پاک اور جامع تکبیر ہے: ''سبحان اللّٰہ وبحمدہ عدد خلقہ ' ورضاء نفسہ ' وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ''۔

۱۱۱- ذکر کے فضائل

سوال: تم کیوں بیٹھے ہو؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کے حلقہ (مجلس) کے پاس آئے اور کہا: ''ما اجلسکم؟ ''تم کیوں بیٹھے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ''جلسنا نذکر اللّٰہ ''ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آللّٰہ ما اجلسکم الا ذاك ''قسم کھا کر کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا: ''واللّٰہ ما اجلسنا الا ذاك ''اللہ کی قسم! ہمیں اسی چیز نے بٹھایا ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے کسی شک وشبہ کی بناء پر تم سے قسم نہیں لی اور نہ ہی حضور ﷺ کے نزدیک میرے مرتبہ کا کوئی ایسا آدمی ہے جس نے مجھ سے کم حدیثیں بیان کی ہوں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک مجلس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''ما اجلسکم؟ ''تم کیوں بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: ''جلسنا نذکر اللّٰہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا ''ہم اس بات کے شکریہ میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد وثناء کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے اور اسلام کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا ہے' حضور ﷺ نے فرمایا: ''آللّٰہ ما اجلسکم الا ذاك؟ ''اللہ کی قسم! کیا تم واقعی اسی لیے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا:

"واللہ ما اجلسنا الا ذاک" اللہ کی قسم! ہم اسی لیے بیٹھے ہیں' حضور ﷺ نے فرمایا: "اما انی لم استحلفکم تهمة لکم ' ولکنه اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباهی بکم الملائکة" میں نے تم سے کسی شک وشبہہ کی بناء پر حلف نہیں لیا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہے ہیں۔ (مسلم اور ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری کے لیے جمع ہونا جائز ومناسب بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور فرشتوں کے سامنے ان کے بارے میں فخر کرنے کا سبب اور واسطہ ہے' جب انسان اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو یہ انسان عظمت وشان کے لحاظ سے کتنا بلند اور قدر ومنزلت کے اعتبار سے کتنا عظیم ہوگا۔

۱۱۲- "سبحان اللہ" کہنے کی فضیلت

سوال: کیا تم ہر روز ایک ہزار نیکی حاصل کرنے سے عاجز ہو؟

جواب: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: "ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنة" کیا تم میں سے کوئی شخص ہر دن میں ایک ہزار نیکی حاصل کرنے سے عاجز ہے؟ آپ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک آدمی نے سوال کیا: "کیف یکسب احدنا الف حسنة؟" ہم میں سے کوئی ایک شخص ہزار نیکی کیسے حاصل کرے؟ حضور نے فرمایا: "یسبح مائة تسبیحة فیکتب له الف حسنة ' ویحط عنه الف خطیئة" جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کی ایک ہزار خطائیں ختم کر دی جاتی ہیں۔ (مسلم اور ترمذی)

فائدہ: ہر ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی دس نیکیاں ہیں' پس سو بار کو دس سے ضرب دیں تو ہزار نیکی ہوئی' اور ہزار خطائیں بھی اللہ کے فضل وکرم سے مٹ جائیں گی۔

۱۱۳- تسبیح کی مختلف قسموں کی فضیلت

سوال: اے ابوامامہ! کس چیز کے ساتھ تیرے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جب کہ میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہا تھا تو حضور نے فرمایا: ''بای شیء تحرك شفتيك يا ابا امامة؟'' اے ابوامامہ! تو اپنے ہونٹوں کو کون سی چیز کے ساتھ حرکت دے رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اذكر الله يا رسول الله!'' یارسول اللہ! میں اللہ کا ذکر کر رہا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: ''الا اخبرك باكثر وافضل من ذكرك بالليل والنهار'' کیا میں تجھے تیرے دن رات کے ذکر سے افضل اور زیادہ ثواب والا وظیفہ نہ بتاؤں، میں نے عرض کیا: ''بلٰى يا رسول الله'' جی ہاں! یارسول اللہ! حضور نے فرمایا: یہ کہہ: ''سبحان الله عدد ما خلق، سبحان الله ملء ما خلق، سبحان الله عدد مافي الارض'' میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں، میں اللہ کی تسبیح اس کی مخلوقات کے پُر ہونے کے برابر بیان کرتا ہوں، میں اللہ کی تسبیح اس تعداد کے مطابق بیان کرتا ہوں جتنی زمین میں مخلوقات ہیں'' سبحان الله ملء ما في الارض والسماء، سبحان الله عدد ما احصى كتابه، سبحان الله ملء ما احصىٰ كتابه'' میں آسمان وزمین کے بھر جانے کے برابر اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں، میں اتنی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی کتاب لوحِ محفوظ میں چیزیں شمار ہوئی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احاطے میں آنے والی مخلوق کے پُر ہونے کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں'' سبحان الله عدد كل شيء، سبحان الله ملء كل شيء'' میں تمام چیزوں کی تعداد کے برابر اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں، ہر چیز کے پُر ہو جانے کے برابر میں اللہ تسبیح بیان کرتا ہوں، ''الحمد لله عدد ما خلق، والحمد لله ملء ما خلق، والحمد لله عدد ما في الارض والسماء، الحمد لله ملء ما في الارض والسماء'' سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کی مخلوق کو بھر دینے کے برابر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کی تعداد کے مطابق جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ان تمام چیزوں کو بھر دینے کے برابر جو زمین اور آسمان میں ہیں'' الحمد لله ما احصى كتابه،

والحمد للّٰہ ملء ما احصی کتابہ ' والحمد للّٰہ عدد کل شیء ' والحمد للّٰہ ملء کل شیء ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس تعداد کے مطابق جتنی چیزیں اس کی کتاب میں شمار ہوئی ہیں' اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اللہ کی کتاب کے احاطے میں آنے والی مخلوق کے پُر ہونے کے برابر' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' ہر چیز کی تعداد کے برابر' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہر چیز کے پُر ہو جانے کے برابر۔

(امام احمد وغیرہ)

فائدہ: یہ بھی تسبیح کی ایک قسم ہے' جس کو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے تاکہ ہم اسے سیکھ لیں' اس لیے کہ اس میں بہت زیادہ ثواب' بہت بڑی فضیلت اور بہت ہی زیادہ بہتری اور بھلائی ہے۔

۱۱۴۔

سوال: میں تجھے اس (وظیفہ) کی خبر نہ دوں جو تیرے لیے اس سے آسان یا اس سے افضل ہے؟

جواب: حضرت عائشہ بنت حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے ہاں چلے گئے جب کہ اس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل؟'' میں تجھے اس سے آسان وظیفے کی خبر نہ دوں یا اس سے افضل وظیفے کی خبر نہ دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللّٰہ عدد ما خلق فی السماء ' سبحان اللّٰہ عدد ما خلق فی الارض' سبحان اللّٰہ عدد ما بین ذلک' سبحان اللّٰہ عدد ما ھو خالق' واللّٰہ اکبر مثل ذلک' والحمد للّٰہ مثل ذلک' ولا الہ الا اللّٰہ مثل ذلک' ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ مثل ذلک'' میں اللہ کی تسبیح اس کی تعداد کے مطابق کرتا ہوں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں پیدا فرمایا' میں اس تعداد کے مطابق اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا فرمایا' میں اللہ کی تسبیح اس تعداد کے مطابق کرتا ہوں جو کچھ اس یعنی آسمان و زمین کے درمیان ہے' میں اللہ کی

تسبیح اس تعداد کے مطابق بیان کرتا ہوں جس جس چیز کا وہ پیدا کرنے والا ہے اور اسی تعداد کے مطابق ''اللہ اکبر'' کہتا ہوں اور اسی تعداد کے مطابق ''الحمد للّٰہ'' اسی تعداد کے مطابق ''لا الہ الا اللّٰہ'' اور اسی تعداد کے مطابق ''لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' کہتا ہوں۔ (ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ: اس کا معنی و مفہوم گزشتہ بیان کے مطابق ہے۔

۱۱۵- ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کے فضائل

سوال: کیا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الا ادلك علی باب من ابواب الجنة؟'' کیا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ حضرت معاذ نے عرض کیا: ''وما ھو'' اور وہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا: ''لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' اللہ کے علاوہ کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ (احمد وغیرہ)

فائدہ: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔

۱۱۶-

سوال: اے ابوہریرہ! کیا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یا ابا ھریرۃ! الا ادلك علی کنز من کنوز الجنة؟'' اے ابوہریرہ! کیا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا: ''بلی یا رسول اللّٰہ!'' جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تو یہ کہا کر: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ'' اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت اور نہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ نجات کی جگہ۔ (حاکم)

فائدہ: اس کا فائدہ گزشتہ فائدے کے مطابق ہی ہے۔

۱۱۷۔ سورۃ ''الاحد الصمد'' (سورۂ اخلاص) کا پڑھنا

سوال: کیا تم میں سے کوئی شخص ایک رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایعجز احدکم ان یقرأ ثلث القراٰن فی لیلۃ'' کیا تم میں سے کوئی شخص ایک رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ ان صحابہ کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: ''اینا یطیق ذلك یا رسول اللّٰہ!'' یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللّٰہ الواحد الصمد ثلث القراٰن'' اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے۔ (بخاری، مسلم اور نسائی)

فائدہ: اس حدیث پاک میں یہ بیان ہے کہ سورۂ اخلاص ایک بار پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن کریم (دس پارے) پڑھنے کے برابر ہے، حضرت محمد ﷺ کی امت کے لیے یہ بہت بڑا فضل و کرم ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ اس سورت کو ایک دن رات میں بہت دفعہ پڑھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ سے ثواب اور معافی حاصل کرلیں۔

۱۱۸۔ قرض ادا کرنے کی دعا

سوال: اے ابوامامہ! کیا بات ہے کہ میں نماز کے وقت کے علاوہ تجھے مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟

جواب: ۷۶ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے، وہی اس کا جواب ہے، وہاں دیکھ لیجیے۔

فائدہ: اس دعا کا صبح و شام پڑھنا قرض کی ادائیگی کے لیے فائدہ مند ہے اور اس کے زوداثر ہونے کا دارومدار اللہ تعالیٰ پر یقین، توکل اور اخلاص کے ساتھ پڑھنے پر ہے، دعا یہ ہے: ''اللھم انی اعوذ بك من الھم والحزن، واعوذ بك من العجز والکسل واعوذ بك من غلبة الدین وقھر الرجال'' مصنف نے اس حدیث کا فائدہ نہیں لکھا ہے۔

۱۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت

سوال: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

جواب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس چند قیدی لائے

گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ان میں ایک عورت تھی جو کچھ تلاش کر رہی تھی، جب اس نے ایک بچے کو قیدیوں میں پالیا تو اسے پکڑا اور اپنے پیٹ سے چمٹا لیا اور دودھ پلانے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اترون هذه المراة طارحة ولدها في النار؟ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: ''لا والله وهي تقدر ان لا تطرحه'' نہیں! اللہ کی قسم! اگرچہ یہ قدرت رکھتی ہے لیکن پھر بھی اسے نہیں ڈال سکتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الله ارحم بعباده بولدها'' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔ (شیخین)

فائدہ: اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی انسان اس کی ماں سے زیادہ مہربان نہیں ہے کیونکہ یہ اس کے قلب وجگر کا ٹکڑا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنی ماں اپنے بچے پر مہربان ہوتی ہے، اس لیے کہ ماں صرف اسے موجودہ نقصان سے بچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے موجودہ اور آئندہ نقصانات سے بھی محفوظ رکھتا ہے بلکہ اسے دنیا وآخرت کی سعادت کی ہدایت بھی عطا فرماتا ہے۔

پس ہم سے زیادہ خوش بخت اور اعلیٰ مقام والا کون ہوگا جب کہ ہم اپنی پوری زندگی اپنے تمام اعضاء وجوارح کے ساتھ اس کے موحد بندے بن کر رہیں۔

باب ۲۰: توبہ اور زہد کا بیان

۱۲۰- دنیا سے ڈرانے کا بیان

سوال: کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے نزدیک کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے اسے پھینک دیا ہے؟

جواب: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مردہ بکری کے بچے کے پاس ٹھہر گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اتدرون هذه هانت على اهلها حين القوها'' کیا تم جانتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کتنی حقیر ہے کہ انہوں نے اسے پھینک دیا ہے، صحابہ نے عرض

کیا: ''من ھو انھا القوھا یا رسول اللّٰہ!''یارسول اللہ! اسے انہوں (مالکوں) نے حقیر سمجھتے ہوئے پھینک دیا ہے' حضور نے فرمایا: ''فالدنیا اھون علی اللّٰہ من ھذہ علی اھلھا'' جس قدر یہ بکری اپنے مالکوں کے ہاں ذلیل ہے' دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حقیر و بے قیمت ہے۔ (مسلم اور ترمذی)

☆ ''من ھو انھا'' حقیر و بے قیمت ہونے کی وجہ سے اسے پھینک دیا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا حقیر اور معمولی ہونے میں ایک مردہ بکری جو پھینک دی گئی ہے' اس سے بھی زیادہ معمولی ہے جسے اس کے مالک نے پھینک دیا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پَر کے برابر بھی نہیں ہے۔

اس حدیث میں یہ بیان بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا سے ڈراتے بھی ہیں کیونکہ جب یہ اپنے مالک کو کھینچ لیتی ہے تو اسے ہلاک کر دیتی ہے۔

۱۲۱- دنیا میں زہد

سوال: تم دونوں کو اس وقت تمہارے گھروں سے کس چیز نے نکالا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یا ایک رات باہر تشریف لے گئے' اچانک آپ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما باہر موجود ہیں' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ما اخرجکما من بیوتکما ھذہ الساعۃ؟'' تم دونوں کو اپنے گھروں سے اس وقت کس چیز نے نکالا ہے؟ ان دونوں نے عرض کیا: ''الجوع یا رسول اللّٰہ!'' یارسول اللہ! بھوک نے' حضور نے فرمایا: ''وانا والذی نفسی بیدہ اخرجنی الذی اخرجکما قوموا'' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تجھے نکالا ہے' تم کھڑے ہو جاؤ' وہ حضور کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور سب ایک انصاری صحابی کے پاس آ گئے' کیا دیکھتے ہیں کہ وہ گھر میں نہیں ہے' جب حضور ﷺ کو ان کی بیوی نے دیکھا تو عرض کیا: ''مرحبا واھلا'' خوش آمدید! آپ کا آنا مبارک ہو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''این فلان؟'' فلاں شخص کہاں ہے؟ اس عورت نے عرض کیا: ''ذھب یستعذب لنا الماء'' ہمارے لیے میٹھا پانی لینے کے لیے گئے ہیں' تھوڑی

دیر کے بعد وہ انصاری صحابی بھی آ گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: ''الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی'' الحمد للہ! آج کے دن مہمانوں کے لحاظ سے کوئی شخص بھی مجھ سے بہتر نہیں ہے' وہ انصاری صحابی گئے اور کچی اور پکی کھجوروں والی ٹہنیاں لے کر آ گئے اور کہنے لگے: کھاؤ' اور چھری پکڑ لی' رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''ایاك والحلوب' فذهب لهم فاكلوا من الشاة ومن ذلك العذق وشربوا' فلما ان شبعوا وروُوا' قال رسول اللہ ﷺ لابی بکر و عمر رضی اللہ عنھما'' دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا' انہوں نے ان حضرات کے لیے بکری ذبح کر لی تو تمام حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوروں کی اس ٹہنی سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا' جب وہ شکم سیر ہو کر پیاس بجھا چکے تو حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''والذی نفسی بیده لتسئلن عن هذا النعیم یوم القیمة'' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے سے منع فرما رہے ہیں اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے اور اس کی حمد وثناء کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں اور اس کھانے اور نعمتِ جلیلہ کے کھانے کے بعد نیک عمل کرنے اور اللہ بزرگ و برتر کی بارگاہ سے سوال ہونے کی تیاری پر وصیت فرما رہے ہیں۔

۱۲۲- امید رکھنے کی ترغیب

سوال: تو اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے تو وہ موت وحیات کی کشمکش میں تھا (یعنی قریب المرگ تھا)' تو آپ نے فرمایا: ''کیف تجدك؟'' تو اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''ارجو اللہ یا رسول اللہ! وانی اخاف ذنوبی'' یارسول اللہ! میں اللہ سے (رحم کی) امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا یجتمعان فی

قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاه الله ما یرجوا و امنه مما یخاف ''اس دنیا جیسی جگہ میں کسی بندہ کے دل میں یہ دو چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمادے گا جس کی وہ اس سے امید رکھتا ہوگا اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اس چیز سے امن میں رکھے گا۔ (ترمذی وغیرہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ موت کے وقت امید رکھنے اور گناہوں سے ڈرتے رہنے پر رغبت دلا رہے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وہ سب کچھ عطا کردے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے اور جس سے وہ ڈرتا ہے اس سے اسے امن میں رکھے گا۔

۱۲۳۔ قناعت میں غنیٰ

سوال: مجھ سے یہ کلمات کون حاصل کرے گا' اور ان پر عمل کرے گا یا جو ان کلمات پر عمل کرے اسے یہ کلمات سکھا دے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من یاخذ عنی هذه الکلمات فیعمل بهن او یعلم من یعمل بهن؟'' مجھ سے یہ کلمات کون حاصل کرے گا' اور ان پر عمل کرے گا یا ان کو سکھائے گا جو ان کلمات پر عمل کرے گا؟ میں نے عرض کیا: ''انا یا رسول الله!'' یارسول اللہ! میں' رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ کلمات گنے اور فرمایا: ''اتق المحارم تکن اعبد الناس' وارض بما قسم الله لك تکن اغنی الناس' واحسن الی جارك تکن مؤمنا' واحب للناس ما تحب لنفسك تکن مسلما' ولا تکثر الضحك فان کثرة الضحك تمیت القلب'' (۱) حرام چیزوں سے بچ تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا ہو جائے گا (۲) جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں رکھا ہے اس پر راضی رہ' تو تمام لوگوں سے مالدار بن جائے گا (۳) اور اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کر تو مؤمن بن جائے گا (۴) اور لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کر جو اپنے لیے کرتا ہے تو مسلمان بن جائے گا (۵) اور زیادہ مت ہنس' کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی اور احمد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ اعمالِ جلیلہ اور افعالِ عظیمہ کی وصیت فرما رہے ہیں' اگر مسلمان انہیں

مضبوطی سے تھامے رکھے گا تو اللہ کے حکم سے کامیاب لوگوں میں سے ہو جائے گا‘ وہ یہ ہیں:
(۱) حرام چیزوں سے بچنا اور جو چیزیں واجب ہیں انہیں کرنا (۲) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی رہنا (۳) ہمسائے سے اچھا سلوک کرنا‘ (اس سے بندہ) کامل ایمان والا بن جائے گا (۴) لوگوں کے لیے ہر وہ چیز پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتا ہے‘ (اس سے بندہ) کامل اسلام والا بن جائے گا (۵) زیادہ نہ ہنسے‘ (اس سے مراد قہقہہ لگانا ہے) کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

۱۲۴- ضرورت کے بغیر عمارت بنانا مذموم ہے

سوال: یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے جب کہ ہم اپنا مکان درست کر رہے تھے‘ جو بوسیدہ ہو چکا تھا‘ آپ نے فرمایا: ’’ما ھذا؟‘‘ یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ’’خص لنا نصلحه‘‘ ہمارا مکان ہے ہم اسے درست کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا: ’’ما اری الامر الا اعجل من ذلك‘‘ میں تو موت کو اس سے جلد باز دیکھتا ہوں۔ (ابوداؤد اور ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

’’الخص‘‘ لکڑی یا نرکل وغیرہ کا بنا ہوا گھر۔ ’’وھی‘‘ ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اور اس کا شہتیر ٹیڑھا ہو گیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے لیے عمل کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۱۲۵-

سوال: یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بلند عمارت دیکھی جو بہت ہی بلند تھی‘ تو آپ نے فرمایا: ’’ما ھذہ؟‘‘ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ’’بفلان الانصاری‘‘ فلاں انصاری کا مکان ہے‘ آپ خاموش ہو گئے اور اس بات کو اپنے دل میں ہی رکھا یہاں تک کہ جب اس کا مالک آیا تو اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام پیش کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا‘ یہ کام اس آدمی نے کئی مرتبہ کیا‘ یہاں تک کہ اس

آدمی نے آپ کی ناراضگی اور منہ پھیرنا معلوم کرلیا' اس نے یہ شکایت اپنے ایک ساتھی سے کی تو اس نے قبّہ (بلند عمارت) کے معاملے میں اسے خبر دی' وہ واپس لوٹا اور اس عمارت کو گرادیا' یہاں تک کہ اس کو زمین کے برابر کردیا' رسول اللہ ﷺ ایک دن ادھر سے گزرے تو آپ نے اس عمارت کو نہ دیکھا تو صحابہ کرام سے پوچھا' تو انہوں نے عرض کیا: ''رای صاحبها اعراضك عنه فهدمها'' اس کے مالک نے آپ کا اس وجہ سے منہ پھیرنا دیکھا تو اس نے اسے گرادیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اما ان كل بناء وبال على صاحبه الا مالا الا مالا يعنى مالا بدفيه'' خبردار! یقیناً ہر عمارت اس کے مالک کے لیے وبالِ جان ہے' مگر وہ عمارت جو اس کے لیے ضروری ہے۔ (ابوداؤد)

☆ ''قبة مشرفة'' یعنی بہت بلند اور اعلیٰ عمارت۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بات ہے کہ بغیر ضرورت عمارت بنانا مذموم ہے' وہ قیامت کے دن اس کے مالک پر وبالِ جان ہوگی اور اسی کے مطابق اس کی پوچھ گچھ اور عذاب ہے' اسی طرح ضرورت کے علاوہ عمارت کو لمبا کرنا اور بہت اونچا بنانا مذموم ہے۔

۱۲۶ - فقر اور فقراء کی فضیلت کا بیان

سوال: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے فرمایا: ''ما رايك فى هذا؟'' اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا: ''رجل من اشراف الناس' هذا والله حرى ان خطب ان ينكح' وان شفع ان يشفع'' یہ باوقار آدمی ہے اور اس لائق ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام دیتا ہے تو نکاح کردیا جاتا ہے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو وہ قبول کرلی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے' پھر ایک دوسرا آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ''ما رايك فى هذا'' اس شخص کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس آدمی نے کہا: ''يا رسول الله! هذا رجل من فقراء المسلمين هذا حرى ان خطب الا ينكح'

وان شفع ان لا یشفع' وان قال ان لا یسمع لقوله'' یارسول اللہ! یہ آدمی غریب مسلمانوں میں سے ہے' اس لائق ہے کہ اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام دیتا ہے تو نکاح نہیں کیا جاتا' اگر کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول نہیں کی جاتی اور اگر کوئی بات کہتا ہے تو سنی نہیں جاتی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''هذا خير من ملء الارض من مثل هذا'' یہ شخص اس جیسے زمین بھر لوگوں سے بہتر[1] ہے' یعنی اس باوقار آدمی جیسے لوگوں سے زمین بھر جائے تو ان سب سے یہ غریب آدمی بہتر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: انسان کی قدر و قیمت اس کی محتاجی یا مال داری کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عبادت کرنے کی وجہ سے ہے۔

پس تقویٰ اور پرہیزگاری معیار اور ترازو ہے' نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ فقیر اللہ کے نزدیک زمین بھر مال داروں اور متکبر لوگوں سے افضل و بہتر ہے' اور یہ مقام اس کے دل کی عاجزی اور بارگاہِ خداوندی میں اکثر اوقات حاضر رہنے کی وجہ سے ہے۔

۱۲۷- اللہ کے حکم پر صبر کرنے میں اجرِ عظیم

سوال: میرے لیے شمار کرو کہ مسلمان کس قدر ہو چکے ہیں؟

جواب: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا: ''احصوا لی کم یلفظ الاسلام؟'' میرے لیے شمار کرو کہ مسلمان کس قدر ہو چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! اتخاف علینا ونحن ما بین الست مائة الی السبع مائة'' یارسول اللہ! آپ ہمارے بارے میں دشمن سے ڈرتے ہیں حالانکہ ہم چھ سو سے سات سو کے درمیان ہیں' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''انکم لا تدرون لعلکم تبتلوا'' تم نہیں جانتے! شاید تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ۔ راوی نے بیان کیا: ''فابتلینا حتی جعل الرجل منا لا یصلی الا سرا'' پس ہم اس قدر فتنہ میں مبتلا ہوئے کہ ہم میں سے بعض افراد چھپ کر نماز پڑھتے۔ (مسلم)

[1] یہ حدیث پاک عنوان نمبر ۶۳ پر بھی گزر چکی ہے' یہاں اس باب کے مطابق ہونے کی وجہ سے درج کی گئی ہے۔

فائدہ: اللہ کے حکم کے مطابق صبر کرنے میں اجر عظیم ثواب اور عطاء خداوندی ہے۔

۱۲۸- جو اہل فترت کے بارے میں وارد ہے

سوال: ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟

جواب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ بنی نجار کی دیوار کے پاس ایک خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ ''ان حادت به فكادت تلقيه ''اچانک وہ خچر بدکا' قریب تھا کہ آپ کو گرا دیتا' اور کیا دیکھتے ہیں کہ چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں' آپ نے فرمایا: ''من يعرف اصحاب هذه الاقبر ''ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: ''انا'' میں' حضور نے فرمایا: ''فمتى مات هولاء؟'' یہ کب فوت ہوئے؟ اس آدمی نے عرض کیا: ''ماتوا في الاشراك'' یہ لوگ شرک کرنے کے زمانے میں فوت ہو گئے' حضور نے فرمایا: ''ان هذه الامة المحمدية تبتلى في قبورها' فلو لا الا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذى اسمع منه'' بے شک یہ امت محمدیہ اپنی قبروں میں مبتلائے عذاب ہو گی' اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم مردوں کو قبروں میں دفن ہی نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں وہ عذاب قبر سنا دے جسے میں سنتا ہوں۔

(مسلم اور نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''كادت تلقيه'' عذابِ قبر کی وجہ سے قبروں کے دیکھنے سے نفرت کی' جسے مکلفین کے علاوہ تمام مخلوق دیکھتی ہے۔ ''تبتلى فى قبورها'' سوال و جواب' امتحان اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

فائدہ: اس میں مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(۱) عذابِ قبر کو مکلفین کے علاوہ ساری مخلوق دیکھتی ہے (۲) نبی کریم ﷺ کا عذاب کو دیکھنا آپ کا معجزہ ہے (۳) امت محمدیہ اپنی قبروں میں سوال و جواب' فتنہ اور عذاب میں مبتلا ہو سکتی ہے (۴) اگر نبی کریم ﷺ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ اپنے مردوں کو قبروں میں دفن کرنے سے رُک جائیں گے تو ان لوگوں کے لیے بھی قبروں میں عذاب دیکھ لینے کی

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ ان کو قبر کے عذاب پر مطلع فرما دے جسے وہ دیکھ لیں۔

حدیث کا باقی حصہ: پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "تعوذوا باللّٰہ من عذاب القبر" "قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو" صحابہ نے عرض کیا: "نعوذ باللّٰہ من عذاب القبر" "ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں" حضور نے پھر فرمایا: "تعوذوا باللّٰہ من عذاب القبر" "قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو" صحابہ نے عرض کیا: "نعوذ باللّٰہ من عذاب القبر" "ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں" آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تعوذوا باللّٰہ من الفتن ما ظهر منها وما بطن" "ظاہری اور باطنی فتنوں سے بھی اللہ کی پناہ مانگو۔

فائدہ: نص سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل فترت (دو نبیوں کے درمیان کے زمانے والے) نجات پانے والے نہیں ہیں اور وہ ایمان لانے کے مکلّف ہیں جس کے بارے میں انہوں نے اس رسول سے سنا جو ان سے پہلے تھے۔

جمہور نے کہا ہے کہ اہل فترت نجات پانے والے ہیں اگرچہ انہوں نے دین میں تغیر و تبدل کر دیا ہو کیونکہ آیت سے مراد یہی ہے یہاں تک کہ ان کے لیے رسول بھیجا جائے۔

۱۲۹- دنیادار گناہوں سے نہیں بچتا

سوال: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو پانی پر چلے مگر اس کے پاؤں تر نہ ہوں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "هل من احد يمشي على الماء الا ابتلت قدماه؟" "کیا کوئی ایسا شخص ہے جو پانی پر چلے مگر اس کے پاؤں تر نہ ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: "لا یا رسول اللّٰہ!" "نہیں! اے اللہ کے رسول! حضور نے فرمایا: "كذالك صاحب الدنيا لا يسلم الذنوب" "اسی طرح دنیادار گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔ (بیہقی)

فائدہ: جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے وہ عیبوں سے خالی نہیں رہ سکتا۔ اس حدیث میں دنیا کی خوب صورت چیزوں سے بے رغبتی اور اپنے نامۂ اعمال کو پاک وصاف رکھنے کی امید اور نیکیاں حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔

۱۳۰-اس امت کا آخری گروہ لمبی امیدوں اور بخل سے ہلاک ہوگا

سوال: اے لوگو! کیا تم حیاء نہیں کرتے؟

جواب: حضرت ام الولید بنت عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کی دعوت پر مطلع ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''یا ایھا الناس الا تستحیون؟'' اے لوگو! کیا تم حیاء نہیں کرتے؟ صحابہ نے عرض کیا: ''مم ذاك یا رسول اللّٰہ!'' یا رسول اللہ! کس چیز سے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تجمعون مالا تأکلون وتبنون مالا تعمرون' وتأملون مالا تدرکون' الا تستحیون من ذلك'' تم وہ کچھ جمع کرتے ہو جو کھاؤ گے نہیں' وہ بناتے ہو جو آباد نہیں کرو گے اور وہ امیدیں رکھتے ہو جو تم نہ پاسکو گے' کیا تم اس سے حیاء نہیں کرتے۔ (طبرانی)

فائدہ: اے وہ لوگو! جو مال جمع کرتے ہو کھاتے نہیں اور وہ عمارتیں بناتے ہو' جن کی تمہیں ضرورت نہیں ہے' تمہیں حیاء نہیں آتی اور شرمندگی نہیں ہوتی' اور تم آئندہ کی امید رکھتے ہو اور اس میں غلط قسم کا لالچ کرتے ہو۔

اس حدیث میں امیدوں کو کم کرنے' اللہ تعالیٰ کے حقوق پورا کرنے میں جلدی کرنے' ان کو اچھی طرح ادا کرنے' نیک اعمال کی طرف پوری کوشش کرنے اور نیکی و بھلائی کے پودے لگانے کی ترغیب ہے یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جائیں۔

۱۳۱-آخرت کا حال

سوال: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے ''وانا اطین حائطا لی انا وامی'' میں اور میری والدہ ماجدہ اپنی ایک دیوار کی لپائی کر رہے تھے' حضور نے فرمایا: ''ما ھذا یا عبد اللّٰہ؟'' اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! وھی فنحن نصلحہ'' یا رسول اللہ! یہ بوسیدہ ہوگئی ہے ہم اسے درست کر رہے ہیں' حضور نے فرمایا: ''الامر اسرع من ذلك'' موت کا پیغام اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھتا ہوں۔ (ابوداؤد اور نسائی)

☆ ''انا اطین'' میں اسے بنا رہا تھا اور اس پر گارے کا لیپ کر رہا تھا۔

فائدہ: آخرت کا حال بہت مشکل اور دشوار ہے اور عمارت بنانے اور آباد کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بوسیدہ ہونے سے پہلے جلد ہی (تجھے) کمزوری لاحق ہو جائے گی' اور مسلمان پر لازم ہے کہ خواہشات اور لمبی امید کے ساتھ ساتھ موت کے بارے میں سوچ بچار کرنا مت چھوڑے۔

۱۳۲۔ ابلیس اور اس کے لشکر

سوال: اے عائشہ! تجھے کیا ہے' کیا تو نے غیرت کھائی ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے' تو میں نے اس پر غیرت کھائی' حضور تشریف لائے تو جو میں کر رہی تھی' دیکھ لیا اور فرمایا: ''مالك يا عائشة! اغرت؟'' اے عائشہ! تجھے کیا ہے کیا تو نے غیرت کھائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ''وما لی لا یغار مثلی علی مثلك؟'' اور مجھے کیا ہے کہ میری مثل آپ جیسے پر غیرت نہ کھائے؟ حضور نے فرمایا: ''اقد جاء ك شيطانك؟'' کیا تیرے پاس تیرا شیطان[1] آ گیا ہے' حضرت سیدہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! معی شیطان؟'' یارسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ حضور نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! میں نے عرض کیا: ''ومع کل انسان؟'' اور ہر انسان کے ساتھ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! میں نے عرض کیا: ''ومعك يا رسول اللّٰہ؟'' یارسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''نعم ولكن ربی اعاننی علیه حتی اسلم'' جی ہاں! لیکن میرے رب نے اس معاملہ میں میری مدد فرمائی ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ (مسلم)

فائدہ: رسول کریم ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ ہر انسان کے لیے ایک شیطان ہے' پس انسان کو چاہیے کہ اس سے اللہ کی پناہ مانگتا رہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۱۳۳۔ اعمال کا دارومدار خاتموں کے ساتھ ہے

سوال: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف

[1] یعنی شیطان نے تمہارے دل میں غیرت آنے کا خیال پیدا کر دیا ہے۔

لائے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا: "اتدرون ما هذان الکتابان؟" کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: "لا یا رسول اللّٰہ! الا ان تخبرنا" نہیں! یارسول اللہ! آپ ہمیں خبر دے دیجئے' جو کتاب آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی' اس کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا: "هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا" یہ کتاب تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے' اس میں جنتیوں' ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں' آخر میں ان کی میزان ہے' پس نہ ان میں زیادتی کی جائے گی اور نہ ان سے کمی کی جائے گی' پھر حضور نے اپنے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: "هذا کتاب من رب العالمین' فیه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم' ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا" یہ رب العالمین کی طرف سے کتاب ہے' اس میں دوزخیوں' ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں' پھر آخر میں ان سب کی میزان ہے' پس ان میں نہ زیادتی کی جائے گی اور نہ ان سے کبھی کمی کی جائے گی' آپ کے صحابہ نے عرض کیا: "ففیم العمل یا رسول اللّٰه! ان کان امر قد فرغ منه؟" یارسول اللہ! اگر انجام کار (یعنی نتیجہ لکھنے) سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضور نے فرمایا: "سددوا وقاربوا' فان صاحب الجنة یختم له بعمل اهل الجنة وان عمل ای عمل' وان صاحب النار یختم له بعمل اهل النار وان عمل ای عمل" سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ اعمال جنت پر ہوگا' اگرچہ وہ زندگی بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا' اور دوزخی کا خاتمہ دوزخ والے اعمال پر ہوگا' اگرچہ وہ زندگی بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا: "فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر" تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا' ایک جماعت جنتی ہے اور ایک جماعت دوزخی ہے۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''فی یدہ الیمنی'' اس کو اٹھایا اور اس سے اشارہ کیا۔ ''اجمل علی آخرھم'' ان کے آخر میں بیان یعنی میزان مکمل کر جا۔ ''نبذھما'' اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ اس طرح فرمایا گویا کہ ان سے کسی چیز کو پھینک دیا ہے۔ ''وان عمل ای عمل'' یعنی اس آخری عمل سے پہلے جو کام بھی کیے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ بندوں کے بارے میں حکم کرنے سے فارغ ہو گیا' پس ان میں سے ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ کی آگ سے پناہ عطا فرمائے۔

اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے' ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال کا خاتمہ بہتر اور لا الہ الا اللہ کی شہادت پر ہوگا' لہٰذا مال' اولاد' بیماری' بڑھاپا یا موت وغیرہ میں مصروف ہو کر وقت کے ختم ہو جانے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرنا واجب ہے۔

باب ۲۱: طب کا بیان

۱۳۴ - بیماریوں کی فضیلت اور ان پر صبر کرنا

سوال: اے ام سائب! تجھے کیا ہے کہ تو کانپ رہی ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ' حضرت ام سائب کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''مالك یا ام السائب! تزفزفین؟'' اے ام سائب! تجھے کیا ہے کہ تو کانپ رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''الحمی لا بارك فیھا'' بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ رکھے' آپ نے ارشاد فرمایا: ''لا تسبی الحمی فانھا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید'' بخار کو برا بھلا مت کہو کیونکہ یہ انسان کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔ (مسلم)

☆ ''تزفزفین'' یعنی کانپ رہی ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بخار کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۱۳۵- مجبوراً دوا پلا کر علاج کرنے کی کراہت

سوال: کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم نے آپ (ﷺ) کی بیماری میں آپ کے منہ مبارک میں دوا ڈالی تو حضور ﷺ ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ مجھے دوا نہ پلاؤ' ہم نے عرض کیا: ''کراهية المريض للدواء'' مریض دوا کو ناپسند ہی کرتا ہے' جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''الم انهكم ان تلدونی؟'' کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا: ''كراهية المريض للدواء'' مریض دوا کو ناپسند ہی کرتا ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لا يبقى احد فی البيت الالد وانا انظر الا العباس فانه لم يشهدكم'' گھر میں کوئی شخص میرے سامنے دوا پلانے کے بغیر باقی نہ رہے گا سوائے عباس کے کہ وہ اس میں شریک نہ تھے۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''لدونا'' یعنی ہم نے آپ کی مرضی کے بغیر منہ کی دونوں طرف میں سے ایک جانب سے دوا پلا دی۔ ''كراهية المريض للدواء'' یعنی دوا پینے سے رکنا' دوا کی ناپسندیدگی کی وجہ سے ہے۔ ''لم يشهدكم'' دوا پلانے کے وقت موجود نہ تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بات ہے کہ مریض کو دوا پینے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے اور مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرے اور آپ کے حکم کی پیروی کرے۔

باب ۲۲: جنائز کا بیان

۱۳۶- (شرکیہ) تعویذ گنڈے لٹکانے کی وعید

سوال: تیری خرابی ہو' یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے

بازو پر حلقہ (کپڑا) دیکھا' (راوی کہتا ہے:) میرا خیال ہے کہ حضور نے یہ لفظ بھی فرمائے تھے: "من صفر" پیتل کا' یعنی وہ چوڑی چھلا پیتل کا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ویحك ما هذه" تیری خرابی ہو یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: "من الواهنة" کمزوری کی وجہ سے باندھا ہے' حضور ﷺ نے فرمایا: "اما انها تزيدك الا وهنا انبذها عنك فانك لو مت وهي عليك ما افلحت ابدا" خبردار! یہ تیری کمزوری ہی زیادہ کرے گا' اسے اپنے آپ سے اتار کر پھینک دے کیونکہ اگر تو مر گیا اور یہ تیرے جسم پر ہی ہوا تو تو کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ (احمد اور ابن ماجہ وغیرہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"الواهنة" یہ ایک رگ ہے جو کندھے کو درد میں پکڑ لیتی ہے اور سارا ہاتھ بھی متاثر ہوتا ہے۔ "الا وهنا" مگر کمزوری۔ "انبذها" اس کو اتار پھینک۔ "ما افلحت ابدا" تو جنت کی نعمتوں سے کبھی کامیاب نہ ہوگا (یعنی نہ پا سکے گا)۔

فائدہ: اس حدیث میں تعویذ اور گنڈے لٹکانے سے منع کیا گیا ہے' کیونکہ جو اس کو لٹکاتا ہے وہ ذہن بنا لیتا ہے کہ یہ اسے تکلیف سے بچا لے گا' اور اس حالت میں اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین رکھنے سے رک جائے گا' اور اس کا ایمان کمزور ہو جائے گا اور مرض کے روکنے میں تعویذ اور گنڈے پر عقیدہ رکھنے لگے گا' اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نفع اور نقصان دینے والا ہے۔

ضروری وضاحت: اس حدیث میں تعویذ اور گنڈہ وغیرہ کے پھینکنے کا بیان ہے' وہ اس وجہ سے ہے کہ یہ تعویذ شرکیہ ہوتے تھے' باندھنے والے کا اگر یہ عقیدہ ہو کہ یہ تعویذ اور گنڈہ ہی شفا دیتا ہے اور یہی اس کو بیماری سے محفوظ رکھے گا تو یہ باطل عقیدہ ہے حالانکہ شفاء دینے والی اللہ کی ذات ہے' اس کے بغیر کوئی شفاء نہیں دے سکتا۔

حدیث پاک میں اس کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ان رسول الله ﷺ رخص فی الرقية من الحمة والعين والنملة" رسول اللہ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے' نظرِ بد اور پہلو کے زخم (پھنسیوں وغیرہ) کے جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ (ترمذی)

۱۳۷- عورتوں کو قبروں کی زیارت سے ڈرانا

سوال: تمہیں کس نے بٹھایا ہے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو اچانک عورتوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "ما یجلسکن؟" "تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: "ننتظر الجنازۃ" "ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں" آپ نے فرمایا: "تغسلن؟" "کیا تم غسل دو گی؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں، حضور نے فرمایا: "هل تحملن؟" "کیا تم اٹھاؤ گی؟" انہوں نے عرض کیا: نہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "هل تدلین فیمن یدلی؟" "کیا تم اس کی تدفین کرو گی؟ جس کی تدفین کی جاتی ہے" انہوں نے عرض کیا: نہیں، حضور نے فرمایا: "فارجعن ما ذورات غیر ماجورات" "تم سب واپس چلی جاؤ، تم گناہوں کی مرتکب ہوں گی اجر پانے والی نہ ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

☆ "مازورات" گناہوں کو اٹھانے والیاں، برائیوں کا ارتکاب کرنے والیاں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے ڈرا رہے ہیں کیونکہ بعض عورتیں قبرستان میں حیاء اور ادب کے بغیر اللہ بزرگ و برتر کے خوف کے بغیر ہی چلی جاتی ہیں (یعنی نوحہ بازی، بین کرنا اور بے صبری کا اظہار کرنا شروع کر دیتی ہیں)۔

۱۳۸-

سوال: اے فاطمہ! تجھے تیرے گھر سے کس نے نکالا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت کی تدفین میں شامل تھے، جب ہم فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ اپنے دروازے کے سامنے آئے تو کھڑے ہو گئے، ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت سامنے سے آ رہی ہے، (راوی کہتا ہے:) میرا خیال ہے کہ آپ نے پہچان لیا ہے، جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: "ما اخرجك یا فاطمة! من بیتك؟" "اے فاطمہ! تجھے اپنے گھر سے کس نے نکالا

ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''اتیت یا رسول اللّٰہ! اھل ھذا المیت فرحمت الیھم میتھم او عزیتھم بہ'' یارسول اللہ! میں اس میت والوں کے پاس سے آئی ہوں کہ ان کی میت کی وجہ سے ان کی دلجوئی کروں یا ان کے ساتھ تعزیت کروں اور انہیں تسلی دوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعلك بلغت معھم الکدی'' شاید تم ان کے ساتھ قبرستان میں بھی پہنچی ہو پھر حضور نے اس بارے میں سخت الفاظ بیان فرمائے (یعنی حضور نے فرمایا کہ اے فاطمہ! اگر تو قبرستان میں پہنچ جاتی تو پھر تو بھی ان سخت الفاظ کو سننے والی ہو جاتی)۔ (راوی نے کہا کہ) میں نے حضرت ربیعہ بن سیف سے ''الکدی'' کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق اس کا معنی قبریں ہیں۔ (ابوداؤد اور نسائی)

☆ ''الکدی'' قبرستان۔

فائدہ: گزشتہ مفہوم کے مطابق ہی ہے۔

باب ۲۳: فضائل قرآن کا بیان

۱۳۹ - قرآن میں سب سے عظیم سورت

سوال: کیا میں تجھے قرآن پاک کی سب سے افضل (سورت) کی خبر نہ دوں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک راستہ پر جا رہے تھے کہ آپ (سواری سے) نیچے اترے، آپ کی جانب ایک آدمی بھی اترا، راوی کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ (اس کی طرف) متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''الا اخبرك بافضل القرآن؟'' کیا میں تجھے قرآن کی سب سے افضل سورت کی خبر نہ دوں؟ اس نے عرض کیا: ''بلٰی'' جی ہاں! تو حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○'' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے○

(ابن حبان اور حاکم)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ قرآن کا سب سے افضل حصہ سورۂ فاتحہ ہے۔

۱۴۰۔ قرآن کریم کی عظیم آیت

سوال: اے ابوالمنذر! کیا تو جانتا ہے کہ تیرے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟

جواب: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا ابا المنذر! اتدری ای آیة من کتاب اللّٰہ معك اعظم'' اے ابوالمنذر! کیا تو جانتا ہے کہ تیرے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''اللّٰہ ورسوله اعلم'' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' حضور ﷺ نے فرمایا: ''یا ابا المنذر! ای 'آیة من کتاب اللّٰہ معك اعظم؟'' اے ابوالمنذر! کتاب اللہ کی کون سی سب سے بڑی آیت تیرے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اللّٰہ لا اله الا ھو الحی القیوم'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے۔ راوی نے کہا کہ حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: 'لیھنك العلم یا ابا المنذر!'' اے ابوالمنذر! علم تجھے مبارک ہو۔ (مسلم اور ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث پاک میں یہ بیان ہے کہ قرآن کریم میں سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے' اور اس آیت کے عظمت والی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے جو اصول (اہم نام) ہیں: معبود ہونا' ایک ہونا' زندہ رہنا' علم' بادشاہی' قدرت اور ارادہ اس میں جمع ہیں' اور یہ سات نام ہی اللہ کے ناموں اور صفتوں کے اصل ہیں۔

واللہ اعلم

۱۴۱۔ فضائل قرآن

سوال: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ وادئ بطحان یا وادئ عقیق کی طرف صبح کے وقت جائے تو وہاں سے دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں بغیر گناہ اور قطع رحمی کے لے کر آئے؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم صفہ میں تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او العقیق فیاتی منه بناقتین کوماوین فی غیر اثم باللّٰہ ولا قطع رحم'' تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ صبح کے وقت وادئ بطحان یا وادئ عقیق

کی طرف جائے تو وہاں سے دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں بغیر گناہ یعنی اللہ کے حکم کی نافرمانی اور بغیر قطع رحمی کے لے کر آ جائے؟ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! کلنا نحب ذلک'' یارسول اللہ! ہم میں سے سب لوگ ہی اسے پسند کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلان یغدو احدکم کل یوم الی المسجد فیتعلم' ایتین من کتاب اللّٰہ عزوجل خیر لہ من ناقتین' وثلاث لہ خیر من ثلاث واربع خیر لہ من اربع ومن اعدادھن من الابل'' تم میں سے کوئی آدمی ہر روز کسی مسجد میں جاکر اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیات سیکھنا اس کے لیے تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور ان کی تعداد کے مطابق اونٹنیاں ہیں۔ (مسلم اور ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''الصفۃ'' مسجد میں سایادار جگہ ہے جہاں مسکین لوگ رہتے تھے اور ان کا نام ''ضیوف الاسلام'' یعنی اسلام کے مہمان رکھا گیا ہے۔ ''بطحان'' مدینہ کے اطراف میں ایک جگہ ہے۔ ''العقیق'' مدینہ شریف کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ ''الکوماوین'' ''کوماء'' کا تثنیہ ہے اور یہ بڑی کوہان والی اعلیٰ قسم کی اونٹنی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ قرآن کریم کی دو آیتوں کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو اونٹنیاں حاصل کرنے سے زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ اونٹنیاں مال ہے جو چلا جائے گا اور فنا ہو جائے گا اور قرآن کا ثواب باقی رہنے والا ہے بلکہ ایک آیت پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' اس سے بہتر ہے۔

۱۴۲- ''قل ھو اللّٰہ احد'' پڑھنے کی رغبت دلانا

سوال: کیا تم میں سے کوئی شخص ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز آ جائے گا؟

جواب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلۃ ثلث القرآن؟'' کیا تم میں سے کوئی شخص ایک رات میں ایک تہائی قرآن پاک[1] پڑھنے سے عاجز آ جائے گا' پھر حضور نے فرمایا: ''من قرأ اللّٰہ

---

[1] اس حدیث سے بالکل ملتی جلتی حدیث عنوان ۱۱۷ پر گزر چکی ہے۔ (مترجم)

الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن ''جو شخص ''اللّٰہ الواحد الصمد'' (یعنی قل شریف) ایک مرتبہ پڑھ لے تو گویا اس نے ایک تہائی قرآن پاک پڑھ لیا۔

(ترمذی)

فائدہ: اس حدیث شریف میں ہے کہ ''قل ھو اللّٰہ احد'' ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہے۔

۱۴۳ - سورۂ اخلاص' سورۂ زلزال' سورۂ کافرون اور سورۂ نصر کی فضیلت

سوال: اے فلاں شخص! کیا تو نے شادی کر لی ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو کہا: ''ھل تزوجت یا فلان؟'' اے فلاں شخص! کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: ''لا واللّٰہ یا رسول اللّٰہ! ولا عندی ما اتزوج بہ'' اللہ کی قسم! یارسول اللہ! شادی نہیں کی اور میرے پاس مال و دولت نہیں ہے جس سے میں شادی کرلوں' حضور ﷺ نے فرمایا: ''الیس معک قل ھو اللّٰہ احد؟'' کیا تیرے پاس ''قل ھو اللّٰہ احد'' نہیں ہے؟ یعنی تجھے سورۂ اخلاص یاد نہیں ہے' اس نے عرض کیا: ''بلیٰ'' جی ہاں! حضور نے فرمایا: ''ثلث القرآن'' یہ ایک تہائی قرآن ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''الیس معک اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح؟'' کیا تیرے پاس ''اذاء جاء نصر اللّٰہ والفتح'' نہیں ہے؟ اس صحابی نے عرض کیا: ''بلیٰ'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''ربع القرآن'' یہ چوتھائی قرآن ہے' حضور نے فرمایا: ''الیس معک قل یا ایھا الکفرون؟'' کیا تیرے پاس ''قل یا ایھا الکفرون'' نہیں ہے؟ صحابی نے عرض کیا: ''بلیٰ'' جی ہاں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ربع القرآن'' یہ چوتھائی قرآن ہے' حضور نے فرمایا: ''الیس معک اذا زلزلت؟'' کیا تیرے پاس ''اذا زلزلت'' نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا: ''بلیٰ'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''ربع القرآن تزوج تزوج'' یہ چوتھائی قرآن[1] ہے' شادی

---

[1] ترمذی شریف کی ایک حدیث شریف میں سورۂ زلزال پڑھنے کا ثواب آدھے قرآن کے برابر ہے' چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کر لے شادی کر لے۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"ھل تزوجت" یعنی عورت کے ساتھ نکاح حلال میں داخل ہو گیا ہے۔ "الیس معک" "کیا تجھے یہ سورت یاد نہیں ہے۔" "ثلث القرآن" گویا کہ تو نے تہائی قرآن کے معانی سمجھ لیے ہیں اور اس کی تلاوت کا ثواب حاصل کر لیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں سورۂ اخلاص، زلزال، کافرون اور سورۂ نصر کو یاد کرنے اور تلاوت کرنے کی فضیلت ہے اور اس میں یہ بیان بھی ہے کہ جس کے پاس یہ سورتیں ہیں وہ فقیر اور غریب نہیں ہے بلکہ وہ غنی ہے۔ اس آدمی کی کیا شان ہے جو پورے قرآن کا حافظ ہے، بلاشک وشبہ وہ اس کثیر و عظیم چیز یعنی قرآن کریم کی وجہ سے تمام لوگوں سے امیر ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے نکاح کا مہر اسی مقدار کو مقرر فرمایا۔

مزید وضاحت: احناف کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کا اتنا حصہ یاد ہونے کی وجہ سے مہر مثل پر نکاح کی ترغیب دلائی ہے۔ واللہ اعلم

۱۴۴- سورۂ بقرہ کی فضیلت

سوال: اے فلاں آدمی! تیرے پاس کیا ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے افراد پر مشتمل ایک لشکر بھیجا، آپ نے انہیں قرآن پڑھنے کے لیے کہا، ان میں سے ہر آدمی نے قرآن کا وہ حصہ پڑھا جو اسے یاد تھا، آنحضرت ﷺ ایک کم عمر آدمی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "ما معك يا فلان؟" اے فلاں فلاں آدمی! تجھے کیا یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: "معي كذا وكذا وسورة البقرة" مجھے فلاں فلاں سورتیں اور سورۂ بقرہ یاد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "امعك سورة البقرة؟" کیا تجھے

(حاشیہ صفحہ سابقہ) جو آدمی سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لیے نصف قرآن کے برابر ہوگی، جو سورۂ کافرون پڑھے گا اس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے، یہ حدیث غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ (مترجم)

سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! حضور نے فرمایا: ''فاذهب فانت امیرهم'' جاؤ! تم ان کے امیر ہو۔ ان معزز اور باوقار لوگوں میں سے ایک نے کہا: ''واللّٰه یا رسول اللّٰه! ما منعنی ان اتعلم سورة البقرة الاخشية ان لا اقوم بها'' اللہ کی قسم! میں نے سورۂ بقرہ صرف اس لیے نہیں سیکھی (یاد کی) کہ اس کے ساتھ میں کھڑا نہ ہوسکوں گا' یعنی میں نوافل میں یہ سورت پڑھتے ہوئے کھڑا نہ ہو سکوں گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تعلموا القرآن فاقرؤوه واقرئوا' فان مثل القرآن لمن تعلمه فقرأه وقام به ' کمثل جراب محشو مسكا يفوح بريحه كل مكان' ومثل من تعلمه فيرقد وهو في جوفه كمثل جراب وكئ على مسك'' قرآن سیکھو اور اسے پڑھو' اور اسے پڑھو کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھے اور اس کے ساتھ قیام کرے' اس کے لیے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے' اور جو قرآن پڑھنا سیکھے لیکن اسے سینے میں لیے سوتا رہے تو اس کی مثال (چمڑے کے) اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''فاستقرأهم'' یعنی ہر ایک سے مطالبہ کیا کہ جو جو قرآن کا حصہ اسے یاد ہے' وہ اسے پڑھے۔ ''وكئ على مسك'' یعنی کستوری بھر دی گئی اور اس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔

فائدہ: اس حدیث پاک میں یہ بیان ہے کہ سورۂ بقرہ کی بہت شان ہے کیونکہ بہت سے علوم' شرعی مسائل' سابقہ خبروں اور الٰہیات پر مشتمل ہے' جس پر دوسری سورتیں مشتمل نہیں ہیں۔

باب ۲۴- فضائل صحابہ

۱۴۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت

سوال: یہ کس نے رکھا ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے' ''فوضعت وضوءا'' تو میں نے وضو کے لیے پانی رکھ دیا' حضور باہر تشریف لائے

تو فرمایا: ''من وضع هذا؟'' یہ کس نے رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''ابن عباس'' ابن عباس نے (رکھا ہے) حضور نے فرمایا: ''اللهم فقهه'' اے اللہ! اسے فقیہ بنا دے۔ (مسلم)

☆ ''وضعت له وضوءا'' یعنی وہ پانی جس سے وضو کیا جاتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جب دیکھا کہ حضرت ابن عباس اچھے اُمور جوان کے ذمے ہیں انہیں اچھی طرح سے قائم رکھتے ہیں تو ان کے لیے دعا کی کہ اے اللہ! ان کو فقیہ بنا دے یعنی ان کو دین کی فقاہت سکھا دے یہ بہت اچھی دعا تھی کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام لوگوں سے زیادہ قرآن جاننے والے تھے۔

۱۴۶۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کی فضیلت

سوال: تو کیوں رو رہی ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے تو وہ رونے لگیں نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں حضور نے فرمایا: ''ما يبكيك؟'' تو کیوں رو رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''قالت لی حفصة انی بنت يهودی'' مجھے حفصہ نے کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''انك لابنة نبی وان عمك لنبی وانك لتحت نبی ففیم تفخر علیك ثم قال اتقی الله یا حفصة'' تو نبی کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی کے نکاح میں ہے کس بات میں وہ تجھ پر فخر کر رہی ہے پھر حضور نے فرمایا: اے حفصہ! اللہ سے ڈر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ سے خبر پہنچی ہے کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ ''نحن اکرم علی رسول الله ﷺ من صفية نحن ازواجه وبنات عمه'' ہم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک صفیہ سے زیادہ معزز ہیں ہم حضور کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ بات آپ سے کر دی تو آپ نے فرمایا: ''الا قلت فكيف

تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی ہارون وعمی موسٰی ''تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے کس طرح بہتر ہو کہ میرے خاوند حضرت محمد ﷺ ہیں اور میرے والد حضرت ہارون علیہ السلام اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: حضرت صفیہ، حیی بن اخطب خیبر کے مالک کی بیٹی تھیں، جب صحابہ نے خیبر کو فتح کیا تو حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں، یہ نبی کریم ﷺ کے حصہ میں آئیں تو حضور نے ان کو آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا۔ (اللہ ان سے راضی ہو)

اور جب وہ باتیں حضور نے سنیں جو انہیں کہی گئیں تو آپ نے فرمایا کہ تو نبی کی بیٹی ہے اور وہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں اور تیرے چچا بھی نبی اور رسول ہیں اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، ان پر ہزار ہزار سلام ہو! اور تو نبی کے نکاح میں ہے اور وہ حضرت محمد ﷺ ہیں، تیری مثل انسان پر ان کا کوئی فخر نہیں ہے اور نہ ہی اس سے بڑا کوئی فخر ہے۔

پس ان کا نسب حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے متصل ہے، اللہ تعالیٰ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو اور ان کو راضی رکھے۔ آمین

باب ۲۵: قیامت، جنت اور دوزخ کا بیان

۱۴۷۔ جہنم کی گہرائی کی دوری کا بیان

سوال: تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ہم نے کسی چیز کے گرنے کی سخت آواز سنی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اتدرون ما ھذا؟'' کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ''اللّٰہ ورسولہ اعلم'' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: ''ھذا حجر ارسلہ اللّٰہ فی جہنم منذ سبعین خریفًا، فالان حین انتھی الی قعرھا'' یہ ایک پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال سے جہنم میں پھینکا ہوا تھا، وہ اب اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''وجبۃ'' گرنے کی آواز۔ ''والوجبۃ'' دھماکے کے ساتھ گرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ وہ پتھر جسے اللہ بزرگ و برتر نے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا تھا' اب یہ اپنی گہرائی کو پہنچا ہے تو ایک حرکت پیدا ہوئی اور ایک سخت آواز ظاہر ہوئی اور یہ جہنم کی بہت زیادہ گہرائی کا بیان ہے۔

باب ۲۶: تفسیر کا بیان

۱۴۸ - سورۂ یاسین

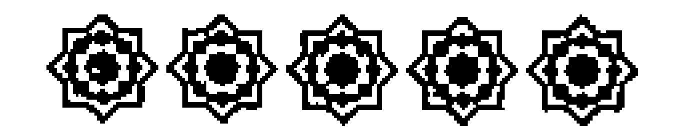
سوال: اے ابوذر! کیا تو جانتا ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں غروبِ آفتاب کے وقت مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا ابا ذر! اتدری این تغرب الشمس؟'' اے ابوذر! کیا تو جانتا ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اللّٰہ ورسوله اعلم'' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش' فتستاذن' فیوذن لها' ویوشك ان تسجد فلا یقبل منها' وتستاذن فلا یؤذن لها' فیقال له ارجعی من حیث جئت' فتطلع من مغربها' فذلك قوله والشمس تجری لمستقرلها ذلك تقدیر العزیز العلیم○'' وہ چلتا جاتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے' پھر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے اور وہ سجدہ کرنے کے قریب ہوتا ہے تو اس سے یہ قبول نہیں کیا جاتا' اور وہ اس کے بعد اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی' پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے' وہیں واپس چلا جا کہ یہ مغرب سے طلوع ہوگا' یہی اللہ کا ارشاد ہے: اور سورج اپنے مقررہ راستے پر گردش کرتا ہے' اور یہ اسی کا معین کردہ انداز ہے جو طاقت ور اور دانا ہے○ (بخاری اور ترمذی)

فائدہ: پس وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے یعنی سجدہ کرنے والوں کی طرح اپنے رب کی اطاعت

کرتا ہے اور چلتا ہے' یہاں تک کہ آدھی رات کے وقت چوتھے آسمان تک پہنچ جاتا ہے تو یہ عرش سے بہت دور پہنچ جاتا ہے اور اپنے رب کو سجدہ کرتا ہے اور اپنی عادت کے مطابق مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے' جب بڑی نشانی (قیامت) کا وقت آ جائے گا اور سورج سجدہ کرنے اور اجازت مانگنے کا ارادہ کرے گا تو اسے اجازت نہیں دی جائے گی' بلکہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے تو آیا ہے' وہیں لوٹ جا' وہ واپس لوٹ جائے گا اور مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا' اسی کے مطابق اللہ کا ارشاد ہے: ''والشمس تجری لمستقرلها'' اور سورج اپنے مقررہ راستے پر گردش کرتا ہے۔

''الحمد للہ کہ جلد اوّل کا ترجمہ تکمیل کو پہنچا''۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ از مؤلف

ایک فقیر بندے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک معمولی سی کاوش ہے' میں اسے اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تا کہ وہ بھی معمولی سی کوشش سے اپنے مطلوب و مقصود کو پالیں۔

اور یہ تحقیق جو رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ کی صورت میں ترتیب دی گئی ہے' یہ رسول اللہ کے صحابہ کرام (اللہ ان سے راضی ہو اور ان سب کو بھی راضی رکھے) کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے (بیان فرمائی ہے)۔

یہ فتوے زندگی کے ان مختلف شعبہ جات پر مشتمل ہیں جن سے ان مسلمان بھائیوں میں سے کسی کو بھی چارہ نہیں ہے اور ان سب حضرات کو ان کی حاجت و ضرورت ہے۔

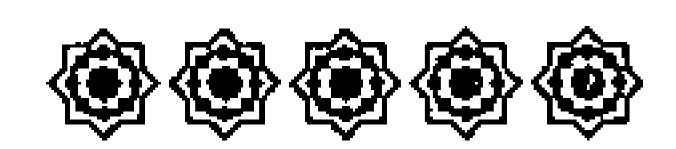
یہ تحقیق صرف حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی احادیث صحیحہ منتخبہ سے ترتیب دی گئی ہے' جو ان سوالات کے جوابات ہیں جو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے ملاقات کے وقت کیے تھے' جس طرح سلف صالحین حضرات اپنے قائد' اپنے پیشوا' اپنے استاذ' اپنے ناصح اور وصیت و نصیحت کرنے والے سے (دریافت کرتے ہیں)' اور رسول اللہ ﷺ تو ان سب سے زیادہ عظمت و شان والے ہیں (یعنی رسول اللہ سے صحابہ کرام کا پوچھنا تو بدرجہ اولیٰ بہتر ہے)۔

اور اس سے میرا مقصد صرف آسانی' سہولت اور (مناسب) ترتیب مہیا کرنا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہدایت کے راستے سکھا دے اور ہمیں ہمیشہ ہمیشہ صحیح راستہ کی اتباع کی توفیق عطا فرما دے' نیز ہمیں لغزشوں اور خطاؤں سے محفوظ فرما لے اور اگر ہم بھول جائیں یا گناہ کر بیٹھیں تو ہم سے مواخذہ نہ فرمائے اور جو کچھ ہمارے ہاتھوں

نے کمایا ہے (گناہ کیے ہیں) وہ ہمیں معاف فرمادے۔

سلمان نصیف الدحدوح



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱ : اسلام اور ایمان کا بیان

۱ ۔ بہترین اسلام

سوال: کون سا اسلام بہتر ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ''ای الاسلام خیر؟'' کون سا اسلام بہتر ہے؟ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''تطعم الطعام، وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف'' تو کھانا کھلائے اور (ہر شخص کو) سلام کرے خواہ تو اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

(اصحابِ خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ای الاسلام خیر'' یعنی اسلام میں زیادہ ثواب والے کون کون سے کام ہیں؟۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے سائل کو کھانا کھلانے اور سلام عام کرنے کا جواب دیا ہے کیونکہ ان دونوں کا فائدہ مخلوق کی طرف لوٹتا ہے اور ان دونوں سے زمین میں امن وامان کی فضا قائم ہوتی ہے۔

۲ ۔ دین خیر خواہی (کا نام) ہے

سوال: کس کی خیر خواہی کریں؟

جواب: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''الدین النصیحۃ'' دین خیر خواہی (کا نام) ہے، ہم نے عرض کیا: ''لمن؟'' کس کی (خیر خواہی کریں)؟ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم'' اللہ تعالیٰ کی (خیر خواہی) اس کی کتاب کی، اللہ کے رسول کی، ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔ (اصحابِ خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"الدین النصیحۃ" یعنی اس کا دارومدار نصیحت پر ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ دین کا دارومدار خیر خواہی پر ہے' اللہ تعالیٰ کی (خیر خواہی) اس پر ایمان لانے' لازمی طور پر اس کے شکر ادا کرنے پر قائم رہنے اور لوگوں کو اس کی طرف رغبت دلانے کے ساتھ ہے۔ اس کی کتاب کی (خیر خواہی) اسے سیکھ کر اس پر عمل کرنے اور لوگوں کو اس کی ہدایت کرنے کے ساتھ ہے۔ اس کے رسول کی (خیر خواہی)' ان کی اتباع اور ہر چیز میں ان کی مدد کرنے سے ہے یعنی ان کے ہر حکم کو ماننے اور لوگوں میں اسے عام کرنے سے ہے۔ ائمہ مسلمین کے ساتھ خیر خواہی' ان کا احترام کرنے اور ان کے ان احکام کی فرماں برداری کرنے کے ساتھ ہے جن سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے' اور عام لوگوں کی خیر خواہی اس میں ہے کہ ان کی ایسی راہنمائی کی جائے جس میں ان کی دنیا و آخرت کی سعادت ہے۔

۳- ایمان زیادہ اور کم ہو جاتا ہے اور وسوسہ اس کو نقصان نہیں دیتا

سوال: یارسول اللہ! ہمیں کیا ہے کہ ہم اکثر دوزخی ہیں؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "یا معشر النساء تصدقن واکثرن الاستغفار فانی رایتکن اکثر اھل النار" اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے کثرت کے ساتھ تمہیں دوزخی دیکھا ہے' ان میں سے ایک عورت نے فصیح انداز میں عرض کیا: "وما لنا یا رسول اللہ اکثر اھل النار؟" یارسول اللہ! ہمیں کیا ہے کہ ہم اکثر دوزخی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تکثرن اللعن وتکفرن العشیر' وما رایت من ناقصات عقل و دین اغلب لذی لب منکن" تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے کسی عقل والے کو تم سے زیادہ ناقص عقل اور ناقص دین والا نہیں دیکھا' اُس عورت نے کہا: "یا رسول اللہ وما نقصان العقل و الدین؟" یارسول اللہ! عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اما نقصان العقل فشھادۃ امراتین تعدل شھادۃ

رجل، فهذا نقصان العقل وتمكث الليالي ما تصلي وتفطر في رمضان، فهذا نقصان الدين "ایک آدمی کی گواہی کے برابر دو عورتوں کی گواہی ہے یہ عقل کا نقصان ہے اور تم ماہواری کے (دنوں اور) راتوں میں نہ نماز پڑھ سکتی ہو، نہ رمضان میں روزے رکھ سکتی ہو، یہ دین کا نقصان (کمی) ہے۔

اور بخاری شریف کی عبارت ہے کہ "اليس اذا حاضت لم تصل وتصم" کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آ جاتا ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے، ان عورتوں نے عرض کیا: "بلٰی" جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فذلك من نقصان دينها" یہ ان کے دین کی کمی ہے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"اکثر اهل النار" زیادہ دوزخی دیکھیں، جب معراج کی رات ان کی طرف نظر فرمائی۔

"جزلة" فصیح و بلیغ انداز میں۔

"اللعن" لعن طعن کرنا اور برا بھلا کہنا۔

"وتكفرن العشير" یعنی خاوند، اس کی نعمت و احسان کو چھپاتی ہو اور کم چیز کا انکار کر دیتی ہو۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جواب دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ عورتوں کے دوزخی ہونے کے اکثر اسباب یہ ہیں کہ وہ گالی گلوچ اور لعن طعن کثرت سے کرتی ہیں اور شادی والے گھر (یعنی خاوند کے گھر) میں اسباب کے کم ہونے کی وجہ سے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہیں۔

مزید وضاحت: احناف کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اعمال میں سستی یا نیک اعمال کم ہونے سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور نیک اعمال پابندی کے ساتھ کرنے سے ایمان مضبوط ہو جاتا ہے، گھٹتا بڑھتا نہیں ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عورت کے دین اور عقل کی کمی بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ" اگر دو آدمی نہ ہوں تو ایک آدمی اور دو عورتیں ہوں، گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو۔ لیکن دین کا نقص تو وہ حیض کی طرف (بھی) لوٹتا ہے جو عورت کو نماز اور روزے

سے منع کرتا ہے۔

٤ - کلمہ طیبہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
"ما من احد یشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدًا رسول اللّٰہ صدقًا من قلبہ ' الا حرمہ اللّٰہ علی النار" جو شخص سچے دل سے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ انہوں (حضرت معاذ بن جبل) نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ افلا اخبر بہ الناس فلیستبشروا؟" یارسول اللہ! کیا میں اس کی خبر لوگوں کو نہ دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذا یتکلوا" تب وہ بھروسا کر لیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے اس کی خبر دی یعنی اگر میں نے یہ بات لوگوں تک نہ پہنچائی تو گناہ گار ہو جاؤں گا۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"من قلبہ" اس پر ایمان لاتے ہوئے اور خلوص رکھتے ہوئے (دل سے یقین رکھے)۔
"علی النار" یعنی ہمیشہ کی آگ۔
"تاثما" گناہ سے نکلتے ہوئے یعنی علم کو چھپانے کے گناہ سے بچنے کے لیے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس حدیث میں خبر دی ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے ہمیشہ کی آگ ہر اس شخص پر حرام کر دی ہے جس نے سچ جانتے ہوئے یقین رکھتے ہوئے اور خلوص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
نبی کریم ﷺ کو یہ خدشہ ہوا کہ اگر مسلمانوں کو اس بات کا علم ہو گیا تو وہ اس پر بھروسا کر لیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔

۵ -

سوال: کون سا عمل افضل و بہتر ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ''ای العمل افضل؟ ''کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان باللّٰہ ورسولہ'' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' عرض کیا گیا: ''ثم ماذا'' پھر کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا: ''الجهاد في سبيل اللّٰه'' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کیا گیا: ''ثم ماذا'' پھر کیا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''حج مبرور'' مقبول حج۔ (بخاری' مسلم' ترمذی)

فائدہ: جب نبی کریم ﷺ سے دین کے اُمور میں سے کسی ایسے امر کے بارے میں سوال کیا گیا جو واجب اور ضروری ہے اور درجہ کے لحاظ سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے' تو آپ نے فرمایا: ''الایمان باللّٰہ ورسولہ'' اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانا' کیونکہ ہر انسان سے سب سے پہلے شہادت طلب کی جاتی ہے اور یہ شہادت دارین (دنیا و آخرت) میں مسلمان کی سعادت و خوش بختی کی ضامن ہوتی ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسرے درجے میں جہاد فی سبیل اللہ بیان فرمایا کیونکہ جہاد میں اللہ کے دین کی اشاعت اور اس کے کلمہ کو بلند کرنا اور لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لانا ہوتا ہے۔

اور تیسرے درجے میں حج مبرور آتا ہے کیونکہ یہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۶-

سوال: یارسول اللہ! دو واجب کرنے والی چیزیں کون سی ہیں؟

جواب: حضرت جابر کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما الموجبتان'' یارسول اللہ! دو واجب کرنے والی کون سی چیزیں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من مات لا یشرك باللّٰہ شیئا دخل الجنة' ومن مات یشرك باللّٰہ شیئا دخل النار'' جو شخص مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اس طرح مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ (مسلم)

فائدہ: جب نبی کریم ﷺ سے ان دو خصلتوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں سے

ایک جنت واجب کرتی ہے' اور دوسری دوزخ میں داخل ہونے کو واجب کرتی ہے' تو آپ نے جواب دیا کہ جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرایا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے۔

-۷

سوال: یارسول اللہ! کیا اہل جنت کو دوزخ والوں میں سے پہچانا جا سکے گا؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ! اعلم اھل الجنۃ من اھل النار؟'' یارسول اللہ! کیا اہل جنت کو دوزخ والوں سے پہچانا جا سکے گا؟ آپ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! عرض کیا گیا: ''ففیم[1] یعمل العاملون؟'' عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل میسر لما خلق لہ'' ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: جب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا اہل جنت کو اہل دوزخ سے پہچانا جا سکے گا تو رسول اللہ نے ''نعم'' جی ہاں کے ساتھ جواب دیا' اور جب آپ سے سوال کیا گیا کہ ''لم یعمل العاملون؟'' عمل کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان کل انسان میسر ومسھل للعمل الذی خلق لہ'' بے شک ہر انسان کے لیے وہ عمل آسان اور سہل کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے' پس خوش بخت کے لیے اہل سعادت کے عمل آسان کر دیے گئے اور بد بخت کے لیے اہل شقاوت کے عمل آسان کر دیے گئے ہیں' یعنی مطلوب وہ عمل ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

---

[1] اس حدیث میں مسلم شریف کے الفاظ ''ففیم یعمل'' ہیں اور بخاری شریف میں ''لم یعمل'' کے الفاظ ہیں۔ مؤلف نے حدیث بیان کرتے ہوئے مسلم شریف والے الفاظ بیان کیے ہیں اور فائدہ میں بخاری شریف والے الفاظ لکھ دیے ہیں' ترجمہ دونوں کا ملتا جلتا ہے۔ (مترجم)

۸ - کفار کی اتباع

سوال: یارسول اللہ! یہود اور نصاریٰ؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرًا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لا تبعتموھم''تم پہلی امتوں کی اس طرح پیروی کرنے لگو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور گز گز کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں گئے ہوں گے تو تم ان کی پیروی کرو گے'ہم نے عرض کیا:''یا رسول اللّٰہ! آلیھود والنصاریٰ؟''یارسول اللہ! یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کریں گے؟ آپ نے فرمایا:''فمن؟''اور کون ہوسکتا ہے؟

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا:''یا رسول اللّٰہ! کفارس والروم؟'' یارسول اللہ! فارس اور روم والوں کی طرح؟ آپ نے ارشاد فرمایا:''ومن الناس الا اولئك؟''کیا ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہیں؟ (بخاری، مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''سنن الذین من قبلکم''ان کی بُری اور گمراہ کرنے والی عادتیں جو تم سے پہلے لوگ تھے۔

''شبرا بشبر وذراعا بذراع''یعنی ہر چیز میں قدم بہ قدم (پیروی کریں گے)۔

''الضب''گوہ۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں خبر دی ہے کہ بعض مسلمانوں کو عنقریب ہر چیز میں کفار کی تقلید اور پیروی حاصل ہو جائے گی کہ قدم بہ قدم ان کی پیروی کریں گے یہاں تک کہ اگر کفار گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو یہ بھی ان کی پیروی کریں گے اور یہ تقلید و اتباع میں ان کی انتہاء ہوگی اور یہ بہت بُری اور مردود بات ہے۔

۹ - کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا

سوال: یارسول اللہ! اور کون انکار کرے گا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "کل امتی یدخلون الجنة الا من أبٰی "میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے کہ جس نے انکار کیا' صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ومن یأبٰی" یارسول اللہ! اور کون انکار کرے گا؟ رسول اللہ نے فرمایا: "من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد أبٰی "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری)

فائدہ: صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین سوال کر رہے ہیں کہ کیا مسلمانوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو جنت میں داخل ہونا پسند نہیں کرتے تو ان کو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ جو (نبی پاک کی) اطاعت نہیں کرے گا وہی جنت میں داخل ہونے کا انکار کرے گا۔

-۱۰-

سوال: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں آئے تو فرمایا: "السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللّٰہ بکم لاحقون "اے مؤمن قوم کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور یقیناً ہم بھی ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں" "وددت انا قدر أینا اخواننا "میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں' صحابہ نے عرض کیا: "اولسنا اخوانك یا رسول اللّٰہ" یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد "تم میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو دوری یا موت کی وجہ سے مجھے نہیں مل سکے' صحابہ نے عرض کیا: "کیف تعرف من لم یات بعد من امتك یا رسول اللّٰہ؟" یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو آپ کی امت میں سے آپ سے نہیں ملے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ارایت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم الا یعرف خیله "بتلاؤ کہ اگر کسی شخص کے سفید پیشانی والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: "بلٰی یا رسول اللّٰہ" جی ہاں!

یارسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فانهم ياتون غرا محجلين من الوضوء وانا فرطهم على الحوض' الا ليزادن رجال عن حوضى كما يذاد البعير الضال اناديهم الا هم! فيقال انهم قار بدلوا بعدك فاقول سحقا سحقا" وہ یعنی میری امت (میرے حوض) پر آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کرنے کی وجہ سے سفید اور چمک دار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا' اور سنو! بعض لوگ میرے حوض سے اس طرح دور ہوں گے جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ دور کر دیا جاتا ہے' میں انہیں آواز دوں گا: ادھر آؤ' پھر کہا جائے گا: انہوں نے آپ کے وصال کے بعد اپنا دین بدل لیا تھا' پھر میں کہوں گا: دور ہو جاؤ! دور ہو جاؤ! (مسلم' نسائی' بخاری)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جو مسلمان ان کے بعد آئیں گے وہ ان کے بھائی ہوں گے اور انہیں چہروں' ہاتھوں اور پاؤں کی سفیدی سے پہچانا جائے گا' اور جو شخص رسول اللہ کے بعد بدل جائے گا اور صراطِ مستقیم سے دور ہو جائے گا تو اس کے لیے رسول اللہ نے دعائے ضرر فرمائی ہے۔

١١ - اسلام کے اُمور میں سب سے افضل

سوال: یارسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ نے عرض کیا: "يا رسول الله اى الاسلام افضل؟" یارسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "من سلم المسلمون من لسانه ويده" جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ اسلام کے سب سے افضل کاموں میں سے یہ ہے کہ مسلمان کی زبان گالی دینے' برا بھلا کہنے اور لعن طعن کرنے' چغلی کرنے اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے سے محفوظ رہے' اور اس کے ہاتھ سے' اس کی پکڑ اور گرفت سے' اس کی چوری سے اور اس کے علاوہ ان بُرے افعال سے محفوظ رہے جن کو اسلام نے بُرا کہا ہے اور یہ ہر مسلمان پر حرام کیا گیا ہے۔

باب ۲: نیت اور اخلاص کا بیان

۱۲ - شفاعت کی سعادت حاصل کرنے والے

سوال: یارسول اللہ! قیامت کے دن لوگوں میں سے کون سا خوش بخت آدمی آپ کی شفاعت کی سعادت حاصل کرے گا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ من اسعد الناس بشفاعتك یوم القیمة؟'' یارسول اللہ! قیامت کے دن کون سا خوش بخت شخص آپ کی شفاعت کی سعادت حاصل کرے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لقد ظننت یا ابا هریرة الا یسالني عن هذا الحدیث احد اولی منك لما رایت من حوصك علی الحدیث'' اے ابو ہریرہ! میرا گمان ہے کہ تجھ سے پہلے اس بات کا سوال مجھ سے کسی نے نہیں کیا' اس سے میں آپ کی حدیث حاصل کرنے کی خواہش دیکھ رہا ہوں' سنو! ''اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمة من قال لا اله الا اللّٰه خالصًا من قلبه او نفسه'' قیامت کے دن میری شفاعت وہ سعادت مند حاصل کرے گا جو خالصۃً اپنے دل و جان سے ''لا اله الا اللّٰه'' کہے گا۔ (بخاری)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سے جب سب سے زیادہ خوش بخت اور عظیم شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا حصہ پانے والا ہوگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دل کی گہرائیوں سے ''لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه'' کہے گا۔

۱۳ - نیک عمل کو چھپانا

سوال: یارسول اللہ! آدمی عمل کرتا ہے تو اس کو پوشیدہ رکھتا ہے' پھر جب (لوگ) اس پر مطلع ہو جاتے ہیں تو وہ خوش ہوتا ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه الرجل یعمل العمل فیسره' فاذا اطلع علیه اعجبه ذلك'' یارسول اللہ! آدمی عمل کرتا ہے تو اس کو پوشیدہ رکھتا ہے' جب (لوگ) اس پر مطلع ہو جاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''له اجران اجر السر واجر

العلانیۃ ”اس کے لیے دو اجر ہیں‘ ایک اجر (نیک عمل کو) پوشیدہ رکھنے کا اور ایک اجر ظاہر ہونے کا۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو عمل کرتا ہے اور اسے لوگوں سے پوشیدہ رکھتا ہے تاکہ (یہ عمل) خالص اللہ کے لیے ہو‘ پھر جب لوگ اس پر اطلاع پا جاتے ہیں تو وہ ان کی تعریف اور ان کی اقتداء کی وجہ سے خوش ہوتا ہے تو اس کے لیے عمل کو چھپانے اور ظاہر ہو جانے کی وجہ سے دو اجر ہیں۔

۱۴۔ اپنے اعمال میں دکھاوا کرنے والے

سوال: یارسول اللہ! ”جُبُّ الحزن“ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”تعوذوا باللّٰہ من جب الحزن“ جب الحزن سے اللہ کی پناہ مانگو‘ صحابہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللّٰہ وما جب الحزن“ یارسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”واد فی جھنم تتعوذ منہ جھنم کل یوم مائۃ مرۃ“ یہ جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی ہر ایک دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے‘ ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللّٰہ ومن یدخلہ؟“ یارسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”القراء المراؤون باعمالھم“ وہ قُرّاء جو اپنے اعمال میں دکھاوا اور ریاء کرتے ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب الحزن جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم کے خازن بھی ہر ایک دن میں سو سو مرتبہ پناہ مانگتے ہیں‘ اور رسول اللہ نے فرمایا: جو لوگ اس میں داخل ہوں گے وہ قراء حضرات ہیں جن کے قراءت کرنے کا مقصد لوگوں کو راضی کرنا ہوتا ہے اور اللہ کو بھول جاتے ہیں جس نے قرآن نازل فرمایا ہے‘ انہوں نے اللہ کو بھلایا تو اللہ نے ان کو نظر انداز کر دیا۔

۱۵۔ خالص عمل ہی قبول ہوتا ہے

سوال: اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو جہاد کرتا ہے تو اجر و ثواب اور لوگوں میں (اپنا) تذکرہ بھی چاہتا ہے‘ اس کے لیے کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوامامہ کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: "ارایت رجلا غزا یلتمس الاجر والذکر مالہ؟" اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو جہاد کرتا ہے تو اجر و ثواب اور (لوگوں میں اپنا) تذکرہ بھی چاہتا ہے اس کے لیے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا شیء لہ ' ثم قال ان اللّٰہ عزّوجل لا یقبل من العمل الا ما کان خالصًا وابتغی وجھہ" اس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے' پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر اسی عمل کو قبول کرتے ہیں جو خلوص والا ہو اور اس سے اللہ کی رضا طلب کی جائے۔

(ابوداؤد' نسائی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے اس آدمی کو اجر سے محروم کر دیا ہے جو دشمن سے اس لیے جنگ کرتا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر سے ثواب بھی حاصل کرے اور اچھی سیرت کی شہرت اور بہت زیادہ اجر سے (لوگوں میں) اچھے ذکر کا طالب بھی بنے کیونکہ اس نے اپنے جہاد میں شرک کیا ہے اور اپنے اس عمل سے صرف اللہ کی محبت' اس کے دین کی مدد اور دین کی سربلندی کا قصد نہیں کیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو رد کر دیا ہے کیونکہ وہ شرکاء سے بے نیاز ہے۔

۱٦ - جہاد کس نیت سے کرے؟

سوال: یارسول اللہ! مجھے جہاد اور غزوہ کے بارے میں خبر دیجئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ اخبرنی عن الجھاد والغزو" یارسول اللہ! مجھے جہاد اور غزوہ کے بارے میں خبر دیجئے' آپ نے ارشاد فرمایا: "یا عبد اللّٰہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللّٰہ صابرًا محتسبًا' وان قاتلت مرائیا مکاثرًا بعثک اللّٰہ مرائیا مکاثرا' یا عبد اللّٰہ بن عمرو علی ای حال قاتلت وقتلت بعثک اللّٰہ علی تلک الحال" اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو صبر کا پھل پانے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے جنگ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی تجھے صبر کرنے والا اور ثواب پانے والا بنا کر اٹھائے گا' اور اگر تو دکھاوے کے لیے زیادہ بہادری دکھانے اور زیادہ مال کی

چاہت کے لیے جنگ کرے گا تو اللہ تجھے ریا کار اور زیادہ مال چاہنے والا بنا کر اٹھائے گا' اے عبداللہ بن عمرو! جس حال پر تو جنگ کرے گا' اللہ تعالیٰ تجھے اسی حال میں اٹھائے گا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جہاد اور غزوہ کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بندۂ مسلم جو اپنا عمل خالص اللہ کے لیے کرتا ہے اور پریشانی میں اپنے آپ کو مبتلا کر کے اللہ بزرگ و برتر سے ثواب کا طالب بن کر جنگ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو صبر کا پھل پانے والا' ثواب پانے والا بنا کر اٹھائے گا اور جو شخص لوگوں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرتا ہوا جنگ کرتا ہے تاکہ لوگ اس کی اچھائی (بہادری) بیان کریں' وہ عزت اور بلندی کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ریا کار اور مال کی کثرت کا طالب بنا کر اٹھائے گا' اور اس کے لئے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔

باب ۳: علم کا بیان

۱۷ - طالب علم فرشتوں کے پَروں کے جھرمٹ میں

سوال: یارسول اللہ! میں آیا ہوں تاکہ علم حاصل کروں۔

جواب: صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' رسول اللہ اس وقت مسجد میں اپنی سرخ چادر سے تکیہ لگائے ہوئے تھے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ انی جئت اطلب العلم'' یارسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں تاکہ علم حاصل کروں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرحبا بطالب العلم' ان طالب العلم تحفه الملائكة باجنحتها ركب بعضهم بعضًا حتى يبلغوا السماء الدنيا من محبتهم لما يطلب'' طالب علم کو خوش آمدید! یقیناً طالب علم کو فرشتے اپنے پَروں میں گھیر لیتے ہیں اور ایک دوسرے پر ہجوم کر لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں' (یہ کام) ان کی اس چیز کی محبت کی وجہ سے ہے جسے وہ شخص طلب کر رہا ہے یعنی فرشتے چونکہ علم سے محبت رکھتے ہیں' اس وجہ سے طالب علم سے بھی محبت کرتے ہیں۔ (احمد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے طالب علم کو خوش آمدید کہا ہے اور فرمایا ہے کہ بے شک فرشتے طالب علم کو اس کام (علم) کی وجہ سے جو وہ طلب کر رہا ہے' اس سے محبت کرتے ہوئے گھیر لیتے ہیں اور اس کا احاطہ کر لیتے ہیں' اور یہ حدیث علم کے طلب کرنے کی اہمیت اور اس کے ثواب پر دلیل ہے۔

۱۸ - خلفائے مصطفیٰ ﷺ

سوال: یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللھم ارحم خلفائی '' اے میرے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما' ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ من خلفاء ك؟'' یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونها الناس '' جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث بیان کریں گے اور یہ حدیثیں لوگوں کو سکھائیں گے۔ (طبرانی' اوسط)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اس حدیث میں علم اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت ثابت کر رہے ہیں (نیز عالم دین کو اپنا نائب بنانے کے اعزاز سے عزت و عظمت بخش رہے ہیں)۔

باب ٤: طہارت کا بیان

۱۹ - سمندر کے پانی سے وضو کرنا

سوال: یارسول اللہ! ہم سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں' اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں' کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: ''یا رسول اللہ انا نرکب البحر' ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا به عطشنا' افنتوضا بماء البحر؟'' یارسول اللہ! ہم سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں' اگر ہم اس سے وضو کریں

تو پیاسے رہ جاتے ہیں' کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ھو الطھور ماؤہ الحل میتہ" اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مرا ہوا جانور (مچھلی) حلال ہے۔ (اصحابِ سنن)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ سمندر کے نمکین پانی سے وضو کرنا درست ہے کیونکہ سمندر کا پانی پاک ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ اضافہ بھی فرمادیا ہے کہ اس میں مرا ہوا جانور (مچھلی) حلال ہے۔

۲۰۔ جنگلوں کا پانی

سوال: نبی اکرم ﷺ سے اس پانی سے متعلق سوال کیا گیا جو میدانوں اور جنگلوں میں ہوتا ہے اور اس پر سے درندے اور چوپائے گزرتے ہیں؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو میدانوں اور جنگلوں میں ہوتا ہے اور درندے اور چوپائے اس پر سے گزرتے ہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث" جب پانی دو قلے (دو مٹکے) ہو تو وہ ناپاک نہیں سمجھا جائے گا۔

(اصحابِ سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

"عن الماء یکون فی الفلاۃ" یعنی پانی میدان میں ہو تو بار بار درندوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔

"ما ینوبہ من الدواب" مثلاً چوپایوں کا پانی پینا' پیشاب کرنا اور اس میں نہانا۔

"اذا کان" یعنی جب پہنچ جائے۔

"قلتین"، "قلۃ" کا تثنیہ اور یہ بڑا مٹکا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے پانی کا حکم بیان فرمایا ہے' جس میں چوپائے اور درندے گزرتے ہیں کہ جب دو بڑے مٹکے یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پلید نہیں ہوتا' ہاں! اگر اس کا ایک وصف بدل جائے (تو ناپاک ہو جاتا ہے) لیکن جب وہ دو مٹکوں سے کم ہو تو وہ کسی نجاست کے پڑنے سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

ضروری وضاحت: پانی کے اوصاف تین ہیں: (۱) رنگ (۲) بو (۳) مزہ۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جاری پانی ہو یا دہ دردہ حوض کا پانی ہو، جب تک اس کا کوئی وصف بالکل نہ بدل جائے ناپاک نہیں ہوتا، اس سے کم پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ ایک قلہ پانی تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

۲۱-

سوال: یارسول اللہ! میں جنبی ہوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تاکہ اس سے وضو یا غسل کریں تو انہوں نے رسول اللہ سے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جنبی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان الماء لا یجنب'' بے شک پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ (اصحابِ سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''جفنة'' بڑا برتن۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ جنبی کے غسل کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

ضروری وضاحت: اس کا مطلب یہ ہے کہ جنبی اگر ایک بڑے برتن سے پانی لے کر غسل کرے تو وہ باقی بچنے والا پانی ناپاک نہیں ہو جاتا۔

۲۲- نبی کریم کے وضو کے پانی کی برکت

سوال: یارسول اللہ! میراث کس کے لیے ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے، میں بیمار تھا اور بات نہیں سمجھتا تھا، آپ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں بات سمجھنے لگا، میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ لمن المیراث'' یا رسول اللہ! میراث کس کے لیے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انما یرثنی کلالة، فنزلت آیة الفرائض'' میرا وارث کلالہ ہی بنے گا، تو فرائض کی آیت

نازل ہوئی۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

"عقلت" یعنی میری غفلت اور بے ہوشی سے آپ کی برکت سے افاقہ ہو گیا۔

"کلالة" یعنی بہنیں، پس نہ میرا بیٹا ہے نہ والد ہے۔

فائدہ اور حکم: جب رسول اللہ ﷺ سے میراث کے متعلق سوال کیا گیا تو فرائض و میراث کے بارے میں اللہ کا حکم سورۂ نساء: ۱۷۶ میں نازل ہوا: "یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ" وہ آپ سے فتویٰ طلب کرتے ہیں، آپ فرما دیں: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دے رہا ہے۔

۲۳۔

سوال: کیا ہم گدھوں کے پی کر چھوڑے ہوئے پانی سے وضو کر لیں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا: "انتوضا بما افضلت الحمر؟" کیا ہم گدھوں کے پی کر چھوڑے (ہوئے پانی) سے وضو کر لیں؟ آپ نے فرمایا: "نعم وبما افضلت السباع کلها" جی ہاں! اور اس پانی کے ساتھ بھی جو تمام درندے باقی چھوڑ دیں۔ (کتاب الام، بیہقی)

فائدہ اور حکم: گدھوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچ جائے اس سے وضو کرنا صحیح ہے، پس وہ پانی جس کو درندے (پی کر) چھوڑ دیں وہ اپنی پاکیزگی پر باقی رہے گا، جب تک ان درندوں کی پلیدی سے بدل نہ جائے اور اگر بدل جائے تو وہ پلید ہو جائے گا۔

۲۴۔

سوال: ہم میں سے کسی ایک عورت کے کپڑے کو حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: حضرت اسماء کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: "احدنا یصیب ثوبها من دم الحیضة کیف تصنع به" ہم میں سے کسی ایک عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: "تحته ثم تقرصه بالماء ثم تنضحه ثم تصلی فیه" اسے ہاتھ سے رگڑے، پھر انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ اچھی طرح دھوئے، پھر اس پر پانی

چھڑکے اور اسی لباس میں نماز پڑھے۔ (اصحابِ خمسہ)

فائدہ اور حکم: رسول اللہ ﷺ نے اس کپڑے کے بارے میں جواب دیا ہے جس کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے کس طرح پاک کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسے اپنی انگلیوں سے رگڑے' پھر اچھی طرح زور سے پانی کے ساتھ دھو کر نچوڑے' اس کے بعد دوبارہ یہ عمل کرے یہاں تک کہ اس خون کا اثر اور رنگ کا اثر زائل ہو جائے' جب یہ کام تین مرتبہ کر لے اور پھر بھی رنگ باقی رہے تو کپڑے کی وہ جگہ پاک ہو جائے گی' اگر بدبو یا خون کا ذائقہ موجود ہو تو ناپاکی باقی رہتی ہے' اور دوبارہ دھونا ضروری ہے یہاں تک کہ اس کا غالب گمان ہو کہ اس کو کاٹے بغیر اس کا اثر زائل نہیں ہوگا' اس وقت اس کے دقت کے ساتھ زائل ہونے کی وجہ سے یہ اسے معاف کر دیا جائے گا۔ طہارت کے آخری مرحلہ میں اسے پاک کرنے کے لیے اس کو اچھی طرح دھو لے اور اس کپڑے میں ہی نماز پڑھ لے۔

۲۵۔ لعنت والے دو کام

سوال: یارسول اللہ! لعنت والے دو کام کون سے ہیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اتقوا اللاعنین'' لعنت والے دو کاموں سے بچو' صحابہ کرام نے عرض کیا: ''ما اللاعنان یا رسول اللّٰہ؟ '' یارسول اللہ! لعنت والے دو کام کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''الذی یتخلی فی طرق الناس او فی ظلھم'' جو لوگوں کے راستے اور ان کے سائے کی جگہوں میں پاخانہ کرتے ہیں۔ (مسلم' ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان دو کاموں سے پرہیز کریں جو لعنت کو کھینچ لاتے ہیں' اور وہ یہ ہیں: (۱) جو لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرتا ہے یعنی پاخانہ یا دوسرے کام راستہ میں کرتے ہیں (۲) یا ان کے راستے اور ان کی آرام کی جگہوں میں پاخانہ کرتے ہیں۔ ان دونوں کاموں کی وجہ سے ان پر لعن طعن کیا جاتا ہے۔

۲۶۔ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا اور چغلی کھانا

سوال: یارسول اللہ! آپ نے یہ کام کیوں کیا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''انما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر' اما احدھما فکان لا یستتر من البول' واما الآخر فکان یمشی بالنمیمة' ثم اخذ جریدة رطبة فشقھا نصفین فغرز فی کل قبر واحدة'' ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور عذاب[1] کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا' ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا یعنی اپنے جسم اور لباس کو پیشاب سے نہیں بچاتا تھا اور یہ دوسرا تو یہ چغل خوری کیا کرتا تھا' پھر نبی کریم ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اسے کاٹ کر اس کے دو حصے کر دیئے اور ایک ٹہنی ایک قبر پر اور دوسری ٹہنی دوسری قبر پر لگا دی' صحابہ کرام نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ لم فعلت ھذا'' یا رسول اللہ! یہ کام آپ نے کیوں کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعلہ یخفف عنھما مالم ییبسا'' جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی کر دی جائے۔

(اصحاب خمسہ)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے یہ کام اس امید پر کیا ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں سبز رہیں گی' ان دونوں قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی کیونکہ ٹہنیاں جب تک سبز رہیں گی میت کے لیے استغفار کریں گی (یا یہ جو ذکر خدا کریں گی' قبر والوں کو اس سے فائدہ ہوگا)۔

نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے عذاب کا سبب بیان فرمایا ہے' پس ان دونوں میں سے ایک تو پیشاب سے پرہیز اور حفاظت نہیں کرتا تھا بلکہ اس طرح (لاپرواہی کرتا تھا کہ) پیشاب سے صحیح فارغ نہیں ہوتا تھا (کہ اٹھ جاتا) لہٰذا استنجاء کے بعد بھی پیشاب نکل جاتا تھا۔

اور دوسرا شخص تو وہ لوگوں کے درمیان بات چیت کرتا ہوا فساد پھیلاتا پھرتا تھا (یعنی اِدھر کی بات اُدھر کی اور ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر کے دوسرے لوگوں میں لڑائی ڈالتا تھا)۔

---

[1] جن گناہوں سے قبر میں عذاب ہوتا ہے' وہ گناہ معمولی بھی تو نہیں ہیں لیکن رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی نگاہ میں یہ معمولی گناہ ہیں۔

۲۷ - مذی کا بیان

سوال: یارسول اللہ! اگر کپڑے کو مذی لگ جائے تو کیا کروں؟

جواب: حضرت سہل بن حنیف (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں مذی کی وجہ سے شدت اور مشقت برداشت کیا کرتا تھا اور اکثر و بیشتر غسل کیا کرتا تھا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: ''انما یجزئك من ذلك الوضوء ''اس سے صرف وضو ہی تجھے کافی ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ فکیف بما یصیب ثوبی منه ''یارسول اللہ! اگر میرے کپڑے کو مذی لگ جائے تو کیسے پاک کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یکفیك ان تاخذ کفا من ماء فتنضح بها من ثوبك حیث تری انه اصابه'' جہاں تو دیکھے کہ تیرے کپڑے کو مذی لگی ہوئی ہے تو ایک چلّو پانی اس پر چھڑک دو' آپ کے لیے کافی ہے۔ یعنی تھوڑے سے پانی سے دھوڈالو۔ (ابوداؤد' ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا ہے کہ مذی نکلنے کی حالت میں وضو کافی ہے' غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن جس کپڑے کو مذی لگ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کی اس جگہ کو دھولینا کافی ہے۔

ضروری وضاحت: امام ترمذی لکھتے ہیں کہ جس کپڑے کو مذی لگ جائے' اس میں علماء کا اختلاف ہے' بعض کہتے ہیں کہ دھونا ضروری ہے' امام شافعی اور امام اسحاق کا یہی قول ہے (اور یہی بہتر ہے)۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں چھینٹے ماردینا کافی ہیں' یاد رہے کہ اس سے غسل واجب نہیں ہوتا (اس کپڑے کو دھولینا یقیناً زیادہ بہتر ہے' اسے ہی اپنانا چاہیے)۔

۲۸ - چوہا گھی میں گر جائے تو

سوال: رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ گھی میں گر جائے (تو کیا حکم ہے)؟

جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے بارے میں سوال

کیا گیا جو گھی میں گر جائے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''القوها وما حولها وكلوا سمنكم'' چوہا کو اور اس کے اردگرد (والے گھی) کو پھینک دو اور (دوسرے گھی کو کھالو۔

اور ایک روایت میں ہے:

''اذا وقعت الفارة في السمن فان كان جامدًا فالقوها وما حولها' وان كان مائعا فلا تقربوه'' جب چوہا گھی میں گر جائے تو اگر وہ جما ہوا ہو تو چوہے اور اس کے اردگرد والے گھی کو پھینک دو (اور باقی کھالو) اور اگر بہنے والا ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ (یعنی پھینک دو)۔ (مسلم کے علاوہ اصحاب خمسہ)

حکم: جب رسول اللہ سے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا جو جمے ہوئے گھی میں گر جائے تو آپ نے فرمایا: صرف اسے اور اس کے اردگرد والے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کھالیا جائے لیکن جب زندہ نکالا گیا ہو تو نہ ناپاک کرتا ہے اور نہ ہی اسے پھینکنا ہے (یہ جمے ہوئے گھی کا مسئلہ ہے)۔

لیکن جب گھی بہنے والا ہو جس طرح دوسری روایت میں ہے تو وہ اس مردہ کی ناپاکی کی وجہ سے گھی کو ناپاک کر دیتا ہے' جس میں بہنے والا خون ہے' لیکن جس کا خون بہنے والا نہ ہو مثلاً مکھی اور بھڑ تو جب یہ بہنے والے گھی میں مر جائے تو وہ اسے ناپاک نہیں کرتی۔

-۲۹

سوال: رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت (کھانے) سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت براء (رضی اللہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت (کھانے) سے وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''توضؤوا منها'' اس سے وضو کرو' یعنی اونٹ کا گوشت کھالو تو وضو کرو' اور حضور ﷺ سے بکرے کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''لا توضئوا منها'' اس (کے کھانے) سے وضو نہ کرو۔ (ابوداؤد' مسلم' ترمذی)

حکم: اس حدیث شریف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانا' نماز کے وضو کو توڑ دیتا

ہے لیکن بکرے کا گوشت (وضو) نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی چربی پتلی ہوتی ہے بخلاف اونٹ کے (اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد بھی وضو کا حکم احتیاطاً ہے نہ کہ وجوباً)۔

۳۰ - موزوں پر مسح کرنا

سوال: یارسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں؟

جواب: حضرت مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا تو ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ نسیت'' یارسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بل انت نسیت' بھذا امرنی ربی عزوجل'' بلکہ تم بھول گئے ہو' میرے بزرگ و برتر خدا نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حکم: مسافر اور مقیم کے لیے ایک مدتِ معینہ تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ موزے مضبوط اور قدموں کے دھونے کی فرض جگہ کو چھپانے والے اور پاک ہوں اور اس کا پہننا مکمل طہارت کے بعد ہو۔ اس کے مطابق اللہ بزرگ و برتر نے رسول اللہ کو حکم فرمایا ہے۔

مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے۔

۳۱ - ادخالِ حشفہ سے غسل واجب

سوال: اس آدمی کے متعلق جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے' پھر مادہ خارج نہیں کرتا' کیا ان دونوں پر غسل واجب ہے؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے' پھر وہ انزال نہیں کرتا یعنی مادہ خارج نہیں کرتا' کیا ان دونوں پر غسل ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (پاس) بیٹھی ہوئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انی لافعل ذلك انا وھذہ ثم نغتسل'' میں اور یہ (سیدہ عائشہ) اس طرح کرتے ہیں' پھر ہم غسل کر لیتے ہیں۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''یکسل'' یہ ''اکسال'' (مصدر) سے ہے اور یہ منی کا انزال نہ کرنا ہے یعنی ذکر

داخل کیا لیکن مادہ خارج نہ کیا۔

حکم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص پر غسل واجب ہے جو اپنی زوجہ سے جماع کرے' پھر انزال نہ کرے یعنی اس سے منی خارج نہ ہو۔

مزید وضاحت: احناف کے نزدیک بھی حشفہ غائب ہو جانے کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے' خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: ''اذا جاوز الختان فقد وجب الغسل'' جب ختنہ والی جگہ عورت کی شرم گاہ سے آگے چلی جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۲۔ عورت پر غسل واجب ہونے کی ایک وجہ

سوال: یارسول اللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا' عورت کو جب احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت اُم سُلیم (یہ حضرت انس بن مالک کی والدہ تھیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں: ''یا رسول اللّٰہ ان اللّٰہ لا یستحی من الحق' فھل علی المراۃ من غسل اذا احتلمت'' یارسول اللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا' عورت کو جب احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نعم اذا رأت الماء'' جی ہاں! جب پانی دیکھ لے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وتحتلم المراۃ'' یارسول اللہ! اور عورت کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ''تربت یداك فبم یشبھھا ولدھا؟'' تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں (اگر عورت کو احتلام نہیں ہوتا) تو بچہ کیسے اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ (اصحاب ثلاثہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''لا یستحی'' سچی بات سے (نہیں شرماتا)۔

''اذا احتلمت'' یعنی نیند میں دیکھ لے کہ وہ اپنے خاوند سے جماع کر رہی ہے۔

''اذا رات الماء'' یعنی شرمگاہ کے باہر منی دیکھ لے۔

''تربت یداك'' یعنی تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں' یہ محتاجی کے لیے بددعا ہے' ان

کے لیے (رسول اللہ کی) یہ مراد نہیں' یہاں اس جیسے الفاظ سے احکام میں تنبیہ مراد ہے۔
حکم: عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس سے اس بات کی تاکید ہے کہ جب وہ شرمگاہ کے باہر منی دیکھ لے یعنی جب اپنے قدموں پر بیٹھے تو اسے محسوس کرلے' اور جب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: ''ھل تحتلم المراۃ'' کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے' آپ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! اگر اسے احتلام نہیں ہوتا تو پھر کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

۳۳-مرد پر غسل واجب ہونے کی ایک وجہ

سوال: نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو تری پائے اور اسے احتلام یاد نہ ہو۔

جواب: حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو (صبح اٹھتے ہوئے) تری پائے اور اسے احتلام یاد نہ ہو' آپ نے فرمایا: ''یغتسل'' وہ غسل کرے'' وعن الرجل یری انه قد احتلم ولا یجد البلل ''اور اس آدمی کے بارے میں (بھی سوال کیا گیا) جو دیکھے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن تری نہیں پاتا' رسول اللہ نے فرمایا: ''لاغسل علیه ''اس پر کوئی غسل نہیں ہے۔ حضرت اُم سلیم نے عرض کیا: ''المراۃ تری ذلك اعلیھما غسل ''عورت یہ (تری) دیکھے تو کیا اس پر غسل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم انما النساء شقائق الرجال ''جی ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہی ہیں۔ (ابوداؤد' ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''یجد البلل ''یعنی اپنی ران' لباس یا چٹائی پر تری محسوس کرلے۔

''تری ذلك ''یعنی تری دیکھے۔

''انما النساء شقائق الرجال ''یعنی ان کی مثل ہیں۔ یہ ''شقیق'' کی جمع ہے اور اس کا معنی مثال ہے' پس عورتیں تکالیف میں مردوں کی طرح ہیں' مثلاً نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج لیکن میراث اور ولایت عامہ مثلاً قضاء اور امارت میں مردوں کی مثل نہیں ہیں۔

حکم: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی ران' اپنے لباس یا اپنی چٹائی پر تری

دیکھے اور اسے شک ہو کہ یہ منی ہے یا نہیں تو اسے شک دور کرتے ہوئے احتیاطاً غسل کر لینا چاہیے اور اس کے مطابق تابعین کے ایک گروہ اور امام احمد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے اور جمہور علماء اس پر غسل واجب نہیں کرتے۔

اور لیکن جو شخص دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے اور وہ تری محسوس نہیں کرتا تو اس پر غسل نہیں ہے۔

اور عورت سونے کے بعد تری دیکھے تو اس پر بھی غسل واجب ہے کیونکہ وہ (شرعی) تکالیف میں مردوں کی طرح ہے۔

۳۴۔ پردے کی جگہ کو چھپانا

سوال: یارسول اللہ! ہمارے پردے کی کچھ جگہیں ہیں جنہیں ہم چھپاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کو ہم چھوڑ دیتے ہیں؟

جواب: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے (یعنی اپنے والد سے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ عوراتنا ماناتی منھا وما نذر؟'' یارسول اللہ! ہماری پردے کی کچھ جگہیں ہیں جنہیں ہم چھپاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جنہیں ہم چھوڑ دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احفظ عورتك الا من زوجك او ما ملكت یمینك'' اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے علاوہ (سب سے) اپنے پردے کی جگہ چھپا کر رکھے۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اذا کان القوم بعضھم فی بعض؟'' یارسول اللہ! جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان استطعت ان لا یرینھا احد فلا یرینھا'' اگر تو کوشش کرے کہ شرم گاہ کو کوئی نہ دیکھے تو کوئی نہیں دیکھے گا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی علیحدہ ہو تو پھر؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اللّٰہ احق ان یستحیی منه من الناس'' اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ لوگوں کی بجائے اس سے حیاء کیا جائے یعنی پھر بھی شرمگاہ کو پردے میں رکھ۔ (اصحاب سنن، بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''عوراتنا'' ہماری پردے کی اکثر جگہیں۔

"مااتی منھا وما نذر" ان میں سے کچھ کو ہم چھپاتے ہیں اور کچھ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

"احفظ عورتك" یعنی ہر ایک سے چھپا کے رکھ (اپنے پردے کی جگہ کو)۔

"ماملکت یمینك" ان دونوں (بیوی اور لونڈی) کے دیکھ لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ دونوں تیرے لیے حلال ہیں۔

"خالیا" اس کے پاس کوئی نہ ہو۔

حکم: اس حدیث شریف میں تین مسئلے ہیں:

(۱) نبی کریم ﷺ نے جواب دیا ہے کہ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ بیوی اور لونڈی کے علاوہ سب سے اپنے پردے کی جگہ چھپا کے رکھے کیونکہ یہ یعنی بیوی اور لونڈی حلال ہیں۔

(۲) لیکن جب لوگ ایک دوسرے سے ملے جلے ہوں تو طاقت کے مطابق اپنی شرمگاہ کو چھپا کے رکھنا مستحسن ہے تاکہ کوئی شخص اسے نہ دیکھے۔

(۳) تیسری شق یہ ہے کہ آدمی اکیلا ہو اس کے پاس کوئی شخص نہ ہو تو پردہ بہتر ہے کیونکہ اللہ بزرگ و برتر لوگوں کی نسبت حیاء کا زیادہ اور بہتر حق دار ہے۔

۳۵۔ غسل اور جنبی کا حکم (بالوں کے بارے میں)

سوال: یارسول اللہ! میں نے سر کی چوٹی سختی سے باندھ رکھی ہے' کیا میں غسل جنابت کے لیے اسے کھول لوں؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ انی امراۃ اشد ضفر راسی افانقضہ لغسل الجنابۃ؟" یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کی چوٹی سختی سے بندھی ہوئی ہے' کیا میں غسل جنابت کے لیے بال کھول لوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "لا انما یکفیك ان تحثی علی راسك ثلاث حثیات" نہیں! تیرے لیے یہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین مرتبہ (اچھی طرح) پانی ڈال لیا کرے' پھر اپنے جسم پر پانی بہالے تو پاک ہو جائے گی۔

(بخاری کے علاوہ اصحاب خمسہ)

حکم: جب عورت کی مینڈھیاں سخت ہوں تو غسل جنابت کے لیے اس کو بال کھولنا ضروری نہیں' اس کے لیے یہی کافی ہے کہ ان پر تین چلو پانی بہا کر اچھی طرح ملے اور اپنے جسم پر پانی بہائے تا کہ پاک ہو جائے اور یہ اس کے لیے کافی ہے۔

جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ جب انہیں کھولنے کے سوا ان تک پانی نہ پہنچے تو مینڈھیوں کا کھولنا ضروری ہے (اس حکم پر عمل کرنا یقیناً بہتر ہے۔ مترجم)۔ یہ بات اس حدیث کے مطابق ہے: ''تحت كل شعرة جنابة'' ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔

۳۶ - غسل جنابت

سوال: سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت (ناپاکی کی حالت) میں کیا کرتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے غسل فرماتے تھے یا غسل کرنے سے پہلے سو جاتے تھے؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ ''كيف كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يصنع في الجنابة؟ اكان يغتسل قبل ان ينام ام ينام قبل ان يغتسل؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت کی حالت میں کیا کرتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے غسل فرماتے تھے یا غسل کرنے سے پہلے سو جاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ''كل ذلك قد كان يفعل' ربما اغتسل فنام وربما توضا فنام'' یہ تمام کام ہی کر لیتے تھے' کبھی غسل فرما کر سو جاتے اور کبھی وضو فرما کر سو جاتے' میں نے عرض کیا: ''الحمد لله الذي جعل في الامر سعة'' تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے (اس) معاملہ میں وسعت رکھی ہے۔ (بخاری کے علاوہ اصحاب خمسہ)

حکم: جنبی کے لیے صحیح یہ ہے کہ سونے سے پہلے غسل جنابت کر لے' اور یہ بھی اس کے لیے صحیح ہے کہ ناپاکی کو کم کرنے کے لیے وضو کر لے' اور اس کامل وضو سے کچھ طہارت کر لے' پھر جب جاگے تو غسل کر لے۔ یہ بات اسلام کی رحمت سے ہے اور اس کی اپنے بندوں پر وسعت ہے۔

۳۷ -

سوال: یا رسول اللہ! کیا آپ اس (کام) پر ایک غسل نہیں کر لیتے؟

جواب: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات تمام بیویوں کے پاس گئے' ان کے ہاں بھی غسل کیا اوران کے ہاں بھی (یعنی تمام ازواجِ مطہرات کے ہاں علیحدہ علیحدہ غسل کیا)' میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ الا تجعلہ غسلًا واحدًا؟'' یارسول اللہ! کیا آپ اس پر ایک غسل نہیں کر لیتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ھذا ازکی واطیب واطھر'' یہ زیادہ پاکیزہ' بہتر اور اچھا ہے۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم: نبی کریم ﷺ ہر جماع کے بعد غسل کرنا مستحب جانتے تھے کیونکہ یہ جسم کو بڑھاتا اور خوش رکھتا ہے' جس طرح یہ صفائی اور طہارت میں زیادہ مبالغے والی بات ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ طہارت کا یہی تقاضا ہے)۔

۳۸ - حیض' نفاس اور استحاضہ کا بیان

سوال: یارسول اللہ! یہود ایسے اور ایسے کہتے ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ان کی عورت حائضہ ہو جاتی تو نہ اس کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے اور نہ گھروں میں ان کے ساتھ جماع کرتے۔ صحابہ کبار نے اس کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ویسئلونك عن المحیض قل ھو اذًی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن' فاذا تطھرن فأتوھن من حیث امرکم اللّٰہ'' (ترجمہ) اور وہ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں: تم فرمادو: وہ ناپاکی ہے' پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو' اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ' پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصنعوا کل شیء الا النکاح'' جماع کے علاوہ ہر کام کرو۔ یہ بات یہودیوں تک پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ آدمی (نبی کریم ﷺ) ہمارے ہر کام سے کچھ چھوڑنا نہیں چاہتا مگر صرف اس لیے کہ ہماری مخالفت کرے۔ پس حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر (رضی اللہ عنہما) حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: ''یا رسول اللّٰہ ان الیھود تقول کذا وکذا' افلا نجامعھن؟'' یارسول

اللہ! یہود ایسے ایسے باتیں کرتے ہیں' کیا ہم (حیض میں) عورتوں سے جماع نہ کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ رسول اللہ ہم پر ناراض ہو گئے ہیں' پس وہ دونوں (حضرت اُسید اور حضرت عباد) باہر نکل گئے' اسی اثناء میں رسول اللہ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا تو آپ نے ان کے پیچھے پیغام بھیج کر بلایا اور دودھ ان دونوں کو پلا دیا تو ان دونوں نے جان لیا کہ رسول اللہ ان پر ناراض نہیں ہیں۔ (بخاری کے علاوہ اصحاب خمسہ)

فائدہ: مسلمان پر حرام ہے کہ عورت حیض کی حالت میں ہو تو وہ اس سے جماع کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن'' پس حیض میں عورتوں سے جدا رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ۔

۳۹۔ غسل حیض

سوال: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء (رضی اللہ عنہا) نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے غسل سے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''تاخذ احداکن ماء ھا وسدرتھا فتطھر فتحسن الطھور ثم تصب علی راسھا فتدلکه دلکا شدیدا حتی یبلغ شؤن راسھا ثم تصب علیھا الماء' ثم تاخذ فرصة ممسکة فتطھر بھا'' پہلے پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے' پھر اچھی طرح طہارت یعنی وضو کرے' پھر اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو اچھی طرح مل کر دھوئے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے' پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے' پھر ایک کپڑے میں مشک لگا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔

حضرت اسماء (رضی اللہ عنہا) نے کہا: ''وکیف اتطھر بھا؟'' میں اس سے کس طرح طہارت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ تطھرین بھا'' سبحان اللہ! تم اتنی سی بات نہیں سمجھتی' بس اس سے ہی صفائی کر لو۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''تتبعین اثر الدم'' خون کا اثر (کپڑے کو مشک لگا کر) ختم کر دو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''خذی فرصة ممسکة فتوضئی لھا

ثلاثا' واستحيى النبي ﷺ فاعرض بوجهه'' مشک (خوشبو) لگا ہوا کپڑے کا ٹکڑا لے کر (صفائی کر لے) اور وضو کر لے۔ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ کہے اور نبی کریم ﷺ نے شرم کی وجہ سے اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''نعم النساء نساء الانصار لم يكن يمنعهن الحياء ان يتفقهن في الدين'' انصار کی عورتیں کتنی اچھی عورتیں ہیں' شرم و حیاء ان کو دین کے سمجھنے سے نہیں روکتا۔ (ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''اسماء'' بنت شکل انصاریہ۔

''سدرتها'' ایک پودا ہے جس کے پتے پانی میں ملا کر صابن کی طرح صفائی کرنے میں مدد لیتے ہیں۔

''تحسن الطهور'' اچھی طرح استنجاء کرنا۔

''شؤون راسها'' یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور سارا سر تر ہو جائے۔

''تاخذ فرصة'' اون یا روئی کا ٹکڑا (لے لے)۔

''ممسكة'' کستوری سے معطر کیا ہوا' اگر میسر آ جائے ورنہ کسی دوسری خوشبو سے معطر کر لے۔

''فتطهر بها'' یعنی اسے اپنی شرم گاہ میں رکھ کر اس سے طہارت و پاکیزگی حاصل کرے۔

''سبحان الله'' جب وہ رسول اللہ کی بات نہ سمجھیں تو رسول اللہ نے تعجب کے طور پر (فرمایا)۔

''اثر الدم'' یعنی اصل جگہ سے' اور وہ شرم گاہ ہے' وہ ٹکڑا یہاں رکھ کر (صفائی کرے)۔

''فتوضئي بها ثلاثا'' یعنی آپ نے یہ الفاظ تین بار فرمائے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جنابت کے غسل کی وضاحت بیان فرمائی ہے تا کہ وہ حیض اور نفاس سے طہارت حاصل کرلے' اور یہ جنابت کی طہارت کی طرح ہے مگر یہ کہ وہ اپنی شرم گاہ

کی طہارت اپنی فرج میں کوئی خوشبودار چیز رکھ کر کرے گی' یہ صفائی اور نظافت میں مبالغہ کے طور پر ہے۔

اور حضرت سیدہ عائشہ نے فرمایا: انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ انہیں حیاء نے دین کے سمجھنے سے نہیں روکا۔

۴۰ - استحاضہ کا خون

سوال: میں ایسی عورت ہوں کہ مجھے مسلسل خون آتا رہتا ہے' میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟

جواب: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حُبیش نے نبی کریم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: ''انی استحاض فلا اطھر افادع الصلوٰۃ؟'' مجھے مسلسل خون آتا ہے' میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''لا ان ذلك عرق ولیس بالحیضة' ولکن دعی الصلوٰۃ قدر الایام التی کنت تحیضین فیھا ثم اغتسلی وصلی'' نہیں! یہ حیض کا خون نہیں ہے بلکہ یہ خون کسی رگ سے ہے' اس لیے جب تمہاری ماہواری کے دن ہوں تو ان دنوں کی مقدار نماز چھوڑ دو' پھر غسل کرو اور نماز پڑھو۔

اور ایک روایت میں ہے: ''اذا اقبلت الحیضة فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنك الدم وصلی'' جب حیض آ جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ ایام ختم ہو جائیں تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھ لے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''انی استحاض'' یعنی مجھے حیض کا خون آتا ہے۔

''فلا اطھر'' یعنی میرا خون ختم نہیں ہوتا۔

''ان ذلك عرق'' یعنی کسی رگ کا خون ہے جو شیطانی دھکے کے سبب سے کٹ جاتی ہے۔

حکم: وہ عورت جسے حیض آتا ہو اور اس کا خون ختم نہ ہوتا ہو تو وہ نماز نہیں چھوڑے گی بلکہ ان دن کے اندازے کے مطابق نماز چھوڑے گی جن میں اسے حیض آتا ہے' پھر غسل کرے گی

اور نماز پڑھے گی کیونکہ یہ خون حیض کا نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ تمام عبادات ترک کر دے گی' وہ تو ایک رگ کا خون ہے جو شیطانی ٹھوکر سے کٹ گئی ہے۔

٤١ - حیض اور استحاضہ

سوال: یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جسے بہت ہی زیادہ حیض آتا ہے' اس نے مجھے نماز اور روزہ سے روک رکھا ہے' اس میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: حضرت حمنہ بنت جحش سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی امراۃ استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃً فما تری فیھا قد منعتنی الصلٰوۃ والصوم؟'' یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جسے بہت ہی زیادہ حیض آتا ہے' اس نے مجھے نماز اور روزہ سے روک رکھا ہے' اس میں آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''انعت لک الکرسف'' میں نے تمہیں کرسف (گدی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے' یہ خون کو روکتی ہے' حضرت حمنہ نے عرض کیا: ''ھو اکثر من ذلک'' وہ اس سے زیادہ ہے' آپ نے فرمایا: ''فاتخذی ثوبا'' کپڑا رکھ لے یعنی اچھی طرح لگام کی طرح باندھ اور نیچے کپڑا رکھ لے' انہوں نے عرض کیا: ''ھو اکثر من ذلک انما اثج ثجا'' وہ اس سے بھی زیادہ ہے' میں تو خون میں بہہ جاتی ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سآمرک بامرین ایھما فعلت اجزی عنک من الاخر' فان قویت علیھما فانت اعلم انما ھی رکضۃ من رکضات الشیطان' فتحیضی ستۃ ایام اوسبعۃ ایام فی علم اللّٰہ تعالٰی ذکرہ ثم اغتسلی' حتی اذا رایت انک قد طھرت واستنقات فصلی ثلاثا وعشرین لیلۃً او اربعًا وعشرین لیلۃً وایامھا' وصومی فان ذلک یجزئک' وکذلک فافعلی کل شھر کما یحضن النساء وکما یطھرن میقات حیضھن وطھرھن' فان قویت ان تؤخری الظھر وتعجلی العصر فتغسلین وتجمعین بین الصلٰوتین الظھر والعصر' وتوخرین المغرب وتعجلین العشاء' ثم تغسلین وتجمعین بین الصلٰوتین فافعلی' وتغسلین مع الفجر فافعلی وصومی ان قدرت علی ذلک قال رسول اللّٰہ ﷺ

وھذا اعجب الامرین الی ''میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں' ان میں سے جو کر لو گی جائز ہے' پس اگر دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تم بہتر جانتی ہو' یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر ہے' پس علم الٰہی کے مطابق اپنے آپ کو چھ یا سات دن حائضہ سمجھو' پھر غسل کر لو' یہاں تک کہ جب تم اپنے آپ کو پاک وصاف تصور کر لو تو تیئس یا چوبیس رات دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو' یہ تمہارے لیے کافی ہے اور ہر ماہ ان عورتوں کی طرح کرو جنہیں وقت پر حیض آتا ہے اور مقررہ وقت پر پاک ہو جاتی ہیں اور اگر طاقت رکھو تو ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ لو تو غسل کر کے ظہر اور عصر دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لو اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کی نماز میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کو غسل کرنے کے بعد اکٹھی پڑھ لو اور صبح کی نماز غسل کر کے ادا کر لو' اور اگر قدرت رکھے تو اسی طرح روزے بھی رکھتی رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وھذا اعجب الامرین الی ''اور یہ طریقہ مجھے دونوں طریقوں سے زیادہ پسند ہے۔ (اصحابِ سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''حمنة بنت جحش ''ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن ہیں۔

''انعت لك الكرسف ''میں نے تمہیں روئی (کی گدی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے۔

''اثج ثجًا ''خون کی کثرت کی وجہ سے میں خون میں بہہ جاتی ہوں۔

''فتحیضی ''اپنے آپ کو حیض والی شمار کر۔

''واستنقات ''یعنی اچھی طرح صاف ہو جائے۔

فقہ الحدیث: وہ عورت جسے خون زیادہ آتا ہو وہ اپنے آپ کو حیض اور پاکیزگی میں اس طرح شمار کرے جس طرح اس کی عمر اور جسم کے قریب قریب عورتوں کا معاملہ ہوتا ہے' پس وہ ایک وقت میں حیض والی ہوتی ہے اور دوسرے وقت میں پاک ہوتی ہے' یا وہ ظہر اور عصر کے لیے غسل کرے' مغرب اور عشاء کے لیے غسل کرے اور صبح کے لیے بھی غسل کرے اور یہ مسئلہ ہر وقت پاک رہنے والی عورت کی طرح ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث شریف میں خون اترنے کو روکنے والی تدبیریں اور نماز' روزہ کی کیفیت بیان فرمائی ہے۔

-۴۲

سوال: یارسول اللہ! جب آدمی عورت سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو (کیا کرے)؟

جواب: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "یا رسول اللہ اذا جامع الرجل المراۃ فلم ینزل؟" یارسول اللہ! جب آدمی عورت سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو (وہ کیا کرے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یغسل ما مس المراۃ منہ ثم یتوضاء ویصلی" اس کے جسم پر جو آلودگی عورت کے جسم سے لگ گئی ہو دھو ڈالے، پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ (بخاری)

فائدہ: جب جماع کے دوران آدمی کو انزال نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے جسم پر جو آلودگی عورت کے جسم سے لگ گئی ہو تو اچھی طرح اسے پاک کر لے، پھر نماز کا وضو کرے اور نماز پڑھے۔

ضروری وضاحت: یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے، بخاری شریف کتاب الغسل "باب اذا التقی الختانان" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب الغسل" جب مرد عورت کے چار شعبوں (دورانوں اور پنڈلیوں) کے درمیان بیٹھ گیا اور (جماع کی) کوشش کی تو انزال ہو یا نہ ہو اس پر غسل واجب ہو گیا۔

ترمذی شریف میں ہے:

"والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم علی انہ اذا جامع الرجل امراتہ فی الفرج وجب علیھما الغسل وان لم ینزلا" اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ مرد جب عورت سے جماع کرے تو دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔

(ترمذی شریف، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء ان الماء من الماء)

ابوداؤد شریف میں ہے:

"عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال اذا قعد بین شعبھا الاربع والزق الختان بالختان فقد وجب الغسل" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کی دونوں رانوں اور پنڈلیوں کے درمیان بیٹھ گیا

اور مرد کا عضو عورت کی شرم گاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

ایک اور روایت میں ہے:

''عن سهل بن سعد قال حدثني ابي بن كعب ان الفتيا التي كانوا يفتنون ان الماء من الماء كانت رخصة رخصها رسول الله ﷺ في بدء الاسلام ثم امره بالاغتسال بعد'' حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے مجھ سے فرمایا کہ لوگ یہ فتویٰ دیتے تھے کہ انزال ہونے سے غسل لازم آتا ہے' یہ رخصت تھی کہ شروع اسلام میں رسول اللہ ﷺ نے معافی عطا فرمائی تھی' پھر اس کے بعد غسل کرنے کا حکم فرمادیا گیا۔ (مترجم)

باب ۵: نماز کا بیان

۴۳ - اسلام کی وضاحت

سوال: کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام سے متعلق سوال کر رہا ہے؟

جواب: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نجد والوں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کا سر غبار آلود تھا' اس کی آواز کی سنسناہٹ سنی جاتی تھی اور جو وہ کہتا تھا اس کی سمجھ نہیں آتی تھی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ کے قریب ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام سے متعلق سوال کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خمس صلوات في اليوم والليلة'' دن اور رات میں پانچ نمازیں' اس آدمی نے عرض کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا الا ان تطوع'' نہیں! مگر یہ کہ تو نفل پڑھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وصيام رمضان'' اور رمضان کے روزے' اس شخص نے عرض کیا: ''هل علي غيره؟'' کیا میرے ذمے اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''لا الا ان تطوع وذكر له رسول الله ﷺ الزكوة'' نہیں! مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھ لے' اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے زکوٰۃ کا ذکر بھی فرمایا' اس آدمی نے عرض کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا الا ان تطوع'' نہیں! مگر یہ کہ تو نفلی

صدقہ کرے (راوی نے) کہا: وہ آدمی یہ کہتے ہوئے چلا گیا: "واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص" "اللہ کی قسم! نہ میں اس سے زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "افلح ان صدق" "اگر اس نے سچ کہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا۔

(ترمذی کے علاوہ اصحابِ خمسہ)

فائدہ: ضمام بن ثعلبہ اس حال میں آئے کہ ان کے بال منتشر تھے اور ان کا کلام نہیں سمجھا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ قریب ہو کر رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگے تو آپ نے انہیں جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ ایک دن رات میں نوافل سمیت پانچ نمازیں ادا کرنا، نفلی روزوں سمیت رمضان کے روزے رکھنا اور نفلی صدقہ سمیت زکوٰۃ ادا کرنا۔

مزید وضاحت: یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب حج فرض نہیں ہوا تھا، یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ حج فرض ہوتا اور رسول اللہ اسے اس فریضہ کے بارے میں نہ بتاتے، ویسے بھی یہ تمام فرائض باری باری فرض ہوئے ہیں۔ (مترجم)

٤٤ - نماز کا فائدہ

سوال: یارسول اللہ! کیا یہ میرے لیے ہی ہے؟

جواب: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسا لے لیا، پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر دی تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: "واقم الصلوٰة طرفی النھار وزلفا من الیل ان الحسنات یذھبن السیئات" "دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں نماز قائم رکھو بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہے، اس آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ألی ھذا؟" "یارسول اللہ! کیا یہ میرے لیے ہی ہے؟ آپ نے فرمایا: "لجمیع امتی کلھم" "یہ میری تمام امت کے لیے ہے۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: پانچ نمازیں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں، پس نیکیوں کی کثرت برائیوں کو دور کر دیتی ہے اور یہ حکم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی تمام امت کے لیے عام ہے۔

٤٥ - اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال

سوال: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟

جواب: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: ''ای العمل احب الی اللّٰہ'' کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الصلٰوۃ علی وقتھا'' وقت پر نماز پڑھنا' حضرت عبداللہ نے عرض کیا: ''ثم ای'' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''بر الوالدین'' والدین سے نیکی کرنا' انہوں نے عرض کیا: ''ثم ای'' پھر کون سا عمل؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الجھاد فی سبیل اللّٰہ'' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے یہ باتیں ارشاد فرمائیں' اگر میں آپ سے اور زیادہ باتیں چاہتا تو آپ مجھ اور باتیں ارشاد فرماتے۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ عمل کے بارے میں جواب دیا اور فرمایا:

(۱) وقت پر جماعت اور صحیح طریقہ کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی پابندی کرنا۔

(۲) والدین کی عزت و اطاعت کرنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان سے برا سلوک نہ کرنا۔

(۳) اللہ کے دین کی مدد کرنے' حق کا دفاع کرنے' نصیحت و خیرخواہی اور نفس کے خلاف جہاد کرنے پر اپنی ہمت خرچ کرنا۔

٤٦ - ان اوقات کا بیان جن میں نفل پڑھنے سے روکا گیا ہے

سوال: یارسول اللہ! رات کی کون سی گھڑی (میں دعا) زیادہ سنی جاتی ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای اللیل اسمع؟'' یارسول اللہ! رات کی کون سی گھڑی (میں دعا) زیادہ سنی جاتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوف اللیل الاخر فصل ما شئت' فان الصلٰوۃ مشھودۃ مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس فترفع قیس رمح او رمحین فانھا تطلع بین قرنی شیطان ویصلی لھا الکفار ثم صل ما شئت فان الصلٰوۃ مشھودۃ مکتوبۃ حتی یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جھنم تسجر وتفتح ابوابھا' فاذا زاغت

الشمس فصل ما شئت فان الصلوٰة مشهودة حتی تصلی العصر' ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی شیطان ویصلی لها الکفار ''رات کے آخری حصہ میں (دعا زیادہ سنی جاتی ہے) پس تو نماز پڑھ جتنی چاہے کیونکہ اس وقت (فرشتے) نماز میں حاضر و موجود ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو صبح کی نماز پڑھ لے' پھر اس وقت تک نماز نہ پڑھ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور ایک نیزہ یا دو نیزوں کی مقدار کے مطابق بلند نہ ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفار نماز ادا کرتے ہیں' پھر نماز ادا کر جو تو چاہے کیونکہ (اس وقت) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور موجود ہوتے ہیں' یہاں تک کہ سورج کا سایہ ایک نیزہ کے برابر ہو جائے (یعنی نصف النہار کا وقت آ جائے) پھر تو نماز سے رُک جا (اس وقت) جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' پھر جب سورج ڈھل جائے تو نماز پڑھ جو چاہے کیونکہ (اس وقت) فرشتے نماز میں شامل ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو عصر کی نماز ادا کر لے' پھر (نمازِ عصر کے بعد) نماز سے رُک جا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اسی وقت کفار نماز پڑھتے ہیں۔

(بخاری کے علاوہ اصحابِ خمسہ)

فائدہ: جب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رات کے وقتوں میں سے کون سا وقت ایسا ہے جس میں قبولیت کی زیادہ اُمید ہوتی ہے اور (نماز و دعا) جلد قبول کی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: رات کے چھے حصوں میں سے پانچویں حصہ میں' ان اوقات میں نماز پڑھتے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس (عبادت) کا ثواب بہت زیادہ لکھا جاتا ہے۔

اور صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے (یعنی سورج نکلنے سے کم از کم بیس منٹ بعد تک)' پھر چاشت کی نماز ہوتی ہے' پھر (زوال کے وقت کے بعد) ظہر کی نماز اور عصر کی نماز (ہوتی ہے) اور عصر کی نماز کے بعد مغرب کی نماز تک کوئی نماز نہیں ہے۔

مزید وضاحت: وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے' وہ تین ہیں:

(۱) فجر کی نماز کے بعد آفتاب نکل جانے کے بیس منٹ بعد تک۔

(۲) سورج کے سر پر ہونے سے سورج کے ڈھلنے تک۔

(۳) عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

ان تینوں اوقات میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے' ہاں! احناف کے نزدیک فجر اور عصر کی نماز کے بعد قضاء نماز ادا کر سکتے ہیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے ترمذی شریف میں بھی حنفی حضرات کے اس مؤقف کے مطابق لکھا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''واما الصلوات الفوائت فلا بأس ان تقضٰی بعد العصر وبعد الصبح''

البتہ فوت شدہ نمازیں عصر اور فجر کے بعد ادا کر لی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ (مترجم)

(ترمذی شریف' باب ما جاء فی کراھیة الصلٰوة بعد العصر وبعد الفجر)

۴۷۔ سترِ عورت

سوال: رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس کھڑا ہوا اور آپ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''او کلکم یجد ثوبین'' اور کیا تم میں سے ہر شخص دو کپڑے حاصل کر سکتا ہے؟ (ترمذی کے علاوہ اصحابِ خمسہ)

فائدہ: ایک آدمی نے جب رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ ایک کپڑا جو پردہ کی جگہوں کو ڈھانپ لے وہ کافی ہے اور علماء کا (اس پر) اتفاق بھی ہے اور یہ بات واضح بھی ہے کہ جب آدمی دو کپڑوں پر قادر ہو تو دو ہی بہتر ہیں۔

۴۸۔

سوال: کیا عورت لمبی قمیص اور اوڑھنی سے نماز پڑھ لے جب اس پر ازار (چادر) نہ ہو؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ''اتصلی المراة فی درع وخمار لیس علیها ازار؟'' کیا عورت لمبی قمیص اور اوڑھنی سے نماز ادا کر لے جب اس پر چادر نہ ہو؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اذا کان الدرع سابغا

یغطی ظهور قدمیه'' جب قمیص لمبی ہو جو اس کے قدموں کی پشت کو ڈھانپ لے یعنی وہ ایک لمبی قمیص کافی ہے[1] (ابوداؤد)

فائدہ: عورت کی نماز تب درست ہے جب وہ لمبی قمیص پہن لے اور اوڑھنی لے لے جب کہ قمیص جسم اور دونوں قدموں کو ڈھانپ لے۔

۴۹-نماز پڑھانے میں کمزوروں کا لحاظ رکھنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے میری قوم کا امام بنا دیں؟

جواب: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه اجعلنی امام قومی'' یارسول اللہ! مجھے میری قوم کا امام بنا دیں' آپ نے فرمایا: ''انت امامهم و اقتد باضعفهم' و اتخذ موذناً' لا یاخذ علی اذانه اجراً'' تو ان کا امام ہے اور ان میں سے کمزوروں کی پیروی[2] کر (یعنی ان کا لحاظ رکھ کر قراءت لمبی نہ کر) اور موذن بن جا' اذان کہنے پر معاوضہ نہ لینا۔ (بخاری کے علاوہ اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے مطالبے پر جواب ارشاد فرمایا اور ان کو اس شرط پر مسلمانوں کا امام بنا دیا کہ ان کو مختصر طور پر نماز پڑھائیں اور سنتوں کے ادا کرنے میں ان کے کمزوروں کی مثل بن جائیں (یعنی نماز میں جو چیزیں سنت ہیں' ان کو زیادہ لمبا نہ کریں) اور موذن بن جائیں کہ اذان کہنے پر معاوضہ نہ لیں کیونکہ یہی زیادہ کامل طریقہ ہے وگرنہ (ہر کام کا) دارومدار عمل کی مضبوطی اور اس میں خلوص رکھنے پر ہے اور اجرت لینے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ یہ بات بعض علماء نے کہی ہے اور ان میں سے اکثر نے مکروہ کہا ہے۔

۵۰-موذن کی فضیلت

سوال: مجھے ایسا عمل سکھایئے یا ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''علمنی او دلنی علی عمل یدخلنی الجنة'' مجھے ایسا

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے نماز کے وقت پاؤں کو بھی ڈھانپ لینا زیادہ بہتر ہے۔ (مترجم)

[2] یعنی کمزور آدمیوں کا لحاظ رکھ لہٰذا اگر کمزور اور بوڑھے آدمی پیچھے ہوں تو قراءت لمبی نہ کر۔

عمل سکھایئے یا ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے' آپ نے ارشاد فرمایا: ''کن مؤذنا'' ''مؤذن بن جا' انہوں نے عرض کیا: ''لا استطیع'' میں طاقت نہیں رکھتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقم بازاء الامام'' پس امام کے سامنے کھڑا ہوا کر۔ (بخاری: تاریخ' طبرانی: الاوسط)

فائدہ: نبی کریم ﷺ چاہتے ہیں کہ مؤذنوں کو زہد' صبر' حسن عمل اور اس عمل کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کی رغبت دلائیں تا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اجر وثواب سے نوازیں اور انہیں بہت اجر عطا فرمائیں۔

۵۱۔ دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان دعا مقبول

سوال: یا رسول اللہ! مؤذن ہم سے فضیلت لے جائیں گے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا؟'' ''یا رسول اللہ! مؤذن ہم سے فضیلت لے جائیں گے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قل کما یقولون فاذا انتهیت فسل تعطه'' جس طرح وہ کہتے ہیں تو بھی کہہ یعنی اذان کا جواب دے' جب تو ختم کر لے تو (اللہ سے) مانگ تجھے دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جب ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مؤذن اذان کی وجہ سے ثواب کی کثرت اور فضلِ عظیم میں ہم سے آگے بڑھ گئے' پس آپ ہمیں کیا حکم کرتے ہیں کہ ہم ان سے مل جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علیك اذا فرغت من اجابة المؤذن سل ربك فانه یجیبك'' ''تیرے لیے لازم ہے کہ جب تو مؤذن کے جواب سے فارغ ہو جائے تو اپنے رب سے سوال کر وہ تیری (دعا) قبول کر لے گا۔

۵۲۔ سُترے کا بیان

سوال: رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سُترے کے متعلق سوال کیا گیا۔

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سُترے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''مثل مؤخرة الرحل'' جیسے اونٹ کے پالان کا پچھلا حصہ۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ نمازی کا سترہ اونٹ کے پالان کے پچھلے حصہ کی طرح ہے جس سے سوار ٹیک لگاتا ہے (یعنی کم از کم ڈیڑھ فٹ لمبا ہونا چاہیے)۔

۵۳۔ نماز کے ارکان کا بیان

سوال: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میں اس کے علاوہ (طریقہ نماز) نہیں جانتا' پس آپ مجھے سکھا دیجئے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی' پھر (رسول اللہ کے پاس) حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''ارجع فصل فانك لم تصل'' واپس لوٹ جا! اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی' پس اس شخص نے نماز پڑھی' پھر حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا' آپ نے فرمایا: ''ارجع فصل فانك لم تصل'' واپس لوٹ جا! اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی' اس نے عرض کیا: ''والذی بعثك بالحق ما احسن غیرہ فعلمنی'' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس سے اچھے طریقہ سے نماز نہیں جانتا' لہٰذا آپ مجھے (نماز) سکھلا دیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذا قمت الی الصلوٰۃ فکبر' ثم اقرأ ما تیسر معك من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائمًا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا' ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم افعل ذلك فی صلوٰتك کلها'' جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ' پھر قرآن (مجید) پڑھ جو تیرے لیے آسان ہو' پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو اطمینان کے ساتھ رکوع کرنے والا ہو جائے' پھر سر اٹھا یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے' پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کرنے والا ہو جائے' پھر اٹھ یہاں تک کہ تو اطمینان کے ساتھ بیٹھنے والا ہو جائے' پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کرنے والا ہو جائے' پھر اپنی پوری نماز میں یہ عمل کر۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لیے صحیح نماز کے طریقے بیان کیے ہیں' جس نے اعلان

کیا تھا کہ وہ اس طریقہ کے علاوہ اچھی نماز ادا نہیں کرسکتا جو اس نے آپ کے سامنے ادا کی ہے۔
رکوع' سجدہ اور پوری نماز ادا کرتے وقت اطمینان اختیار کرنا ضروری ہے' برابر ہے کہ وہ نماز فرض ہو یا نفل۔

۵٤-(نماز کے) آغاز کی دعا

سوال: یارسول اللہ! میرے ماں باپ قربان! تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموشی اختیار فرماتے' میں نے عرض کیا: ''بابی وامی یا رسول اللہ اسکاتك بین التکبیر والقراء ۃ ما تقول؟'' یارسول اللہ! میرے ماں باپ قربان! تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: ''اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب' اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس' اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد'' اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے' اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ (ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھنیۃ'' تھوڑا' ہلکا' معمولی۔

''بابی وامی'' میں آپ پر اپنے ماں باپ قربان کرتا ہوں۔

''ما تقول'' یعنی آپ اس میں کیا پڑھتے ہیں؟

''نقنی'' اور یہ نظافت وصفائی میں مبالغہ کرنا ہے یعنی اچھی طرح صاف کرنا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے وہ دعا معلوم کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معمولی خاموشی میں پڑھتے تھے جو خاموشی آپ تکبیر اولیٰ اور قراءت کے درمیان کرتے تھے اور صحابہ کرام نے

آپ کی اقتداء کرتے ہوئے یہ دعا یاد کر لی۔ (جو ثناء عام طور پر پڑھی جاتی ہے: "سبحانك اللهم وبحمدك" (آخر تک) یہ بھی حدیث پاک کی معتبر کتب میں موجود ہے۔)

(طبرانی' آثار السنن) (مترجم)

۵۵ - نماز کا کون سا عمل افضل ہے؟

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: "ای الصلوة افضل؟" کون سی نماز افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "طول القنوت" لمبے قیام والی۔ یہ حدیث امام ابوداؤد نے (بھی بیان کی ہے) اس کے الفاظ یہ ہیں: "سئل النبی ﷺ ای الاعمال افضل؟" نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "طول القیام" لمبا قیام۔ (مسلم' ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"طول القیام" لمبا قیام۔

"طول القنوت" یعنی نماز میں لمبا قیام۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سب سے افضل اور بہتر نماز وہ ہے جو لمبے قیام والی ہو۔

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ نماز میں سب سے افضل کام لمبا قیام ہے۔

۵۶ - سلام سے پہلے دعا

سوال: مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگوں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: "علمنی دعاء ادعو به فی صلوتی" مجھے ایسی دعا سکھا دیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کہہ[1] "اللهم

---

[1] اس کے علاوہ "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة" اور "رب اجعلنی مقیم الصلوة" وغیرہ دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں' یہ بھی درست ہیں کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ یہاں وہ دعا پڑھی جائے جو قرآن کریم کے الفاظ کے مطابق ہو' لوگوں کا کلام نہ ہو۔ واضح رہے کہ یہ دونوں دعائیں قرآن پاک کی ہیں۔ (مترجم)

انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم" اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے علاوہ گناہ کوئی نہیں بخشے گا' پس مجھے بخش دے' بخشش تیرے پاس ہی ہے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(ابوداؤد کے علاوہ اصحابِ خمسہ)

فائدہ: یہ نبی کریم ﷺ سے مروی دعائے ماثورہ ہے' اسے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے ایک عمل اور نمونہ سمجھ کر اتباع کرنے کے لیے سیکھا۔

۵۷ - اس شخص کے لیے حکم جو قیام اور قراءت کی طاقت نہ رکھتا ہو

سوال: مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے متعلق پوچھا؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "صل قائما فان لم تستطع فقاعدًا' فان لم تستطع فعلٰی جنب" کھڑا ہو کر نماز پڑھ' پس اگر تو (کھڑا ہو کر) نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر اور اگر (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتا تو پہلو کے بل (ہو کر نماز) پڑھ لے۔ (مسلم کے علاوہ اصحابِ خمسہ)

حکم: جو شخص نماز میں کھڑا ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے حکم بیان کیا ہے' رسول اللہ نے فرمایا: اگر تجھے کھڑا ہونے کی قدرت ہے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھ' اگر یہ طاقت نہیں رکھتا تو جس حالت میں چاہے بیٹھ کر نماز پڑھ' ائمہ ثلاثہ کے نزدیک "تربع" (چارزانو ہو کر بیٹھنا) افضل ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک "افتراش" (دوزانو بیٹھنا) افضل ہے' پس اگر تو قدرت نہیں رکھتا تو دائیں پہلو کے بل قبلہ کی طرف منہ کر کے (نماز پڑھ)' پس اگر وہ (اس پر بھی) قادر نہ ہو تو پشت کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لے' جب کہ اس کے پاؤں اور اس کا سر قبلہ کی طرف ہو اور جو شخص بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھے تو اس پر واجب ہے کہ جس طرح رکوع اور سجدہ ادا کر سکے اسی طرح ہی ادا کر لے۔

۵۸ -

سوال: میں طاقت نہیں رکھتا کہ قرآن سے کچھ یاد کروں' آپ مجھے کلمات سکھا دیں جو مجھے

اس کے بدل میں کافی ہوں۔

جواب: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منه'' میں قرآن پاک یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا' آپ مجھے وہ کلمات سکھا دیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہوں' آپ نے فرمایا: یہ پڑھ: ''سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر' ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم'' اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ بُرائی سے روکنے اور نیکی کی طرف لگانے والی کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے' وہی بڑا بلند اور عظمت والا ہے' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه هذا للّٰه فمالی؟'' یا رسول اللہ! یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: یہ کہہ: ''اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ'' اے اللہ! مجھ پر رحم فرما' مجھے رزق عطا فرما' مجھے معاف فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما' پھر جب کھڑا ہوا تو (راوی نے کہا کہ) اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایسے ایسے کیا (یعنی اس نے ان الفاظ کو انگلیوں سے گنا)' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اما هذا فقد ملأ یدیه من الخیر'' لیکن یہ تو (ہاتھ پر گن کر) اس نے اپنے دونوں ہاتھ نیکی سے بھر لیے ہیں۔ (ابوداؤد' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''ما یجزئنی'' جو میرے لیے میری نماز میں قرآن کے بدلے کافی ہوں۔

''هذا للّٰه فمالی'' یعنی یہ اللہ کا ذکر ہے' مجھے ایسی دعا بھی سکھایئے جو میں اپنے لیے کروں۔

''قال هکذا بیدیه'' پس دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور ہر کلمے کو اپنی انگلیوں پر گنا' اور ہاتھوں کا بند کرنا یعنی انگلیوں کا پکڑنا اس کو یاد کرنے اور اس کی خواہش اور پسند کی طرف اشارہ ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو دعائیں سکھائیں' ایک اس کو قرآن کی جگہ نماز میں

پڑھنے کے لیے کافی ہوگی اور وہ اللہ کے لیے ہے' اور دوسری دعا وہ ہے جو اسے اس کی ذات میں فائدہ دے گی۔

۵۹۔ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق سوال کیا؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "ھو اختلاس یختلسه الشیطان من صلوة العبد" وہ ایک جھپٹا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں مارتا ہے۔ (بخاری' نسائی' ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں چہرہ اِدھر اُدھر پھرنے کے بارے میں جواب دیا کہ یہ ایک جھپٹا مارنا ہے یعنی بڑی تیزی کے ساتھ کسی چیز کو اچک لینا ہے اور شیطان کا (اچھے) عمل سے بندے کو پھیر دینا ہوتا ہے تاکہ نمازی عاجزی و انکساری سے پھر جائے اور ثواب ختم ہو جائے' اسی لیے نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

٦٠۔ سجدہ سہو کے اسباب

سوال: یارسول اللہ! نماز کم کر دی گئی ہے؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عصر کی تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا اور کھڑے ہو کر حجرے میں تشریف لے گئے' ایک آدمی ہاتھ کھولے ہوئے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: "اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت" یا رسول اللہ! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں باہر تشریف لائے اور وہ رکعت پڑھائی جو رہ گئی تھی اور سلام پھیر کر دو سہو کے سجدے کیے اور سلام پھیر دیا۔ (مسلم' ابوداؤد' احمد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے وہ چوتھی رکعت پڑھائی جو بھول گئی تھی' پھر سلام پھیرا اور اس کے دو سجدۂ سہو ادا کر کے سلام پھیر دیا۔

٦١۔

سوال: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا' ذوالیدین کھڑا ہو کر کہنے لگا: ''اقصرت الصلوٰة یا رسول اللّٰه ام نسیت؟'' یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل ذلك لم یكن'' ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' یعنی نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم کی گئی ہے۔ اس نے عرض کیا: ''قد كان بعض ذلك یا رسول اللّٰه'' یارسول اللہ! اس کا کچھ حصہ ہوا ہے' رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف لائے اور فرمایا: ''اصدق ذو الیدین'' کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ''نعم یا رسول اللّٰه'' جی ہاں! یارسول اللہ! پھر رسول اللہ ﷺ نے باقی نماز مکمل فرمائی اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: یہ حدیث گزشتہ حدیث کی تاکید کر رہی ہے۔ اس حدیث سے (ائمہ) احناف نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ سجدۂ سہو ہمیشہ سلام پھیرنے کے بعد ہوتا ہے۔

اسی حدیث میں ہے کہ پورے گمان کے ساتھ سلام پھیر کر نماز کے ختم ہونے کا گمان کرتے ہوئے نماز سے نکلنا یا ختم کرنا اس کو باطل نہیں کرتا اور یہی جمہور کے اسلاف و اخلاف نے کہا ہے۔

حنفی علماء نے کہا ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث جو (نماز میں) کلام کرنے سے منع کرنے کے بارے میں ہے' اس کے مطابق یہ بات نماز کو باطل کر دیتی ہے اور جمہور علماء نے جواب دیا ہے کہ کلام کرنے سے روکنا عام ہے اور اس میں تخصیص کی گئی ہے۔

٦.٢ - سجدۂ تلاوت کی مشروعیت

سوال: یارسول اللہ! سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه فی سورة الحج سجدتان؟'' یارسول اللہ! سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نعم ومن لم یسجدهما فلا یقرأهما'' جی ہاں! اور جس نے یہ سجدے نہ کیے تو اس نے ان دونوں کو نہ پڑھا۔ (ابوداؤد' ترمذی' حاکم)

فائدہ: (اس حدیث میں) سجدۂ تلاوت کی مشروعیت کی تاکید ہے' یہ ان کی دلیل ہے جو سجدۂ تلاوت کو واجب کہتے ہیں۔

٦٣ - مساجد کی فضیلت اور ان کی طرف جانا

سوال: یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا'' جب تم جنت کی کیاریوں کے پاس سے گزرو تو فراخی سے کھاؤ' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه وما ریاض الجنة'' یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''المساجد'' مسجدیں' اور میں نے عرض کیا: ''وما الرتع یا رسول اللّٰه؟'' یارسول اللہ! فراخی سے کھانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر'' نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز پڑھتے تو سورج کے طلوع ہونے تک اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ جنت کی کیاریاں مسجدیں ہیں' اور کتاب الذکر میں ہے کہ وہ ذکر کی مجلسیں ہیں بلکہ یہ بھی وارد ہے کہ وہ علم کی مجلسیں ہیں' ان (مختلف اقوال) میں کوئی اختلاف نہیں ہے' پس تمام کی تمام جنت کی کیاریاں ہی ہیں جو جنت تک پہنچا دیتی ہیں۔

٦٤ - تین مسجدوں کی فضیلت

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی مسجد کے بارے میں سوال کیا جو زمین پر بنائی گئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ O'' بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے' بڑا بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت ہے O حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی مسجد کے بارے میں سوال کیا جو زمین میں بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''المسجد الحرام'' مسجد حرام ہے' میں نے عرض کیا: پھر

کون سی مسجد؟ آپ نے فرمایا: ''المسجد الاقصٰی'' ''مسجد اقصیٰ' میں نے عرض کیا: ''کم بینهما؟'' ''ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اربعون عامًا' ثم الارض لك مسجد فحيثما ادركتك الصلوٰة فصل'' چالیس سال' پھر تمام روئے زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں تو نماز پالے تو نماز ادا کر لے۔ (بخاری' مسلم' نسائی)

فائدہ: سب سے پہلی مسجد جو اللہ تعالیٰ نے زمین میں لوگوں کے لیے بنائی ہے کہ وہ اس میں اللہ کی عبادت کریں وہ بکہ یا مکہ کا گھر ہے۔ (لفظ ''بکۃ[1]'') ''بکه'' سے ہے' یہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اس میں تنگی ہو جاتی ہے' یا اس لیے کہ یہاں جابر لوگوں کی گردنیں بھی جھک جاتی ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسے فرشتوں نے بنایا' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا تھا' اور یہ بھی آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کئی سال پیدل چل کر ہندوستان سے بیت اللہ کا حج کیا ہے اور ہر نبی نے اس کا حج کیا ہے۔

پھر (اس کے بعد) مسجد اقصیٰ یعنی مسجد قدس ہے اور یہ مسجد حرام سے بہت دور ہے' اور رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا ہے کہ مسلمان کے لیے تمام کی تمام زمین مسجد ہے' پس جس شخص کو کسی جگہ میں بھی نماز آ جائے تو وہ (وہیں) نماز پڑھ لے کیونکہ زمین پاک ہے۔

٦٥ - بیت المقدس کا سفر

سوال: یارسول اللہ! بیت المقدس کے بارے میں مجھے فتویٰ دیجیے؟

جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (یہ نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی تھیں) نے عرض کیا: ''یا رسول الله افتنا في بيت المقدس ''یارسول اللہ! مجھے بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ دیجیے' آپ نے فرمایا: ''ائتوه فصلوا فيه' فان لم تاتوه وتصلوا فيه' فابعثوا بزيت يسرج في قناديله'' اس میں پہنچو تو اس میں نماز ادا کرو اور اگر نہ پہنچو تو پھر بھی اس میں نماز پڑھو' یعنی زیتوں کا تیل وہاں بھیجو تا کہ اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

[1] مکہ شریف کا ایک نام بکہ بھی ہے جس طرح کہ پارہ: ۴' رکوع: ۱' میں بھی ہے۔ (مترجم)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا بیت المقدس کی طرف سفر کرنا جائز ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اگر وہاں پہنچو تو اس میں نماز پڑھو تا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا حاصل کر سکو؛ اگر وہاں تک سفر کی طاقت نہ ہو تو وہاں زیتون کا تیل بھیجو جو ثواب حاصل کرنے کے لیے اس کی قندیلوں میں جلایا جائے۔

٦٦ - اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کا حکم

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو رسول اللہ نے فرمایا: ''لا تصلوا فیھا فانھا من الشیاطین'' اس پر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطانوں سے ہے؛ اور بکری کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صلوا فیھا فانھا برکۃ'' اس جگہ پر نماز پڑھ لو کیونکہ یہاں برکت ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ اپنی خلقت اور پیدائش کی اصل کے لحاظ سے شیاطین سے ہے یا وہ بہت دفعہ بدک کر بھاگ جانے میں شیاطین کی طرح ہے؛ لہٰذا نمازی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ضروری وضاحت: اونٹ یا بکری کی جگہ نماز پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے رہنے کی جگہ ناپاک ہوگی؛ تو پھر بھی بکری کے رہنے کی جگہ نماز ہو جائے گی؛ اگر جگہ ناپاک ہوگی تو ناپاک ہونے میں دونوں جگہیں برابر ہیں؛ اس سے مقصد یہ ہے کہ اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ پاک بھی ہو تو پھر بھی وہاں نماز ادا نہ کریں کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے سے خیالات آئیں گے اور وہ نماز کو خراب کر دیں گے۔

٦٧ - مسجد نبوی کا چبوترہ

سوال: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں؛ اس لیے کہ میرا ایک غلام نجار ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ الا اجعل لك شیئا تقعد علیه فان لی غلاما نجارا؟'' یارسول اللہ! کیا میں آپ

کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنادوں کہ آپ اس پر بیٹھا کریں' اس لیے کہ میرا ایک غلام نجار ہے' رسول اللہ نے فرمایا: "ان شئت" اگر تو چاہتی ہے' اس کے بعد اس عورت نے منبر بنادیا۔ (اصحاب ثلاثہ)

فائدہ: اس عورت کا نام عائشہ تھا' یہ شوق رکھتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کوئی ایسی چیز بنادے جس پر آپ بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ دے سکیں چونکہ اس کا ایک غلام نجار (بڑھئی) تھا' اس کا نام باقوم یا میمون تھا۔

آپ کے مان جانے کے بعد اس عورت نے طرفاء نامی جنگل کی لکڑی سے لوگوں کے بیٹھنے کی طرف منبر بنایا جو عوالی مدینہ منورہ سے شام کی طرف ایک جگہ تھی' اس کی بلندی تین درجے یا دو درجے تھی یعنی اس جگہ کے علاوہ جس پر نبی کریم ﷺ بیٹھا کرتے تھے۔

۶۸- جماعت کے حکم کا بیان

سوال: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لے آئے' کیا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ انہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد افاصلی فی بیتی" "یارسول اللہ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لے آئے' کیا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟" "فرخص لہ" رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی' جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا: "ھل تسمع النداء بالصلوٰۃ؟" "کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: "فاجب" "پس واجب کرلے یعنی جماعت کے ساتھ ملنا اپنے اوپر واجب کرلے۔ (مسلم' ابوداؤد' نسائی)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن اُم مکتوم کو ان کا گھر دور ہونے اور دیکھ نہ سکنے کے باوجود جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں دی اور انہیں تکلیف اٹھا کر مسجد میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔

یہ حدیث دلالت کررہی ہے کہ جماعت فرضِ عین ہے اور اسی پر بعض صحابہ' تابعین' امام

احمد، ابوثور اور بعض شوافع محدثین مثلاً ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن المنذر رہیں، لیکن یہ جماعت صحتِ نماز کے لیے شرط نہیں ہے۔

امام مالک، امام ابوحنیفہ اور بعض شوافع کہتے ہیں کہ یہ (جماعت) اس حدیث کے مطابق سنت مؤکدہ ہے "صلٰوۃ الجماعۃ افضل من صلٰوۃ الفذ" جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

ضروری وضاحت: جماعت کے سنت مؤکدہ ہونے پر اور بھی بہت دلائل ہیں۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صلٰوۃ الجماعۃ تفضل صلٰوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ" جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا علیحدہ نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ اجر رکھتا ہے، اور ایک روایت میں ہے: "بخمس وعشرین رکعۃ" یعنی ادنیٰ درجہ پچیس گنا ثواب ہے۔ (مترجم)

٦٩ - جماعت میں قراءت زیادہ لمبی نہ کی جائے

سوال: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! مجھے فجر کی نماز کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے، اس وجہ سے کہ فلاں آدمی ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے؟

جواب: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "واللہ یا رسول اللہ انی لأتاخر عن صلٰوۃ الغداۃ من اجل فلان مما یطیل بنا" یارسول اللہ! اللہ کی قسم! مجھے فجر کی نماز کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے کیونکہ فلاں آدمی ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرنے میں اس دن سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا، پھر آپ نے فرمایا: "ان منکم منفرین، فایکم ماصلی بالناس فلیتجوز، فان فیھم الضعیف والکبیر وذالحاجۃ، واذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء" تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں، پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے مختصر کرے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند ہوتے ہیں اور جب وہ خود نماز پڑھے تو لمبی (قراءت) کرلے جتنی چاہے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"عن ابی مسعود" اوران کا نام عقبہ بن عمرو البدری ہے۔

"منفرین" یعنی نماز سے نفرت دلانے والے ہیں، نمازوں کو لمبا کرنے کے سبب۔

"ماصلی" "ما" زائدہ ہے، جو نماز پڑھاتا ہے۔

"فلیتجوز" یعنی چاہیے کہ واجبات اور سنتیں ادا کر کے نماز کو مختصر کر دیں۔

"و ذالحاجۃ" یعنی مسافر، دودھ پلانے والیاں، حاملہ عورتیں، پس یہ لوگ نماز کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے تکلیف اٹھاتے ہیں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نصیحت فرما رہے ہیں اور امام سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ مقتدیوں کو نماز لمبی نہ پڑھائے تاکہ وہ نماز سے نفرت نہ کرنے لگیں اور ان نمازیوں میں چھوٹے بڑے، کمزور، مریض، مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں ہوتی ہیں تو وہ نماز لمبی پڑھانے میں تکلیف محسوس کریں گے اور جماعت سے نفرت کریں گے، جب انسان خود نماز پڑھ رہا ہو تو جتنی چاہے نماز لمبی کر لے۔

ضروری وضاحت: نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت بھی دی اور یہ بھی فرمایا کہ "وبیوتھن خیرلھن" ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔ ایک مرتبہ ایک صحابیہ حضرت اُم حمید نے رسول اللہ سے اجازت مانگی کہ یارسول اللہ! میں آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتی ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خواتین کو بھی عمل کی توفیق دے!

نوٹ: آگے مفصل حدیث آرہی ہے۔ (مترجم)

۷۰ - چھوٹے کی امامت

سوال: یارسول اللہ! ہمیں امامت کون کرائے گا؟

جواب: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ وفد بن کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب انہوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگے: "یا رسول اللّٰہ من یؤمنا؟" یارسول اللہ! ہمیں امامت کون کرائے گا؟ آپ نے فرمایا: "اکثرکم جمعا للقرآن او آخذا للقرآن" تم میں سے جو قرآن زیادہ جمع کرنے والا ہے یا قرآن زیادہ یاد کرنے والا ہے، میں ان میں سب سے زیادہ قرآن جمع کرنے والا تھا، انہوں نے مجھے آگے کر دیا، (اس وقت) میں لڑکا تھا اور مجھ پر میرا

شملہ تھا۔ میں بنی جرم کے مجمع میں موجود ہوتا تو میں ہی ان کا امام ہوتا اور میں ہی اس دن تک ان کے جنازے پڑھتا۔ (ابوداؤد' بخاری' نسائی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بنی جرم کا وفد آیا اور ان کے درمیان عمرو بن سلمہ تھے' وہ مسلمان ہو گئے' جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ''من یکون الامام فی الصلوٰۃ'' نماز میں امام کون ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں قرآن زیادہ جانتا ہو گا۔ حضرت عمرو بن سلمہ ان میں سب سے زیادہ قرآن جاننے والے تھے' وہ ان کو نماز پڑھاتے جب کہ وہ سات یا آٹھ سال کے تھے۔

اور یہ حدیث بچے کی امامت کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اسی پر جمہور علماء ہیں' لیکن مکروہ ہے مگر جب کہ وہ قوم سے زیادہ فقیہ ہو یا اس کی مثل امام ہو۔

ضروری وضاحت: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچے کے پیچھے فرض' تراویح اور نفل کی نماز درست نہیں ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں ہے: ''عن عطاء قال لا یؤم الغلام الذی لم یحتلم'' بچہ جو بالغ نہیں ہوا وہ لوگوں کی امامت نہ کرائے۔ ایک اور روایت میں حضرت ابراہیم کا قول درج ہے کہ ''انہ کرہ ان یؤم الغلام حتی یحتلم'' وہ مکروہ خیال کرتے تھے کہ نابالغ لڑکا امامت کرائے۔ (مصنف عبدالرزاق) ہوسکتا ہے کہ اوپر والی حدیث اس وقت کی ہو جب مسلمان بہت کم تھے۔ (مترجم)

۷۱- امام کی اقتداء میں

سوال: یارسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی' جب نماز مکمل کرلی تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''ایھا الناس! انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام' ولا بالانصراف فانی اراکم من امامی ومن خلفی'' اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں' پس نہ رکوع کرنے میں' نہ سجدہ کرنے میں' نہ قیام کرنے اور نہ سلام پھیرنے میں مجھ سے آگے بڑھو' میں تمہیں اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''والذی نفس محمد بیدہ لو رایتم ما رایت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرًا'' اس

ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ' صحابہ نے عرض کیا: "وما رایت یا رسول اللّٰہ؟" یارسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "رایت الجنة والنار" میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔ (شیخین)

مشکل الفاظ کے معانی

"بالانصراف" یعنی سلام پھیرنے میں۔

"من خلفی" ہر طرف آنکھوں سے دیکھنا' یہ چیز رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت میں سے ہے۔

فائدہ: نماز میں جو چیزیں (ارکان) بھی ہیں' نبی کریم ﷺ نے ان میں امام سے آگے بڑھنے سے منع فرمایا ہے' جسے اس کے منع ہونے کا علم ہو اس کے لیے یہ یعنی امام سے آگے بڑھنا حرام ہے' اس سے ثواب ختم ہو جاتا ہے لیکن نماز باطل نہیں ہوتی سوائے تکبیر تحریمہ اور سلام کے (یعنی اگر مقتدی امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر لے یا امام سے پہلے سلام پھیر کر نماز ختم کر لے تو نماز بھی ٹوٹ جائے گی) اور جنت اور دوزخ کی شکل بنا کر نبی کریم ﷺ کے سامنے ظاہر کر دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے جہنم کی ہولناکیاں بھی دیکھیں۔

مزید وضاحت: آگے دیکھنا تو ہر انسان کی صفت ہے لیکن جس طرح آگے دیکھنا اسی طرح پیچھے رخ کیے بغیر پیچھے کی طرف دیکھنا یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے' اس سے نبی کریم ﷺ کا بے مثل بشر ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ (مترجم)

۷۲ - صفوں کو مکمل کرنا

سوال: اپنے رب کے ہاں فرشتے کس طرح صفیں بناتے ہیں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: "الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربهم" تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: "وکیف تصف الملائکة عند ربهم" اور فرشتے اپنے رب کے ہاں کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "یتمون الصفوف المقدمة ویتراصون فی الصف"

اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''عند ربھم'' اپنے رب کی اطاعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے مطالبہ کیا کہ صف میں مل کر رہیں یہاں تک کہ ان کے درمیان خالی جگہ نہ رہے گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں' اور پہلی صف مکمل کرنے کے بعد پھر جو صف اس سے ملی ہوئی ہو (اسے مکمل کریں)۔

یہ وہ صف ہے جس کا ثواب اس صف والے کو دیا جائے گا جو اس طرح صف بنائے گا جس طرح فرشتے رب کی اطاعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت صفیں بناتے ہیں۔

۷۳- جمعہ کے دن اور رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود شریف پڑھنا

سوال: یارسول اللہ! ہمارا درود شریف آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ (کی ہڈیاں) بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟

جواب: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:

''ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم' وفیه قبض' وفیه النفخة ' وفیه الصعقة ' فاکثروا علی من الصلٰوة فیه ' فان صلوتکم معروضة علی '' تمہارے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے' اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں (ان کی) روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے' پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وکیف تعرض صلٰوتنا علیك وقد ارمت'' یارسول اللہ! ہمارا درود شریف آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا جب کہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی' حضور نے فرمایا: ''ان اللّٰہ عزوجل حرم علی الارض اجسام الانبیاء'' بے شک اللہ بزرگ و برتر نے انبیاء کے جسموں کو (کھانا) زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''النفخة'' صور میں پھونک مارنا۔

''الصعقة'' چیخ' اور وہ ایسی خطرناک آواز ہوگی جس کی ہولناکی سے مخلوق مر جائے گی اور یہ نفخہ اولیٰ (پہلے صور پھونکنے) کے لیے ضروری ہے۔

''معروضة علي'' اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کو سنایا جاتا ہے اور پیش کیا جاتا ہے۔

''ارمت'' آپ بوسیدہ ہو گئے ہوں گے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ تاکید فرما رہے ہیں کہ مسلمان کے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اور حضور اس فضیلت والے دن میں درود شریف کی کثرت کرنے کی وصیت فرما رہے ہیں' کیونکہ اعمال کا ثواب اس میں بڑھا دیا جاتا ہے اور قبولیت (کا موقع) بڑھ جاتا ہے۔ یقیناً درود شریف آپ کو پہنچ جاتا ہے اور حضور اس کو سنتے ہیں کیونکہ انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں' ان کے جسم بوسیدہ نہیں ہوتے' تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔

۷۴ - عید میں خوب صورتی اختیار کرنا

سوال: یارسول اللہ! اس کو خرید لیجیے اور اس سے عید اور وفدوں (کی آمد و رفت) کے وقت خوب صورتی اختیار کیجیے۔

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موٹے ریشم کا ایک جبہ جو بازار میں بک رہا تھا لے لیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لا کر عرض کرنے لگے: ''یا رسول اللّٰہ ابتع هذه فتجمل بها للعيد والوفود'' یارسول اللہ! اسے خرید لیجیے اور اس سے عید اور وفدوں (کی آمد و رفت) کے وقت خوب صورتی اختیار کیجیے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انما هذه لباس من لا خلاق له'' یہ صرف اس شخص کے لیے ایک لباس ہے جس کا (جنت میں) کوئی حصہ نہیں ہے' پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی دیر وہاں ٹھہرے جتنی دیر اللہ نے چاہا کہ وہ وہاں ٹھہریں' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیباج (باریک ریشم) کا جبہ بھیج دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جبے کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انك قلت انما هذه لباس من لا خلاق لهٗ وارسلت الي بهذه الجبة؟'' یارسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ جبہ اس کے لیے ہے جس کا (جنت

میں) کوئی حصہ نہیں ہے' اور آپ نے یہ جبہ میری طرف بھیج دیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''تبیعها و تصیب بها حاجتك'' اسے بیچ کر اپنی حاجت کو پورا کر لو۔ (ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''من استبرق'' وہ کپڑا جو موٹے ریشم کا ہو۔

''فاخذها'' یعنی اس کو خرید لیا۔

''من لا خلاق له'' جس کا جنت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

''ماشاء اللّٰہ ان یلبث'' اس پر ایک زمانہ گزر گیا۔

''ارسل الیه'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف۔

''بجبة دیباج'' سندس' اور یہ ریشم کا باریک کپڑا ہے۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ریشم اور دیباج یعنی ریشم چاہے موٹا ہو یا پتلا اس کا پہننا مرد کے لیے حرام ہے۔ مردوں میں جو شخص بھی اسے پہنے گا اس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیباج کا جبہ بھیجا تاکہ اس کو بیچ کر اس سے فائدہ حاصل کر لیں' نہ اس لیے کہ وہ اسے پہنیں' اور ایک روایت میں ہے: ''لیعطیها لبعض نسائه فان الحریر للنساء جائز'' تاکہ یہ جبہ اپنی کسی بیوی کو دے دیں کیونکہ ریشم عورتوں کے لیے جائز ہے۔

۷۵- پانی کے لیے دعا کرنے کا لوگوں کا مطالبہ امام قبول کرے

سوال: یارسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بے آباد ہو گئے' پس اللہ سے دعا کیجئے۔

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' حضور اس وقت لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' وہ آدمی کہنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ هلكت المواشی وانقطعت السبل فادع اللّٰہ'' یارسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے' راستے بے آباد ہو گئے' لہٰذا اللہ سے دعا کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ عرض کیا: ''اللّٰهم اغثنا اللّٰهم اغثنا اللّٰهم اغثنا'' اے اللہ! ہماری مدد فرما' اے اللہ! ہماری مدد فرما'

اے اللہ! ہماری مدد فرما' پس (اسی) جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ان پر بارش برستی رہی' پس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ تھدمت البیوت' وتقطعت السبل وھلکت المواشی'' یارسول اللہ! مکان گر گئے' راستے تباہ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے' رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا: ''اَللّٰھُمَّ عَلٰی رُؤُوْسِ الْجِبَالِ' وَالْاٰکَامِ' وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ'' اے اللہ! پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر' وادیوں کے اندر اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر بارش برسا۔

ایک اور روایت میں ہے: ''اللھم حوالینا ولا علینا'' اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا' پس مدینہ منورہ سے بدل اس طرح پھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔ مدینہ شریف کے اردگرد برسنے لگا اور مدینہ پاک پر ایک قطرہ بھی نہ برستا تھا' میں نے مدینہ شریف کی طرف دیکھا کہ وہ تاج کی مثل ہے جس نے سر کو گھیر رکھا ہے۔ (ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''انقطعت السبل'' گھاس کے کم ہو جانے کی بناء پر' ان کے کمزور ہو جانے اور اونٹوں کے راستوں پر نہ چلنے کی وجہ سے راستے ختم ہو گئے (بے آباد ہو گئے)۔

''فادع اللّٰہ'' (پس اللہ سے دعا کیجئے) کہ ہم پر بارش نازل فرما۔

''من جمعۃ الی جمعۃ'' ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک برستی رہی۔

''تھدمت البیوت'' بارش کی شدت اور کثرت کی وجہ سے مکان گرنے لگے۔

''تقطعت السبل'' راستوں میں زیادہ پانی کی وجہ سے راستے ختم ہو گئے۔

''الآکام'' پہاڑوں کے علاوہ اور ٹیلوں کے اوپر۔

''انجیاب الثوب'' بادل ان سے دور ہو گئے (جس طرح کپڑا پھٹ کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہے)۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگنے کے بارے میں لوگوں کا مطالبہ قبول فرماتے ہوئے دعا فرمائی' اللہ بزرگ و برتر نے آپ کی دعا قبول فرما کر اسی وقت بارش نازل فرما دی اور جب لوگ بارش سے بے نیاز ہو گئے اور ضرورت سے زیادہ بارش ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ

نے دعا فرمائی کہ (اللہ تعالیٰ) وادیوں (پہاڑوں اور وادیوں کے درمیان کھلی جگہیں) اور پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف بارش کو پھیر دے یہاں تک کہ بادل مدینہ پاک سے دور ہٹ گئے اور اس تاج کی طرح ہو گئے جو سر کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے' یہ اللہ کا فضل اور برکت ہے۔

۷۶- بارش سے برکت حاصل کی جاتی ہے

سوال: یارسول اللہ! آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی' پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا پیچھے ہٹا لیا یہاں تک کہ آپ پر بارش برسنے لگی' ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ لم صنعت ھذا'' یارسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لانہ حدیث عھد بربہ تعالٰی'' کیونکہ یہ اپنے رب کے ساتھ عہد کی بات ہے' یعنی اپنے رب سے برکت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''حسر ثوبہ'' یعنی اپنے بازوؤں سے کپڑا اٹھا لیا اور اپنا سر بھی ننگا کر لیا' پس یہ مستحب ہے بلکہ غسل کرنا اور اسے پینا بھی (مستحب ہے)۔

''حدیث عھد بربہ تعالٰی'' پس یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے' مناسب ہے کہ ہم اس سے برکت حاصل کریں۔

فائدہ: سال کی پہلی بارش سے برکت حاصل کرنا مستحب ہے اور اس بارش سے بھی جس کا زمانہ لمبا ہو یعنی دیر کے بعد بارش آئے (تو اس سے بھی برکت حاصل کرنا جائز ہے)۔

۷۷- رات کی نماز کی تعداد اور اس کی کیفیت

سوال: یارسول اللہ! رات کی نماز کس طرح (ادا کرنی) ہے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ کیف صلٰوۃ اللیل'' یارسول اللہ! رات کی نماز کس طرح (ادا کرنی) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مثنی مثنی فاذا اخفت الصبح فاوتر بواحدۃ'' دو دو رکعت ہے' جب تجھے صبح ہو جانے کا خوف ہو تو وتر ایک رکعت پڑھ لے۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے گا اور یہی افضل ہے' اسی پر امام مالک' امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے کچھ اصحاب ہیں' بخلاف دن کے کہ اس میں چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دن اور رات دونوں وقتوں میں دو دو رکعت افضل ہیں۔ (یہ بات) ابوداؤد کی حدیث کے مطابق ہے کہ "صلٰوۃ اللیل والنھار مثنی مثنی" رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔ امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ (یہی) صحیح ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دن اور رات میں چار چار رکعت (نفل) بہتر ہیں۔ (یہ بات) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق ہے:

"یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن" حضور چار رکعتیں ادا فرماتے تھے تو ان رکعتوں کے اچھی طرح اور لمبی قراءت کے ساتھ ادا کرنے سے متعلق مت پوچھ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رکعتوں کو بھی اچھی طرح اور لمبی قراءت کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

جب وتروں کو مؤخر کرے تو رات کی نماز کے ساتھ جمع کر لے اور جب وتروں کو پہلے ادا کرے تو رات کی نماز تہجد اور قیام اللیل ہو جائے گی۔

۷۸ - تین رکعت وتر

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟

جواب: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے سوال کیا: "کیف کانت صلٰوۃ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی رمضان؟" رمضان شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: "ما کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ عن احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا' فلا تسئل عن حسنھن وطولھن' ثم یصلی اربعا فلا تسئل عن حسنھن وطولھن' ثم یصلی ثلاثًا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے' آپ (یہ نماز) چار چار رکعتیں کر کے پڑھتے تھے' آپ کے ان رکعتوں کو اچھی طرح ادا کرنے اور ان میں لمبی قراءت کرنے کے بارے میں مت پوچھو' پھر آپ چار رکعتیں ادا فرماتے' تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن

ادا اور قراءت کی طوالت وغیرہ کے بارے میں مت پوچھو' پھر حضور تین رکعت (نمازِ وتر) ادا فرماتے۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اتنام قبل ان توتر؟'' یارسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی'' اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں ہوتا۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''یصلی اربعا'' یعنی ایک سلام کے ساتھ چار رکعت ادا فرماتے تھے۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ ایک سلام کے ساتھ چار رکعت ادا فرماتے تھے اور ان کے ساتھ ملا کر ایک سلام کے ساتھ تین رکعت پڑھتے تھے اور یہ نماز وتر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی رات کی نماز اور وتر کی نماز کے درمیان سو جاتے جسے وہ رات کی آخری نماز قرار دیتے اور شاید مختصر سا آرام بھی کر لیتے۔

ضروری وضاحت: اس حدیث پاک سے تین رکعات وتر کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ حضور وتر تین رکعت ادا فرماتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس حدیث کو آٹھ رکعت نماز تراویح کی دلیل بناتے ہیں' وہ غور کریں کہ یہ نماز تراویح نہیں قیام اللیل ہے' کیونکہ نبی کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں یہ نماز ادا کرتے تھے صرف رمضان میں نہیں۔

اس حدیث میں یہ بھی حضور کا ارشاد ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔ یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے دوسرے آدمی کا یہ معاملہ نہیں ہوتا' یہ حضور کی بے مثل و بے نظیر بشریت ہے۔

۷۹۔ عورتوں کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی رغبت دلانا

سوال: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔

جواب: حضرت اُمِ حُمید (جو حضرت ابوحُمید رضی اللہ عنہما کی بیوی ہیں) سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی احب الصلٰوة معك'' یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قد علمت انك تحبین الصلٰوة معی' وصلٰوتك فی

بیتك خیر من صلٰوتك فی حجرتك وصلٰوتك فی حجرتك خیر من صلٰوتك فی دارك' وصلٰوتك فی دارك خیر من صلٰوتك فی مسجد قومك' وصلٰوتك فی مسجد قومك خیر من صلٰوتك فی مسجدی'' میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہے' تیرا گھر یعنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں میرے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ راوی نے کہا کہ حضرت اُم حمید رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کے لیے ان کے گھر کے کونے اور اندھیری جگہ میں مسجد بنادی گئی' وہ اس میں نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر سے جاملیں۔ (احمد' صحیح ابن خزیمہ' صحیح ابن حبان)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم حمید (رضی اللہ عنہا) کو نماز پڑھنے کی ایسی جگہ بنانے کی ہدایت فرمائی کہ جو اندھیری جگہ ہو اور کوئی شخص اللہ بزرگ و برتر کے علاوہ وہاں نہ ہو جو انہیں دیکھ سکے اور جب بھی وہ اس فرض کو ادا کرنے میں پوشیدگی اختیار کریں گی تو اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا اور اجر بڑھ جائے گا اور اس پر اللہ کی رضا ہوگی۔

۸۰ - فرائض کی پابندی

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں بھی پڑھوں' زکوٰۃ بھی ادا کروں اور رمضان کے روزے بھی رکھوں اور قیام بھی کروں یعنی نمازِ تراویح بھی ادا کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟

جواب: حضرت عمر بن مرّہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان شھدت ان لا الہ الا اللّٰہ وانك رسول اللّٰہ وصلیت الصلوات الخمس' وادیت الزكٰوۃ' وصمت رمضان وقمتہ ' فممن انا؟'' یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں' اور میں پانچ نمازیں بھی

ادا کروں' زکوٰۃ بھی دوں اور رمضان کے روزے بھی رکھوں اور قیام بھی کروں یعنی نمازِ تراویح بھی ادا کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: "من الصدیقین والشھداء" صدیقین اور شہداء سے ہوگا۔

(بزار' صحیح ابن خزیمہ' صحیح ابن حبان' یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں)

مشکل الفاظ کے معانی

"قیام رمضان" رات کے وقتوں کو اطاعت' ذکر' تسبیح' تکبیر اور تہجد میں گزارنا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ جو شخص گواہی دے' پانچ نمازیں پڑھے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے اور قیام کرے تو وہ صدیقین میں سے ہوگا اور یہ ایسے لوگ ہیں جو فضیلت میں صرف انبیاء سے کم درجے والے ہیں کیونکہ وہ اپنی بات اور اعتقاد میں سچے ہوتے ہیں' اور عملی طور پر انہوں نے اپنا سچ ثابت کر دیا ہے اور وہ حضرات بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جہاد کا حق ادا کر دیا یہاں تک کہ لڑائی کے ہجوم میں وفات پا گئے۔

۸۱ - اعمال کے فضائل

سوال: اس نے سب سے افضل عمل کے متعلق نبی پاک ﷺ سے سوال کیا۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے تمام اعمال سے افضل عمل سے متعلق سوال کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الصلوٰۃ" نماز' اس نے عرض کیا: "ثم مه؟" اور ارشاد فرمایئے' حضور نے فرمایا: "ثم الصلوٰۃ" پھر نماز' اس نے عرض کیا: "ثم مه" اور زیادہ کیجئے' آپ نے ارشاد فرمایا: "ثم الصلوٰۃ ثلاث مرات" پھر نماز' یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ کہے۔ راوی نے عرض کیا: "ثم مه" پھر میرے علم میں اضافہ فرمایئے' آپ نے فرمایا: "الجھاد فی سبیل اللّٰہ" اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(احمد' صحیح ابن حبان)

مشکل الفاظ کے معانی

"ثم مه" اسم بہ معنی فعل ہے' اس کے معنی ہیں: میرے لیے اور زیادہ کیجئے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ تمام اعمال سے افضل نماز اور جہاد ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کئی مرتبہ نماز کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ یہ بندے اور اس کے خدا کے درمیان رابطہ ہے اور جس کے متعلق مسلمان سے سب سے پہلے سوال کیا جائے گا (یہ وہ عمل ہے)۔

۸۲ - سجدوں میں کثرت کی ترغیب

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جس پر میں قائم رہوں اور اسے کروں؟

جواب: حضرت ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ اخبرنی بعمل استقیم علیه و اعمله'' یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جس پر میں استقامت اختیار کروں اور اسے عمل میں لاتا رہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علیک بکثرۃ السجود فانک لاتسجد للّٰہ سجدۃ الا رفعک اللّٰہ بھا درجۃً وحط عنک بھا خطیئۃ'' سجدوں کی کثرت کو اپنے اوپر لازم کرلے کیونکہ تو جب بھی سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تیرا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تیرا ایک گناہ مٹا دے گا۔ (ابن ماجہ' احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

''واعمله'' میں اس کو (راہنمائی کا) راستہ بنالوں' اس کی اتباع کروں اور اس کی روشنی میں چلوں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو سجدوں کی کثرت کرنے کی رغبت دلا رہے ہیں کیونکہ ان کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور بہت ہی زیادہ ثواب ہے۔

۸۳ - نفلوں کی نماز گھر میں پڑھنا

سوال: کون سی نماز افضل ہے' گھر میں نماز پڑھنا یا مسجد میں نماز پڑھنا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ''ایما افضل الصلوٰۃ فی بیتی او الصلوٰۃ فی المسجد؟'' کون سی نماز افضل ہے گھر میں نماز پڑھنا یا مسجد میں نماز پڑھنا؟ حضور نے فرمایا: ''الا تری الی بیتی ما اقربه من المسجد' فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی

فی المسجد الا ان تکون صلوۃ مکتوبۃ'' کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے (پھر بھی) مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے مگر یہ کہ نماز فرض ہو یعنی فرض نماز کا مسجد میں پڑھنا ضروری ہے اور نفل نماز کا گھر میں پڑھنا بہت بہتر ہے۔ (امام احمد ابن ماجہ صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفل نماز کا گھر میں ادا کرنا اور فرض نماز کا مسجد میں پڑھنا افضل اور بہتر جانتے ہیں۔

۸۴ - رکوع اور سجود میں سکون نہ کرنا

سوال: وہ اپنی نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسوا الناس سرقۃ الذی یسرق صلوتہ'' لوگوں میں سے سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''وکیف یسرق صلوۃ'' وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ حضور نے فرمایا: ''لا یتم رکوعھا ولا سجودھا'' وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل نہیں کرتا۔ (طبرانی اوسط، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ چوروں میں سب سے بری قسم کے چور نماز کے چور ہیں جو نماز کے رکوع اور سجدے پورے نہیں کرتے۔

۸۵ - صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کی پابندی کرنا

سوال: یا رسول اللہ! ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ عطا فرمائے۔

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ دلنی علی عمل ینفعنی اللہ بہ'' یا رسول اللہ! ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ بخشے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علیک برکعتی الفجر فان فیھا فضیلۃ'' فجر کی دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ ان کی بہت فضیلت ہے۔ (طبرانی کبیر)

فائدہ: ان جلیل القدر اعمال میں سے جن کی وجہ سے ان کے کرنے والے کو ثواب دیا جاتا ہے فجر کی دو رکعتیں ہیں جو فرضوں سے پہلے ہیں، ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتے تشریف

لاتے ہیں' ان دو رکعتوں کی (ادائیگی سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و تجلیات' اس کی رضا (ملتی ہے) اور رزق جاری ہوتا ہے اور قبولیت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۸۶ - قیام اللیل کی ترغیب

سوال: مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ جب میں اسے عمل میں لاؤں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جب آپ کی زیارت کرتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' مجھے ہر چیز سے متعلق خبر دیجئے؟ آپ نے فرمایا: ''کل شیء خلق من الماء'' ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے' میں نے عرض کیا: ''اخبرنی بشیء اذا عملته دخلت الجنة'' یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ جب میں اسے عمل میں لاؤں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نے فرمایا: ''اطعم الطعام و افش السلام' وصل الارحام' وصل باللیل والناس نیام'' کھانا کھلا' سلام عام کر' صلہ رحمی کر اور لوگ سوئے ہوئے ہوں تو رات کو نماز پڑھ یعنی نمازِ تہجد ادا کر۔ (احمد' ابن حبان' حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''طابت نفسی'' میں خوش و خرم' پاک و صاف اور مسرور ہو جاتا ہوں۔

''قدت'' ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

''انبئنی'' مجھے خبر دیجئے۔

''افش السلام'' مسلمانوں پر سلام زیادہ کر۔

''صل باللیل'' نمازِ تہجد ادا کر اور دو دو کر کے کچھ رکعات نفل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی خاطر پڑھ۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ خبر دے رہے ہیں کہ ان اعمالِ صالحہ سے جو کرنے والے کو جنت میں داخل کرتے ہیں: جود و سخا' مسلمانوں پر سلام کثرت سے کرنا' تو ان کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو' پھر رشتہ داروں سے ملنا اور ان سے محبت کرنا' ان سے نیکی کرنا' پھر نمازِ تہجد پڑھنا اور قیام اللیل

کرنا جب کہ لوگ سو چکے ہوں' ان اعمال کا بہت ثواب ہے۔

۸۷ - رات کی نماز دو دو رکعت ہے

سوال: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق سوال کیا؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی' فاذا خشی احدکم الصبح' صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی ''رات کی نماز دو دو[1] رکعت ہے' پس جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی نماز (کے فوت ہو جانے) سے ڈرے تو (وتر نماز) ایک رکعت پڑھ لے جو پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ (بخاری)

فائدہ: رات کی نماز میں ہر دو رکعت پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر (سلام پھیر دے)' پھر جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی نماز کے فوت ہو جانے سے ڈرے تو وتر ایک رکعت ہی پڑھ لے (یعنی وتر ایک رکعت پڑھ کر بعد میں صبح کی نماز ادا کر لے)۔

باب ۶: زکوٰۃ کا بیان

۸۸ - زکوٰۃ کا ادا کرنا اور اس کے وجوب کی تاکید

سوال: یا رسول اللہ! میں بہت زیادہ مال دار ہوں' اور اہل و عیال اور سامان اور مکانات والا ہوں' پس آپ مجھے بتائیے کہ میں کس طرح خرچ کروں اور کیسے کروں؟

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ قبیلہ تمیم سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یا رسول اللّٰہ انی ذو مال کثیر وذو اھل ومال وحاضرۃ' فاخبرنی کیف اصنع وکیف انفق؟'' یا رسول اللہ! میں بہت زیادہ مال دار ہوں' اہل و عیال اور مال و مکانات والا ہوں' آپ مجھے بتائیے کہ میں کس طرح کروں اور کیسے خرچ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تخرج الزکوٰۃ من مالک فانھا طھرۃ تطھرک' وتصل اقرباءک' وتعرف حق المسکین'

[1] اس سے ملتی جلتی حدیث: ۷۷ پر گزر چکی ہے' اس مسئلہ کی تفصیل بھی وہاں بیان ہو چکی ہے۔ (مترجم)

والجار' والسائل. الحدیث'' اپنے مال سے زکوٰۃ نکال کیونکہ یہ تیرے لیے ایسی پاکیزگی ہے جو تجھے پاک کردے گی' اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر' مسکین' ہمسائے اور سائل کے حق کی پہچان کر۔ (احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

''ذومال'' بہت زیادہ صاحب ثروت اور رشتہ داروں والا اور عزت وجاہ والا۔

''حاضرۃ'' بھلائی کا مرکز ہے' لوگ اس کے پاس آتے ہیں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس صاحبِ مال آدمی کو ہدایت دی ہے جو ارادہ رکھتا تھا کہ اپنے مال کو نیکی کے راستوں پر خرچ کرے تاکہ اسے اللہ کے پاس سے ثواب دیا جائے۔

(۱) (اپنے مال کو) زکوٰۃ میں (خرچ کرے) اور یہ اللہ تعالیٰ کا حق اور اسلام کا رکن ہے اور یہ مال کو پاک کرنے والی چیز ہے۔

(۲) قریبیوں اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔

(۳) مسکینوں کا حق پہچانے۔

(۴) ہمسائے کے ضروری حق کو جانے۔

(۵) سائل کو خالی نہ لوٹائے۔

اس سے یہ ہوگا کہ اس نے اپنے مال کو نیکی کے راستوں پر خرچ کیا ہے اور حلال طریقہ سے اسے جمع کیا ہے اور حلال طریقہ سے اسے خرچ کیا ہے۔

۸۹-

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے دوزخ سے دور کردے؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا' صبح کے وقت ہم چل رہے تھے اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ' ویباعدنی من النار'' یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور دوزخ سے دور کردے' حضور نے فرمایا: ''لقد سالت عن عظیم' وانہ لیسیر

علی من یسرہ اللّٰہ علیہ' تعبد اللّٰہ ولا تشرک بہ شیئا' وتقیم الصلوٰۃ' وتوتی الزکوٰۃ' وتصوم رمضان' وتحج البیت'' تو نے بہت عظمت والی بات کے بارے میں سوال کیا ہے اس شخص پر وہ چیز آسان ہے جس کے لیے اللہ آسان کر دے' اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کر۔

(احمد' ترمذی (ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)' نسائی' ابن ماجہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''وانہ لیسیر'' تکالیف کو آسان کرنا' اس کا حاصل کرنا آسان کر دیا گیا ہے۔

فائدہ: وہ اعمالِ صالحہ جو جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور دوزخ سے دور رکھتے ہیں (وہ یہ ہیں:) اللہ کو ایک ماننا اور اس پر ایمان لانا اور عبادت و اطاعت میں اس کے ساتھ مخلص ہونا اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' روزہ رکھنا اور قدرت و طاقت کے وقت حج کرنا۔

۹۰۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ارایت ان ادی الرجل زکوٰۃ مالہ؟'' یارسول اللہ! اگر آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من ادی زکوٰۃ مالہ فقد ذھب عنہ شرہ'' جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کے مال سے اس کا شر (نقصان) دور ہو گیا۔ (طبرانی اوسط' الفاظ بھی انہیں کے ہیں)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تاکید فرما رہے ہیں کہ جو شخص اپنی ملکیت کے مال و دولت کی زکوٰۃ جو واجب ہے ادا کرے اور نکال دے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے مال کو چوری سے محفوظ رکھے گا اور اس میں برکت ہو گی اور وہ مال نیکی اور بھلائی میں استعمال ہو گا اور اللہ کی اطاعت و فرماں برداری میں خرچ کیا جائے گا اور زکوٰۃ ادا کرنے والے کو قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔

۹۱-

سوال: مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: "اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة؟" مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ نے فرمایا: "تعبد اللّٰہ لا تشرك بہ شیئا' وتقیم الصلٰوۃ' وتؤتی الزکٰوۃ' وتصل الرحم" اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔ (بخاری' مسلم)

فائدہ: حدیث: ۸۹ والا فائدہ ہی ہے اور صلہ رحمی اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا (اس حدیث میں) زائد ہے۔

۹۲- لالچ سے بچنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے اور مختصر ارشاد فرمایئے؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ اوصنی واوجز" یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے اور مختصر ارشاد فرمایئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علیك بالایاس مما فی ایدی الناس' وایاك والطمع' فانہ فقر حاضر' وایاك وما یعتذر منہ" جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں اس کی امید نہ رکھنا تیرے لیے ضروری ہے اور لالچ سے بچ کیونکہ وہ محتاجی لاتا ہے اور عذر بیان کرنے سے بچ (یعنی ایسا کام نہ کر جس کے بعد تجھے معذرت کرنی پڑے)۔ (حاکم' بیہقی)

مشکل الفاظ کے معانی

"الایاس" امید نہ رکھنا' خیر اور بہتری کی اُمید نہ رکھنا۔

"فانہ فقر حاضر" یعنی محتاجی جلد آئے گی' اور اس کی خرابی سے کمینگی اور محتاجی جلد آئے گی اور یہ ذلت اور محتاجی کا دروازہ ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو تین کاموں کی وصیت فرمائی ہے' وہ یہ ہیں:

(۱) جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس کی اُمید نہ رکھنا' ان کی طرف نظر نہ رکھنا' اللہ بزرگ

وبرتر پر بھروسا رکھنا۔

(۲) لالچ نہ کرنا کیونکہ وہ فقر ومحتاجی اور خسارے کی طرف لے جاتا ہے۔

(۳) اور مسلمان ہر اس چیز سے دور رہے جو عذر اور بہانے بنانے کی طرف لے جائے' اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۹۳۔ زکوٰۃ کی فرضیت اور اس کی فضیلت

سوال: ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے کہ جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: "دلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة" ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے کہ جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا: "تعبد اللّٰه لا تشرك به شيئا ' وتقيم الصلوٰة المكتوبة ' وتؤتى الزكوٰة ' وتصوم رمضان" اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز پابندی سے ادا کر' زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ' اس آدمی نے عرض کیا: "والذی نفسی بیده لا ازید علی هذا" اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ شخص واپس گیا تو آپ نے فرمایا: "من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا" جس شخص کو یہ چیز خوش کرتی ہے کہ وہ جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس آدمی کی طرف دیکھ لے۔ (شیخین' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

"ان رجلا" یہ ابوایوب انصاری تھے یا ابن المشفق یا کوئی اعرابی تھا' اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایسے سوالات کئی مرتبہ ہوئے ہوں۔

فائدہ: وہ اعمال جن کو کرنے والا اہل جنت میں سے ہوگا:

(۱) توحید کے دونوں کلمات (توحید ورسالت) کا اعتراف کرنا۔

(۲) فرض نماز کی پابندی کرنا۔

(۳) فرض زکوٰۃ کا ادا کرنا۔

(۴) رمضان کے روزے رکھنا۔

جو شخص اسلام کے تمام ارکان کو عمل میں لائے اس کے لیے قطعی طور پر جنت ہے' یہ اعمال اسے عذاب کے بغیر جنت میں داخل کر دیں گے جب کہ وہ کبیرہ گناہوں سے دور رہے۔

۹۴ - شان ابوبکر صدیق

سوال: یارسول اللہ! ہر ایک کو لازماً ان دروازوں میں سے کسی نہ کسی دروازے سے بلایا جائے گا' کیا کسی کو ان سب دروازوں میں سے بھی پکارا جائے گا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''من انفق زوجین فی سبیل اللّٰہ نودی فی الجنۃ یا عبد اللّٰہ ھذا خیر' فمن کان من اھل الصلٰوۃ دعی من باب الصلٰوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد' ومن کان من اھل الصدقۃ دعی باب الصدقۃ' ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان'' جس آدمی نے دو چیزیں ملا کر اللہ کے راستے میں خرچ کیں' اسے جنت میں داخلہ کے لیے پکارا جائے گا' اے عبداللہ! یہ بہت اچھا کام ہے' جو نماز پڑھنے والوں سے ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا' جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو روزے رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما علی احد یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ ' فھل یدعی احد من تلک الابواب کلھا؟'' یارسول اللہ! ہر کوئی لازماً ان دروازوں میں سے کسی نہ کسی دروازے سے بلایا جائے گا' کیا کسی کو ان سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ حضور نے فرمایا: ''نعم وارجو ان تکون منھم'' جی ہاں! اور میں اُمید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہوگا۔

(ابوداؤد کے علاوہ اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''زوجین'' دو چیزیں' دو اونٹ یا دو گھوڑیاں یا دو گدھے یا دو درہم یا دو کپڑے مثلاً'' فی۔

سبیل اللہ''یعنی جہاد میں یا عام نیکی کے کاموں میں۔

فائدہ: جو شخص مختلف قسم کی نیکیاں کرے گا وہ خاص دروازے سے بلایا جائے گا' یہ بات اس کی عزت کے باعث ہوگی اور جو زیادہ اطاعتیں اور فرماں برداریاں کرے گا اس کی عزت اور بزرگی میں اضافہ کرتے ہوئے اسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔

۹۵۔ جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور جس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی

سوال: ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''ويحك ان شأنها شديد' فهل لك من ابل تؤدى صدقتها؟'' ''تیرا بھلا ہو! یہ سخت کام ہے' کیا تیرے پاس اونٹ ہیں کہ تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاعمل من وراء البحار' فان الله لن يترك من عملك شيئا'' سمندروں کے اس پار عمل کر' اللہ کریم تیرے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔

(ترمذی کے علاوہ اصحابِ خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''عن الهجرة'' اس نے ہجرت کرنے اور مدینہ میں آپ کے ساتھ رہنے کے لیے بیعت کرنے پر آپ سے سوال کیا۔

''ويحك'' رحم کا لفظ ہے یعنی میں ہجرت کرنے کے بارے میں آپ پر رحمت اور شفقت کر رہا ہوں کیونکہ ہجرت کا پورا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے' کم لوگ ہی اس پر قائم رہ سکتے ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تاکید فرما رہے ہیں کہ مسلمان کسی جگہ میں بھی جب نیک کام کرتا ہے اور مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل میں کچھ بھی کمی نہیں کرتا۔

۹۶ - گدھوں کی زکوٰۃ

سوال: رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما جاء نی فیھا شیء الا ھذہ الایۃ الفاذۃ'' میرے پاس اس بارے میں اس تنہا (جامع) آیت کے سوا کوئی چیز نہیں آئی: ''فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہ O ومن یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ O'' پس جو شخص ایک ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا O اور جو شخص ایک ذرہ برابر بُرائی کرے گا اسے بھی دیکھ لے گا O (احمد، شیخین)

فائدہ: گدھوں میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں ہے، اسی طرح خچروں میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں! جب یہ دونوں چیزیں تجارت کے لیے ہوں تو ان دونوں میں زکوٰۃ ہے۔

۹۷ - زیور کی زکوٰۃ کا بیان

سوال: میں سونے کی پازیب پہنا کرتی تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ خزانہ ہے؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا (اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے) کہ ''کنت البس اوضاحا من ذھب، فقلت یا رسول اللہ اکنز ھو؟'' میں سونے کے پازیب پہنا کرتی تھی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ خزانہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز'' جب یہ زیور زکوٰۃ ادا کرنے تک پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو یہ خزانہ نہیں ہے۔

(ابوداؤد، حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''الاوضاح'' ''وضح'' کی جمع ہے، پازیب اور یہ اکثر طور پر چاندی کے ہوتے ہیں، ان کے چمک دار اور سفید ہونے کی وجہ سے انہیں ''اوضاح'' کہتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سونا جب نصاب کو پہنچ جائے اور اس کا مالک اس کی زکوٰۃ ادا کر دے تو یہ خزانہ نہیں رہتا کہ اس کی وجہ سے (مالک کو) عذاب دیا جائے۔

مزید وضاحت: صرف کسی کے پاس سونا ہو تو اس کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور اگر صرف چاندی ہی کسی کے پاس ہو تو اس کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے اور اگر سونا' چاندی اور درہم یا روپے وغیرہ یہ سب چیزیں ملی جلی ہوں تو اس کا نصاب ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت ہو جاتا ہے یعنی ان سب چیزوں کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگئی۔ (مترجم)

۹۸۔ زکوٰۃ وصدقہ جلدی ادا کرنا جائز ہے جس طرح اس کا منتقل کرنا جائز ہے

سوال: قریب ہے کہ میں آپ کے بعد صدقے والے بھیڑ کے بچے یا صدقے کی بکری کے سلسلے میں قتل کر دیا جاؤں۔

جواب: حضرت ابوحلال ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''کدت اقتل بعدك فی عناق او شاة من الصدقة'' قریب ہے کہ میں آپ کے بعد صدقے والے بھیڑ کے بچے یا صدقے کی بکری کے سلسلہ میں قتل کر دیا جاؤں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لولا انها تعطی فقراء المهاجرین ما اخذتها'' یہ صدقہ تو نے مہاجرین فقراء کو کیوں نہیں دے دیا کہ تو اس معاملے میں نہ پکڑا جاتا۔ (نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''العناق'' بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ ضرورت کے مطابق زکوٰۃ (ایک جگہ سے دوسری جگہ) منتقل فرما دیتے تھے اور یہ بالاتفاق جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

۹۹۔ صدقہ کی ایک قسم

سوال: یا رسول اللہ! اجر و ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللہ ای الصدقة اعظم اجرًا؟'' یا رسول اللہ! اجر و ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان تصدق

وانت صحیح شحیح' تخشی الفقر وتامل الغنی' ولا تمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان" تو صدقہ کرے جب کہ تو صحت منداور لالچ رکھتا ہو' تو محتاج ہونے سے ڈرے اور مال دار بننے کی اُمید رکھے اور عذر اور بہانے نہ بنائے یہاں تک کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے: فلاں شخص کے لیے یہ رقم' اور فلاں فلاں کے لیے حالانکہ فلاں کے لیے تو ہو ہی گئی۔ (شیخین' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

"صحیح شحیح" یعنی لالچی۔

"تامل الغنی" تو مال دار بننے کی اُمید اور تمنا رکھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اجر وثواب کے لحاظ سے سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان اس حال میں صدقہ کرے جب کہ وہ مال کی حرص رکھنے والا ہو یا محتاجی سے ڈرتا ہو اور مال دار بننے کی اُمید رکھتا ہو اور صدقہ کرنے میں بہانے نہ بناتا ہو' یہاں تک کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے اور نزع کا وقت آ جائے تو وہ صدقہ دینا شروع کر دے تو اس وقت صدقہ کم ثواب والا ہوگا کیونکہ وہ موت کے خوف کا گمان رکھتا ہے بہ خلاف اس صدقہ کے جو نفس کے لالچ کے ساتھ صحت کی حالت میں ہوگا' پس اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا کیونکہ اس میں نفس کا مجاہدہ ہے۔

۱۰۰ - قریبی اور اہل وعیال پر صدقہ کرنا

سوال: نبی کریم ﷺ سے رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق سوال کیا گیا۔

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق سوال کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لہ اجران اجر القرابة واجر الصدقة" اس کے لیے دو اجر ہیں' قرابت داری کا اجر وثواب اور صدقہ کرنے کا اجر وثواب۔

نسائی اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: "الصدقة علی المسکین صدقة' وهی علی ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة" مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور قریبی رشتہ

دار پر صدقہ کرنے پر دو ثواب ہیں' (ایک) صدقہ کرنے کا اور (دوسرا) صلہ رحمی کا۔
(شیخین' نسائی' ترمذی)

فائدہ: جو آدمی قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرتا ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں' قرابت داری اور صلہ رحمی کا اجر' اور مسکین پر صدقہ کرنے کا اجر۔

پس قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنے کا زیادہ ثواب ہے اور یہ قرابت داری کی گرہ (تعلق) کو مضبوط کرنے کی وجہ سے ہے اور دلوں کی کدورتوں کی صفائی کے لیے ہے جو ان کے دلوں کے درمیان ہیں تاکہ محبت اور مودت پیدا ہو جائے۔

۱۰۱-افضل صدقہ

سوال: یارسول اللہ! افضل صدقہ کون سا ہے؟

جواب: (حاکم نے اسے صحیح کہا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای الصدقۃ افضل؟'' یارسول اللہ! افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جھد المقل وابدأ بمن تعول'' نادار اور تنگ دست آدمی کا پوری کوشش کر کے خرچ کرنا اور ان سے شروع کر جو (تیرے) اہل و عیال اور قریبی ہیں۔ (ابوداؤد' حاکم)

فائدہ: مال کم ہونے کے باوجود صدقہ کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے کیونکہ (اس میں) نفس کا مجاہدہ اور غیر کی ہمدردی ہے۔

۱۰۲-مال کم ثواب زیادہ

سوال: یارسول اللہ! اور وہ کیسے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سبق درھم مائۃ الف درھم'' ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ و کیف؟'' یارسول اللہ! اور وہ کیسے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رجل لہ درھمان' فاخذ احدھما فتصدق بہ' ورجل لہ مال کثیر' فاخذ من عرض مالہ مائۃ الف فتصدق بھا'' ایک آدمی کے پاس دو درہم ہیں' اس نے ان دونوں میں سے ایک درہم لیا اور اسے صدقہ کر دیا' اور ایک

آدمی کے پاس بہت زیادہ مال ہے' اس نے اپنے کثیر مال سے ایک لاکھ درہم لیا اور صدقہ کر دیا۔ (نسائی)

فائدہ: جس شخص کا مال کم تھا اور اس نے اس سے آدھا مال صدقہ کر دیا تو یہ تنگ دست کا محنت کر کے صدقہ کرنا ہے اور یہ ایک درہم صدقہ کرنا ایک لاکھ درہم سے فوقیت لے گیا بہ خلاف دوسرے کے کیونکہ اس کا خرچ کرنا اگرچہ زیادہ ہے لیکن اسے (خرچ کرتے ہوئے) کوئی دقت نہیں ہوئی' لہٰذا اس کا ثواب کم ہو گیا (اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس نے ایک درہم دیا ہے اس کے پاس صرف ایک درہم باقی ہے اور جس نے ایک لاکھ درہم دیا ہے اس کے پاس لاکھوں درہم باقی ہیں' اس لیے بھی غریب کا ثواب زیادہ ہے)۔

۱۰۳۔ مطلق صدقہ کی رغبت دلانا

سوال: اے اللہ کے نبی! جو نہ پائے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "علی کل مسلم صدقة" ہر مسلمان پر صدقہ کرنا واجب ہے' صحابہ نے عرض کیا: "یا نبی اللّٰہ فمن لم یجد" اے اللہ کے نبی! جو نہ پائے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "یعمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق" اپنے ہاتھوں سے کام کرے' اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے' صحابہ کرام نے عرض کیا: "فان لم یجد" اگر نہ پائے؟ آپ نے فرمایا: "یعین ذالحاجة الملهوف" وہ مظلوم حاجت مند کی مدد کرے' صحابہ کرام نے عرض کیا: "فان لم یجد" اگر اس کی (توفیق) نہ پائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فلیعمل بالمعروف ولیمسك عن الشر فانها له صدقة" اسے نیکی کرنا اور برائی سے روکنا چاہیے' یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

(شیخین' نسائی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی موجود نعمتوں' خیر و عافیت اور اسلام (عطا کیے جانے) اور دیگر انعاموں پر شکر ادا کرتے ہوئے صدقہ کرے۔

نیز رسول اللہ نے صدقہ کے درجات بیان فرمائے ہیں کہ جب مسلمان مال و دولت

سے کوئی چیز نہ پائے تو اپنے ہاتھ سے کام کرے تو خود بھی فائدہ اٹھائے اور اس مال سے جو اللہ نے اسے دیا ہے صدقہ بھی کرے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کام نہیں کرسکتا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مجبور شخص کی مدد کرے اور طاقت کے مطابق اس سے تعاون کرے' اگر یہ بھی نہ کرے یعنی صدقہ کرنے اور لوگوں میں سے کسی کی مدد کرنے پر قادر نہ ہو تو اسے چاہیے کہ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور انہیں بُرائی سے منع کرے اور بُرائی کی وجہ سے ان سے بغض رکھے' یقیناً یہ تمام اُمور اس کے لیے صدقہ ہوں گے۔

۱۰۴ - پانی اور نمک سے منع کرنا جائز نہیں

سوال: یارسول اللہ! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں؟

جواب: حضرت بہیسہ غزاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی' وہ اندر داخل ہوئے تو آپ کی قمیص مبارک اٹھا کر چومنے لگے' پھر عرض گزار ہوئے: ''یا رسول اللّٰہ ما الشیء الذی لایحل منعه؟'' یارسول اللہ! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الماء'' پانی' صحابی نے عرض کیا: ''یا نبی اللّٰہ ما الشیء الذی لایحل منعه؟'' اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الملح'' نمک' صحابی نے پھر عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما الشیء الذی لایحل منعه؟'' یارسول اللہ! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان تفعل الخیر خیرلك'' جتنی تم بھلائی کرو اتنا ہی تمہارا فائدہ ہے۔ (ابوداؤد' نسائی)

فائدہ: جب پانی کے مالک کے پاس پانی زائد ہو تو غیر آدمی کو پانی (کے استعمال) سے منع کرنا حرام ہے۔ (یہ اس وقت ہے جب کہ) غیر آدمی پانی کی وجہ سے مجبور ہو اور نمک بھی پانی کی طرح ہے' جب لوگ پانی اور نمک کے ضرورت مند ہوں تو انہیں ان دونوں چیزوں سے منع کرنا حرام ہے' کسی نیکی کے کام سے منع کرنا جائز نہیں بلکہ یہ اس چیز کے مالک کے لیے نیکی ہے۔

۱۰۵۔ صدقہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! ہمیں صدقہ سے متعلق فتویٰ دیجیے؟

جواب: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ افتنا عن الصدقۃ'' یارسول اللہ! ہمیں صدقہ سے متعلق فتویٰ دیجیے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھا حجاب من النار لمن احتسبھا یبتغی بھا وجہ اللّٰہ عزوجل'' یہ صدقہ اس شخص کے لیے دوزخ کی آگ سے پردہ اور رکاوٹ ہوگا جو اسے ثواب کی نیت سے کرے اور اس سے اللہ بزرگ و برتر کی رضا چاہتا ہو۔ (طبرانی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ صدقہ' صدقہ کرنے والے کے لیے پردہ اور دوزخ کی آگ سے رکاوٹ ہے' اس حال میں کہ دینے والا صرف اللہ سے ثواب کا طالب ہو۔

۱۰۶۔ پسندیدہ چیز کا صدقہ کرنا

سوال: یارسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ'' ''تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اپنا پسندیدہ مال خرچ کرو'' وان احب اموالی الیّ بیرحاء وانھا صدقۃ ارجو برھا وذخرھا عند اللّٰہ فضعھا یا رسول اللّٰہ حیث اراک اللّٰہ؟'' اور بے شک میرے مالوں میں سے مجھے بیرحاء سب سے زیادہ پسند ہے اور یہ صدقہ ہے' میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ نیکی اور سرمایۂ آخرت ہوگا' یارسول اللہ! آپ اسے اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال میں لے آئیں۔

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے درختوں کے مالک تھے' ان کا پسندیدہ مال بیرحاء[1] تھا' اور مسجد نبوی کے سامنے تھا' رسول اللہ ﷺ اس میں داخل ہوتے اور اس کے پاکیزہ اور میٹھے پانی کو نوش فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ'' ''تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ اپنا

[1] یہ کھجوروں کا باغ تھا' اس میں کنواں بھی تھا۔

پسندیدہ مال خرچ کرو تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ' وان احب اموالی الی بیرحاء' وانها صدقة ارجو برها وذخرها عند الله فضعها یا رسول الله حیث اراك الله'' اور میرے مال میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحاء ہے اور وہ (میری طرف سے) صدقہ ہے' میں اللہ تعالیٰ سے نیکی اور سرمایہ آخرت کا اُمیدوار ہوں' یارسول اللہ! آپ اسے اللہ تعالیٰ کے منشاء ومقصد کے مطابق استعمال میں لے آئیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخ ذلك مال رابح ' ذلك مال رابح'' بہت اچھا! یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے' بہت اچھا! یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے۔ (بخاری' مسلم' ترمذی' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''بیرحاء'' باء کی کسرہ اور فتح کے ساتھ' الف ممدودہ' کھجوروں کے باغ کا نام ہے جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا تھا' اور بعض مشائخ نے کہا ہے کہ درست تلفظ ''بیرحیٰ'' ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ صدقہ کرنے کی رغبت دلا رہے ہیں' اور صدقہ اس مال سے ہو جو صدقہ کرنے والا خود پسند کرتا ہے کیونکہ وہی اللہ کے ہاں افضل اور بہتر ہے اور اس کا ثواب زیادہ ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ'' تم ہرگز نیکی نہ پاسکو گے یہاں تک کہ وہ اشیاء خرچ کرو جو تمہیں پسند ہوں۔

-۱۰۷

سوال: یارسول اللہ! آپ نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو میرے دل میں سب سے افضل تھا یا کہا: بہتر ہے؟

جواب: حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول الله ما تقول فی الصلوٰة'' یارسول اللہ! نماز کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تمام العمل'' یہ مکمل عمل ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول الله ترکت افضل عمل فی نفسی او خیره'' یارسول اللہ! آپ نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو میرے دل میں سب سے افضل تھا یا کہا: بہتر تھا' آپ نے فرمایا: ''ما هو'' وہ کیا

ہے؟ میں نے عرض کیا: "الصوم" روزہ' آپ نے فرمایا: "خیر ولیس هناك" بہتر ہے مگر یہاں اس کی جگہ نہیں ہے' میں نے عرض کیا: "وای الصدقة وذکر کلمةً" اور کون سا صدقہ (افضل ہے) اور کوئی کلمہ ذکر کیا' میں نے عرض کیا: "فان لم اقدر" اگر میں قدرت نہ رکھوں' آپ نے فرمایا: "بفضل طعامك" اپنے سے بچا ہوا کھانا دے دو' میں نے عرض کیا: "فان لم افعل" پس اگر میں نہ کروں' آپ نے فرمایا: "بشق تمرة" کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ' میں نے عرض کیا: "فان لم افعل" اگر میں نہ کروں' آپ نے فرمایا: "بکلمة طيبة" کلمہ طیبہ کے ساتھ' میں نے عرض کیا: "فان لم افعل" اگر میں نہ کروں' آپ نے فرمایا: "دع الناس من الشر' فانها صدقة تصدق بها على نفسك" لوگوں کو برائی سے محفوظ رکھ یعنی انہیں تنگ نہ کر' یہ ایسا صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کرو گے' میں نے عرض کیا: "فان لم افعل" پس اگر میں یہ بھی نہ کروں' آپ نے فرمایا: "تريد ان لا تدع فيك من الخير شيئا" تم چاہتے ہو کہ اپنے اندر بھلائی میں سے کوئی چیز نہ رہنے دو۔

(بزار (الفاظ بھی اس کے ہیں)' حاکم' ابن حبان)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ (صحیح) نماز اچھی طرح ادا کرنے اور فرائض و سنن کو مکمل کرنے کے ساتھ ہے اور انسان کے لیے ممکن ہے کہ کسی چیز کا بھی صدقہ کرے' یہاں کوئی چیز (صدقہ کے لیے خاص) نہیں ہے کہ اس سے وہ عاجز آ جائے اگرچہ کلمہ طیبہ ہو یا بُرائی کا چھوڑنا اور نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرنا ہو۔

- ۱۰۸

سوال: یارسول اللہ! مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے' میں اس کے لیے کوئی چیز نہیں پاتی جو اسے عطا کروں؟

جواب: حضرت اُم بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "یا رسول الله ان المكسين ليقوم على بابى فما اجد له شيئا اعطيه اياه" یارسول اللہ! میرے دروازے پر مسکین کھڑا ہوتا ہے' میں اس کے لیے کوئی چیز نہیں پاتی جو اسے عطا کروں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: "ان لم تجدى الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه

في يده ''اگر تو ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ بھی نہیں پاتی تو اس کے ہاتھ میں وہی دے دے۔ (ترندی' ابن خزیمہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ مسلمان کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ وہ سائل کو دے جو کچھ وہ پاتا ہو اگرچہ کم ہی ہو' پس اس کا ثواب دگنا ہوگا۔

۱۰۹۔ سب سے افضل صدقہ

سوال: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صدقات کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے کون سا صدقہ افضل ہے؟

جواب: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صدقات سے متعلق سوال کیا کہ ان میں سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''علی ذی الرحم الكاشح'' اس رشتہ دار پر (صدقہ کرنا) جو تجھ سے چھپ چھپا کر دشمنی کرتا ہے۔ (احمد' طبرانی)

فائدہ: سب سے افضل صدقہ اس رشتہ دار پر ہے جو اپنے باطن میں چھپا کر دشمنی کرتا اور عداوت رکھتا ہے۔

۱۱۰۔ سب سے افضل صدقہ محتاج رشتہ داروں کے لیے ہے

سوال: یا رسول اللہ! نیکی کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

جواب: حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے' وہ بہز کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول الله من ابر؟'' یا رسول اللہ! نیکی کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''امك' ثم امك' ثم امك' ثم اباك ثم الاقرب فالاقرب'' تیری ماں' پھر تیری ماں' پھر تیری ماں' پھر تیرا باپ' پھر زیادہ قریبی' پھر زیادہ نزدیکی۔ (ابوداؤد (الفاظ بھی انہیں کے ہیں)' نسائی' ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ سب سے پہلے مسلمان اپنی ماں سے نیکی کرے اور اس کی تعظیم کرے اور نبی کریم ﷺ نے وصیت طلب کرنے والے کے لیے تین مرتبہ ان الفاظ ''امك'' تیری ماں' کو دہرایا' نیز مہربانی اور بہت زیادہ تعظیم اور احسان (ماں سے کرنا) اور پھر اس کے ساتھ بعد میں باپ کو ملایا ہے۔

پھر صدقہ اور نیکی سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے لیے' پھر قریبی رشتہ دار حاجت کے مطابق (حق دار ہے)' پس کسی پر بخل نہ کرے' اور جب اس کے قریبیوں میں ایسا شخص جو صدقہ' نیکی اور بھلائی کا حاجت مند ہو تو کسی اور کی طرف صدقہ نہ پھیرے یعنی کسی اور کو صدقہ نہ دے۔

۱۱۱ - عورت کے لیے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ (صدقہ) دینا جائز نہیں

سوال: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس رکھا ہے' کیا میں (اس سے) صدقہ کر دوں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ مالی ما لا الا ما ادخل علی الزبیر فاتصدق؟'' یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) نے میرے پاس رکھا ہے' کیا میں (اس سے) صدقہ کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تصدقی ولا توعی فیوعی علیك'' تو صدقہ کر' رقم تھیلی میں نہ رکھ' ورنہ اللہ بھی (دولت دینا) روک دے گا۔

(بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی)

فائدہ: عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرے مگر اس طرح کہ جس طرح حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) کے مال سے صدقہ کرنے کی اجازت لے لی کیونکہ وہ اس کے علاوہ کسی چیز کی مالکہ نہ تھیں' لہٰذا حضور نے ان کو خرچ کرنے اور نیکی کرنے کا حکم دے دیا' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے خاوند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی رضا جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ وہ مدد کرنے والی' نیکی کرنے والی' سخاوت کرنے والی' خرچ کرنے والی اور نیکی کرنے والی بن جائیں۔ مال کو محفوظ کر کے نہ رکھیں' نہ اس کو خزانہ بنا کر رکھیں اور نہ ہی اس کو جمع کر کے رکھیں ورنہ ان پر بھی (مال) بند کر دیا جائے گا' اور انہیں تنگیٔ رزق کی جزاء دی جائے گی (یعنی ان پر بھی رزق تنگ کر دیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی رضا ہو تو عورت خرچ کر سکتی ہے)۔

۱۱۲ -

سوال: یارسول اللہ! کھانا بھی نہ (دے)؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے حجۃ الوداع کے خطبہ سے سنا ہے کہ "لاتنفق امراۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا" "عورت اپنے شوہر کے گھر اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے" عرض کیا گیا: "یارسول اللّٰہ ولا الطعام؟" "یارسول اللہ! کھانا بھی نہ (دے)؟" رسول اللہ نے فرمایا: "ذلک افضل اموالنا" "یہ ہمارے مالوں میں سے بہتر مال ہے۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"ذلک افضل اموالنا" یہ ہمارے مالوں میں سب سے بہتر مال ہے۔

"لاتنفق" نہ دے اور نہ خرچ کرے۔

"ولا الطعام" ہر وہ چیز جو کھانے کے لیے تیار کی گئی ہو (وہ بھی نہ دے)۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے عورت کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر نہ کوئی چیز (کسی کو) دے اور نہ خرچ کرے یہاں تک کہ وہ کھانا بھی نہ دے جو کھانے کے لیے تیار کیا گیا ہو اس لیے کہ وہ بہت اہم اور پاکیزہ مال ہے۔

امام نووی نے کہا ہے کہ کھانے کے دینے سے بھی متنبہ کیا ہے کیونکہ اسے عادت کے طور پر دراہم و دنانیر کے خلاف لوگوں میں اکثر طور پر سخاوت کیا جاتا ہے۔

۱۱۳ - کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی رغبت دلانے کا بیان

سوال: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ "ای الاسلام خیر؟" "کون سا اسلام بہتر[1] ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت ومن لم

[1] اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسلام کی قسمیں ہیں کہ ان میں سے کون سا اسلام بہتر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں عام آدمی کے لیے زیادہ ثواب والے کون سے اعمال ہیں' فرائض کی پابندی تو سب پر ایک جیسی ہے۔ (مترجم)

تعرف'' کھانا کھلا اور جسے تو جانتا ہے یا نہیں جانتا اسے سلام کر۔ (بخاری' مسلم' نسائی)

فائدہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے ان اچھے اعمال سے متعلق سوال کیا جو اسے اسلام کے کمال تک پہنچا دیں تو نبی اکرم ﷺ نے دو چیزیں جواب میں بیان فرمائیں کیونکہ سائل کے حالات ان دو چیزوں کا تقاضا کرتے تھے:

(۱) سخاوت' فقراء پر اور نیکی کے کاموں پر خرچ کرنا۔

(۲) ہر مسلمان پر سلام عام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا' معزز ہو یا حقیر' سوار ہو یا پیدل چلنے والا۔

۱۱۴ - جنت کے بالا خانے کن کے لیے ہیں؟

سوال: یارسول اللہ! یہ کس کے لیے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ان فی الجنۃ غرفا یری ظاھرھا من باطنھا' وباطنھا من ظاھرھا'' جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کے اندر سے باہر کا حصہ دیکھا جا سکتا ہے اور ان کا اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: ''لمن ھی یا رسول اللہ'' یارسول اللہ! یہ (بالا خانے) کس کے لیے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''ھی لمن اطاب الکلام' واطعم الطعام وبات قائما والناس نیام'' یہ بالا خانے اس کے لیے ہیں جو اچھی طرح کلام کریں' کھانا کھلائیں اور رات کو قیام کریں جب لوگ سو جاتے ہیں۔ (طبرانی' حاکم)

فائدہ: بھلائی اور نیکی اس کے لیے ہے جو گفتگو میں اچھا انداز اختیار کرے' ادب و احترام کو عمل میں لائے اور اچھے الفاظ چن کر بولے' فقراء اور مساکین کو کھانا کھلائے' سخاوت کرنے والا ہو' بخیل نہ ہو اور رات جاگ کر گزارے' جب لوگ سو رہے ہوں۔

۱۱۵ - اس شخص کا بیان کہ جس کے لیے زکوٰۃ اور صدقہ حلال ہے اور جس کے لیے حلال نہیں ہے

سوال: یارسول اللہ! مال داری کیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''من

سال الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيمة ومسالته في وجهه خموش او خدوش او كدوح ''جو شخص مال دار ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر مختلف قسم کے نشانات یا خراشوں یا زخموں کی شکل میں ہوگا' عرض کیا گیا: ''يا رسول الله وما يغنيه؟ ''یارسول اللہ! مال داری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''خمسون درهما او قيمتها من الذهب'' پچاس درہم یا ان کی قیمت کا سونا ہو۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''خموش'' اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی ''خدوش' اور ''کدوح'' (پہلے حرف کی ضمہ کے ساتھ ہیں) یہ ''خمش، خدش'' اور ''کدح'' کی جمع ہیں۔ یہ مختلف الفاظ یا تو راوی کے شک کی وجہ سے ہیں یا سوالیوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کیونکہ ان میں تنگ دست اور زیادہ مال والے نیز مانگنے میں زیادتی کرنے والے بھی ہوتے ہیں' لفظ ''خمش'' لفظ ''خدش'' سے اور لفظ ''خدش'' لفظ ''کدح'' سے زیادہ بلیغ ہے۔

فائدہ: جو شخص سوال کرتا ہے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کے لیے کافی ہو تو قیامت کے دن وہ ایسا ہوگا کہ اس کے چہرہ پر نہایت ہی بُری بُری خراشیں اور نشانات ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ جو مال آدمی کے لیے کافی ہے وہ اس قدر ہے کہ پچاس درہم ہوں یا ان کی قیمت کا سونا ہو۔

۱۱۶ - بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے؟

جواب: حضرت براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''يا رسول الله علمني عملا يدخلني الجنة؟ ''یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان كنت اقصرت الخطبة لقد اعرضت المسالة اعتق النسمة وفك الرقبة' فان لم تطق ذلك فاطعم الجائع واسق

الظمئان ''اگر چہ تو نے بات بہت مختصر کی مگر بہت بڑا سوال کر دیا ہے' جان کو آزاد کر اور گردن کو چھڑا اور اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا۔ (احمد' ابن حبان' بیہقی)

مشکل الفاظ کے معانی

''اعتق النسمة'' غلام آدمی کو آزاد چھوڑ دے اور اس کو آزاد کر دے تا کہ وہ آزاد انسان بن کر قید اور ذلت کو چھوڑ کر (دنیا کی) نعمتوں سے فائدہ اٹھائے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کو نصیحت فرمائی ہے کہ غلام آدمی کو آزاد چھوڑ دے اور غلاموں کی گردنیں آزاد کر دے' پس اگر یہ طاقت نہ رکھتا ہو تو کھانا کھلائے' اس پر لازم ہے کہ طاقت کے مطابق بھوکے مسلمانوں کو کھانا کھلائے اور پیاسے کو پانی ضرور پلائے' ان دونوں کاموں میں اللہ کے حکم کے مطابق بہت بھلائی اور نہایت ہی زیادہ اجر و ثواب ہے۔

۱۱۷ - پانی سے بڑا کوئی صدقہ نہیں

سوال: یارسول اللہ! میری ماں وفات پا گئی ہے اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی' میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعد (رضی اللہ عنہ)' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ ان امی توفیت' ولم توص افینفعها ان اتصدق عنها'' یارسول اللہ! میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے وصیت نہیں کی' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی کریم نے فرمایا: ''نعم وعلیك بالماء'' جی ہاں! اور تجھ پر پانی کا صدقہ کرنا لازمی ہے۔ (طبرانی)

فائدہ: میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے' اگر چہ اس نے وصیت نہ کی ہو' اور سب سے افضل صدقہ پانی کی سبیل (لوگوں کے لیے پانی عام کرنا) ہے کیونکہ اس سے تمام لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے اور یہ ثواب ہمیشہ رہتا ہے (اولو ویسے بھی پانی ہر ایک کی ضرورت ہے)۔

ضروری وضاحت: ابوداؤد شریف میں یہ حدیث اس سے ذرا مفصل ہے' ملاحظہ فرمائیے:

''عن سعد بن عبادة رضی اللّٰه عنه قال قلت یا رسول اللّٰه ان امی ماتت فای

الصدقة افضل؟ قال الماء فحفر بئرًا وقال هذه لام سعد ''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ وفات پا گئی ہیں تو (ان کے لیے) کون سا صدقہ سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی' چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں بنوا دیا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی فوت شدہ شخص کے ایصالِ ثواب کے لیے کوئی چیز بنا کر اسکے نام سے موسوم کر دینا حدیث پاک سے ثابت ہے' اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

ایصالِ ثواب کے بارے میں ایک اور حدیث پاک آتی ہے' امام بزار نے کشف الاستار میں' امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں' امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں' امام بیہقی نے شعب الایمان میں' امام سیوطی نے شرح الصدور میں' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سے ملتی جلتی حدیث بیان کی ہے' ملاحظہ فرمائیں:

''عن انس رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبع یجری للعبد اجرهن وهو فی قبره بعد موته ' من علم علما او کری نهرًا' او حفر بئرًا' او غرس نخلًا' او بنی مسجدًا' او ورث مصحفًا' او ترك ولدًا یستغفرله بعد موته ''۔ (الترغیب والترہیب رقم الحدیث: ۱۱۳) (ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات کام ہیں جن کا ثواب بندہ کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب کہ وہ اپنی قبر میں ہوتا ہے: (۱) جس نے علم سکھایا (۲) اور جس نے نہر بنوائی (۳) یا کنواں کھدوایا (۴) یا درخت لگوایا (۵) یا مسجد بنوائی (۶) یا قرآن پڑھنے کے لیے چھوڑا (یا کسی کو پڑھا دیا) (۷) یا اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کرے۔ اس مسئلہ کے بارے میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں' یہاں مسئلہ سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

باب ۷: روزوں کا بیان

۱۱۸ - روزہ رکھنے کی فضیلت

سوال: آپ کا کیا خیال ہے کہ جب میں فرض نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس سے زیادہ عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا:

"ارایت اذا صلیت الصلوات المکتوبات، وصمت رمضان، واحللت الحلال وحرمت الحرام، ولم ازد علی ذلک شیئا أادخل الجنة؟" آپ کا کیا خیال ہے کہ جب میں فرض نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس سے زیادہ عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا، رسول اللہ نے فرمایا: "نعم" جی ہاں! اس آدمی نے عرض کیا: "واللہ لا ازید علی ذلک شیئا" اللہ کی قسم! میں اس سے کچھ بھی زیادہ نہیں کروں گا۔ (مسلم)

فائدہ: اس آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ جب میں صرف فرض نمازیں ہی پڑھوں اور صرف رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال جانتے ہوئے کھاؤں اور حرام کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے پرہیز کروں اور اس سے زیادہ عمل نہ کروں تو کیا میں عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نعم" جی ہاں! وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا: "واللہ لا ازید علی ذلک شیئاً" اللہ کی قسم! اس سے کچھ بھی زیادہ نہ کروں گا۔

۱۱۹ -

سوال: یا رسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے مجھے دور کر دے؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم چل رہے تھے کہ ایک دن میں صبح کے وقت آپ کے قریب تھا تو میں

نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی عن النار؟ ''یارسول اللہ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لقد سالتنی عن عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللّٰہ علیہ تعبد اللّٰہ ولا تشرک بہ شیئاً وتقیم الصلٰوۃ' وتؤتی الزکٰوۃ' وتصوم رمضان وتحج البیت'' تحقیق تو نے بہت بڑی چیز کے متعلق سوال کیا ہے اور یہ چیز اس شخص پر بڑی آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے' اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا' نماز قائم کر' زکوۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر' پھر آپ نے فرمایا: ''الا ادلک علی ابواب الخیر؟'' کیا بھلائی کے دروازوں پر میں تیری راہنمائی نہ کروں؟ ''الصوم جنۃ والصدقۃ تطفئی الخطیۃ کما یطفیء الماء النار' وصلٰوۃ الرجل فی جوف اللیل شعار الصالحین'' روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہ کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا نیک لوگوں کا شعار (علامت) ہے' راوی نے کہا: پھر رسول اللہ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی: ''تتجافی جنوبھم عن المضاجع .....حتی بلغ...یعملون'' (پوری آیت اس طرح ہے:) ''تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقونOفلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملونO''

(ترجمہ) ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے ہوئے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیںO تو کسی جان کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے' (یہ) صلہ ہے ان کے کاموں کاO پھر آپ نے فرمایا: ''الا اخبرک راس الامر الاسلام' وعمودہ الصلٰوۃ' وذروۃ سنامہ الجھاد'' کیا میں تجھے اصل کام کی خبر نہ دوں' وہ اسلام ہے' اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند چوٹی جہاد ہے' پھر آپ نے فرمایا: ''الا اخبرک بملاک ذلک کلہ؟'' کیا میں تجھے ان سب کے سرمایہ کی خبر نہ

دوں؟ میں نے عرض کیا: ”بلی یا نبی اللّٰہ“ جی ہاں! اے اللہ کے نبی! نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ”کف علیك[1] ھذا“ اپنے آپ پر اس کو روک کر رکھ میں نے عرض کیا: ”یا نبی اللّٰہ وانا المواخذون بما نتکلم به؟“ اے اللہ کے نبی! جو ہم زبان سے بولتے ہیں کیا اس پر بھی ہمیں پوچھ گچھ کی جائے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثکلتك امك یا معاذ! وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم؟“ اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے (یہ محاورہ ہے) لوگوں کو جہنم میں اوندھے یا ناکوں کے بل نہیں ڈالا جائے گا مگر ان کی زبانوں کی تیزی اور تراشی ہوئی باتوں کی وجہ سے۔ (ترمذی)

فائدہ: یہ حدیث شریف نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ اور جہاد کی فضیلت کا فائدہ دے رہی ہے اور نبی کریم ﷺ نے زبان کی حفاظت کی نصیحت فرمائی ہے کیونکہ اکثر طور پر لوگ جہنم میں مونہوں کے بل صرف اسی وجہ سے ڈالیں جائیں گے جو ان کی زبانیں بولتی ہیں یعنی اپنی زبانوں کے غلط بول کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

پس اس حدیث میں زبان کو مطلق آزاد چھوڑ دینے سے ڈرایا جا رہا ہے کیونکہ یہ بہت بڑا جرم ہے۔

۱۲۰ - روزہ رکھنے کے وقت کا بیان

سوال: یارسول اللہ! میں اپنے تکیے کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید رسّی اور ایک سیاہ رسّی ہے ان سے میں رات اور دن کو پہچان لیتا ہوں؟

جواب: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (یہ آیت) نازل ہوئی: ”حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر“ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے فجر کے وقت میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللّٰہ انی اجعل تحت وسادتی عقالین عقالا ابیض وعقالا اسود اعرف اللیل من النهار“ یارسول اللہ! میں اپنے تکیے کے نیچے دو رسیاں رکھ لیتا ہوں ایک رسی سفید ہے اور ایک رسّی کالی ہے ان سے میں رات اور دن

[1] بعض احادیث میں کچھ مختلف الفاظ بھی آتے ہیں۔

کو پہچان لیتا ہوں" فجعلت انظر فی اللیل فلا یستبین لی "میں رات کے وقت دیکھتا رہتا ہوں وہ میرے لیے ظاہر نہیں ہوتی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" ان وسادتك لعریض' انما هو سواد اللیل وبیاض النهار "تمہارا تکیہ یقیناً بہت چوڑا ہے' اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عدی سے فرمایا کہ تو بہت لمبے چوڑے تکیے والا ہے یا زیادہ سونے والا ہے؟ اس (یعنی کالے دھاگے اور سفید دھاگے) سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

۱۲۱ - رویت ہلال اگر انصاف والی شہادت کے ساتھ ہو

سوال: بے شک میں نے چاند دیکھا ہے۔

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا:" انی رایت الهلال "بے شک میں نے چاند دیکھا ہے' رسول اللہ نے فرمایا:" اتشهد ان لا اله الا اللّٰه "کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا:" نعم "جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اتشهد ان محمدًا رسول اللّٰه "کیا تو گواہی دیتا ہے کہ (حضرت) محمد اللہ کے رسول ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا:" نعم "جی ہاں! آپ نے فرمایا:" یا بلال اذن فی الناس فلیصوموا "اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ روزہ رکھیں۔ (اصحاب سنن' ابن حبان' حاکم)

فائدہ: جب نبی کریم ﷺ نے اس اعرابی کے اسلام کے بارے میں پوچھ لیا جس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی تھی تو حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ اعرابی کی گواہی کی وجہ سے رمضان کے ثابت ہو جانے پر روزہ رکھنے کا اعلان کر دیں' اور اس میں (یہ بیان بھی ہے کہ) اسلام ظاہر ہو جانے سے گواہی کا کافی ہونا (صحیح ہے) کیونکہ مسلمانوں میں اصل چیز عدل و انصاف ہے' اور اسی میں یہ بات بھی ہے کہ ایک مسلمان کی گواہی سے رویت ہلال ثابت ہو جاتی ہے۔

اس (گواہی) پر روزہ رکھنے اور حج وغیرہما کا وجوب مرتب ہوتا ہے' اسی پر بعض صحابہ

اور تابعین' امام ابن مبارک' امام ابوحنیفہ' امام احمد اور امام شافعی (رحمہم اللہ) ہیں جب کہ وہ احکامِ شرعیہ کا مکلّف اور عادل ہو۔ امام مالک' امام لیث' امام ثوری' امام اوزاعی اور امام اسحاق کا مؤقف یہ ہے کہ دو عادل آدمیوں کی گواہی ضروری ہے' لیکن اگر کوئی انسان خود چاند دیکھ لے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۲۲ - وہ اُمور جن سے روزے کی حالت میں منع کیا گیا ہے' انہیں میں سے جماع بھی ہے

سوال: یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''هلكت يا رسول الله'' یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وما اهلكك؟'' اور تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''وقعت على امرأتي في رمضان'' میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے' آپ نے فرمایا: ''فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين؟'' کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فهل تجد ما تطعم ستين مسكينا؟'' کیا تو وہ چیزیں (کھانا) پاتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! آپ نے فرمایا: ''اجلس'' بیٹھ جا! راوی نے کہا: پھر وہ شخص بیٹھ گیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بڑی ٹوکری لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں' آپ نے فرمایا: ''تصدق بهذا'' اسے صدقہ کر دے' اس آدمی نے عرض کیا: ''اعلى افقر منا يا رسول الله! فوالله ما بين لابتيها اهل بيت احوج اليه منا'' یارسول اللہ! کیا ہم سے زیادہ بھی کوئی محتاج ہے؟ اللہ کی قسم! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ محتاج گھرانہ نہیں ہے' پس نبی کریم ﷺ مسکرا پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے' پھر رسول اللہ نے فرمایا: ''اذهب فاطعمه اهلك'' جا! اور یہ (کھجوریں) اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔ (اصحابِ خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھلکت'' میں نے وہ کام کیا جو میری ہلاکت کا سبب ہے۔

''وقعت علی امراتی'' میں نے اس سے (یعنی اپنی بیوی سے) جماع کر لیا ہے۔

''العرق'' اس کا نام ٹوکری یا ٹوکرا ہے جس میں پندرہ صاع کھجوریں آ جائیں اور اسے جھولی بھی کہتے ہیں۔

''اللابۃ'' اور یہ وہ سیاہ پتھروں والی زمین ہے جس کا نام حرّہ رکھا جاتا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کا حکم بیان فرمایا ہے جو رمضان کے دنوں میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے' اور یہ بہت بڑا کفارہ ہے (یعنی بہت بڑا گناہ ہے جس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے)۔

''والاعرابی ھو'' سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر ہے۔

''وترتیب الکفارۃ'' (اور کفارہ کی ترتیب یہ ہے:) غلام آزاد کرنا' پس اگر یہ نہ پائے تو روزے رکھنا' اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو کھانا کھلانا۔ اور نبی کریم ﷺ نے کھانے کی مجبوری کی وجہ سے اس کے لیے صدقہ کھا لینے کی موافقت فرما دی یعنی اسے خود ہی کھجوریں کھا لینے کی اجازت فرما دی۔

اور آسانی کے وقت اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہے' اسی پر جمہور علمائے کرام ہیں' یا یہ حکم اس کے لیے خاص ہے یا تنگی کی وجہ سے اس پر سے یہ حکم ساقط ہو گیا' اور اسی پر حضرت عیسیٰ بن دینار مالکی کا یقین ہے' اور یہی امام شافعی کا قول ہے۔ (واللہ اعلم)

ضروری وضاحت: یہ یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں سب سے زیادہ شریعتِ مطہرہ کو جاننے والے اور عمل کرنے والے تھے' ان کا کوئی فیصلہ شریعت مطہرہ کے قانون کے خلاف نہیں ہوتا تھا' مثلاً اس شخص کے ساتھ نبی کریم نے جو سلوک کیا تھا کہ خود ہی کفارہ کی کھجوریں دینے والے اور خود ہی اسے حکم فرمانے والے کہ یہ کھجوریں تم گھر کے افراد ہی کھا لو۔

حضور نبی اکرم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ کا یہ فیصلہ شریعت کے خلاف نہیں ہے بلکہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اللہ کریم کے عطا کردہ اختیار سے فیصلہ فرمایا ہے۔

۱۲۳ - صومِ وصال (اور بے مثل بشریت)

سوال: یارسول اللہ! آپ لگاتار (روزے) رکھتے ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صومِ وصال (کھانا کھانے کے بغیر لگاتار روزے رکھنے) سے منع فرمایا تو صحابہ کبار نے عرض کیا: ''انك تواصل یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! آپ تو لگاتار (روزے) رکھتے ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی'' اور تم میں میری مثل کون ہے' میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے' پھر لوگ نہ سمجھے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ پھر دوسرے دن کو ملا کر روزے رکھے' پھر لوگوں نے چاند دیکھا تو آپ نے تنبیہ کے طور پر فرمایا: ''لو تاخر الھلال لزدتکم کالمنکل لھم حین ابوا ان ینتھوا'' اگر چاند نظر آنے میں تاخیر ہوتی تو میں مزید روزے رکھتا' (راوی حدیث نے کہا:) یعنی نبی کریم ﷺ نے اس طرح لوگوں کے اس طرزِ عمل پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ وہ لگاتار روزے رکھنے سے باز نہیں آئے۔

(اصحاب اربعہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا یعنی دو دن لگاتار' یا اس سے زیادہ دنوں میں رات کو کچھ کھائے پیئے بغیر مطلق روزے رکھنا۔

لیکن رسول اللہ ﷺ کا لگاتار روزے رکھنا اور کمزور نہ ہونا آپ کے خصائص میں سے ہے' امت کے لیے نہیں ہے' یعنی نبی کریم کو تو ان کا رب کھلاتا پلاتا ہے دوسروں کے لیے یہ بات نہیں ہے' صرف نبی کریم کی خصوصیت ہے۔

ضروری وضاحت: اس حدیث پاک میں نبی مکرم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ کی بے مثل بشریت کا واضح ثبوت ہے۔ رسول اللہ فرمارہے ہیں کہ ''ایکم مثلی'' تم میں سے میری مثل کون ہے' یعنی تم میں سے کوئی شخص بھی میری مثل نہیں ہے۔ بعض حضرات نے نبی کریم کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کے لیے ''قل انما انا بشر مثلکم'' والی آیت پڑھتے ہیں کہ (اے محبوب! فرمادیجئے کہ میں تمہاری طرح بشر ہی ہوں) لیکن وہ اس سے بعد والے الفاظ ''یوحی الی'' پر غور نہیں کرتے کہ (میری طرف وحی آتی ہے)' ان الفاظ سے نبی کریم بے

مثل بشر بن جاتے ہیں کیونکہ ہم میں سے کسی پر بھی وحی نہیں آتی۔

گزشتہ حدیث کے یہ الفاظ کہ ''ایکم مثلی ''تم میں سے میری مثل کون ہے' اور اس آیت کریمہ سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ بے مثل بشر ہیں۔

۱۲۴ - کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے وضو سے متعلق خبر دیجیے؟

جواب: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اخبرنی عن الوضوء'' یارسول اللہ! مجھے وضو سے متعلق خبر دیجیے' رسول اللہ نے فرمایا: ''اسبغ الوضوء' وخلل بین الاصابع' وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائمًا'' اچھی طرح وضو کر' انگلیوں کے درمیان خلال کر اور اگر تو روزہ دار نہ ہو تو (کلی کرنے اور) ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کر' یعنی اچھی طرح ناک میں پانی چڑھا' اور اگر تو روزہ سے ہے تو پھر ناک میں اچھی طرح پانی چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''اسبغ الوضوء'' وضو کے واجبات اور سنتیں پوری کرنے کے ساتھ اسے مکمل کر۔

''بالغ فی الاستنشاق'' یعنی ناک سے پانی کھینچ کر اچھی طرح اس میں پانی پھرانا اور کلی کرنے میں غرغرہ کرتے ہوئے (مبالغہ کرنا)۔

فائدہ: روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک کے اندر پانی پہنچانے میں مبالغہ نہیں ہے کیونکہ یہ مکروہ ہے' یہ احتیاط اس بات کے خوف کی وجہ سے ہے کہ پانی پیٹ میں نہ چلا جائے۔

اور جب (کلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے) مبالغہ کرے اور پانی پیٹ کی طرف چلا جائے تو پانی وہاں پہنچ جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا جہاں (پانی پہنچانے) سے منع کیا گیا ہے اور اگر پانی (پہنچانے میں) مبالغہ نہ کرے اور پانی آگے چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وہاں سے پانی پہنچا ہے جہاں (پانی پہنچانے کی) اجازت دی گئی ہے۔

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پانی (نیچے اترنے) کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے روزہ

ٹوٹ جائے گا' یعنی اگر کلی کرتے ہوئے پانی خود بخود نیچے چلا گیا تو بعض علماء نے کہا ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے' مثلاً امام ابوحنیفہ وغیرہ' لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۵ - مرنے والے کی طرف سے روزہ رکھنا

سوال: یارسول اللہ! میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور ان کے ذمہ ایک مہینہ کے روزے ہیں' کیا میں انہیں اس کی طرف سے ادا کردوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان امی ماتت علیھا صوم شھر افاقضیہ عنھا'' یارسول اللہ! میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے' کیا میں ان کی طرف سے روزے ادا کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لو کان علی امك دین اکنت قاضیه عنھا'' اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ان کی طرف سے پورا کرتا؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا: ''فدین اللّٰہ احق ان یقضی'' اللہ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ (اصحابِ خمسہ)

فائدہ: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں' وہ نذر کے ساتھ واجب ہوئے ہوں یا قضا کی وجہ سے واجب ہوئے ہوں' ان کا ادا کرنا ممکن تھا لیکن وہ اس نے قضا نہ کیے تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے' یعنی اس کی طرف سے بطورِ مباح اس کا ولی یعنی اس کا قریبی روزے رکھے' اگرچہ غیر عصبہ (یعنی رشتہ دار نہ) ہی ہو' اور اگرچہ اس کی اجازت کے بغیر ہی ہو' یا اجنبی ولی یا میت کی اجازت سے رکھے اگرچہ اجرت پر ہی رکھے۔

اور یہ حکم اس لیے ہے کہ اللہ کی عظمت و بزرگی کے پیش نظر اللہ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

۱۲۶ -

سوال: یارسول اللہ! میری ماں وفات پا گئی ہے اور اس کے ذمہ نذر کا روزہ ہے' کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ لوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: ''یا رسول اللّٰہ ان امی ماتت وعلیھا صوم نذر' افاصوم عنھا؟'' یارسول اللہ! میری ماں وفات پا گئی ہے اور اس کے ذمہ نذر کا روزہ ہے' کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''ارایت لو کان علی امك دین فقضیتیه اکان یؤدی ذلك عنھا؟'' بتاؤ! اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فصومی عن امك'' پس اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ۔ (شیخین)

فائدہ: اس کا حکم بھی گزشتہ حدیث شریف کے حکم کے مطابق ہے۔

۱۲۷ - ماہِ محرم کے روزے

سوال: کون سا مہینہ ہے کہ تم مجھے رمضان کے بعد (اس کے) روزے رکھنے کا حکم کرتے ہو؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: ''ای شھر تامرنی ان اصوم بعد رمضان'' کون سا مہینہ ہے کہ آپ مجھے رمضان کے بعد (اس کے) روزے رکھنے کا حکم کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ان کنت صائما بعد رمضان فصم المحرم' فانه شھر اللّٰہ' فیه یوم تاب فیه علی قوم' ویتوب فیه علی قوم آخرین'' اگر تو رمضان کے بعد روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھ' کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے' اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور ایک دوسری قوم کی توبہ قبول کرے گا۔ (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ رمضان کے بعد سب سے افضل محرم کا مہینہ ہے' کیونکہ اس میں عاشوراء کا دن ہے' اور اللہ تعالیٰ نے پچھلی قوموں میں سے ایک قوم کی توبہ قبول کی' اور اس میں ایک نافرمان آنے والی قوم کی توبہ بھی قبول کرے گا۔

۱۲۸ - یومِ عاشوراء

سوال: یارسول اللہ! یہ ایسا دن ہے جس کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس محرم کے دن

کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا' تو صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انه یوم تعظمه الیهود والنصارٰی؟'' یارسول اللہ! یہ ایسا دن ہے جس کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''فاذا کان العام المقبل ان شاء اللّٰہ صمنا الیوم التاسع'' جب آئندہ سال ہوگا تو ان شاء اللہ ہم نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھیں گے' پس آئندہ سال نہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

(مسلم' ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا اور جب حضور کو یہ معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ اس کی تعظیم کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ ہم اس (یومِ عاشوراء) کے ساتھ نو تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔

۱۲۹ - عشرہ ذی الحجہ

سوال: یارسول اللہ! اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی اتنا ثواب نہیں رکھتا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی اللّٰہ من هذه الایام العشر'' کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ ان میں نیک عمل کرنا ان دس دنوں (عشرہ ذی الحجہ) سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو' صحابہ نے عرض کیا: ''ولا الجهاد فی سبیل اللّٰہ'' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی اتنا ثواب نہیں رکھتا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ولا الجهاد فی سبیل اللّٰہ الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذلك بشیء'' جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا ثواب نہیں رکھتا مگر وہ آدمی جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا مگر ان میں سے کوئی چیز بھی لے کر واپس نہیں آتا' یعنی جہاد کرتا ہوا شہید ہو جانے والا اس سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے۔ (ترمذی (الفاظ ترمذی کے ہیں)' بخاری' ابوداؤد)

فائدہ: اس عشرہ میں نیک عمل کرنا ہر وقت نیک عمل کرنے سے بہتر ہے' ہاں! وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے' اس کا درجہ یقیناً زیادہ ہے۔

۱۳۰ - سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا

سوال: نبی کریم ﷺ سے سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "سئل النبی ﷺ عن صوم یوم الاثنین والخمیس" نبی کریم ﷺ سے سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھنے سے متعلق سوال کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: "فیه ولدت وفیه انزل علی القرآن" اسی (سوموار) میں میں پیدا ہوا اور اسی میں مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔ (ابوداؤد' مسلم)

فائدہ: آپ کا سوموار کے دن کے دن روزہ رکھنے کا سبب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشہور قول کے مطابق ربیع الاوّل کے مہینے سوموار کے دن پیدا ہوئے اور اسی طرح سترہ رمضان المبارک سوموار کے دن آپ پر قرآن نازل کیا گیا۔ آپ کا میلاد اور قرآن کا نزول دو بہت بڑے واقعے ہیں اور یہ دونوں واقعات سوموار کے دن اس کی عظمت کی وجہ سے ہی واقع ہوئے ہیں' اور اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اللہ بزرگ و برتر کی بارگاہ میں سوموار اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۳۱ - ہمیشہ روزے رکھنا

سوال: یارسول اللہ! وہ شخص کیسا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: "یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدهر کله؟" یارسول اللہ! وہ شخص کیسا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "لا صام ولا افطر" نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا' یا فرمایا: "لم یصم ولم یفطر" نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ انہوں نے عرض کیا: "کیف من یصوم یومین ویفطر یوما" وہ شخص کیسا ہے جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ویطیق ذلك احد؟" اور اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "کیف من یصوم یوما ویفطر یوما؟" وہ شخص کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ذلك صوم داؤد

علیہ السلام" یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ (بخاری کے سوا اصحاب خمسہ)

فائدہ: جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اس نے ایسا روزہ نہیں رکھا جس میں کامل فضیلت ہے اور نہ اس نے ایسا افطار کیا ہے جو بھوک اور پیاس کو روکتا ہے۔

دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا' کم ہی آدمی ایسے ہیں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں' اگر کوئی شخص اس کی طاقت رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے' اور ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا تو یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں' اور یہ بہترین نفلی روزے ہیں۔

۱۳۲ - نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امیر ہے

سوال: یارسول اللہ! میں روزہ دار تھی تو میں نے افطار کرلیا ہے؟

جواب: حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تشریف لائیں اور نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں اور حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا آپ کی دائیں جانب تھیں' پس لونڈی ایک برتن لائی جس میں پانی تھا' اس نے وہ برتن حضور ﷺ کو دے دیا تو آپ نے پانی نوش فرمایا اور وہ پانی حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کو دے دیا' انہوں نے کچھ پانی پیا اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ لقد افطرت وانا صائمة؟" یارسول اللہ! میں روزہ سے تھی تو میں نے روزہ افطار کرلیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: "أكنت تقضين شيئا؟" کیا تو کسی چیز (یعنی روزہ) کی قضا کر رہی تھی؟ انہوں نے عرض کیا: "لا" نہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فلا يضرك ان كان تطوعا" اگر روزہ نفلی ہے تو یہ تجھے کچھ نقصان نہیں دے گا اور ایک روایت میں "الصائم المتطوع امين او امير نفسه' ان شاء صام وان شاء افطر" "نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہے یا اپنے نفس کا امیر ہے (یہ راوی کا شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا) اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔ (اصحاب سنن' امام احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

"الولیدة" لونڈی۔

فائدہ: جس شخص نے نفلی روزہ رکھا ہو اس کے لیے صحیح ہے کہ وہ جب ارادہ کرے تو افطار کر

لے اور جب چاہے تو روزہ مکمل کر لے' اسے اس میں اختیار ہے اور یہ شرعی لحاظ سے جائز ہے۔
مزید وضاحت: حنفی مسلک کے مطابق وہ نفلی روزہ جو توڑ دیا گیا ہو' اس کی قضا واجب ہے' اس کی تائید حدیث: ۱۳۳ میں آ رہی ہے۔

۱۳۳ -

سوال: یارسول اللہ! ہمیں (کھانا) بطورِ ہدیہ دیا گیا' ہمیں اس کی خواہش تھی تو ہم نے اسے کھا لیا ہے؟

جواب: حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ کے طور پر کھانا دیا گیا' ہم روزے سے تھیں تو ہم نے کھانا کھا لیا' پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ سے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ! ھدیت لنا ھدیۃ فاشتھیناھا فافطرنا؟ ''یارسول اللہ! ہمیں بطورِ ہدیہ (کھانا) دیا گیا' ہمیں اس کی تمنا تھی تو ہم نے اسے کھا لیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا علیکما' صوما مکانہ یوما آخر'' تم پر کوئی گناہ نہیں' تم دونوں کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نفلی روزہ رکھنے والے کے) روزہ توڑ دینے میں کوئی گناہ نہیں لیکن بطورِ مباح اس کے بدل میں کسی اور دن روزہ رکھے گا' کیونکہ بدل کا حکم اصل کے حکم کی طرح ہے۔

حدیث پاک یہ فائدہ دے رہی ہے کہ نفلی روزہ رکھنے کے لیے (کسی حاجت کے پیش نظر) روزہ توڑ دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے مگر بطورِ مباح اس کی قضا کرنا اس کے ذمہ ہے۔
اسی پر جمہور علماء سلف اور خلف ہیں اور امام شافعی اور امام احمد (بھی اسی مؤقف پر ہیں)۔

اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے کہا ہے کہ جو نفلی روزہ رکھ لے' اس پر اس کا توڑنا حرام ہے اور شروع میں اس کو معین کر لینے کی وجہ سے قضا واجب ہے' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ولا تبطلوا اعمالکم'' اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ جمہور علماء نے جواب دیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ریا اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

(اللہ بہتر جانتا ہے)

۱۳۴ - کیا اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا شرط ہے؟

سوال: یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔

جواب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام'' یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا' نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ''اوف بنذرك'' اپنی نذر پوری کر' پس میں نے ایک رات اعتکاف کیا۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی نذر پوری کرتے ہوئے مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کیا اور معلوم ہو گیا کہ رات روزہ رکھنے کی جگہ نہیں ہے' اگر روزہ رکھنا اعتکاف کی صحت کے لیے شرط ہوتا تو اس کی نذر پوری نہ ہوتی جب کہ نبی کریم ﷺ نے اسے نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے (یہ بات صرف رات کے اعتکاف کی ہے)۔

۱۳۵ - ہر چیز کی صفائی کے لیے کوئی چیز ہے اور جسم کی صفائی کے لیے روزہ ہے

سوال: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ مرنی بعمل؟'' یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے؟ آپ نے فرمایا: ''علیك بالصوم' فانہ لا عدل لہ'' تجھ پر روزہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کا کوئی بدل نہیں ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ مرنی بعمل'' یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علیك بالصوم فانہ لا عدل لہ'' تجھ پر روزہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کا کوئی بدل نہیں ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ مرنی بعمل'' یارسول اللہ! مجھے کسی (اور) عمل کا حکم کیجیے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''علیك بالصوم فانہ لا مثل لہ'' تجھ پر روزہ رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کی کوئی مثل نہیں ہے۔ (نسائی' ابن خزیمہ' حاکم)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو روزہ رکھنے کی نصیحت کی ہے کیونکہ روزے کے ثواب کا کوئی (محدود) وزن نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کے اخلاص اور اتقان (یقین) کے مطابق کئی گنا ثواب بڑھا دیتا ہے' اور نبی کریم ﷺ نے ایک ہی جواب کا تین مرتبہ تکرار فرمایا جب کہ نبی کریم حضرت ابوامامہ کو جواب دے رہے تھے۔

کہا گیا ہے کہ حضرت ابوامامہ کے گھر صرف اس وقت ہی دھواں دکھائی دیتا تھا جب ان کے ہاں کوئی مہمان آ جاتا۔

۱۳۶ - حج کے دن کا روزہ رکھنا

سوال: رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (حج کے دن) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "سئل رسول اللہ ﷺ عن صوم یوم عرفة؟" رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ کے روزے سے متعلق پوچھا گیا' آپ نے فرمایا: "یکفر السنة الماضية والباقية" (یہ روزہ) گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم (یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں)' ابوداؤد' نسائی وغیرہ)

فائدہ: اس حدیث پاک سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ یوم عرفہ کے روزہ کی وجہ سے اللہ سبحانہ فضل وکرم فرماتے ہیں اور دو سال کے کیے ہوئے صغیرہ گناہ مٹا دیتا ہے۔ جمہور علماء' امام شافعی' امام مالک اور امام ابوحنیفہ (رحمہم اللہ) نے حاجی کے لیے حج کے دن کا روزہ نہ رکھنا مستحب لکھا ہے۔

۱۳۷ - عاشوراء[۱] کے دن کا روزہ

سوال: رسول اللہ ﷺ سے عاشوراء کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشوراء کے دن کے روزہ سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "یکفر السنة الماضية" (یہ روزہ) گزشتہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ: عاشوراء کے روزہ کے بدلے میں اللہ تعالیٰ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے ایک سال کے

[۱] عاشوراء کے دن کے روزہ سے دس محرم والے دن کا روزہ رکھنا مراد ہے۔

گناہ مٹا دیتا ہے' یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس دن کی بڑی عظمت ہے۔

امام نووی نے کہا ہے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کا روزہ سنت ہے' واجب نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہ اسلام کے ابتدائی دور میں واجب تھا' اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شروع سے لے کر ہمیشہ سنت ہی رہا ہے۔

۱۳۸ - شعبان کے روزے کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں' میں نے آپ کو کسی مہینے میں بھی اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے؟

جواب: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه لم ارك تصوم من شهر من الشهور ما تصوم من شعبان؟'' یارسول اللہ! جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں میں نے کسی مہینے میں آپ کو اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ذاك شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان' وهو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين' واحب ان يرفع عملي وانا صائم'' یہ ایسا مہینہ ہے کہ لوگ اس سے غافل ہیں' یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے' اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اٹھائے جائیں تو میں اس وقت روزے سے ہوں۔ (نسائی)

فائدہ: یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے' اس میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مہینہ میں روزے رکھنے اور نیک اعمال زیادہ سے زیادہ کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔

۱۳۹ - ہر مہینے میں تین دن کے روزے

سوال: یارسول اللہ! ہمیں روزہ رکھنے سے متعلق فتویٰ دیجیے؟

جواب: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه افتنا عن الصوم؟'' یارسول اللہ! ہمیں روزہ رکھنے سے متعلق فتویٰ دیجیے؟ آپ نے فرمایا: ''من كل شهر ثلاثة ايام من استطاع ان يصومهن' فان كل

یوم یکفر عشر سیئات، وینقی من الاثم کما ینقی الماء الثوب'' ہر مہینے کے تین روزے ہیں جوان کے رکھنے کی طاقت رکھے' بے شک ہر دن کا روزہ دس برائیاں ختم کر دیتا ہے اور گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح پانی کپڑے کو صاف کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص ہر مہینے میں تین روزے پابندی سے رکھتا ہے اور رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جتنا ثواب دیتا ہے جس نے اپنی ساری عمر روزے رکھے اور نیکی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

۱۴۰ - روزے میں بوسہ لینے کا حکم

سوال: کیا روزہ دار بوسا لے لے؟

جواب: حضرت عمر بن ابوسلمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا روزہ دار بوسہ لے لے (یعنی بیوی کا بوسہ لے لے)؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''سل هذه لام سلمة'' یہ بات ام سلمہ سے پوچھے' انہوں نے عمر بن ابوسلمہ کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ''یصنع ذلك'' یہ کرتے تھے یعنی بوسہ لے لیتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه قد غفر اللّٰه لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر؟'' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اما واللّٰه انی لاتقاکم للّٰه واخشاکم له'' خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا اور خوف رکھتا ہوں۔ (بخاری)

فائدہ: سائل نے کہا: ''غفر اللّٰه لك'' اللہ تعالیٰ نے آپ کو تو بخش دیا ہے' اس کا خیال ہے کہ روزہ دار کے لیے بوسا لینے کا جائز ہونا رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور آپ جو بھی کریں ان کے لیے کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تو بخشے ہوئے ہیں' پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا انکار کر دیا یعنی اس کو آگاہ کر دیا کہ یہ میرے خصائص میں سے نہیں ہے' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور سخت خوف رکھتا ہوں' میرے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے یا تم اس کام سے جس سے تمہیں منع کیا گیا ہو

اس یا اس جیسے کسی دوسرے کام کے ارتکاب کو میرے لیے جائز سمجھتے ہو۔

باب ۸: حج اور عمرہ کا بیان

۱۴۱ - حج کے فضائل

سوال: یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل خیال کرتے ہیں' کیا ہم جہاد نہ کریں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ تری الجھاد افضل العمل افلا نجاھد؟'' یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل خیال کرتے ہیں' کیا ہم جہاد نہ کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا ' لکن افضل الجھاد حج مبرور'' نہیں! بلکہ افضل جہاد مقبول حج ہے۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں: ''ولکن احسن الجھاد واجملہ حج البیت'' بلکہ اچھا اور بہترین جہاد بیت اللہ شریف کا حج ہے۔ امام احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ ھل علی النساء من جھاد؟'' یارسول اللہ! کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم علیھن جھاد و لا قتال' فیہ الحج و العمرۃ'' جی ہاں! ان پر ایسا جہاد ہے جس میں جنگ نہیں ہے' وہ حج اور عمرہ ہے۔ (بخاری)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا مرد کے جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ عورتوں پر جہاد نہیں ہے کیونکہ یہ قدرت رکھنے والے مردوں پر بھی فرضِ کفایہ ہے یعنی جب مردوں پر بھی فرض کفایہ ہی ہے تو عورتوں پر کس طرح ضروری ہو سکتا ہے۔

۱۴۲ - حج [1] کی فرضیت

سوال: یارسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

[1] یہاں مؤلف کتاب نے ''فرضیۃ الجھاد'' لکھا ہے لیکن پوری حدیث میں جہاد کا بیان نہیں ہے بلکہ حج کی فرضیت کا بیان ہے' یہ ہوسکتا ہے کہ کاتب کی غلطی ہو یا مؤلف نے غلطی سے لکھ دیا ہے' لہٰذا یہاں عنوان وہ دیا گیا ہے جس کے متعلق نیچے حدیث لکھی گئی ہے۔

''ایھا الناس قد فرض اللّٰہ علیکم الحج فحجوا'' اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے لہٰذا حج کرو' ایک آدمی نے عرض کیا: ''اکل عام یا رسول اللّٰہ!'' یارسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟ رسول اللہ خاموش رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے یہ الفاظ تین مرتبہ کہے' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم'' اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج واجب ہو جاتا اور تم طاقت نہ رکھتے' پھر آپ نے فرمایا: ''ذرونی ما ترکتم هلك من قبلكم بكثرة سوالهم واختلافهم علی انبیاء هم' فاذا امرتكم بشيء فاتوا منه ما استطعتم' واذا نهيتكم عن شيء فدعوه'' جب میں تمہیں چھوڑ دوں تو تم مجھے چھوڑ دو' تم میں سے پہلے لوگ صرف زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کرام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے' جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو' اور جب میں تمہیں منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (مسلم' نسائی' ترمذی)

فائدہ: انسان کی زندگی میں حج کا فریضہ ایک مرتبہ ہے اور زائد حج نفلی ہیں' اور نبی کریم ﷺ نے ''نعم'' کے ساتھ حج واجب نہیں کیا کیونکہ اگر آپ ''نعم'' کے ساتھ حج واجب کر دیتے تو مسلمانوں پر حج (ہر سال) واجب ہو جاتا اور مسلمان ہر سال اسے ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتے۔

-۱۴۳

سوال: یارسول اللہ! حج ہر سال ہے یا ایک مرتبہ؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ الحج فی کل سنة او مرة واحدة'' یارسول اللہ! حج ہر سال ہے یا ایک مرتبہ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بل مرة واحدة فمن زاد فهو تطوع'' بلکہ ایک مرتبہ اور جو زیادہ کرے گا تو وہ نفلی حج ہوگا۔

(ابوداؤد' نسائی' احمد' حاکم (حاکم نے اسے صحیح کہا ہے))

فائدہ: حج کا فریضہ صرف ایک مرتبہ ہے' جس طرح گزشتہ حدیث میں ہے اور زائد حج نفلی ہو گا۔

۱۴۴-حج کب واجب ہوتا ہے

سوال: یارسول اللہ! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما یوجب الحج'' یارسول اللہ! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الزاد والراحلة'' زادِ راہ اور آمد و رفت (کا خرچہ)۔ (ترمذی، احمد)

فائدہ: جب مسلمان کافی زادِ راہ (جو گھریلو ضرورت سے زائد ہو) اور سواری کا مالک بن جائے یا کوئی اور ذریعہ بن جائے جس سے مقدس مقامات تک پہنچ جائے تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

۱۴۵-حج بدل

سوال: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج اس کے بندوں پر لازم ہے، میں اپنے باپ کو بوڑھا پاتا ہوں وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان فریضة اللّٰہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخًا کبیرًا لایثبت علی الراحلة افاحج عنه'' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج اس کے بندوں پر لازم ہے، میں اپنے باپ کو بوڑھا پاتی ہوں، وہ اونٹ کے کجاوے پر ٹھہر نہیں سکتے، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! اور یہ (بات چیت) حجۃ الوداع میں ہوئی۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''خثعم'' قبیلے کا نام۔

''لایثبت علی الراحلة'' یعنی بڑی عمر کے ہیں (کجاوے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے)۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے عورت کو اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کا حکم فرمادیا جب کہ اس کی حالت آسانی سے سفر کرنے کی نہ تھی، بڑھاپے کی حالت کے سوا (خود) اس پر حج کرنا واجب ہے۔ یہ نیابت یعنی قائم مقام بن کر عورت کے لیے حج کرنا جائز ہے تو آدمی بہت ہی

بہتر ہے۔

۱۴۶ - میت کی طرف سے حج کی قضا ہے' جس طرح بچے کی طرف سے حج صحیح ہے

سوال: یارسول اللہ! بے شک میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی' اس نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئی' کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت افاحج عنھا؟'' یارسول اللہ! بے شک میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی' اس نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مرگئی' کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم حجی عنھا ارایت لو کان علیھا دین اکنت اقضیته اقضوا اللّٰہ فاللّٰہ احق بالوفاء'' جی ہاں! اس کی طرف سے حج کرلے' تیرا کیا خیال ہے کہ اگر اس پر قرض ہوتا تو اس کو ادا نہ کرتی' اللہ کا حق پورا کرو' اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا حق پورا کیا جائے۔ (بخاری' نسائی)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے سنان جہنی کی بیوی یا اس کی پھوپھی کو جو قبیلہ جہینہ سے تھی' اپنی ماں کی طرف سے حج کرنے کی اجازت عطا فرمائی' جس نے حج کرنے کی نذر مانی ہوئی تھی لیکن حج نہ کرسکی تھی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا حق پورا کیا جائے۔

۱۴۷ -

سوال: میری والدہ فوت ہوگئی ہیں' کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟

جواب: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگی: ''ان امی ماتت ولم تحج افاحج عنھا؟'' میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم حجی عنھا'' جی ہاں! اس کی طرف سے حج کرلے۔ (ترمذی' مسلم)

فائدہ: یہ درست ہے کہ عورت اپنی والدہ کے فوت ہوجانے کے بعد اس کی طرف سے اسلام کا حج ادا کرے' جس طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے واضح ہے۔

۱۴۸۔

سوال: میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس کے ذمے اسلامی حج ہے' کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''ان ابی مات وعلیہ حجة الاسلام افاحج عنہ؟ ''میرے والد وفات پا گئے ہیں' ان کے ذمے اسلامی حج ہے' کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ارایت لو ان اباك ترك دینا علیه تقضیه عنه؟'' تیرا کیا خیال ہے کہ اگر تیرا باپ اپنے اوپر قرض چھوڑ جاتا تو کیا تو وہ قرضہ اس کی طرف سے پورا کرتا؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فاحجج عن ابیك'' اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ (نسائی۔ کتاب الام)

فائدہ: یہ نصوص واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں کہ جو شخص مر جائے اور اس پر بندوں کا حق واجب ہو' مثلاً قرضہ' یا اللہ کا حق ہو جیسے حج' کفارہ' زکوٰۃ اور نذر تو اس کے ولی پر اس کے اصل مال سے قضا واجب ہے' بشرطیکہ مال اس کے پاس ہو' وگرنہ اس کی قضا مستحب ہے' اور اگر کوئی اجنبی اس کے ولی کی اجازت سے اس کی قضا کرے گا تو وہ کافی ہے۔

حج کی نذر کا پورا کرنا واجب ہے' اس سے فرض ساقط نہیں ہو گا کیونکہ وہ اصلی (فرض) ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حج نذر اور اسلامی حج ادا کرتے وقت (اپنے ذمے والے فرض حج) کے لیے بھی یہ حج کافی ہو گا۔

۱۴۹۔ بچے کا حج اور اس کا اجر

سوال: یا رسول اللہ! کیا اس (بچے) کے لیے حج ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے لڑکے کو اٹھایا ہوا تھا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ألهذا حج؟'' یا رسول اللہ! کیا اس کے لیے حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نعم ولك اجر'' جی ہاں! اور اجر تیرے لیے ہے۔ (مسلم' ترمذی)

فائدہ: بچے کا حج صحیح ہے' اگر ہم اس کے ساتھ وہ معاملہ کریں جو اپنے ساتھ کرتے ہیں اور وہ طواف وسعی ہمارے ساتھ کرے' اور ٹھہرنے کی تمام جگہوں پر حاضر ہو تو اس کی ماں کے لیے

بھی اس کے اجر وثواب کے برابر اجر وثواب ہے۔ "الدال علی الخیر کفاعلہ" نیکی پر راہنمائی کرنے والا اس کام کے کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۵۰۔ (سلا ہوا) کپڑا پہننا اور خوشبو لگانا محرم پر حرام ہے

سوال: یارسول اللہ! مُحرِم کیا پہنے گا؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ما یلبس المحرم من الثیاب؟" یارسول اللہ! احرام باندھنے والا کون سا لباس پہنے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السّراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسه زعفران او ورس"، قمیصیں، پگڑیاں، شلواریں اور ٹوپیاں نہ پہنے اور نہ موزے پہنے مگر کوئی وہ شخص جو جوتے نہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ موزے پہن لے اور ان دونوں کو ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے اور ان کپڑوں میں سے کوئی شخص وہ کپڑا نہ پہنے جسے زعفران یا ورس (رنگ دار گھاس) لگا ہوا ہو۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"البرانس"، "برنس" کی جمع ہے، لمبی ٹوپی یا ہر وہ کپڑا جس سے سر (ڈھانپا جا سکے)۔ (نبی کریم ﷺ نے) قمیص، شلوار اور ہر سلی ہوئی چیز سے خبردار کیا ہے، نیز پگڑیوں اور ٹوپیوں اور ہر اس چیز سے بھی خبردار کیا ہے جو سر کو ڈھانپ دے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ احرام باندھنے والے پر ہر سلا ہوا کپڑا حرام ہے اور اسی طرح عطر مثلاً زعفران یا ورس اور یہ زرد رنگ کی گھاس ہے، جو یمن میں ہوتی ہے اور بہت اچھی خوشبو والی ہے، اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں اور اس کا رنگ زرد اور سرخ رنگ کے درمیان درمیان ہوتا ہے، لہٰذا مُحرِم قمیص، پگڑی، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ سلے ہوئے موزے وغیرہ پہنے، جو قدم (ٹخنوں) تک سلے ہوئے ہوں۔

۱۵۱۔

سوال: یارسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہے اور میں اس طرح ہوں جس طرح

آپ دیکھ رہے ہیں؟

جواب: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت مقامِ جعرانہ میں تھے اور اس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اپنی ڈاڑھی اور سر کو زرد رنگ سے رنگا ہوا تھا اور اس پر جبّہ تھا' وہ عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ انی احرمت بعمرۃ وانا کما تری'' یارسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہے اور میں اس طرح ہوں جس طرح آپ دیکھ رہے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انزع عنك الجبة واغسل عنك الصفرة' وما کنت صانعا فی حجك فاصنعه فی عمرتك'' اپنا جبّہ اتار دے اور زرد رنگ کو دھو ڈال' اور جو کام تو اپنے حج میں کرتا ہے وہی کام اپنے عمرے میں کر۔

(اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ عمرہ کا طواف باندھنے کے وقت (سے) عام لباس' عطر اور شکار کرنا حرام ہو جاتا ہے' اور اسی طرح (یہ بھی معلوم ہوا کہ طوافِ کعبہ کے) سات چکر لگانا' سعی کے سات چکر لگانا اور سر منڈوا کر احرام سے باہر آنا واجب ہے۔

۱۵۲ - میقات سے احرام باندھنا

سوال: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں اور میں بیمار ہوں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ' ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی ارید الحج وانا شاکیة؟'' یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں اور میں بیمار ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حجی واشترطی وقولی اللهم محلی حیث حبستنی'' تم حج کر و اور (بوقت احرام) شرط کر لو اور اس طرح کہو: اے اللہ! میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ضباعہ'' مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

''بنت زبیر بن عبد المطلب'' نبی کریم ﷺ کی پھوپھیوں میں سے ایک تھیں۔
''وانا شاکیة'' میں بیماری محسوس کرتی تھی۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت یہ کہا جب انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں لیکن میں بیماری محسوس کرتی ہوں اور راستے میں اس کے اچانک آ جانے سے ڈرتی ہوں' حج کے لیے نکل جا اور احرام باندھتے ہوئے احرام سے باہر آ جانے کی شرط لگا لے کہ جب بیماری اچانک آ جائے گی (تو میں اسی وقت احرام کھول دوں گی)۔

اس شرط کا یہ فائدہ ہوا کہ جب وہ بیمار ہو گئیں تو احصار (روک دیئے جانے) کے خون (یعنی قربانی کرنے) کے بغیر احرام سے باہر آ گئیں' اور اسی مؤقف پر امام شافعی اور امام احمد ہیں۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ یہ بات صرف حضرت ضباعہ کے لیے خاص ہے۔

۱۵۳- حج میں زیادہ فضیلت والے کام

سوال: کون سا حج افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ''ای الحج افضل؟'' کون سا حج افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''العج والثج'' تلبیہ میں آواز بلند کرنا اور قربانی کا جانور ذبح کرنا۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''العج'' تلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند کرنا۔
''الثج'' قربانی کا جانور ذبح کرنا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: حج کے ارکان اور واجبات ادا کرنے کے بعد وہ اعمال جو زیادہ اجر و ثواب والے ہیں' وہ یہ ہیں: (۱) تلبیہ (لبیک) کہتے ہوئے آواز بلند کرنا کیونکہ یہ حاجیوں کا شعار ہے (۲) قربانی کا جانور حرم والوں کے فائدہ کے لیے ذبح کرنا۔

۱۵۴ - وقوفِ عرفہ فوت ہو جانے سے حج بھی رہ جائے گا

سوال: حج کیسے ہے؟

جواب: حضرت عبدالرحمانَ بن یعمر دیلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ حضور عرفہ (میدانِ عرفات) میں تھے کہ اہل نجد کا ایک گروہ آیا' انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی: ''کف الحج؟'' حج کیسے ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے لوگوں میں اعلان کر دیا: ''الحج الحج یوم عرفة ' من جاء قبل صلوٰة الصبح من لیلة جمع فتم حجه ' ایام منی ثلاثة ' فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ' ومن تاخر فلا اثم علیه'' حج یومِ عرفہ کا حج ہے' جو شخص جمع ہونے یعنی مزدلفہ کی رات صبح سے پہلے آ گیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا' منٰی (میں ٹھہرنے) کے تین دن ہیں' پس جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے (لیٹ ہو جائے) تو اس پر بھی گناہ نہیں۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''کیف الحج'' یعنی جو اس کے مشہور اور افضل اعمال ہیں (وہ کیا ہیں)۔

فائدہ: حج عرفہ کا حج ہے' جو شخص مزدلفہ والی رات کی فجر سے پہلے (یعنی نو ذوالحج کی فجر سے پہلے) جبل عرفات میں حاضر ہو گیا تو اس نے حج پا لیا۔ منٰی کے تین دن ہوتے ہیں' افضل اور بہتر عید کے بعد تین دن منٰی میں ٹھہرنا ہے اور اگر جلدی کرے اور دوسرے دن ہی کنکریاں مارنے کے بعد آ جائے تو وہ بھی کافی ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں' اور اسی طرح اگر کوئی منٰی میں تین دنوں سے زیادہ ٹھہر جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۵۵ -

سوال: یارسول اللہ! میں طئی کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں' میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے رکھا' اللہ کی قسم! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر ٹھہرا نہ ہوں' کیا میرا حج ہو گیا ہے؟

جواب: حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت

میں مزدلفہ میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ جئت من جبلی طیء' اکللت مطیتی' واتعبت نفسی' واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ' فھل لی من حج؟'' یارسول اللہ! میں طی کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں' میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے رکھا' اللہ کی قسم! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں' کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من ادرک معنا ھذا الصلوٰۃ' واتی عرفات قبل ذلک لیلاً او نھاراً فقدتم حجہ وقضی تفثہ'' جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز پالی اور اس سے پہلی رات یا دن کو میدانِ عرفات میں آیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔ (اصحابِ سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''بالمزدلفۃ'' جب صبح کی نماز کے لیے نکلے۔

''من جبلی طیء'' طی قبیلے کا نام ہے' اور ان کے دونوں پہاڑ' سلمٰی پہاڑ اور آجا پہاڑ ہیں۔

''اکللت مطیتی'' یعنی تیز چلنے کی وجہ سے اپنی سواری کو تھکا دیا۔

''ترکت من جبل'' اُحد کی ریت' ریت کے پہاڑ (نہیں چھوڑے) اور ایک روایت میں ''جبل'' کا لفظ ہے یعنی پہاڑ۔

''التفث'' جو اس پر (میل) تھی وہ دور ہو گئی۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ جو شخص میدانِ عرفات میں عرفہ کے دن ٹھہر گیا اس کا حج مکمل ہو گیا' اور اس کے ذمہ جو گناہ تھے وہ معاف ہو گئے۔

عرفات کے میدان میں ٹھہرنے کا وقت (حج کے دن کے) سورج ڈھلنے سے عید کے دن کی صبح صادق طلوع ہونے تک ہے' پس کسی وقت بھی اس کا یہاں ٹھہرنا کافی ہے اور اسی پر جمہور علماء ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عرفہ کے دن کی صبح بھی اس میں داخل ہے اور ظاہر وہ ہے جو گزرا کہ دس ذوالحج کی فجر سے پہلے پہلے وہاں کا وقوف (ٹھہرنا) نہ پایا تو اس کا حج فوت ہو گیا' وہ شخص عمرہ کرے اور راہ لے' اور اس کے لیے آئندہ حج کرنا ضروری

ہے اسی پر متقدمین اور متاخرین جمہور علماء اور امام شافعی امام احمد اور امام اسحاق ہیں۔

۱۵۶ - عید اور ایامِ تشریق میں منٰی کے اندر راتیں گزارنا

سوال: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے لیے منٰی میں سایا دار جگہ بنادیں جو منٰی میں آپ پر سایا کرے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ الا نبنی لک بیتا یظلک بمنی؟" یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے لیے منٰی میں کوئی سایا دار جگہ نہ بنادیں جو منٰی میں آپ پر سایا کرے؟ آپ نے فرمایا: "لا منٰی مناخ من سبق" نہیں! منٰی ان لوگوں کی اقامت گاہ ہے جو پہلے وہاں پہنچ جائیں۔

(ابوداؤد ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"المناخ" میم کے ضمہ کے ساتھ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ (اقامت گاہ)۔

فائدہ: منٰی میں عمارت بنانا جائز نہیں اس وجہ سے کہ لوگوں کے لیے جگہ تنگ نہ ہو جائے ہاں! دھوپ اور بارش سے بچنے کے لیے خیمے نصب کرنے میں کوئی حرج نہیں کئی دفعہ جب خیمے نہ لگانے کا نقصان ثابت ہو تو خیمے لگانا واجب ہو جاتا ہے۔

۱۵۷ - سر منڈوانا اور بال کٹانا

سوال: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کرلی ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: "زرت قبل ان ارمی" میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کرلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا حرج" کوئی حرج نہیں اس نے عرض کیا: "حلقت قبل ان اذبح" میں نے قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے آپ نے فرمایا: "لا حرج" کوئی حرج نہیں اس آدمی نے عرض کیا: "ذبحت قبل ان ارمی" میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرلیا ہے رسول اللہ نے فرمایا: "لا حرج" کوئی حرج نہیں ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: "رمیت بعد الزوال" میں نے زوال کے بعد کنکریاں

ماری ہیں، آپ نے فرمایا: "لا حرج" کوئی حرج نہیں ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کھڑے ہو گئے کہ لوگ آپ سے مسائل پوچھ لیں تو ایک آدمی نے عرض کیا: "لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح" میں نہیں جانتا تھا تو میں نے قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے، آپ نے فرمایا: "اذبح ولا حرج" قربانی کا جانور ذبح کر اور کوئی حرج نہیں ہے، ایک دوسرا آدمی آیا اور عرض کیا: "لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی" میں نہیں جانتا تھا تو میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا، حضور نے فرمایا: "ارم ولا حرج" کنکریاں مار اور کوئی حرج نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ سے اس دن جو سوال بھی کیا گیا، پہلے کیا گیا یا بعد میں کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا: "افعل ولا حرج" یہ کام کر لے اور کوئی حرج نہیں ہے۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: اس حدیث پاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی کے دن کے ان اعمال میں ترتیب واجب نہیں ہے، مثلاً کنکریاں مارنا، جانور ذبح کرنا، سر منڈوانا اور طواف کرنا، لیکن سنت رذح کے حروف کے مطابق عمل کرنے میں ہے، پس راء سے "رمی" جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنا، ذال سے ذبح (قربانی کا جانور ذبح کرنا)، اور حاء سے حلق (سر منڈوانا)، اسی پر پہلے اور پچھلے علماء جمہور ہیں، جو ان کاموں میں ترتیب قائم نہ رکھے تو اس پر بھی کوئی حرج نہیں۔

امام مالک اور امام ابو حنیفہ (رحمہما اللہ) نے کہا ہے کہ ترتیب واجب ہے، اس کے ترک پر ایک دم (قربانی) ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ناواقفی کی وجہ سے (ترتیب بدلنے) پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے لیکن اس پر فدیہ ہے۔ (اور اللہ بہتر جانتا ہے)

۱۵۸ - عمرہ کا بیان

سوال: یا رسول اللہ! میرا والد بہت بوڑھا ہے، حج اور عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ وہ سفر کرنے کی قدرت رکھتا ہے؟

جواب: حضرت ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرة ولا الظعن" یا رسول اللہ! میرا والد بہت بوڑھا ہے، حج اور عمرے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی سفر کرنے کی

استطاعت رکھتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج عن ابیك واعتمر'' اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''ابو رزین العقیلی'' ان کا نام لقیط بن عامر ہے۔

''الظعن'' یعنی نہ وہ سفر کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر سوار ہونے کی قدرت رکھتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت ابورزین سے فرمایا کہ اپنے باپ کے زیادہ بوڑھا ہونے کی وجہ سے ان کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔ اس نص سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمرہ فرض ہے' پہلے اور پچھلے علماء جمہور اور امام شافعی' امام احمد' امام اسحاق اور امام نووی اس پر ہیں اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے' کیونکہ حدیث میں ہے: ''بنی الاسلام علی خمس'' اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے' یہ حدیث عمرہ سے خالی ہے' اور ابن ماجہ اور ابن شیبہ کی حدیث میں ہے: ''الحج فریضة والعمرة تطوع'' حج فرض ہے اور عمرہ نفل ہے' اور حدیث جابر جو آ رہی ہے (اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے)۔

۱۵۹ -

سوال: عمرہ کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا وہ واجب ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عمرہ کے متعلق دریافت کیا گیا: ''اواجبة ھی'' کیا یہ واجب ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا وان تعتمروا هو افضل؟'' نہیں! عمرہ کرو یہی افضل ہے۔ (ترمذی' احمد' بیہقی)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں عمرہ واجب نہیں کیا' نبی اکرم ﷺ نے صرف یہی کہا ہے کہ عمرہ کرنا افضل ہے (پچھلی حدیث سے بھی یہی مراد ہے)۔

۱۶۰ - کعبہ میں نماز جائز ہے اور حطیم بھی اسی سے ہے

سوال: میں نے نبی کریم ﷺ سے دیوار (حطیم) کے بارے میں سوال کیا کہ وہ بیت اللہ میں سے ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دیوار (حطیم)

کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ بیت اللہ میں سے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "نعم" جی ہاں! میں نے عرض کیا: "فلم لم یدخلوہ فی البیت" کہ ان لوگوں (قریش) کو کیا ہوا کہ انہوں نے اسے بیت اللہ کے اندر داخل نہیں کیا؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ان قومك قصرت بهم النفقة" تیری قوم کے پاس سرمایہ کم ہو گیا تھا' میں نے عرض کیا: "فما شان بابه مرتفعا؟" کعبہ کے دروازے کا کیا معاملہ ہے' وہ اتنا بلند ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاء وا' ويمنعوا من شاء وا ' ولو لا ان قومك حديث عهدهم في الجاهلية' فاخاف ان تنكر قلوبهم لنظرت ان ادخل الجدد في البيت وان الزق بابه الارض" یہ کام بھی تیری قوم نے اس مقصد کے لیے کیا ہے کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں' اور اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت بالکل قریب نہ ہوتا یعنی اگر انہوں نے جاہلیت کو تازہ تازہ نہ چھوڑا ہوتا اور مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل انکار کر دیں گے یعنی اس بات کو نہیں مانیں گے تو میں دیوار (حطیم) کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور کعبہ کے دروازے کو زمین کے برابر کر دیتا۔

اور ایک روایت میں ہے: "لولا ان قومك حديثو عهد بشرك' لهدمت الكعبة فالزقتها بالارض' وجعلت لها بابين' بابا شرقيا وبابا غربيا' باب يدخلون منه وباب يخرجون منه وزدت فيها ستة اذرع من الحجر' فان قريشا اقتصرتها حيث بنت الكعبة" اگر تیری قوم کا زمانہ شرک قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کو گرا دیتا اور اسے زمین کے برابر کر دیتا' اور اس کے دو دروازے بنا دیتا' ایک مشرقی دروازہ اور ایک مغربی دروازہ' ایک دروازہ سے لوگ داخل ہوتے اور ایک دروازہ سے باہر نکلتے' اور چھ گز حطیم کعبہ میں داخل کر دیتا' قریش نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو ان سے سرمایہ کم ہو گیا تھا۔ (شیخین اور ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"الجدر" یہ پتھر ہے اور یہ وہ حصہ ہے جو شمال کی طرف سے کعبہ کے ساتھ متصل ہے اور اسے چھوٹی چھوٹی دیوار نے گھیرا ہوا ہے اور وہ کعبہ میں شامل ہے اور اس کا نام دیوار اسماعیل

(علیہ السلام) ہے (اور اسے حطیم بھی کہتے ہیں)۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ دیوار (حطیم) بیت اللہ سے ہے' اور کعبہ کی زمین اور دروازہ دونوں مسجد حرام کی زمین سے بلند ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ اگر اس کو گرانا ممکن ہوتا تو وہ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (بنائی ہوئی) دیواروں پر تعمیر کرتے اور حطیم کو بھی کعبہ میں شامل فرمادیتے اور کعبہ کو زمین کعبہ کی طرح (نیچا) کردیتے اور اس کے دو دروازے بنادیتے' ایک دروازہ اندر داخل ہونے کے لیے اور دوسرا دروازہ باہر نکلنے کے لیے۔

یہ کام حضرت (عبداللہ بن) زبیر رضی اللہ عنہ نے کردیا تھا' لیکن افسوس کی بات ہے کہ حجاج نے اسے باقی نہ رہنے دیا' جب ان کے درمیان (جنگ) ہوئی (تو اس نے پھر اسے بدل دیا)۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے!

۱۶۱ - جو کعبہ سے جنگ کرے گا وہ دھنسا دیا جائے گا

سوال: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جب کہ ان میں بازار بھی ہیں اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یغزو جیش الکعبة ' کانوا ببیداء من الارض یخسف باولهم وآخرهم" ایک لشکر کعبہ سے جنگ کرے گا جب کہ وہ بیداء (کھلے میدان) میں ہوں گے' ان کے اوّل وآخر سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے' میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ کیف وفیهم اسواقهم ومن لیس منهم؟" یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جب کہ ان میں ان کے بازار میں بھی ہیں اور وہ بھی ہیں جو ان میں سے نہیں ہوں گے' رسول اللہ نے فرمایا: "یخسف باولهم وآخرهم ثم یبعثون علی نیاتهم" ان کے اوّل وآخر سب دھنسا دیے جائیں گے' پھر وہ اپنی اپنی نیت کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

(اصحاب خمسہ)

فائدہ: اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے آئے گا یہاں تک کہ وہ بیداء (کھلے میدان) میں ہوں گے تو ان سب کو اللہ تعالیٰ دھنسا دے گا جب کہ ان

کے نیک لوگ بھی اپنے بُرے لوگوں کے کاموں کی وجہ سے (دھنسا دیئے جائیں گے)' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة" اور ڈرو اس فتنہ سے جو خصوصی طور پر تم میں سے صرف ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گا' لیکن آخرت میں ہر انسان کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے گا کہ ایسے کو تیسا بدلہ دیا جائے گا یعنی جیسا عمل ہوگا ویسی ہی جزاء ہوگی۔

۱۶۲ - حج کی رغبت دلانا

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: "ای العمل افضل؟" کون سا عمل افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان باللہ ورسوله" اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' عرض کیا گیا: "ثم ماذا" پھر کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا: "حج مبرور" مقبول حج۔ (بخاری' مسلم)

فائدہ: جب رسول اللہ ﷺ سے ان اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ اجر و ثواب والے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے موجود ہونے پر پختہ عقیدہ رکھنا اور اس کے رسول کی تصدیق کرنا' اور ان کی اطاعت پر پختہ یقین رکھنا' کتاب و سنت پر عمل کرنے کے عزم کی تجدید کرنا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے دین کی مدد کرنے کے لیے دین کے دشمنوں سے لڑائی کرنا' پھر مقبول حج کرنا جس میں (اللہ کی) نافرمانی نہ واقع ہوا اور اسے اللہ بزرگ و برتر قبول فرمالے۔

۱۶۳ -

سوال: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ما الاسلام" یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ان یسلم للہ قلبك' وان یسلم المسلمون من لسانك ویدك" تیرا دل اللہ کے لیے محفوظ رہے اور مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے محفوظ رہیں' اس آدمی نے عرض کیا: "فای الاسلام افضل" کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "الایمان"

ایمان لانا' اس آدمی نے عرض کیا: ''وما الایمان؟'' اور ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تؤمن باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت'' اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لانا' اس شخص نے عرض کیا: ''فای الایمان افضل؟'' کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''الھجرۃ'' ہجرت کرنا' اس آدمی نے عرض کیا: ''وما الھجرۃ'' اور ہجرت کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ان تھجر السوء'' کہ تو بُرائی کو چھوڑ دے اس نے عرض کیا: ''فای الھجرۃ افضل'' کون سی ہجرت افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''والجھاد'' جہاد کرنا' اس شخص نے عرض کیا: ''وما الجھاد'' اور جہاد کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تقاتل الکفار اذا لقیتھم'' جب تو کفار سے مقابلہ کرے تو ان کو قتل کرے' اس آدمی نے عرض کیا: ''فای الجھاد افضل'' کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''من عقر جوادہ واھریق دمہ'' جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثم عملان ھما افضل الاعمال الا من عمل بمثلھما حجۃ مبرورۃ او عمرۃ مبرورۃ'' پھر دو عمل تمام اعمال سے افضل ہیں سوائے ان کے جو اس کی مثل کوئی اور عمل کرلے' مقبول حج اور مقبول عمرہ۔ (احمد' طبرانی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے عبادت میں سب سے افضل اور عفو و درگزر' رحمت اور مغفرت و بخشش کے لحاظ سے سب سے زیادہ اجر و ثواب والے اعمال بیان فرمائے ہیں۔

-۱٦٤

سوال: کون سے اعمال افضل ہیں؟

جواب: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: ''ای الاعمال افضل'' کون سے اعمال افضل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان باللّٰہ وحدہ' ثم الجھاد' ثم حجۃ برۃ تفضل سائر الاعمال کما بین مطلع الشمس الی مغربھا'' اللہ پر ایمان لانا جو ایک ہی ہے' پھر جہاد' پھر مقبول حج جو تمام اعمال سے افضل ہے جس طرح سورج کا طلوع ہونا مغرب

تک (ہر چیز کو) واضح کر دیتا ہے۔ (احمد' طبرانی)

فائدہ: حدیث شریف یہ فائدہ بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لانا' پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر مقبول حج کرنا' یہ ان فضیلت والے کاموں میں سے ہیں جن کا اجر وثواب اور مغفرت و بخشش (تمام اعمال سے بڑھ کر ہے) جب ان کا کرنے والا اخلاص کے ساتھ ان پر قائم ہو اور سچی نیت سے خالص اللہ بزرگ و برتر (کی رضا) کے لیے ان کو کرنے والا ہو۔

۱۶۵ - منیٰ میں سر منڈوانے کی ترغیب

سوال: یارسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں کے لیے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللھم اغفر للمحلقین'' اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وللمقصرین'' یارسول اللہ! بال کترانے والوں کے لیے' رسول اللہ نے فرمایا: ''اللھم اغفر للمحلقین'' اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وللمقصرین'' یارسول اللہ! بال کٹوانے والوں کے لیے' آپ نے فرمایا: ''اللھم اغفر للمحلقین'' اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وللمقصرین'' یارسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں کے لیے' حضور نے فرمایا: ''وللمقصرین'' اور بال کٹوانے والوں کو (بھی بخش دے)۔ (بخاری' مسلم وغیرہما)

فائدہ: حضور ﷺ کا سر منڈوانے والوں کے لیے تین مرتبہ اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا کرنا' سر منڈوانے کی صراحت کے ساتھ فضیلت کا بیان ہے۔

علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ سر منڈوانا بال کٹوانے سے افضل ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ بال کٹوانا بھی کافی ہے۔

۱۶۶ - جگہ کے بدلنے سے نماز کی فضیلت کا بیان

سوال: یارسول اللہ! دونوں مسجدوں میں سے کون سی مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک کے گھر داخل ہوا اور میں نے عرض کیا: ''یا

رسول اللّٰہ ای المسجدین الذی اسس علی التقوی؟" یارسول اللہ! دونوں مسجدوں میں سے کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی پکڑی اور انہیں زمین پر مارا' پھر فرمایا: "ھو مسجدکم ھذا" وہ تمہاری یہ مسجد ہے "لمسجد المدینۃ" جو مدینہ کی مسجد ہے۔ (مسلم' ترمذی)

فائدہ: یہ نص ہے کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے' جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور (حدیث میں بھی آتا ہے) جس طرح بعض مفسرین کہتے ہیں کہ وہ مسجد قبا ہے لیکن آپ کا کنکریاں پکڑنا اور انہیں زمین پر مارنا تو اس سے مبالغہ ہی مبالغہ کا بیان کرنا مراد ہے کہ وہ مدینہ کی مسجد ہے۔

مزید وضاحت: جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے' اس سے مراد مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ہے۔ حضرت ابن عباس اور ضحاک سے روایت ہے کہ وہ مسجد قبا ہے جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ جامع ترمذی اور نسائی وغیرہ میں حضرت ابوسعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مسجد مدینہ ہے۔ علامہ سمہودی نے ان کے درمیان تطبیق دی ہے کہ دونوں مسجدیں ایسی ہیں جن کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ (مترجم از شرح مسلم شریف)

۱۶۷ - حائضہ سے طوافِ وداع ساقط

سوال: یارسول اللہ! صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ان صفیۃ بنت حیی قد حاضت" یارسول اللہ! صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لعلھا تحبسنا الم تکن طافت معکن" شاید وہ ہمیں روک لے' کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف نہیں کیا (یعنی طوافِ افاضہ)' صحابہ نے عرض کیا: "بلٰی" جی ہاں! آپ نے فرمایا: "فاخرجی" پس تو نکل جا۔ (بخاری)

فائدہ: حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کو عید کے دن طوافِ افاضہ کرنے کے بعد حیض آ گیا' یہ رات منیٰ سے روانگی کی رات تھی' حضرت سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے گمان کیا کہ حائضہ سے طوافِ وداع ساقط نہیں ہوتا اور وہ بسا اوقات ان کو لیٹ کر دیتیں اور ان کو چلنے سے روک لیتیں۔

باب ۹: جہاد کا بیان

۱۶۸ - سب سے افضل جہاد

سوال: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کون سی چیز آپ کو ہنسا رہی ہے؟

جواب: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہمارے پاس ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ہاں دوپہر کے وقت سو گئے' جب آپ بیدار ہوئے تو اس وقت مسکرا رہے تھے' میں نے عرض کیا: ''ما یضحکك یا رسول اللّٰه بابی انت وامی؟'' یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اریت قوما من امتی یرکبون ظهر البحر کالملوك علی الاسرة'' مجھے (خواب میں) اپنی امت کی ایک قوم دکھائی گئی کہ وہ سمندر کی پشت پر اس طرح سوار ہیں جس طرح تخت نشین بادشاہ تختوں پر سوار بیٹھے ہوئے ہیں' میں نے عرض کیا: ''ادع اللّٰه ان یجعلنی منهم'' اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے' آپ نے فرمایا: ''فانك منهم'' تم ان میں سے ہو' پھر آپ سو گئے' جب بیدار ہوئے تو پھر ہنسنے لگے' میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ نے اسی طرح ہی کہا جو (پہلے) کہا تھا' میں نے عرض کیا: ''ادع اللّٰه ان یجعلنی منهم'' اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انت من الاولین'' تو ان کے اوّلین لوگوں میں سے ہے۔ راوی نے کہا ہے کہ بعد میں ان سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی اور بحری جہاد کیا تو انہیں ساتھ لے گئے' واپس لوٹتے ہوئے ان کے قریب خچر لایا گیا' یہ اس پر سوار ہوئیں تو اس سے گر پڑیں اور فوت ہو گئیں۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ام حرام'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں' جو بنی نجار میں سے تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کے خالوؤں کے خاندان میں سے تھیں۔

''قال'' قیلولے کے وقت سو گئے۔

فائدہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو مجاہدوں کے ساتھ ہو یا ان کی خدمت یا ان کے جانوروں

کی خدمت کرے اور مر جائے' وہ شہید ہے۔

۱۶۹ - شہید جنت میں

سوال: اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ این انا ان قتلت؟" یارسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فی الجنة" جنت میں' اس شخص کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھی' وہ اس نے پھینک دیں اور جہاد کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم' نسائی)

فائدہ: اللہ کی راہ میں شہادت پانے کی فضیلت اور اس کا ثواب جنت ہے۔

۱۷۰ -

سوال: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جنت میں کون ہو گا؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا: "من فی الجنة" جنت میں کون ہو گا؟ آپ نے فرمایا: "النبی فی الجنة' الشہید فی الجنة' والمولود فی الجنة' والوئید فی الجنة" نبی جنت میں ہو گا' شہید جنت میں ہو گا' بچہ جنت میں ہو گا' ہر مولود جو زندہ دفن کر دیا گیا وہ جنت میں ہو گا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ ان حضرات کی خبر دے رہے ہیں جن کے لیے جنت یقینی ہے' وہ نبی ہیں' شہید ہیں' بچے ہیں چاہے پیدا ہونے سے پہلے یا بچپن میں بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے ہوں اور وہ بچہ جو زندہ ہی دفن کر دیا گیا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے یقیناً جنت ہے ورنہ اس کے اہل تو بہت زیادہ ہیں۔

۱۷۱ - جہاد کی نیت اور اس کے حکم کا بیان

سوال: ایک آدمی غنیمت کے مال کے لیے لڑتا ہے' ایک آدمی ناموری کے لیے لڑتا ہے (کہ لوگوں میں میرا ذکر ہو) اور ایک آدمی اس لیے لڑتا ہے کہ وہ بہادری میں اپنا مقام دکھائے' پس اللہ کی راہ میں کون ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا: ''الرجل یقاتل للمغنم' والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانه فمن فی سبیل اللّٰه؟'' ایک آدمی غنیمت کے مال کے لیے لڑتا ہے' ایک آدمی ناموری کے لیے لڑتا ہے کہ (لوگوں میں میرا ذکر ہو جائے) اور ایک آدمی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے' پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من قاتل لتکون کلمة اللّٰه هی العلیا فهو فی سبیل اللّٰه'' جو شخص اس لیے جنگ کرے کہ اللہ کا کلمہ (دین) بلند ہو جائے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''یقاتل للمغنم'' غنیمت حال کرنے کے لیے (لڑتا ہے)۔

''یقاتل للذکر'' تاکہ لوگوں میں اس کا ذکر بلند ہو جائے (اس لیے لڑتا ہے)۔

''یقاتل لیری مکانه'' یعنی شجاعت و بہادری میں مشہور ہو جائے (اس لیے جنگ کرتا ہے)۔

فائدہ: (اللہ کی راہ میں) وہ نہیں جس نے غنیمت حاصل کرنے کے لیے جنگ کی' اور نہ وہ شخص جو اپنی بہادری اور اپنی سیرت کی شہرت کے لیے لڑا' اور نہ وہ اللہ کی راہ میں ہے جو اس لیے جنگ کرے کہ وہ ایک مرکزی مقام بنا لے' اور اس لیے لڑے کہ اس کے ساتھیوں کے درمیان اس کی عظمت ظاہر ہو جائے' اور اس قبیلے میں اس کی قوت واضح ہو جائے' اللہ کی راہ میں صرف وہی ہے جو اس لیے جہاد کرتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔

۱۷۲ - خالص عمل ہی قبول ہوتا ہے

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی جنگ کرتا ہے کہ مشہوری اور معاوضہ حاصل ہو جائے' اس کے لیے کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ارایت رجلًا یلتمس الاجر والذکر ماله؟'' یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی معاوضہ اور ناموری حاصل کرنے کے لیے جنگ کرتا ہے تو اس کے لیے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لا شیء لہ ان اللّٰہ لایقبل من العمل الا ما کان خالصًا وابتغی بہ وجھہ ''اس کے لیے کوئی چیز نہیں ہے' اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خلوص کے ساتھ ہو اور اس سے وہ اللہ کی رضا چاہتا ہو۔(نسائی' ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''یلتمس الاجر والذکر ''ثواب اور سیرت کا خواہش مند ہو۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر ملنے کی نفی کر دی ہے جو جنگ کرے اور جہاد کا معاوضہ طلب کرنا چاہے' اور اس کے ساتھ اچھی سیرت اور ریا کا بھی مطالبہ کرے۔

شہادت کا درجہ وہی شخص پائے گا جو اعلاء کلمۃ اللہ (اللہ کے دین کی بلندی) کے لیے جہاد کرے گا اور وہ ''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' ہے اور اس کا جہاد کرنا خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو' اور وہ ریا اور دکھاوے اور مشہوری چاہنے والا نہ ہو۔

۱۷۳ - بلادِ اسلام کی طرف ہجرت (اور ماں باپ کو ناراض کر کے ہجرت کرنا)

سوال: یارسول اللہ! میں ہجرت کرنے کے لیے آپ سے بیعت کرنے کے لیے آیا ہوں اور اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں؟

جواب: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ جئت ابایعك علی الھجرۃ وترکت ابوی یبکیان؟'' یارسول اللہ! میں ہجرت کرنے کے لیے آپ سے بیعت کرنے کے لیے آیا ہوں اور اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ارجع فاضحکھما کما ابکیتھما ''واپس چلا جا! اور ان دونوں کو خوش کر جس طرح تو نے ان دونوں کو رُلایا ہے۔(ابوداؤد' نسائی)

فائدہ: والدین کی اجازت کے بغیر ہجرت کرنا جائز نہیں ہے' اسی طرح یہی حال جہاد کے لیے اجازت لینے کا ہے (یعنی جہاد کرنا بھی ماں باپ کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے)۔

۱۷۴- اصل جہاد دین کے لیے ہے

سوال: یارسول اللہ! اس نے صرف ہتھیاروں سے ڈرتے ہوئے کہا تھا؟

جواب: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک فوجی دستے کی شکل میں حُرقات کی طرف روانہ فرمایا' وہ ہمیں دیکھ کر جان گئے اور بھاگ گئے' ہمیں ایک آدمی ملا' جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے "لا اله الا اللّٰه" کہا' ہم نے اسے مارا پیٹا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا' میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: "من لك بلا اله الا اللّٰه يوم القيمة؟" "تیرے لیے قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے مقابلہ میں کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: "يا رسول اللّٰه انما قالها مخافة السلاح" "یارسول اللہ! اس نے صرف ہتھیاروں سے ڈرتے ہوئے کہا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: "افلا شققت من قلبه حتى تعلم من اجل ذلك قالها ام لا' من لك بلا اله الا اللّٰه يوم القيمة ' فما زال يقولها حتى وددت انى لم اسلم الا يومئذ" "تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ اس نے یہ کلمہ سچے دل سے کہا تھا یا نہیں' تیرے لیے قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کے مقابلہ میں کون ہوگا' آپ لگاتار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں آرزو کرنے لگا کہ میں آج کے دن ہی مسلمان ہوتا پہلے نہ ہوتا۔ (امام ابوداؤد و امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"حرقات" جہینہ کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ۔

"فنذروا بنا" انہوں نے ہمیں جان لیا۔

فائدہ: انسان نہیں جانتا کہ دوسرے انسان کے دل میں کیا ہے؟ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کلمہ توحید پر آپ کی مدد کرتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ کلمہ اسکے کہنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گا۔

۱۷۵- کلمہ گو کو قتل نہ کرو

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں کفار میں سے کسی آدمی کو ملوں اور وہ مجھ سے لڑنے لگے اور تلوار سے (میرے) دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ کاٹ دے'

پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگے اور کہے: ''اسلمت للّٰہ'' میں اللہ کا مطیع ہو گیا ہوں' یعنی اسلام لے آیا ہوں'' افاقتلہ یا رسول اللّٰہ بعد ان قالھا؟'' یا رسول اللہ! کیا میں اس کے ان کلمات کہنے کے بعد اسے قتل کر دوں؟

جواب: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ میں کفار کے ایک آدمی کے سامنے آیا تو وہ مجھ سے لڑنے لگا اور میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا' پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ طلب کرے اور کہے: میں اللہ پر ایمان لے آیا' کیا ان کلمات کے کہنے کے بعد اسے قتل کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لا تقتلہ'' اس کو قتل نہ کر' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انہ قطع یدی'' یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لاتقتلہ' فان قتلتہ' فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانت بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال'' تو اسے قتل نہ کر' اگر تو نے اسے قتل کر دیا تو وہ تیری اس جگہ پر ہوگا جو اسے قتل کرنے سے پہلے تیری جگہ تھی اور تو اس کے کلمہ پڑھنے سے پہلے والی جگہ میں ہوگا یعنی تو کفر کی حالت میں ہوگا اور وہ اسلام والی حالت میں ہوگا۔

(اصحاب ثلاثہ)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے جو تیرے قتل کرنے سے پہلے (اللہ اور اس کے رسول) کی گواہی بول کر دے دے اور فرمایا ہے کہ پہلے اس کے کہ تو اسے قتل کرے' وہ اپنے خون کی حفاظت میں ایک مسلمان کے مقام پر ہے (یعنی مسلمان کی طرح اس کا قتل کرنا منع ہے) اور تو خون کے مباح ہونے میں جو اسلام لانے سے پہلے اس کی حالت تھی' اس مقام پر ہوگا' پس جو شخص کلمہ توحید پڑھ لے' اس کی جان ہر چیز سے محفوظ ہو گئی جب کہ وہ دین کے شعائر (علامات) کو قائم کر لے۔

۱۷۶ - عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا

سوال: نبی کریم ﷺ سے مشرکوں کے گھروں میں رہنے والی عورتوں اور بچوں کے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''سئل ان اھل الدار یبیتون من

المشرکین فیصاب من نسائهم وذراریهم؟'' نبی کریم ﷺ سے مشرکوں کے گھروں میں رہنے والے بچوں اور عورتوں کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: ''هم منهم'' وہ انہیں میں سے ہیں۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: یعنی ان (ان کے گھروں میں رہنے والوں) کا حکم ان مشرکوں کی طرح ہے' (یہ حکم ان کی) ضرورت کے پیش نظر ان کے گھروں میں رہنے کی وجہ سے ہے۔

مزید وضاحت: اس حدیث میں قتل نہ کرنے کی پوری وضاحت نہیں ہے جو کہ عنوان میں ہے' لہٰذا اس کے مطابق بھی حدیث ملاحظہ فرمائیں: ترمذی شریف میں ہے کہ امام زہری نے کہا ہے کہ ''ثم نهی رسول الله ﷺ عن قتل النساء والولدان'' پھر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا' یہی حضور کا حکم امت کے اندر جاری و ساری ہے۔

۱۷۷ - دشمن کی زمین میں کھانے کی اباحت

سوال: یارسول اللہ! ہم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں کہ نہ وہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارا وہ حق ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہے' ہم ان سے (کچھ بھی) نہیں لیتے؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول الله انا نمر بقوم فلاهم یضیفونها ولا یؤدون مالنا علیهم من الحق' ولا ناخذ منهم'' یارسول اللہ! ہم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں کہ نہ وہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارا وہ حق ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہے اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان ابوا الا ان تاخذوا کرها فخذوا'' اگر وہ دینے سے انکار کریں تو زبردستی لے لو۔ (ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مباح رکھا ہے کہ جب مسلمان کسی قوم کے پاس سے گزریں اور وہ ان کی ضیافت سے انکار کردیں اور رقم کے بدلے میں بھی لین دین نہ کریں تو ان سے کھانے کی چیزیں لے لیں اگرچہ زبردستی ہی ہو' یہ معاملہ مسلمانوں' ذمیوں یا امان لینے والوں کے ساتھ ہے لیکن حربی کافر ہوں تو ان کا مال لینا مطلق جائز بلکہ اس کے قتل کرنے کے مطالبہ سے

بہتر ہے۔

۱۷۸ - اللہ کی راہ میں پہرہ دینا

سوال: رسول اللہ ﷺ سے رباط (پہرہ دینے) کے اجر وثواب کے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس لشکر کے ثواب کے بارے میں سوال کیا گیا جو سرحد کا پہرہ دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من رابط لیلۃ حارسا من وراء المسلمین' کان لہ اجر من خلفہ ممن صام وصلّی ''جو شخص پوری ایک رات مسلمانوں کے پیچھے پہرہ دیتے ہوئے گزار دے تو اسے پیچھے رہنے والے نمازیوں اور روزے داروں کے برابر ثواب ملے گا۔ (طبرانی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اللہ بزرگ و برتر کی راہ میں پہرہ دینے والوں کے لیے بہت زیادہ اجر وثواب بیان فرما رہے ہیں۔

۱۷۹ - اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ ثواب

سوال: کون سے مجاہدین اجر وثواب کے لحاظ سے بڑے ہیں؟

جواب: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے سوال کرتے ہوئے آپ سے عرض کیا: ''ای المجاھدین اعظم اجراً؟'' کون سے مجاہدین اجر وثواب کے لحاظ سے بڑے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکثرھم للہ تبارک و تعالٰی ذکراً'' اللہ تبارک وتعالٰی کا ذکر کثرت سے کرنے والے۔

(احمد' طبرانی)

فائدہ: اجر وثواب کے لحاظ سے سب سے بڑے مجاہد وہ لوگ ہیں جو کثرت کے ساتھ اللہ تبارک وتعالٰی کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی زبانیں اللہ کی یاد میں تر رہتی ہیں اور وہ لوگ جو کثرت سے تلاوتِ قرآن پاک کرتے ہیں اور (اس) عمل میں خالص نیت رکھتے ہیں۔

۱۸۰ - تمام اعمال سے افضل عمل

سوال: کون سے لوگ افضل ہیں؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''ای الناس افضل؟'' کون سے لوگ افضل ہیں؟ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن یجاھد بنفسه وماله فی سبیل اللّٰه تعالٰی'' وہ مؤمن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں' اس آدمی نے عرض کیا: ''ثم من؟'' پھر کون؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ثم مؤمن فی شعب من الشعاب یعبد اللّٰه' ویدع الناس من شره'' پھر وہ مؤمن جو لوگوں سے علیحدہ ہو کر کسی دور جگہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر اور تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ (بخاری' مسلم وغیرہما)

۱۸۱ - اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سی چیز (عمل) ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰه ما یعدل الجهاد فی سبیل اللّٰه؟'' یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سی چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا تستطیعونه'' تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' صحابہ نے دو تین مرتبہ یہ لفظ دہرائے' رسول اللہ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: ''لا تستطیعونه'' تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' پھر رسول اللہ نے فرمایا: ''مثل المجاهد فی سبیل اللّٰه کمثل الصائم القائم القانت بایات اللّٰه' لا یفتر من صلٰوة ولا صیام حتی یرجع المجاهد فی سبیل اللّٰه'' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال روزہ رکھنے والے' رات کو قیام کرنے والے یعنی تہجد پڑھنے والے اور اللہ کی آیات کی اطاعت کرنے والے کی طرح ہے' جو نماز اور روزوں سے نرم نہ پڑ جائے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔ (بخاری' مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''القائم'' رات کو نماز تہجد پڑھنے والا' سحری کے وقت اللہ کا ذکر کرنے والا۔

''القانت'' مثلاً اطاعت' خشوع' نماز' دعا' واجبات' قیام اور لمبا قیام کرنے والا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ وہ عمل بیان فرما رہے ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہیں' وہ روزے رکھنا' رات کو قیام کرنا' اللہ کی آیتوں کی اطاعت و فرماں برداری کرنا ہے کہ روزے رکھنے والا' قیام کرنے والا' نماز' روزے' خشوع' دعا اور قنوت (اطاعت) میں نرم نہ پڑے

جائے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا' میدانِ جنگ کی زمین سے واپس لوٹ آئے۔

۱۸۲ -

سوال: یارسول اللہ! ایسے عمل پر میری راہنمائی فرمائیں جو جہاد کے برابر ہو؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول الله دلني على عمل يعدل الجهاد؟'' یارسول اللہ! ایسے عمل پر میری راہنمائی فرمائیں جو جہاد کے برابر ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا اجده'' میں اس عمل کو نہیں پاتا' پھر آپ نے فرمایا: ''هل تستطيع اذا اخرج المجاهد ان تدخل مسجدك فتقوم' ولا تفتر' وتصوم ولا تفطر'' کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد (جہاد کے لیے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو جائے اور قیام اللیل کرتا رہے' اور سست نہ پڑے' روزے رکھے اور روزہ رکھنا نہ چھوڑے' اس آدمی نے عرض کیا: ''ومن يستطيع ذلك'' اور کون شخص اس کی طاقت رکھے گا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''فان فرس المجاهد ليستن يمرح في طوله فيكتب له حسنات'' بے شک مجاہد کا گھوڑا بھاگتا ہے' اپنی رسّی میں نازوانداز سے چلتا ہے تو (پھر بھی) مجاہد کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (نسائی' بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''یعدل الجهاد'' ثواب میں جہاد کے برابر ہو۔

''استن الفرس'' (گھوڑا) بھاگا۔

''الطول'' طاء کی کسرہ اور واؤ کی فتح سے' وہ رسّی جس سے چوپائے کو باندھا جاتا ہے اور ایک طرف باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ چرتا رہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے جو پچھلی حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۸۳ - عمل کم اور اجر زیادہ

سوال: یارسول اللہ! میں جنگ کروں یا اسلام قبول کرلوں؟

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس لوہے (اسلحہ) میں لیس ہو کر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللہ اقاتل او اسلم؟'' یا رسول اللہ! میں جنگ کروں یا اسلام قبول کرلوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم ثم قاتل'' اسلام قبول کر' پھر جنگ کر' اس شخص نے اسلام قبول کیا' پھر جہاد کیا اور شہید ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمل قلیلا واجر کثیرا'' اس شخص نے عمل کم کیا اور اجر و ثواب زیادہ پا گیا۔

(بخاری (الفاظ بھی انہی کے ہیں)' مسلم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو یہ جواب دیا جس نے پہلے جنگ کرنے یا پہلے اسلام لانے کا سوال کیا کہ پہلے بول کر دو گواہیاں دینا' پھر عملی طور پر مسلمانوں کے گروہ میں داخل ہو کر جہاد کرنے والا بننا کیونکہ اللہ بزرگ و برتر کافر اور مشرک کا عمل قبول نہیں کرتا۔

جب وہ آدمی شہید ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اسلام کے دور میں نیک عمل کم کیا اور وہ صرف جہاد اور جنگ کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر ثواب کی موسلا دھار بارش برسا کر اسے سرسبز و شاداب کر دیا اور اسے کامیابی کی نعمت عطا فرما دی ہے۔

۱۸۴ - جنت کی بشارت

سوال: یا رسول اللہ! جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام چلے یہاں تک کہ مقامِ بدر میں مشرکین سے یہ سبقت لے گئے اور مشرکین بھی آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا یتقدمن احد منکم الی شیء حتی اکون انا دونہ'' تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی طرف آگے نہ بڑھے یہاں تک کہ میں اس کے آگے ہوں' پس مشرکین بھی قریب آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوموا الی جنۃ عرضھا السموات والارض'' اس جنت کی طرف کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ حضرت عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ جنۃ عرضھا السموات والارض'' یا رسول اللہ! جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! انہوں نے

عرض کیا: "بخ بخ" بہت خوب! بہت خوب! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ما یحملك علی قولك بخ بخ؟" تجھے بخ بخ کہنے پر کس چیز نے اُبھارا ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: "لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اھلھا" کسی چیز نے نہیں' اللہ کی قسم! یارسول اللہ! صرف اس اُمید پر کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فانك من اھلھا" یقیناً تو جنت والوں میں سے ہے' اس شخص نے اپنی جیب سے کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگا' پھر اس نے کہا: "ان انا حییت حتی آکل تمراتی ھذہ انه لحیاۃ طویلة" اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ بہت لمبی زندگی ہوگی' پس جو کھجوریں ان کے پاس تھیں وہ پھینک دیں اور مشرکین سے جہاد کرنے لگے' یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اللہ ان سے راضی ہو! (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"بخ" ایسا لفظ ہے جو تعریف' رضا اور خوشنودی کے وقت بولا جاتا ہے۔

"القرن" قاف اور راء کے فتح کے ساتھ' جسم کے ساتھ ملی ہوئی تھیلی۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ جہاد اور اس کا ثواب بیان فرما رہے ہیں اور کیسی بات ہے کہ مسلمان اللہ بزرگ و برتر کی راہ میں جہاد کرنے کی فرصت کو غنیمت جاننے کی خواہش کر رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت (عطا کرنے) یا مدد کرنے کے لیے اس کا ضامن بن جائے' اور یہ "لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" (کلمہ) کو بلند کرنا ہے یعنی اس کی تعلیم کو عام کرنا ہے اور اس کی خاطر اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنا ہے۔

۱۸۵ - زیادہ فضیلت والے اعمال

سوال: کون سے اعمال افضل ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا: "ای الاعمال افضل؟" کون سے اعمال افضل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان لاشك فیه ' وجھاد لاغلول فیه ' وحجة مبرورۃ" ایمان لانا کہ اس میں کوئی شک نہ ہو' جہاد کرنا جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مقبول حج' عرض کیا

گیا: ''فای الصدقة افضل؟'' کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جهد المقل'' تنگ دست آدمی کا خرچ کرنا' عرض کیا گیا: ''فای الھجرۃ افضل؟'' کون سی ہجرت افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''من ھجر ما حرم اللّٰہ'' جو شخص اس چیز کو چھوڑ دے جو اللہ نے حرام کی ہے' اس آدمی (راوی) نے عرض کیا: ''فای الجهاد افضل؟'' کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''من جاھد المشرکین بنفسه وماله'' جو شخص اپنے مال و جان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرے' عرض کیا گیا: ''فای القتل اشرف؟'' کون سا قتل بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من اھریق دمه وعقر جواده'' جس کا خون (جہاد میں) بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کو مار دیا جائے۔ (ابوداؤد نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''جهد المقل'' مال کم ہونے کے باوجود طاقت کے مطابق خرچ کرنا' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی چیز کی اس وقت سخاوت کرے جب اسے خود بھی اس کی ضرورت ہو۔

''ما حرم اللّٰه'' جو شخص اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرے۔

''اھریق دمه'' اس کا خون جہاد میں بہایا جائے۔

''عقر جواده'' اس کے گھوڑے کو مارا جائے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اس حدیث میں سب سے افضل اعمال بیان فرما رہے ہیں اور وہ یہ ہیں: ایمان لانا جو یقین پر مبنی ہو' پھر جہاد کرنا جس میں کوئی خیانت نہ ہو' مقبول حج' افضل صدقہ کرنا اور یہ قلت اور کمی کے باوجود خرچ کرنا ہے' بہترین ہجرت جو محرمات اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا اور انہیں چھوڑ دینا ہے۔ افضل جہاد اور وہ مشرکین سے اپنی جان اور مال سے جہاد کرنا ہے' بہترین قتل وہ ہے جس کا خون میدانِ جنگ میں بہے اور اس کا گھوڑا مارا جائے۔

۱۸۶ - اللہ تعالیٰ کا دیدار

سوال: یارسول اللہ! میں اپنے ٹھکانے سے واقف ہونا چاہتا ہوں' میں اللہ کی رضا چاہتا ہوں

اور ارادہ رکھتا ہوں کہ میں اپنا (اصلی) وطن دیکھ لوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی اقف الموقف ارید وجہ اللّٰہ وارید ان یری موطنی؟'' یارسول اللہ! میں اپنے ٹھکانے سے واقف ہونا چاہتا ہوں' میں اللہ کی رضا چاہتا ہوں اور ارادہ رکھتا ہوں کہ مجھے میرا وطن دکھایا جائے' یعنی دنیا سے بعد والی زندگی میں اپنا مقام دیکھ لوں' رسول اللہ ﷺ نے ابھی جواب نہیں دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ''فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداO'' پس جو شخص اپنے رب کے دیدار کی اُمید رکھتا ہے اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت کرنے میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائےO (حاکم)

فائدہ: جو شخص اللہ کے دیدار کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کے دیدار کی اُمید رکھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ نیک اعمال کرے جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۸۷ - شہادت کی رغبت دلانا

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور ذکر کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے بہتر ہیں' پس ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللّٰہ تکفر عنی خطایای؟'' یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم ان قتلت فی سبیل اللّٰہ' وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر'' جی ہاں! یعنی گناہ معاف ہو جائیں گے بشرطیکہ تو اللہ کی راہ میں اس حالت میں قتل کیا جائے کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا' آگے بڑھنے والا نہ کہ پیچھے بھاگنے والا ہو' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیف قلت:'' تو نے کیا کہا ہے؟ اس نے

عرض کیا: ''ارایت ان قتلت فی سبیل اللّٰہ اتکفر عنی خطایای'' آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم ان قتلت وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبریل قال لی ذلک'' جی ہاں! اگر تو اس حالت میں شہید کیا جائے کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا' آگے بڑھنے والا نہ کہ پیچھے بھاگنے والا ہو لیکن قرض بھی نہ ہو' پس بے شک جبریل نے یہ بات مجھے کہی ہے۔ (مسلم وغیرہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''صابر'' اللہ کے لیے سختیاں برداشت کرنے والا۔

''محتسب'' اللہ تعالیٰ سے ثواب طلب کرنے والا۔

''مقبل'' آگے بڑھنے والا۔

''غیر مدبر'' جہاد سے نہ بھاگنے والا۔

فائدہ: جس شخص نے اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کیا کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے سختیاں برداشت کرنے والا' اللہ سے ثواب طلب کرنے والا' آگے بڑھنے والا نہ کہ پیچھے ہٹنے والا ہو اور اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا تو قرض کے سوا اس کی سب بُرائیاں مٹا دی جائیں گی' اس کے گناہ دھو دیئے جائیں گے' اس کا نامۂ اعمال پاک وصاف کر دیا جائے گا' اس کی نیکیاں زیادہ کر دی جائیں گی اور اس کے درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔

۱۸۸ - بہترین جہاد

سوال: یارسول اللہ! کون سا جہاد افضل ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا جہاد افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ ''ان یعقر جوادك ویھراق دمك'' تیرے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہا دیا جائے۔ (ابن حبان' ابن ماجہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''یعقر جوادك'' تیرے گھوڑے کی ٹانگیں زخمی کر دی جائیں یا اس کی ٹانگیں کاٹ

دی جائیں۔

''یھریق'' بہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تاکید فرما رہے ہیں کہ سب سے افضل جہاد اس مجاہد کا ہے جس کا گھوڑا مارا جائے اور اس کا خون میدانِ جنگ میں اللہ کی راہ میں بہہ جائے۔

۱۸۹ - سب سے افضل شہید

سوال: کون سے شہید افضل ہیں؟

جواب: حضرت نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ'' ای الشهداء افضل؟ '' کون سے شہید افضل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الذین ان یلقوا فی الصف لا یلفتون وجوههم حتی یقتلوا اولئك ینطلقون فی الغرف العلا من الجنة ' ویضحك ربهم ' واذا ضحك ربك الی عبد فی الدنیا فلا حساب علیه '' وہ شخص جو صف میں کھڑے ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو جائے اور اپنے چہرے کا رخ نہ بدلے' یہ لوگ جنت کے بالاخانوں میں جائیں گے اور ان کا رب ان کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے یعنی ان سے راضی ہوتا ہے اور جب تیرا رب دنیا میں کسی کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے تو اس پر کوئی حساب نہیں ہوتا۔ (احمد' ابویعلیٰ)

مشکل الفاظ کے معانی

''یضحك الیھم ربھم '' بندوں پر اللہ کی رضا اور اس کے احسان سے کنایہ ہے۔

فائدہ: سب سے افضل شہید وہ ہے جو اپنے پیچھے توجہ نہ کرے اور اپنی ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹے اور نہ باہم مدد کرنا چھوڑے اور نہ بزدلی کرے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے' اللہ تعالیٰ یقیناً اس بندے سے راضی ہوتا ہے اور اس کو عزت بخشتا ہے' اسے اچھی جزا عطا فرماتا ہے اور اس پر اپنی نعمتوں کی بارش برساتا ہے۔

۱۹۰ - سب سے افضل جہاد اور سب سے افضل شہید

سوال: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ شہید کے علاوہ تمام مؤمنوں کو ان کی قبروں میں فتنہ و آزمائش میں ڈالا جاتا ہے؟

جواب: رسول اللہ نے فرمایا: ''کفی ببارقة السیوف علی راسه فتنة'' اس کے سر پر تلواروں کی چمک فتنہ وآزمائش کے لیے کافی ہے' یعنی تلواروں کی بوچھاڑ میں جہاد کرنا اورشہید ہونا اسے قبر کے فتنہ وآزمائش سے بچالیتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ فرمارہے ہیں کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کے لیے یہ آزمائش کافی ہے کہ وہ جہاد کا علم بلند کیے ہوئے ہے اور قتل ہونے سے ڈرتا نہیں ہے اور وہ اپنے دفاع میں ثابت قدم ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ثابت قدم رکھتا ہے اور اسی نے ہی اُسے قبر کے فتنہ اور آزمائش سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

-۱۹۱

سوال: یارسول اللہ! میں ایک سیاہ رنگ کا آدمی' گندی بو والا اور بدشکل آدمی ہوں' میرے پاس مال بھی نہیں ہے اگر میں ان (کافروں) سے لڑائی کروں اور مارا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰه انی رجل اسود' منتن الریح' قبیح الوجه ' لا مال لی' فان انا قاتلت هولاء حتی اقتل فاین انا؟'' میں سیاہ رنگ' گندی بو والا اور بدشکل آدمی ہوں' میرے پاس مال بھی نہیں ہے' اگر میں ان (کافروں) سے لڑائی کروں اور مارا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فی الجنة'' جنت میں' وہ آدمی جنگ کرنے لگا یہاں تک کہ مارا گیا تو نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''قد بیض اللّٰه وجهك' وطیب ریحك واكثر مالك'' (اے شخص!) اللہ تعالیٰ نے تیرا چہرہ سفید و منور کر دیا ہے' تیری بدبو کو خوشبو سے بنا دیا ہے اور تجھے زیادہ مال والا بنا دیا ہے' اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے فرمایا (یہ راوی کا شک ہے): ''لقد رایت زوجته من الحور العین نازعته جبة له من صوف تدخل بینه وبین جبته'' میں نے حورِعین میں سے اس کی بیوی کو اس کے اونی جبے کے بارے میں اس سے جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ اس کے اور اس کے جبے کے درمیان

داخل ہوگئی (یعنی مداخلت کر رہی تھی)۔ (حاکم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مجاہد آدمی کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو سفید اور صاف کر دے جب کہ وہ سیاہ فام تھا اور اس کی بدبو کو پاک و صاف اور خوشبو بنا دے جب کہ وہ پہلے بدبو تھی' اور اسے زیادہ نیکیوں والا بنا دے اور اس کے چہرے کو خوب صورت بنا دے اور جو اس نے خرچ کیا ہے' اس میں برکت ڈال دے۔

۱۹۲-

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں کوئی بات نہیں بتاتے' وہ بدر کے دن شہید ہو گئے تھے' اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر وہ اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو میں اس پر خوب روتی ہوں۔

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا اور یہی ام حارثہ بنت سراقہ ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ الا تحدثنی عن حارثة ' و کان قتل یوم بدر' فان کان فی الجنة صبرت' وان کان غیر ذلك اجتھدت علیه بالبکاء ''یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حضرت حارثہ کے بارے میں کوئی بات نہیں بتاتے' وہ بدر کے دن شہید ہو گئے تھے' اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو میں اس پر خوب روتی ہوں' رسول اللہ نے فرمایا: ''یا ام حارثة انما جنان فی الجنة ' وان ابنك اصاب الفردوس الاعلیٰ ''اے حارثہ کی ماں! جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: شہید کا مقام فردوسِ اعلیٰ ہے اور یہ جنت کا بہت بلند و بالا درجہ ہے۔

۱۹۳- جہاد کے زخم اور طاعون

سوال: یارسول اللہ! ہمیں یہ جہاد کے زخم تو معلوم ہیں لیکن یہ طاعون کیا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''لا تفنی امتی الا بالطعن والطاعون ''میری امت (جہاد کے) زخموں اور طاعون سے ہی ختم ہو جائے گی' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ھٰذا الطعن قد عرفناہ فما

الطاعون؟ ''یہ جہاد کے زخم تو ہمیں معلوم ہیں لیکن یہ طاعون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''غدة كغدة البعير' المقيم بها كالشهيد' والفار منه كالفار من الزحف'' وہ اونٹ کے پھوڑوں کی طرح ایک پھوڑا ہے' اس میں ثابت قدم رہنے والا شہید کی طرح ہے اور اس سے بھاگنے والا جنگ سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔

(احمد' ابو یعلیٰ' طبرانی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ طاعون والے کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں اور اسے زیادہ نعمتوں اور بہت زیادہ اجر و ثواب کی خوش خبری دے رہے ہیں' اور اسے ایک غضب ناک طرف سے دوسری محفوظ طرف منتقل ہونے پر آگاہ کر رہے ہیں تاکہ فساد نہ پھیلے اور اسے صبر کرنے اور اللہ کی قضاء و قدر پر راضی رہنے کی رغبت دلا رہے ہیں کہ نہ وہ شور مچائے اور نہ تکبر کرے' اور نہ ہی ایسی بات کرے جس سے بزرگ و برتر پروردگار ناراض ہو جائے۔

۱۹۴ - مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے تو شہید

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے' اگر کوئی شخص آ کر میرا مال لینا چاہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ارایت ان جاء رجل یرید اخذ مالی؟ '' یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص آ کر میرا مال لینا چاہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''فلا تعطه مالك'' تو اسے اپنا مال نہ دے' اس آدمی نے عرض کیا: ''ارایت ان قاتلنی؟'' اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قاتله'' تو اس سے لڑائی کر' اس آدمی نے عرض کیا: ''ارایت ان قتلنی؟ '' اگر وہ مجھے قتل کر دے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فانت شهید'' پھر تو شہید ہے' اس شخص نے عرض کیا: ''ارایت ان قتلته؟'' اگر میں اسے قتل کر دوں تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''هو فی النار'' وہ جہنم میں ہوگا۔ اور نسائی شریف کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ ارایت ان عدی علی مالی؟ '' اگر میرے مال پر زیادتی کی جائے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ نے

فرمایا: ''فانشد باللّٰہ'' وہ اللہ کی قسم دے یعنی قسم دے کہ ایسا نہ کرے گا' اس شخص نے عرض کیا: ''فان ابوا علی؟'' پس اگر وہ مجھ سے انکار کردیں' یعنی آئندہ ایسا کام نہ کرنے سے انکار کردیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فانشد باللّٰہ'' وہ اللہ کی قسم دے یعنی قسم دے کر وعدہ کرے کہ وہ مال لیے بغیر چلا جائے گا' اس آدمی نے عرض کیا: ''فان ابوا علی؟'' پس اگر وہ مجھ سے پھر انکار کردیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فانشد باللّٰہ'' وہ اللہ کی قسم دے یعنی یہ قسم دے کہ ظلماً مال نہیں لے گا' اس آدمی نے عرض کیا: ''فان ابوا علی؟'' اگر وہ پھر انکار کردیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقاتل فان قتلت ففی الجنۃ' وان قتلت ففی النار'' پھر تو لڑائی کر' اگر تو قتل کردیا گیا تو تو جنت میں ہوگا اور اگر تو نے قتل کردیا تو وہ دوزخ میں ہوگا۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھو فی النار'' کیونکہ وہ ظالم ہے اس لیے جہنم میں ہوگا۔

''عدی علی مالی'' زیادتی کر کے حاصل کیا۔

''فانشد باللّٰہ'' اس سے اللہ کی قسم لے کہ وہ کوئی چیز لیے بغیر صحیح وسالم چلا جائے گا اور اللہ سے گزارش کرے کہ وہ تجھے اللہ کے لیے چھوڑ رہا ہے۔

''فان ابوا علی'' یعنی اگر وہ ہمیشہ ان کی چوری کرتا ہے اور ان پر زیادتی کرتا ہے (یعنی باز رہنے سے انکار کردے)۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ اس چیز کی ہدایت فرما رہے ہیں جس کی مسلمانوں کو پیروی ضرور کرنی چاہیے کہ جب لوگوں میں سے کوئی شخص اس پر زیادتی کرے تو وہ لڑنے پر مجبور ہو جائے اور (لڑتا ہوا) مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۹۵ - مجاہد یہ خواہش کرتا ہے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے

سوال: ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو جہاد کے برابر ہو؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''دلنی علی عمل یعدل الجھاد؟'' ایسے عمل پر میری راہنمائی فرمائیں جو جہاد کے برابر ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا اجدہ'' میں

ایسا عمل نہیں پاتا' پھر رسول اللہ نے فرمایا: ''ھل تستطیع اذا خرج المجاھد ان تدخل مسجدك فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر'' تو یہ طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد (جہاد کے لیے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو کر نفل ادا کرے اور تھکے نہیں اور روزے رکھے اور روزے چھوڑے نہیں' اس آدمی نے کہا: ''ومن یستطیع ذلك؟'' اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟[1] (بخاری)

فائدہ: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے عمل سے متعلق سوال کیا جس کو کرنا اس کے لیے ممکن ہو اور وہ جہاد کے برابر ہو اور اجر و ثواب میں اس کے مشابہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا جو جہاد کے برابر ہو' ہاں! وہ شخص جو اپنی مسجد میں اس وقت داخل ہو جب مجاہد جہاد کے لیے نکلا اور ساری رات نفل ادا کرتا رہے اور تھکے نہیں' سارا دن روزے رکھے اور افطار نہ کرے (یہ کام) مجاہد کے واپس لوٹنے تک جاری رکھے' اس آدمی نے اشارہ کیا کہ کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں اور جہاد اسلام میں بڑی فضیلت اور عظمت والے اعمال میں سے ہے۔

ضروری وضاحت: نبی کریم ﷺ نے جہاد کے برابر اس عمل کو قرار دیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے کہ مجاہد کے جہاد کی طرف جاتے وقت ہی وہ مسجد میں داخل ہو اور رات بھر قیام کرے اور دن کو روزے رکھے تو یہ عمل جہاد کے برابر ہے لیکن کسی شخص میں یہ طاقت نہیں ہے' لہٰذا کوئی عمل ثواب میں جہاد کے برابر نہیں ہے۔ (مترجم)

۱۹۶ - جو شخص (اس نیت سے) جہاد کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو

سوال: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنا کیا ہے؟

جواب: حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما القتال فی سبیل اللّٰہ؟'' یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنا کیا ہے؟ پس ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی حمیت (حفاظت اسلام) کی وجہ سے لڑتا ہے؟ پس اس آدمی نے آپ کی طرف اپنا سر اٹھایا' (اس نے

[1] اس سے ملتی جلتی حدیث: ۱۸۲ پر بھی گزر چکی ہے۔ (مترجم)

آپ کی طرف سر اس لیے اٹھایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے تھے) پس رسول اللہ نے فرمایا: ''من قاتل لتکون کلمة اللّٰه هی العلیا فهو فی سبیل اللّٰه عزوجل'' جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ (دین) بلند ہو جائے تو اس کا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''یقاتل حمیة'' یہ کسی چیز سے نفرت کرنا ہے یا قابل احترام چیز کی حفاظت کرنا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا وہ ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنا ہو اور جو اس کے علاوہ ہو وہ جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے' برابر ہے کہ وہ غصے کی وجہ سے لڑتا ہو یا اسلام کی حمایت کی وجہ سے لڑتا ہو۔

باب ۱۰: نکاح' طلاق اور عدت کا بیان

۱۹۷ - زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرنا

سوال: یارسول اللہ! میری رسائی ایک اس عورت تک ہوئی ہے جو حسب ونسب' عزت و مرتبہ اور مال و دولت والی ہے لیکن وہ بچے جننے والی نہیں ہے' کیا میں اس سے شادی کر لوں؟

جواب: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ''انی اصبت امراة ذات حسب و منصب ومال الا انها لا تلد افاتزوجها؟'' میری رسائی ایک اس عورت تک ہوئی ہے جو حسب نسب' عزت و مرتبہ اور مال و دولت والی ہے لیکن وہ بچے جننے والی نہیں ہے' کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ ''فنهاه'' پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو منع فرما دیا' پھر وہ شخص دوسری مرتبہ حاضر ہوا اور اس نے اسی طرح عرض کیا' پھر تیسری مرتبہ وہ آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے فرمایا: ''تزوجوا الودود الولود' فانی مکاثر بکم الامم'' زیادہ محبت کرنے والی' زیادہ بچے جننے والی عورت سے

نکاح کرو پس میں تمہارے متعلق دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (ابوداؤد' نسائی' حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''حسب'' شرف و بزرگی۔

''منصب'' درجہ' مقام۔

''مال'' دولت و ثروت۔

''الودود'' زیادہ محبت کرنے والی۔

''الولود'' زیادہ بچے جننے والی۔

فائدہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیادہ مؤدت اور بہت محبت کرنے والی عورت سے شادی کرنے کا حکم دے رہے ہیں جو خالص محبت کرنے والی اور مشفق و مہربان ہو' اور زیادہ بچے جننے والی عورت ہو' نتیجہ دینے والی' پھل دینے والی' جو بچے اور بچیاں جنے تاکہ آدمی کا ذکر باقی رہے اور اس کا نشان باقی رہے اور وہ آدمی بچوں کی ماں اور اس کے قریبیوں میں مشہور رہے (یا ان کی یاد میں زندگی گزارے)۔

۱۹۸ - خبردار! عورتوں کے ساتھ خیرخواہی کرنا

سوال: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس (کے خاوند) پر کیا حق ہے؟

جواب: حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ'' یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس (خاوند) پر کیا حق ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''ان تطعمھا اذا طعمت' وتکسوھا اذا اکتسیت' ولا تضرب الوجہ' ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت'' جب تو کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب تو لباس پہنے تو اسے بھی پہنائے' اور اس کے چہرے پر نہ مارے' اور اسے برا بھلا نہ کہے اور اسے صرف گھر میں ہی جدا کرے۔

(ابوداؤد' ابن حبان)

مشکل الفاظ کے معانی

''لاتقبح'' اسے ناپسندیدہ باتیں نہ کہے اور نہ اسے گالی دے اور یہ بھی نہ کہے کہ اللہ تیرا برا کرے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ مرد پر عورت کے حقوق میں سے یہ ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلائے' جب خود لباس پہنے تو اسے بھی پہنائے' اس کو چہرے پر نہ مارے' اس سے بُری گفتگو نہ کرے اور نہ ہی اس کو گالی دے اور اسے صرف اپنے گھر میں ہی چھوڑے یعنی اگر اسے چھوڑے تو گھر میں ہی چھوڑے۔

۱۹۹ - عورت پر لوگوں میں سب سے بڑا حق

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: عورت پر لوگوں میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ''ای الناس اعظم حقا علی المراۃ'' عورت پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' زوجھا'' اس کے خاوند کا' میں نے عرض کیا: ''فای الناس اعظم حقا علی الرجل'' مرد پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''امہ'' اس کی ماں کا۔ (بزار' حاکم)

فائدہ: عورت پر مردوں میں سے سب سے زیادہ حق رکھنے والا اس کا خاوند ہے اور لوگوں میں سے مرد پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے' پس تو جان لے کہ خاوند کا حق اس طرح اس کی بیوی پر واجب ہے جس طرح ماں کا حق اس کے بیٹے پر ہے۔

۲۰۰ - عورت پر خاوند کا حق

سوال: یارسول اللہ! مجھے بتایئے کہ بیوی پر خاوند کا حق کیا ہے؟ میں ایسی عورت ہوں جو خاوند کے بغیر ہوں' پس اگر میں طاقت رکھوں (تو شادی کروں) وگرنہ بغیر خاوند ہی بیٹھی رہوں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ اخبرنی ما حق الزوج علی الزوجۃ' فانی امراۃ ایم' فان استطعت' والا جلست ایما؟'' یارسول اللہ! مجھے خبر دیجئے کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے' میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند نہیں ہے' پس اگر میں طاقت رکھوں گی تو (شادی کروں گی) وگرنہ خاوند کے بغیر ہی بیٹھی رہوں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فان حق الزوج علی الزوجۃ ان سالھا

نفسها وهي على ظهر قتب ان لا تمنعه نفسها، ومن حق الزوج على الزوجة ان لا تصوم تطوعًا الا باذنه، فان فعلت جاعت وعطشت، ولا يقبل منها، ولا تخرج من بيتها الا باذنه، فان فعلت لعنتها ملائكة السماء، وملائكة الرحمة وملائكة العذاب حتى ترجع" خاوند کا حق بیوی پر یہ ہے کہ اگر وہ اس سے اس کی جان کا سوال کرے اور وہ اونٹ کی پشت پر ہو تو پھر بھی اپنی جان اس کے سپرد کرنے سے نہ روکے اور بیوی پر خاوند کا یہ حق بھی ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اگر وہ روزہ رکھے گی تو بھوکی اور پیاسی رہے گی اور اس سے اس کا روزہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا اور اپنے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اگر وہ نکلے گی تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس کے واپس آنے تک لعنت کرتے رہیں گے اس عورت نے عرض کیا: "لا جرم لا اتزوج ابدا" یقیناً میں کبھی بھی نکاح نہیں کروں گی۔ (طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

"امراۃ ایم" بلا خاوند عورت۔

"لعنتها" عورت کے خاوند کی مخالفت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رکھنے کا مطالبہ کرنا۔

فائدہ: بیوی پر مرد کے اہم حقوق میں سے یہ ہیں کہ اپنے آپ کو خاوند سے نہ روکے جب بھی وہ کسی مشکل اور تکلیف دِہ کام میں ہو اور وہ بیوی سے مباشرت کی حاجت رکھتا ہو تو اپنے خاوند کے پاس حاضر ہونا اولیٰ ہے اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اگر وہ روزہ رکھے تو اسے روزہ رکھنے کا ثواب نہیں ہے اس کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نہ نکلے اگر نکلے گی تو فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔

۲۰۱ - بیوی بچوں اور اہل وعیال پر خرچ کرنا

سوال: یارسول اللہ! میرے پاس دینار ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا: "تصدقوا" صدقہ کرو ایک آدمی نے کہا: "یا رسول الله! عندی

دینار ''میرے پاس ایک دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''انفقه علی نفسك'' اسے اپنے آپ پر خرچ کر'اس شخص نے عرض کیا: ''ان عندی آخر'' میرے پاس اور درہم بھی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انفقه علی زوجتك'' اسے اپنی بیوی پر خرچ کر'اس نے عرض کیا: ''ان عندی آخر'' بے شک میرے پاس اور درہم بھی ہے' رسول اللہ نے فرمایا: ''انفقه علی ولدك'' اسے اپنی اولاد پر خرچ کر'اس آدمی نے کہا: ''ان عندی آخر'' میرے پاس اور درہم بھی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انفقه علی خادملك'' اسے اپنے خادم پر خرچ کر'اس شخص نے عرض کیا: ''عندی آخر'' میرے پاس اور درہم بھی ہے' رسول اللہ نے فرمایا: ''انت ابصربه'' تو زیادہ جانتا ہے کہ کس کو اس کی زیادہ حاجت ہے۔ اور ایک روایت میں ہر جگہ ''انفق'' کی جگہ ''تصدق'' (صدقہ کر) کا لفظ ہے۔ (صحیح ابن حبان)

مشکل الفاظ کے معانی

''ابصربه'' (تو) زیادہ جانتا ہے کس کو اس کی حاجت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث شریف صدقہ اور خرچ کرنے کے پہلے درجات بیان کر رہی ہے' (پہلے) اپنی جان' پھر بیوی' پھر اولاد' پھر خادم اور جو اس سے زائد ہو' وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر جن کو اس کی ضرورت ہو۔

۲۰۲- جس کے تین بچے فوت ہو جائیں

سوال: ''اگر دو بچے ہوں؟'' یارسول اللہ!

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو گئے اور وہ اس سے ثواب کی اُمید رکھتی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی' ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: ''او اثنان یا رسول اللہ'' یارسول اللہ! اگر دو بچے ہوں' رسول اللہ نے فرمایا: ''او اثنان'' خواہ دو بچے ہوں' یعنی وہ بھی جنت میں جائے گی۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''قالت امراۃ'' یہ حضرت اُم سلیم ہیں جو حضرت انس بن مالک کی والدہ ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ خوش خبری سنا رہے ہیں کہ جن دو مسلمانوں (خاوند بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں خاوند بیوی کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں' اور جب حضرت اُم سلیم نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: ''او اثنان'' یارسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں تو پھر؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''او اثنان'' اگر چہ دو بچے ہی فوت ہوئے ہوں' تو پھر بھی والدین کو اللہ جنت میں داخل فرما دے گا۔

-۲۰۳

سوال: یارسول اللہ! آدمی جا کر آپ سے حدیثیں لے لیتے ہیں (حاصل کر لیتے ہیں)' ہمارے لیے اپنے پاس سے ایک دن مقرر فرمائیے' ہم اس دن آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ ہمیں وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہیں؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ذهب الرجال بحدیثك' فاجعل لنا من نفسك یومًا نأتك فیه فعلمنا فاعلمك اللّٰہ'' یارسول اللہ! آدمی آپ کے پاس پہنچ کر حدیثیں حاصل کر لیتے ہیں' آپ ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن مقرر کیجیے ہم آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ ہمیں وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اجتمعن یوم کذا و کذا فی موضع کذا و کذا'' تم سب عورتیں فلاں فلاں دن' فلاں فلاں جگہ میں جمع ہو جاؤ' وہ عورتیں جمع ہو گئیں تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وہ باتیں سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھائی تھیں' پھر آپ نے فرمایا: ''ما منکن من امراۃ تقدم ثلاثة من الولد الا کانوا لها حجابا من النار'' تم میں سے جو عورت تین بچے آگے بھیج چکی ہے یعنی جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہیں تو وہ بچے اس عورت کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے' ایک عورت نے عرض کیا: ''واثنین'' اگر دو ہوں تو پھر؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واثنین'' اگر چہ دو بھی ہوں۔

(بخاری' مسلم وغیرہ)

فائدہ: دیکھیے گزشتہ حدیث۔

۲۰۴ -

سوال: یارسول اللہ! میں جوان آدمی ہوں' اور میں اپنے بارے میں مشقت یعنی زنا سے ڈرتا ہوں اور میں (مالی طاقت) نہیں پاتا جس سے میں عورتوں سے نکاح کروں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ انی رجل شاب' وانی اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج به النساء ''[1] یارسول اللہ! میں جوان آدمی ہوں اور میں اپنے بارے میں مشقت یعنی زنا سے ڈرتا ہوں اور میں (مالی طاقت) نہیں پاتا جس سے عورتوں سے نکاح کر سکوں' پس آپ میرے بارے میں خاموش رہے' پھر میں نے اسی کی مثل سوال کیا' پھر رسول اللہ میرے بارے میں خاموش رہے' پھر میں نے اسی کی مثل سوال کیا' آپ پھر میرے بارے میں خاموش رہے' اس کے بعد میں نے پھر یہی کہا تو آپ نے فرمایا: ''جف القلم بما انت لاق' فاختص علی ذلك او ذر ''قلم خشک ہو چکا ہے جس چیز کے ساتھ تم ملنے والے ہو (یعنی جو ہونا ہے وہ لکھا جا چکا) چاہے آپ خصی ہوں یا نہ ہوں۔ (بخاری' نسائی)

فائدہ: چونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نکاح کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے مشکل میں پڑ جانے سے ڈرتے تھے' یہاں مشکل سے مراد زنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت کے اُمور میں سے جو آپ کے مقدر میں تھا وہ لکھا گیا' اب جو چاہیں آپ کریں' یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اختیار دینا نہ تھا بلکہ تہدید (خوف دلانا) تھا کہ جب آپ آسانی پر صبر نہیں کرتے (تو جو چاہیں کر لیں وہی ہوگا جو قلم نے لکھ دیا ہے)۔

۲۰۵ - قابل تعریف بیوی کا بیان

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ ایسی وادی میں اتریں کہ اس میں وہ درخت بھی ہوں جس کے پتے کھائے گئے ہیں اور ایسے درخت بھی ہیں جن سے پتے نہیں کھائے گئے تو آپ اپنے اونٹ کو کہاں چرائیں گے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ارایت لو نزلت وادیا

[1] نسائی شریف میں اس سے آگے یہ لفظ بھی ہیں: ''افاختصی ''کیا میں خصی ہو جاؤں۔ (مترجم)

وفیہ شجرۃ قد اکل منھا' وشجرۃ لم یوکل منھا' فی ایھا کنت ترتع بعیرك ''یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں ایسے درخت بھی ہوں جس کے پتے کھائے گئے ہیں اور ایسے درخت بھی ہیں جن سے پتے نہیں کھائے گئے تو آپ اپنے اونٹ کو کہاں چرائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فی التی لم ترتع منھا'' ان درختوں میں جن کے پتے نہیں کھائے (چرائے) گئے' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ (بخاری)

فائدہ: اکثر کنواری عورتوں سے شادی کی رغبت ہوتی ہے کیونکہ کنواری عورت شادی والی (بیوہ' مطلقہ) سے زیادہ لذت والی ہوتی ہے' چونکہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ کے علاوہ کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی' اور یہ رغبت اکثر طور پر ہوتی ہے وگرنہ کئی وجھوں سے شادی والی عورت بہتر ہوتی ہے۔

۲۰۶-بہترین بیوی

سوال: یارسول اللہ! کون سی عورت بہتر ہے؟

جواب: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ ای النساء خیر؟'' یارسول اللہ! کون سی عورت بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''التی تسرہ اذا نظر' وتطیعہ اذا امر' ولا تخالفہ فی نفسھا ولا مالھا بما یکرہ'' وہ (خاوند) جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کرے' اور جب وہ اسے حکم کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے' اپنے نفس اور اپنے مال میں اس کی ایسی مخالفت نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: وہ عورت جو اپنے نفس اور مال کے معاملہ میں اپنے شوہر کی فرماں برداری کرتی ہے اور وہ عورت جو اپنی نظافت وصفائی' خوب صورتی اور مسکراہٹ اور خوش طبعی کی وجہ سے اسے خوش کرتی ہے تو یقیناً وہ تمام عورتوں سے بہتر ہے لیکن جب وہ اس سے کسی حرام کام کا مطالبہ کرے تو یقیناً نافرمانی کے کام میں اطاعت کرنا صحیح نہیں ہے۔

۲۰۷ - قابل تعریف خاوند

سوال: یارسول اللہ! اگرچہ اس میں ہو؟

جواب: ابو حاتم مزنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "اذا جاء کم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه' الا تفعلوه تکن فتنة فی الارض وفساد کبیر" جب تمہارے پاس (نکاح کرنے کے لیے) وہ شخص آ جائے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کرلو ورنہ زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد برپا ہو جائے گا' صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه وان کان فیه" یارسول اللہ! اگرچہ اس میں (فقر ومحتاجی) ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذا جاء کم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه ثلاث مرات" جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو تم اس کا نکاح کرلو' یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ فرمائے۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

"ابو حاتم المزنی" یہ صحابی ہیں' ان سے صرف یہی ایک حدیث (مروی) ہے۔

فائدہ: صحابہ نے عرض کیا: اگرچہ اس میں فقر ومحتاجی اور گھٹیا پن ہو۔ آپ نے فرمایا: جب تمہارے پاس نیک صالح آدمی آ جائے تو اس کا نکاح کر دو اور آپ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ فضیلت مال کے ساتھ نہیں ہے بلکہ فضیلت صرف نیک اعمال کے ساتھ ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۝" بے شک اللہ کے نزدیک تم سب میں سے افضل وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو' بے شک اللہ تعالیٰ بڑے علم والا' خبر رکھنے والا ہے۝

۲۰۸ - رضاعت کا بیان

سوال: یارسول اللہ! یہ رضاعت میں میرا بھائی ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا' یہ بات آپ کو بڑی ناگوار گزری' میں نے آپ کے چہرۂ اقدس پر ناراضگی دیکھی تو میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه انه اخی من

الرضاعة'' یارسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے' آپ نے فرمایا: ''انظرن اخوتکن من الرضاعة ' فانما الرضاعة من المجاعة'' اپنے رضاعی بھائیوں کو دیکھو رضاعت صرف مدتِ رضاعت میں دودھ پینے سے ہوتی ہے۔ (اصحابِ ثلاثہ)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز میں غور وفکر کرنا ضروری ہے جس سے اس کی شرعی مدتِ رضاعت ثابت ہو جائے' رضاعت صرف مجاعۃ یعنی اس مدت میں دودھ پینے سے ثابت ہوگی جو دودھ پینے کی مدت ہے یعنی دو سال۔ وہ رضاعت جس سے (شادی کی حرمت ثابت ہوتی ہے) وہ دو سال تک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ'' اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں (یہ ان کے لیے ہے) جو چاہیں کہ دودھ پلانے کی مدت پوری کریں۔ اور اسی پر جمہور ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ وہ رضاعت جو (شادی کو) حرام کرتی ہے وہ دودھ پینے کی مدت سے ہو جاتی ہے' یہ کم ہو یا زیادہ۔

۲۰۹- وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

سوال: یارسول اللہ! میری بہن یعنی ابوسفیان کی بیٹی سے آپ نکاح کر لیں؟

جواب: حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ انکح اختی بنت ابی سفیان'' یارسول اللہ! میری بہن (یعنی) ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں' آپ نے فرمایا: ''وتحبین'' اور کیا تو یہ پسند کرتی ہے' میں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! میں آپ کے پاس اکیلی نہیں ہوں' اور میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے ساتھ میری بہن کو شریک کر لیں' آپ نے فرمایا: ''ان ذلك لایحل لی'' یقیناً وہ میرے لیے حلال نہیں ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ فواللّٰہ انا لنتحدث انك ترید ان تنکح درة بنت ابی سلمة'' یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم باتیں کر رہی تھیں کہ آپ دُرّہ بنت ابوسلمہ سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''بنت ام سلمة'' ام سلمہ کی بیٹی (درّہ) سے؟ میں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فواللّٰہ لو لم تکن فی حجری ماحلت لی' انها ابنة اخی من الرضاعة ' ارضعتنی وابا سلمة ثویبة ' فلا تعرضن علی

بناتکن ولا اخواتکن ''اللہ کی قسم! اگر وہ میری تربیت ونگرانی میں نہ بھی ہوتی تو پھر بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے' مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' پس (اے ام سلمہ!) تم اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھے پیش نہ کرو۔ (ترمذی کے علاوہ دوسرے اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''لست لك بمخلية'' میں آپ کے پاس اکیلی نہیں ہوں۔

''ان ذلك لايحل لی'' پس درّہ بنت ام سلمہ دووجوں سے حرام ہو جاتی ہے' ایک وجہ یہ کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ربیبہ یعنی آپ کی بیوی حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کی بیٹی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ان کے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

فائدہ: (آدمی کے لیے) بیوی کی بہن حلال نہیں ہے کیونکہ دو بہنیں جمع نہیں ہوسکتیں' اسی طرح بیویوں کی بیٹیاں اور بہنیں حرام ہیں۔

۲۱۰- اجازت لینے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! اس (عورت) سے اجازت کیسے ہوگی؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ''لا تنکح الایم حتی تستامر ' ولا تنکح البکر حتی تستاذن'' مطلقہ یا بیوہ عورت سے شادی نہ کر یہاں تک کہ اس سے اجازت حاصل ہو جائے' اور کنواری عورت سے شادی نہ کر یہاں تک کہ اس سے اجازت حاصل ہو جائے' صحابہ نے عرض کیا: ''کیف اذنھا؟'' اس (کنواری عورت) سے اجازت کیسے ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تسکت'' اس کے خاموشی اختیار کرنے سے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''الایم'' ثیبہ (وہ مطلقہ یا بیوہ عورت جس کا خاوند نہ ہو)۔

فائدہ: ''الاستئمار والاستئذان واحد'' اجازت حاصل کرنا' ایک ہی معنی کے دو لفظ ہیں' مگر یہ کہ کنواری لڑکی کے زیادہ حیاء دار ہونے کی وجہ سے اس کی خاموشی ہی اجازت ہے بخلاف ثیبہ کے کہ اس کا بول کر اجازت دینا ضروری ہے۔

۲۱۱ - جماع کرنے کے آداب

سوال: یارسول اللہ! ہم میں سے ایک آدمی جنگل میں رہتا ہے' اس سے تھوڑی ہوا خارج ہوتی رہتی ہے اور پانی میں قلت ہے؟

جواب: حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ الرجل منا یکون فی الفلاۃ فتکون منہ الرویحۃ ویکون فی الماء قلۃ؟'' یارسول اللہ! ہم میں سے ایک آدمی جنگل میں ہوتا ہے' اس سے تھوڑی ریح (ہوا) خارج ہوتی رہتی ہے اور پانی میں قلت ہے (یعنی یہ شخص کیا کرے)؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اذا فسا احدکم فلیتوضأ ' ولا تاتوا النساء فی اعجازھن فان اللہ لا یستحیی من الحق'' جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کی پاخانہ کی جگہ سے نہ آؤ یعنی ان کی دُبر میں جماع نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا۔ (ترمذی' احمد)

فائدہ: اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پانی کی قلت کے وقت (آدمی کی) تھوڑی سی ہوا خارج ہونے سے متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے جواب دیا کہ ہوا کا خارج ہونا مطلقاً وضو کو توڑ دیتا ہے اور مزید یہ بھی بیان فرمایا کہ پاخانہ کی جگہ میں جماع کرنا منع ہے۔

۲۱۲ - عزل کا بیان

سوال: یارسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں' نیز میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو جائے اور میں اس سے وہ کچھ چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں یعنی جماع کرنا چاہتا ہوں' اور یہودی بیان کرتے ہیں: عزل موؤدہ صغریٰ ہے (یعنی زندہ بچی دفن کرنے سے ذرا چھوٹا گناہ ہے)۔

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ان لی جاریۃ وانا اعزل عنھا وانا اکرہ ان تحمل' وارید منھا ما یرید الرجال' وان الیھود تحدث ان العزل موؤدۃ الصغریٰ؟'' یارسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں' نیز میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ

حاملہ ہو جائے اور میں اس سے وہ کچھ چاہتا ہوں جو مرد (عورت سے) چاہتے ہیں اور یہودی بیان کرتے ہیں کہ عزل موؤدہ صغریٰ ہے (یعنی بچی زندہ دفن کرنے سے ذرا چھوٹا گناہ ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کذبت یهود' لو اراد الله ان یخلقه ما استطعت ان تصرفه" یہودی جھوٹ بولتے ہیں' اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے (بچہ کو) پیدا کر دے' تو طاقت نہیں رکھتا کہ اسے پھیر دے' یعنی تو یہ نہیں کر سکتا کہ اگر اللہ تعالیٰ بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تو اسے روک دے۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

"الوأد" بچی کو زندہ دفن کرنا۔

فائدہ: یہودی گمان کرتے تھے کہ عزل زندہ بچی کو دفن کر دینے سے معمولی چھوٹا گناہ ہے اور وہ حمل کو روک دینا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے' یعنی ان کا گمان ہے کہ یہ حمل کو روک دیتا ہے' پس اگر اللہ چاہے تو بچہ پیدا ہو بھی جاتا ہے' اور ان کے جھٹلانے کی وجہ سے اس کا نام زندہ دفن کرنا نہیں ہے۔

پس مسلم اور احمد سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "ذلك الواد الخفي" یہ چھوٹے درجے کا بچی کو زندہ دفن کرنا ہے۔

مزید وضاحت: عزل کا ترجمہ برتھ کنٹرول کیا جا سکتا ہے جو آج کے دور کا عام رواج ہے۔ عربی میں اس کا ترجمہ "واد الخفي" یعنی جدا ہونا ہے۔ قدیم عرب معاشرے میں مجامعت کے دوران انزالِ منی کے وقت علیحدہ ہو جایا کرتے تھے تاکہ حمل قرار نہ پائے۔

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا آخری جواب وہی تھا جو آپ اوپر پڑھ آئے ہیں اور رسول اللہ کا دوسرے فرمان کہ یہ چھوٹے درجے کا بچی کو زندہ دفن کرنے کے برابر ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ عزل یعنی جماع کرتے ہوئے انزال کے وقت بیوی سے علیحدہ ہونا مناسب نہیں ہے۔

-۲۱۳

سوال: میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں؟

جواب: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال

کیا اور کہا: ''ان عندی جارية وانا اعزل عنها'' میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''ان ذلك لن يمنع شيئا اراده الله'' یہ ہرگز اس چیز کو نہیں روکتا جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ رکھتا ہو' پس وہ آدمی (تھوڑی مدت کے بعد) آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! وہ لونڈی حاملہ ہوگئی ہے' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''انا عبد الله ورسوله'' میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (مسلم' ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''فجاء الرجل فقال'' یعنی تھوڑی مدت کے بعد آیا اور عرض کیا کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے۔

فائدہ: جب نبی کریم ﷺ نے آدمی سے سنا کہ لونڈی حاملہ ہے' رسول اللہ نے فرمایا: ''انا عبد الله ورسوله'' میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' یعنی میں اپنی بات میں سچا ہوں کہ عزل حمل کو نہیں روکتا۔

۲۱۴ - حاملہ اور دودھ پلانے والی سے جماع کرنا جائز ہے

سوال: یارسول اللہ! میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں؟

جواب: جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''ان رجلا جاء الى النبى ﷺ فقال يا رسول الله انى اعزل عن امرأتى '' ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''لم'' کیوں؟ اس نے عرض کیا: ''اشفق على ولدها'' میں اس کے ہاں بچہ پیدا ہونے سے ڈرتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لو كان ذلك ضارا ضر فارس والروم'' اگر یہ جماع نقصان دینے والا ہوتا تو فارس اور روم (والوں) کو نقصان دیتا۔ (مسلم)

فائدہ: جب یہ (جماع) ان لوگوں کو نقصان نہیں دیتا تو ہمیں بھی نقصان نہیں دے گا' اس حدیث میں تجربہ پر اعتماد کرتے ہوئے کبھی کبھی اجتہاد کر لینے کا جواز ہے' لیکن دودھ پلانے والی اور اس کے بچہ پر رحم کرتے ہوئے اس سے جماع کم کرنا افضل ہے کیونکہ دودھ پلانا کمزور

کرنے والا (عمل) ہے اور جماع بھی کمزور کرتا ہے جس طرح کہ تجربہ سے ظاہر ہے اور اسی کی مثل حمل والی عورت ہے کہ اسے بھی جماع کمزور کر دیتا ہے۔ (اللہ بہتر جانتا ہے)

۲۱۵ - بیویوں کے درمیان تقسیم کا بیان

سوال: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے' کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اگر میں (کوئی چیز) اپنے خاوند کی طرف سے ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دی؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ان لی ضرة فھل علی جناح ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی؟" یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے' کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اگر میں اپنے خاوند کی طرف سے (کوئی چیز) ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور" وہ شخص جو (کوئی چیز) اس کی طرف سے ظاہر کرے جو اس نے نہیں دی ہے تو وہ ان دو کپڑوں کی طرح ہے جو باطل طریقہ سے (حاصل کر کے) پہننے والا ہے۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: جو چیز کسی کو نہ دی گئی ہو (اسے شامل کر کے) زیادہ ظاہر کرنے والا ایسا ہے جس طرح اس نے باطل طریقہ سے کپڑے حاصل کر کے پہنے یعنی کسی غیر کے کپڑے پہن لیے اور لوگوں میں ظاہر کرے کہ یہ ان کا مالک ہے' ظاہر اپنی ملکیت کرے حالانکہ کسی اور کی ملکیت ہو' پس وہ لوگوں میں ذلیل ہوگا اور یہ حرام ہے کیونکہ جھوٹ ہے اور اس میں اس کے خاوند اور سوکن کی تکلیف ہے یعنی اس سے ان دونوں کو تکلیف ہوگی۔

۲۱۶ - وعظ و نصیحت کے بعد بیوی کو مارنا اور علیحدگی اختیار کرنا

سوال: یا رسول اللہ! عورتیں اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئی ہیں؟

جواب: ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "لا تضربوا اماء اللہ" اللہ کی لونڈیوں کو نہ مارو' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ ذئر النساء علی ازواجھن" یا رسول اللہ! عورتیں اپنے شوہروں پر دلیر ہوگئی ہیں' لہٰذا ان کو مارنے کی اجازت دیجئے" فاذن فی ضربھن" پس رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو مارنے کی اجازت دے دی' پس

آلِ محمد کے پاس بہت سی عورتوں نے جمع ہو کر خاوندوں کی شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لقد طاف بآل محمد سبعون امراۃ کلھن یشتکین ازواجھن ولا تجدون اولئک خیارکم'' آلِ محمد کے پاس ستر عورتیں آئیں اور سب کی سب اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں اور تم ان کو (مارنے والوں کو) اپنے میں سے بہتر نہیں پاؤ گے۔ (ابوداؤد' نسائی' حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''ذئر النساء'' عورتیں اپنے خاوندوں پر سرکشی کرنے لگیں۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لا تضربوا اماء اللّٰہ'' (''اماء'' ''امۃ'' کی جمع ہے) اور یہ بیوی کے لیے مستعمل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ تمرد النساء علی ازواجھن' فاذن رسول اللّٰہ ﷺ فی ضربھن'' یارسول اللہ! عورتیں اپنے خاوندوں پر سرکش ہوگئیں ہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) انہیں مارنے کی اجازت دے دی۔

پھر بیویاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتی ہوئی شکایت کرتی ہوئی آئیں تو آپ نے فرمایا: ''کثرت الشکوٰی من ضرب الازواج' ومن یضربون نساء ھم فلیسوا من خیار الناس' بل الخیر من یترک الضرب' ویتحمل الاذٰی ویعاشر بالمعروف'' خاوندوں کے مارنے کی شکایات زیادہ ہوگئی ہیں اور جو شخص اپنی بیویوں کو مارتے ہیں وہ بہتر لوگوں میں سے نہیں ہیں' بلکہ بہتر وہ ہیں جو مارنا چھوڑ دیں اور تکلیف برداشت کریں اور دستور کے مطابق باہم مل جل کر رہیں۔

۲۱۷- اجنبی عورت سے علیحدگی اور اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے

سوال: یارسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایاکم والدخول علی النساء'' عورتوں کے پاس (یعنی علیحدگی میں) جانے سے بچو' ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الحمو الموت'' دیور تو موت ہے' یعنی اس سے بچنا بہت

ضروری ہے۔ (شیخین، ترمذی)

فائدہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجنبی عورتوں کے پاس داخل ہونے سے ڈرایا تو آپ سے دیور کے بارے میں سوال کیا گیا، جب کہ یہ خاوند کا بہت قریبی ہوتا ہے یعنی بھائی۔ رسول اللہ نے فرمایا: وہ تو موت ہے یعنی بہت زیادہ نقصان پہنچانے میں اس موت کی طرح ہے جو چند پردوں کے نیچے ہے کیونکہ وہ خاوند کا قریبی ہے مثلاً اس کا بھائی اور اس کے چچا کا بیٹا، اور اسی طرح بیوی کے قریبی بھی ہیں جو غیر محرم ہیں، جس طرح اس کے چچا کا بیٹا، پس یہ لوگ بھی عورتوں کے پاس اس کے خاوند یا محرم کے بغیر داخل نہ ہوں۔

۲۱۸ - عورت کا اکیلے حج کرنا

سوال: یارسول اللہ! میری بیوی نے حج کا ارادہ کرلیا ہے اور فلاں فلاں غزوہ میں، میں نے اپنا نام لکھوادیا ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لا یخلون رجل بامراۃ الا مع ذی محرم'' کوئی آدمی کسی عورت کے پاس محرم کے بغیر خلوت (علیحدگی) میں نہ بیٹھے، ایک آدمی کھڑا ہوکر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ امرأتی خرجت حاجۃ، واکتتبت فی غزوۃ کذا و کذا'' یارسول اللہ! میری بیوی حج کے لیے جانے کا ارادہ رکھتی ہے اور میں نے فلاں فلاں غزوہ میں اپنا نام لکھوادیا ہے، آپ نے فرمایا: ''ارجع فحج مع امراتك'' واپس چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔ (اصحابِ اربعہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''خرجت حاجۃ'' یعنی اس نے حج کا ارادہ کرلیا ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل کو حکم فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی بجائے اپنی بیوی کے ساتھ حج کر، ضروری کام کے مقابلے میں زیادہ اہم اور زیادہ ضروری کام کو مقدم رکھنا چاہیے ورنہ وہ دونوں ہی فرض ہیں۔

۲۱۹ - تین طلاقوں والی مطلقہ عورت حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے

سوال: یارسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور تین طلاقیں دے کر اس کو پختہ کر دیا ہے اور میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا ہے اور اس کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں یعنی بیوی کے لائق نہیں ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ان رفاعة طلقني فبت طلاقي، واني نكحت بعده عبد الرحمان بن الزبير القرظي وانما مثل الهدبة" "یارسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور تین طلاقیں دے کر اس کو پختہ کر دیا ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا ہے اور ان کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لعلك تريدين ان ترجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته" شاید تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے پاس لوٹ جائے، نہیں نہیں! یہاں تک کہ وہ تیرا مزہ چکھ لے اور تو اس کا مزہ چکھے، یعنی جب تک جماع نہ کرو پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (اصحابِ خمسہ)

فائدہ: رفاعہ کی بیوی جس کا نام تمیمہ بنت وہب ہے، اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا رجوع لك الى رفاعة حتى تذوقي لذة الجماع من عبد الرحمٰن ويجامعك جماعا صحيحًا" رفاعہ کی طرف تیرا رجوع صحیح نہیں ہے جب تک تو عبدالرحمٰن سے جماع کی لذت کا مزہ نہ چکھ لے اور وہ تم سے صحیح جماع نہ کر لے۔

۲۲۰ - خلع کرنا (حق مہر وغیرہ کے بدلے طلاق لینا)

سوال: یارسول اللہ! مجھے حضرت ثابت کے دین اور عادت پر کوئی ناراضگی نہیں لیکن میں اسلام میں ناشکری کو پسند نہیں کرتی ہوں۔

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ! ما اعقب

علیه فی خلق و دین ولکنی اکره الکفر فی الاسلام'' یارسول اللہ! مجھے ثابت کی عادت اور دین کے معاملے میں کوئی ناراضگی نہیں ہے لیکن میں اسلام میں ناشکری کو پسند نہیں کرتی ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اتردین علیه حدیقة؟'' کیا تم انہیں ان کا باغ واپس کردو گی؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اقبل الحدیقة و طلقها تطلیقة'' باغ قبول کرلے اور اسے طلاق دے دے۔

(بخاری' نسائی)

فائدہ: حضرت ثابت کی بیوی یعنی جمیلہ بنت ابی سلول' نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: یارسول اللہ! میں اپنے خاوند سے جدائی چاہتی ہوں اور میں اس کی عادت اور دین کی مذمت نہیں کرتی لیکن میں ناشکری کے طریقہ کو ناپسند کرتی ہوں جب کہ میں مسلمان ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تردین علیه حدیقته التی اعطاها لك صداقا'' تو اسے اس کا وہ باغ واپس کردے گی جو اس نے تجھے حق مہر کے طور پر دیا تھا' اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! پس نبی اکرم ﷺ نے اس باغ کو قبول کرلینے اور حضرت جمیلہ کو ایسی طلاق دے دینے کا حکم فرمایا جو اختلاف کو روک دے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس بات کو قبول کر لیا۔

۲۲۱ - لعان

سوال: یارسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے اور یہ واقعہ (آپ سے) ذکر کرے تو آپ اس کو کوڑے لگائیں گے یا اگر وہ قتل کردے تو اسے (قصاص کے طور پر) قتل کریں گے یا اگر وہ خاموش رہے تو سخت غصے کی حالت میں خاموش رہے گا؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ لو ان رجلا وجد مع امرأته رجلا فتکلم جلدتموه' او قتل قتلتموه' او سکت سکت علی غیظ'' یارسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) مرد کو پائے اور یہ

واقعہ ذکر کرے تو آپ اسے کوڑے لگائیں گے یا اگر وہ قتل کر دے تو اسے (قصاص کے طور پر) قتل کریں گے یا اگر وہ خاموش رہے تو سخت غصے کی حالت میں خاموش رہے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: "اللهم افتح وجعل يدعو فنزلت آية للعان فتلاها عليه ووعظه وذكره واخبره ' ان عذاب الدنيا اهون من عذاب الاخرة" اے اللہ! اس مسئلہ کو واضح فرمادے اور آپ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ لعان کی آیت[1] نازل ہو گئی اور اسے نصیحت فرمائی اور اسے خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہی ہلکا ہے' اس شخص نے عرض کیا: "لا' والذی بعثك بالحق ما كذبت عليها" نہیں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا' پھر رسول اللہ نے اس عورت کو بلایا اسے وعظ و نصیحت کر کے اسے خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہی ہلکا ہے' اس عورت نے عرض کیا: "لا والذی بعثك بالحق انه لكاذب" نہیں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! یہ آدمی جھوٹا ہے' پھر آدمی شروع ہو گیا تو اس نے چار مرتبہ قسم کھا کر گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ (اس نے کہا) کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو' پھر رسول اللہ نے عورت سے گواہی دہرانے کو فرمایا تو اس نے چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ (اس کا خاوند) جھوٹا ہے اور پانچویں بار اس نے کہا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس (یعنی بیوی) پر اللہ کا غضب ہو' پھر حضور نے ان دونوں کو جدا جدا کر دیا یعنی ان دونوں میں علیحدگی فرما دی۔

(مسلم' ترمذی)

فائدہ: اور آدمی کی شہادت کے لفظ (یہ ہیں): میں اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ جو میں نے اپنی بیوی فلاں فلاں پر زنا کی تہمت لگائی ہے میں اس میں سچا ہوں' (یہ الفاظ) چار مرتبہ کہے گا' پھر پانچویں بار کہے گا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

---

[1] لعان کی آیت یہ ہے: "والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم" (ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس ان کے علاوہ کوئی گواہ نہیں ہے۔ (پارہ:۱۸' رکوع:۷)

پھر بیوی گواہی دے گی تو یہ کہے گی: اللہ کی قسم کھا کر میں گواہی دیتی ہوں کہ میرا خاوند فلاں فلاں ہے' وہ اس بات میں جھوٹا ہے جو اس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے' (یہ الفاظ) چار مرتبہ کہے گی' پھر پانچویں مرتبہ کہے گی: اور اگر وہ (خاوند) سچا ہو تو اس یعنی بیوی پر اللہ کا غضب ہو' اور شہادت کے لفظ چار مرتبہ دہرائے گی تا کہ زنا کے چار گواہوں کے قائم مقام ہو جائیں اور عورت کو غضب کے لفظ کے ساتھ خاص کیا ہے کیونکہ اس کا جرم بہت بڑا ہے۔

اور جو شخص کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتا ہوا پالے تو فقہاء کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے' پس جمہور اس مؤقف پر ہیں کہ وہ اس شخص (زانی) کو قتل نہیں کرے گا اور اگر اس کو قتل کرے گا تو اس سے قصاص لیا جائے گا' ہاں! اگر وہ گواہ لے آئے (یعنی اگر وہ گواہ لے آئے گا تو پھر یہ قتل کیا جائے گا)۔

اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر اس (زانی) کو قتل کر دے جب کہ اس کے سچا ہونے کی علامت پائی جائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ معذور ہے یعنی یہ حالت دیکھ کر وہ مارنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

۲۲۲- بچہ بستر والے کے لیے ہے

سوال: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابو وقاص کا بیٹا ہے' وہ مجھے وصیت کر گیا تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے اور اس کی شکل کی طرف دیکھئے' اور حضرت عبداللہ بن زمعہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے' یہ میرے والد کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''اختصم سعد بن ابی وقاص و عبد اللہ بن زمعة رضی اللہ عنهما فی غلام'' حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہما ایک بچے کے بارے میں جھگڑ پڑے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے' انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ ان کا بیٹا ہے' آپ اس کی شکل ملاحظہ فرمائیں؟ اور حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے' میرے والد کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے' پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی شکل کی طرف نظر فرمائی تو دیکھا کہ یہ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے بہت مشابہت رکھتا ہے' آپ نے فرمایا: ''ھو لك یا عبد'' اے

عبداللہ! یہ تیرے لیے ہے یعنی تیرا بھائی ہے"الولد للفراش وللعاهر الحجر" بچہ تو بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ (اصحابِ خمسہ)

فائدہ: زمعہ کی ایک لونڈی تھی جو عتبہ بن ابی وقاص کے زنا سے حاملہ ہو گئی تھی' جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بھائی حضرت سعد کو وصیت کی کہ یہ اس لونڈی کا بیٹا اس کے زنا سے ہے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا مطالبہ کیا تو حضرت عبداللہ بن زمعہ ان کے مقابلے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے' میرے والد کے بچھونے پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔

یہ دونوں حضرات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشاد کے ساتھ حضرت عبداللہ کے لیے فیصلہ فرما دیا: "هو لك يا عبد" اے عبداللہ! یہ تیرے لیے ہے" الولد للفراش اى لصاحبه وهو هنا سيدها" بچہ بچھونے والے کے لیے ہے اور وہی اس کا ولی و وارث ہوگا اور" عاهر "یعنی زانی کے لیے پتھر یعنی ناکامی' اس کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور عرب اس کے لیے کہتے ہیں کہ اس کے لیے پتھر ہیں اور اس کے منہ میں مٹی ہے یعنی اس کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔

-۲۲۳-

سوال: یارسول اللہ! فلاں شخص میرا بیٹا ہے' میں نے جاہلیت کے دور میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا:" يا رسول الله ان فلانًا ابني عاهرت بامه في الجاهلية" یارسول اللہ! فلاں شخص میرا بیٹا ہے میں نے جاہلیت کے دور میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا' دعوة في الأسلام' ذهب امر الجاهلية' الولد للفراش وللعاهر الحجر "اسلام میں کوئی دعویٰ نہیں ہے' جاہلیت کا دور ختم ہو گیا ہے' بچہ بچھونے والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اسلام میں کوئی دعویٰ نہیں ہے یعنی ولد الزنا (زنا سے پیدا ہونے والے بچے) کو زانی کے پاس پہنچا دینے کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ جاہلیت کے دور کا حکم ختم ہو گیا ہے اور ان کے

قانون باطل ہو گئے ہیں اور ان پر اسلام غالب آ گیا ہے لہٰذا بچہ بچھونے والے کے لیے یعنی اس ماں کے لیے ہے کیونکہ وہ آزاد ہے بخلاف لونڈی کے کہ بچہ اس کی مالکہ کا ہوتا ہے (یا اس کے مالک کا ہوگا)۔ واللہ اعلم

۲۲۴ - حفاظت کرنا، حسن ظن رکھنا مناسب ہے

سوال: میری بیوی نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی فزارہ سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''ان امراتی ولدت غلاما اسود'' میری بیوی نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ھل لك من ابل؟'' کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا: ''ما الوانھا'' ان کے رنگ کون کون سے ہیں؟ اس نے عرض کیا: ''حمر'' سرخ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ھل فیھا من اورق؟'' کیا ان میں خاکستری رنگ کے اونٹ بھی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: ''ان فیھا لورقا'' ان اونٹوں میں بھورے رنگ کے بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فانی اتاھا ذلك'' ان میں سے یہ کہاں سے آیا ہے، اس آدمی نے عرض کیا: ''عسی ان یکون نزعه عرق'' ہوسکتا ہے کہ کسی رگ نے اسے نکالا ہو، رسول اللہ نے فرمایا: ''وھذا عسی ان یکون نزعه عرق'' ہوسکتا ہے کہ اسی طرح اسے بھی کسی رگ نے نکالا ہو۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: اس آدمی کی بیوی نے ایک کالے رنگ کا بچہ جنا جب کہ نہ اس کا رنگ کالا تھا نہ اس کے بچے کی ماں کا رنگ کالا تھا، اسے اپنی بیوی پر شک پڑ گیا تو اس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بات بتائی اور بیان فرمایا کہ رنگ کا (والدین کے رنگ سے) مختلف ہونا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ بچہ زنا سے ہے، کئی دفعہ اس کا رنگ اپنے آباء واجداد میں سے کسی کے رنگ پر ہوتا ہے، لہٰذا حسن ظن رکھنا مناسب ہے، ہاں! جب شبہہ قوی ہو جائے یا (جرم) ثابت ہو جائے (تو پھر بات کرنی چاہیے)۔

۲۲۵ - ظہار (بیوی کو ماں یا بہن کی طرح کہنا)

سوال: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے، پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس

سے جماع کرلیا ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ انی قد ظاھرت من امراتی فوقعت علیھا قبل ان اکفر؟'' یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرلیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وما حملك علی ذلك یرحمك اللّٰہ'' اللہ تجھ پر رحم کرے! تجھے اس بات پر کس نے اُبھارا تھا؟ اس شخص نے عرض کیا: ''رایت خلخالھا فی ضوء القمر'' میں نے چاندی کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلا تقربوھا حتی تفعل ما امرك اللّٰہ بہ'' تو اس کے قریب نہ جا یہاں تک کہ تو وہ کچھ کرلے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ (ترمذی اور ان کے دونوں ساتھی (ابوداؤد' نسائی))

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نص قرآنی کے مطابق کفارہ ادا کیے بغیر بیوی سے جماع کرنا حرام ہے' پس وہ کفارہ جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

-۲۲۶

سوال: یارسول اللہ! میں یہ حرکت کر گیا ہوں (یہ لفظ دو مرتبہ کہے) اور میں اللہ بزرگ و برتر کے حکم کا منتظر ہوں' جو اللہ کا فیصلہ ہو اس کو جاری کر دیجئے؟

جواب: حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عورت سے اتنا وابستہ رہنے والا تھا کہ میرے سوا شاید دوسرا ایسا نہ ہو' جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے خدشہ ظاہر ہوا کہ میں کہیں اپنی بیوی سے جماع نہ کر بیٹھوں' پس میں نے اس سے ظہار[1] کر رکھا تھا یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ گزر گیا' انہی ایام میں سے ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اچانک اس کا بدن ظاہر ہو گیا' پھر جلدی ہی میں اس کے قریب آ گیا یعنی اس سے جماع کرلیا' پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اپنی قوم کو یہ خبر دی اور میں نے کہا کہ ''امشو معی الی النبی ﷺ'' میرے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چلئے'

[1] اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہنا یا بالکل ان سے تشبیہ دینا یا بیوی کے اہم اعضاء میں سے کسی عضو سے تشبیہ دینا مثلاً سر وغیرہ۔

انہوں نے کہا: "لا واللّٰه" نہیں! اللہ کی قسم! پھر میں نے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتادی تو آپ نے فرمایا: "انت بذاك يا سلمة" تم نے ایسا کیا ہے؟ اے سلمہ! میں نے عرض کیا: "انا بذاك يا رسول اللّٰه مرتين وانا صابر لامر اللّٰه عزوجل فاحكم في بما اراك اللّٰه" یارسول اللہ! میں یہ حرکت کر گیا ہوں (یہ لفظ دو مرتبہ کہے) اور میں اللہ بزرگ و برتر کے حکم کا منتظر ہوں جو اللہ کا فیصلہ ہو اس کو جاری کر دیجئے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "حرر رقبة" ایک غلام آزاد کر یعنی ظہار کرنے کے کفارے میں ایک گردن (یعنی غلام) آزاد کر' میں نے عرض کیا: "والذي بعثك بالحق ما املك غيرها وضربت صفحة رقبتي" اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا' یعنی اپنی گردن یعنی جان کے علاوہ کسی اور جان کا مالک نہیں ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "فصم شهرين متتابعين" پھر دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو' میں نے عرض کیا: "وهل اصبت الذي اصبت الا من الصيام" جماع کرنے کا یہ گناہ انہی روزوں کی وجہ سے پیش آیا' یعنی بیوی کے مسلسل دور رہنے کی وجہ سے صبر نہ کر سکا' پھر روزے کیسے رکھوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "فاطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا" تو پھر ساٹھ فقیروں پر ایک وسق (ساٹھ صاع کھجور یا گیہوں) تقسیم کرو' میں نے عرض کیا: "والذين بعثك بالحق لقد بتنا وحشين مالنا طعام" اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا! ہم کئی کئی دن فاقہ میں گزار دیتے ہیں ہمارے ہاں کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے' رسول اللہ نے فرمایا: "فانطلق الى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها اليك فاطعم ستين مسكينا وسقا من تمر وكل انت وعيالك بقيتها" اچھا تم قبیلہ بنی زریق کے صاحب خیر کے پاس جاؤ وہ تم کو (غلہ اور کھجوریں) دیں گے' اس میں سے ساٹھ فقیروں کو کھلاؤ اور بقیہ تم اور تمہارے اہل و عیال کھالو' پھر میں اپنی قوم کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ تمہارے مشورے میں تنگی اور نامناسب رائے تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس میں نے گنجائش اور عمدہ رائے پائی ہے' اور آپ نے تم سب کو میرا صدقہ ادا کرنے کا حکم دیا

ہے (چنانچہ غلہ دے کر انہوں نے کفارہ ادا کر دیا)۔ (ابوداؤد ترمذی احمد حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

"مالا یصیب غیری" یہ عورتوں سے سخت محبت اور ان کے ساتھ کثرت سے جماع کرنے کا اشارہ ہے۔

"تزوت علیھا" یعنی میں نے اس سے جماع کیا۔

"الوسق" ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

"انت بذاك یا سلمة" یعنی تو نے یہ کام کیا ہے۔

"بتناو حشین" یعنی بھوکے رہ کر (رات گزارتے ہیں)۔

فائدہ: جو آدمی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر اس طرح حرام ہے جس طرح میری ماں حرام ہے مثلاً اس آدمی کے لیے اس سے جماع کرنا حرام ہو گیا یہاں تک کہ ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اگر روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کر لے تو جمہور کے نزدیک کئی بار کفارہ نہ ہوگا اور بعض نے کہا ہے کہ اس پر دو کفارے ہیں اس سے عاجز آنے یعنی نہ دے سکنے سے یہ ساقط نہیں ہوگا بلکہ گنجائش اور سہولت کے وقت اس کا نکالنا واجب ہے۔

(اللہ بہتر جانتا ہے)

۲۲۷- جب اسلام لے آئے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

سوال: یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟

جواب: فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان؟" یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اختر ایتھما شئت" ان دونوں میں سے جس (ایک) کو چاہتا ہے اختیار کر لے۔

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں: "طلق ایتھما شئت" ان دونوں میں سے جس (ایک) کو چاہتا ہے طلاق دے دے۔ (ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''فیروز دیلمی'' یہ فارس سے تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے اسود عنسی کذاب کو قتل کیا جو یمن میں نبوت کا (جھوٹا) دعوے دار تھا۔

فائدہ: فیروز اور اس کی دونوں بیویاں مسلمان ہوگئیں اور یہ دونوں بہنیں تھیں' اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جس کو چاہتا ہے طلاق دے دے اور دوسری کو اپنے پاس رکھ لے' کیونکہ دو بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے اور ظاہر بات یہ ہے کہ اس کے لیے یہ بات مطلق تھی اور جمہور بھی اسی پر ہیں۔ حنفی کہتے ہیں کہ جس سے نکاح پہلے کیا تھا اسے رکھ لے اور اگر ان دونوں سے اکٹھا نکاح کیا ہو تو اپنے اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی اختیار کر لے اور اس کے بعد جس سے چاہے عقد نکاح کر لے اور جب وہ کہے کہ میں نے فلاں بیوی کو پسند کر لیا ہے تو دوسری سے علیحدگی واقع ہو جائے گی' اور بہتر یہ ہے کہ ابوداؤد شریف کے الفاظ کے مطابق اس بیوی کو بول کر طلاق دے دے جسے وہ نہیں چاہتا ہے۔

۲۲۸ - خاوند بیوی میں سے ایک کا اسلام لے آنا

سوال: یارسول اللہ! وہ (میری بیوی) میرے ساتھ مسلمان ہوگئی ہے' اسے میرے ساتھ لوٹا دیجئے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ''ان رجلا جاء مسلما علی عهد النبی ﷺ ثم جاءت امراته مسلمة فقال یا رسول الله انها کانت اسلمت معی فردها علی'' نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی مسلمان ہو کر حاضر ہوا' پھر اس کی بیوی مسلمان ہو کر آئی' اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرے ساتھ مسلمان ہوگئی ہے' اسے میرے ساتھ لوٹا دیجئے'' ''فردها علیه'' پس رسول اللہ نے اسے اس آدمی کے ساتھ لوٹا دیا۔ (ترمذی' ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے یہ الفاظ فرما کر اس کی بیوی کو اس کے ساتھ لوٹا دیا: ''هی زوجتك'' وہ تیری بیوی ہے' پس جب دونوں خاوند بیوی اکٹھے اسلام قبول کر لیں تو وہ اپنے نکاح پر ہی رہتے ہیں اور انہیں پہلے عقد نکاح کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا جب تک کوئی نکاح کو باطل کرنے والی چیز قائم نہ ہو' وہ اس طرح کہ وہ عورت اس کے نسب یا رضاعت کی وجہ سے

حرام کردی گئی ہو۔

۲۲۹-جب خاوند اور بیوی مسلمان ہو جائیں

سوال: یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور بیوی میرے مسلمان ہونے کو جانتی تھی؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ''اسلمت امراة علی عهد رسول الله ﷺ فتزوجت'' ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسلمان ہوگئی اور (دوسرا) نکاح کرلیا' اس کا پہلا خاوند نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول الله انی قد کنت اسلمت وعلمت اسلامی'' یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور بیوی میرے مسلمان ہونے کو جانتی تھی'' فانتزعها النبی ﷺ من زوجها الثانی وردها للاول'' پس رسول اللہ ﷺ نے عورت دوسرے خاوند سے لے لی اور اسے پہلے خاوند کے سپرد کر دیا۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

فائدہ: پس جب زوجین میں سے ایک اسلام لے آئے اور عدت ختم ہونے سے پہلے دوسرا فرد اس کے پیچھے آ جائے یعنی مسلمان ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان نکاح قائم رہے گا' برابر ہے کہ وہ دونوں اہل کتاب میں سے ہوں یا نہ ہوں' اور اسی پر علماء جمہور ہیں۔ حنفی حضرات کہتے ہیں کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے پائے جانے سے جدائی ہو جائے گی: (۱) عدت کا پورا ہونا (۲) یا ایک کا دوسرے پر اسلام پیش کرنا اور اس کا رک جانا یعنی اسلام قبول نہ کرنا (۳) یا ایک کا دارالاسلام سے دارالحرب کی طرف منتقل ہو جانا۔

۲۳۰-پرورش کرنا

سوال: یارسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کا برتن (پہلی قرارگاہ)' میری چھاتی اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کی رہائش گاہ تھی' اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور یہ لڑکا مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: ''یا رسول الله ان ابنی هذا کان بطنی وعاء' وثدیی له سقاء' وحجری له حواء' وان اباه طلقنی' واراد ان ینتزعه منی'' یارسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کا برتن' میری چھاتی اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کی رہائش گاہ تھی' اس کے والد نے مجھے

طلاق دے دی ہے اور وہ یہ لڑکا مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انت احق به مالم تنكحي" تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک تو نکاح نہ کر لے۔ (ابوداؤد' احمد' حاکم)

فائدہ: عورت کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس بچے کی زیادہ حق دار ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تو اکیلی ہے اس کی زیادہ حق دار ہے' پس جب آدمی اپنی بیوی کو جدا کر دے اور بچہ ان دونوں کا ہے لیکن وہ عورت اس کی پرورش کی زیادہ مستحق ہے جب تک وہ شادی نہ کر لے' اور اسی پر متقدمین و متاخرین جمہور علماء ہیں۔

حنفی حضرات کہتے ہیں کہ جب عورت پرورش والے بچے کے رشتہ دار سے شادی کرے تو اس کی پرورش کا حق باطل نہیں ہوتا' امام حسن اور امام احمد نے کہا ہے کہ جب خاوند راضی ہو تو پرورش کا حق ختم نہیں ہوتا۔

-۲۳۱

سوال: یارسول اللہ! میرا خاوند چاہتا ہے کہ میرا بیٹا لے جائے حالانکہ وہ مجھے بئر ابی عتبہ سے پانی لا کر پلاتا ہے اور مجھے فائدہ دیتا ہے۔

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگی: "يا رسول الله ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد سقاني من بئر ابي عتبة وقد نفعني" یارسول اللہ! میرا خاوند چاہتا ہے کہ میرا بیٹا لے جائے حالانکہ وہ مجھے بئر ابی عتبہ سے پانی لا کر پلاتا ہے اور مجھے فائدہ دیتا ہے' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "استهما عليه" اس کے بارے میں قرعہ اندازی کر لو' اس کے خاوند نے کہا: "من يحاقني في ولدي" میرے بیٹے کے بارے میں میرا حق کون لے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "هذا ابوك وهذه امك فخذ بيد ايهما شئت" یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے' ان دونوں میں سے جس کا ہاتھ پکڑنا چاہتا ہے پکڑ لے' پس اس بچے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے لے گئی۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: جب آدمی اور اس کی بیوی میں ان کے بچے کے بارے میں جھگڑا ہوا تو نبی کریم ﷺ

نے قرعہ اندازی کا مشورہ پیش کیا تو باپ قرعہ اندازی پر راضی نہ ہوا تو نبی کریم ﷺ نے بچے کو اختیار دے دیا تو اس نے اپنی ماں کو چن لیا' پھر نبی کریم ﷺ نے اسی فیصلے کو باقی رکھا اور یہ عمل اس بچے کے لیے ہے جس کی پرورش باقی ہو' اس وقت قرعہ اندازی کا عمل کیا جائے گا ورنہ بچے کو اختیار دے دیا جائے گا اور پرورش کی مدت کی انتہا سات یا آٹھ سال ہے۔ یہ امام شافعی اور امام اسحاق کے نزدیک ہے۔ حنفی ائمہ اور امام ثوری کہتے ہیں: جب تک بچہ اکیلا کھانے اور پینے نہ لگ جائے' ماں زیادہ حق دار ہے اور لڑکی حیض آنے تک (ماں کے پاس ہوگی)' پھر اس کے بعد دونوں کا زیادہ حق دار انکا باپ ہے اور امام مالک نے کہا ہے کہ لڑکی کی زیادہ حق دار ماں ہے یہاں تک کہ اس کی شادی ہو جائے اور لڑکے کا زیادہ حق دار اس کا باپ ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ (اللہ بہتر جانتا ہے)

۲۳۲ - ثیبہ کی نکاح میں اجازت بولنے سے ہے اور کنواری لڑکی کی سکوت کے ساتھ ہے

سوال: یارسول اللہ! عورتوں سے ان کے نکاحوں کے بارے میں اجازت لی جائے گی؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ یستامر النساء فی ابضاعھن؟'' یارسول اللہ! عورتوں سے ان کے نکاحوں کے بارے میں اجازت لی جائے گی؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! میں نے عرض کیا: ''فان البکر تستامر فتستحیی فتسکت؟'' کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے تو وہ شرماتی ہے اور خاموشی اختیار کرتی ہے' رسول اللہ نے فرمایا: ''سکاتھا اذنھا'' اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''ابضاعھن'' (بضع) کی جمع ہے' نکاح۔

فائدہ: عورتوں سے ان کے عقد نکاح میں اجازت لی جاتی ہے' ثیبہ (بیوہ' مطلقہ) کی نکاح میں اجازت بولنے کے ساتھ ہوگی اور کنواری لڑکی کی اجازت خاموشی سے ہوگی۔ (یہ) انتہائی شرم وحیاء کی وجہ سے ہے۔

باب ۱۱: وصیتوں اور آزاد کرنے کا بیان

۲۳۳ - تقسیم میں انصاف کرنا

سوال: یارسول اللہ! گواہ رہیے کہ میں نے اپنے مال میں سے نعمان کو اتنا اتنا مال دے دیا ہے۔

جواب: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! گواہ رہیے کہ میں نے اپنے مال سے نعمان کو اس قدر مال دے دیا ہے، رسول اللہ نے فرمایا: ''اکل بنیک قد نحلت مثل ھذا؟'' کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اتنی مقدار میں (مال) دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاشھد علی ھذا غیری'' اس کام پر میرے غیر کو گواہ بنا لے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسرك ان یکونوا الیك فی البر سواء'' کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ نیک سلوک کرنے میں تیرے لیے برابر ہوں، اس نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلا اذا'' تب اس طرح نہیں ہوگا، یعنی اگر تو سب کو مال ایک جیسا نہیں دے تو وہ بھی تم سے برابر کا سلوک نہیں کریں گے، اور ایک روایت میں ہے کہ ''اتقوا اللّٰہ واعدلوا فی اولادکم'' اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں انصاف کرو۔

(اصحاب خمسہ)

فائدہ: اولاد میں سے کسی کو دوسروں پر فضیلت دینا مکروہ ہے کیونکہ حضور کا فرمان ہے: ''اشھد غیری'' ''میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لے'' اور اگر (یہ کام) حرام ہوتا تو آپ فرمادیتے: ''حراماً'' حرام ہے، اور یہ نہیں کہا گیا کیونکہ تہدید (یعنی جھڑک) ہے، اس کی اصل حرام نہ ہونا ہے اور ظلم وزیادتی (ایک طرف) مائل ہونا ہے اور یہ حرام یا مکروہ ہے اور نبی اکرم ﷺ یہ دونوں کام نہ کرتے تھے۔

آپ کے فرمان میں ''اعدلوا'' امر کا صیغہ استحباب کے لیے ہے، اور بعض شافعی اور مالکی حضرات (کہتے ہیں) کہ یہ حرام ہے کیونکہ حضور ﷺ گواہ بننے سے رُک گئے تھے اور

اس لیے بھی کہ آپ نے دی ہوئی چیز واپس کرنے کا حکم دیا ہے' جس طرح ایک روایت میں ہے اور اس لیے بھی کہ ظاہری طور پر زیادتی ظلم کرنے میں ہے۔ (اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے)

۲۳۴ - اولاد کی میراث

سوال: یارسول اللہ! میں اپنے مال میں کس طرح کروں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنی سلمہ (کے محلّہ) میں میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے' انہوں نے مجھے بے ہوش پایا' رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے مجھ پر پانی چھڑکا' اس کے بعد مجھے افاقہ ہوگیا' میں نے عرض کیا: ''کیف اصنع فی مالی یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا کروں؟ یعنی کس طرح تقسیم کروں؟ تو یہ آیت نازل ہوگئی: ''یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین' فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترك' وان کانت واحدۃ فلھا النصف'' اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے' بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے (حصہ کے) برابر ہے' اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اگرچہ دو سے زیادہ ہوں تو ان کے ترکہ (مال وراثت) کا دو تہائی (ملے گا) اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا حصہ ہے۔ (شیخین' ترمذی)

فائدہ: میراث کی آیت نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''للذکر مثل حظ الانثیین'' ایک مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے' اگر اولاد لڑکے اور لڑکیاں ہوں (تو یہ اس صورت میں ہے) اور اگر اولاد دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں اور ان کا کوئی بھائی نہ ہو تو دو تہائی ان کا حصہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام مسلمانوں کا یہی مؤقف ہے' وہ کہتے ہیں کہ تین یا تین سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کے لیے دو تہائی حصہ ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فوق اثنتین'' دو سے زیادہ ہوں' اور اگر وارث ایک عورت ہے تو اس کے لیے آدھا مال ہے۔

۲۳۵ - آیت میراث کا نزول

سوال: یارسول اللہ! یہ سعد بن ربیع کی دو بیٹیاں ہیں' ان کے والد غزوۂ احد کے دن آپ کے ساتھ تھے' وہ شہید ہوگئے' ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی

مال نہیں چھوڑا' ان کے پاس مال ہوگا تو پھر ہی ان سے نکاح کیا جائے گا۔

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سعد بن ربیع کی بیوی حضرت سعد کی دونوں بیٹیوں کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: ''یا رسول اللّٰہ ھاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوھما معك یوم احد شھیدًا' وان عمھا اخذمالھما فلم یدع لھما مالا ولا تنکحان الا ولھما مال؟'' یارسول اللہ! یہ سعد بن ربیع کی دو بیٹیاں ہیں' ان کے باپ غزوۂ احد میں آپ کے ساتھ تھے جو شہید ہو گئے' ان کے چچا نے ان کا مال چھین لیا ہے اور ان کے پاس کوئی مال نہیں چھوڑا اور ان کے پاس مال ہوگا تو پھر ہی ان سے نکاح کیا جائے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یقضی اللّٰہ فی ذلك'' اس میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا' پھر میراث والی آیت نازل ہوئی: ''یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم'' تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم فرماتا ہے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: ''اعط ابنتی سعد الثلثین' واعط امھما الثمن وما بقی فھو لك'' سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الا ولھما مال'' یعنی ان سے نکاح کرنے کی کوئی بھی رغبت نہیں رکھے گا' مگر جب ان کے پاس مال ہوگا تو پھر ہی ان کے ساتھ نکاح کرنے کی کوئی رغبت رکھے گا۔

فائدہ: ایک آدمی کو دو عورتوں کے برابر حصہ لینے میں حکمت یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر اور اپنی اولاد کو خوراک مہیا کرنے اور دیگر معاملات کا مکلف ہوتا ہے اور مال کے ساتھ قریبیوں کی مدد کرنا عام مصلحتوں میں سے ہے' رہیں عورتیں تو ان پر ایسی کوئی چیز نہیں بلکہ ان کا بوجھ ان کے شوہر پر ہے۔

۲۳۶ - بہنوں اور کلالہ کی میراث

سوال: یارسول اللہ! میرا وارث کلالہ ہی بنے گا۔

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے

اور میں بیمار تھا' کوئی بات نہیں سمجھتا تھا یعنی بے ہوش تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں بات سمجھنے لگا یعنی صحیح ہو گیا تو میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ انما یرثنی کلالۃ" یارسول اللہ! میرا وارث کلالہ ہی بنے گا' پھر یہ آیت نازل ہو گئی: "یستفتونک قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالۃ" اے محبوب! وہ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں' آپ فرما دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: ان کا کلالہ کہنا یعنی سات یا نو بہنیں تھیں' جس طرح کہ روایت میں ہے' پھر یہ آیت نازل ہو گئی: "یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ" (النساء:۱۷۶) اے محبوب! وہ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے' اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے جو بے اولاد ہے اور ان کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں ان کی بہن کا آدھا حصہ ہے اور وہ اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی اولاد نہ ہو۔

مزید وضاحت: ان الفاظ کے بعد والی آیت میں دو بہنوں (یا زیادہ) کے ترکے کا بیان ہے کہ بہنیں دو ہوں تو ان کے لیے دو تہائی ہے' جس طرح پیچھے بیان ہو چکا ہے۔ (مترجم)

۲۳۷۔

سوال: یارسول اللہ! لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کلالہ کیا ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: "یا رسول اللّٰہ یستفتونک فی الکلالۃ فما الکلالۃ؟" یارسول اللہ! لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو (آپ بتا دیں کہ) کلالہ کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "تجزئک آیۃ الصیف" تجھے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی' میں (راوی) نے کہا کہ میں نے ابواسحاق سے کہا (کہ کلالہ وہی ہے) جو فوت ہو جائے اور پیچھے نرینہ اولاد اور والد نہ چھوڑے' انہوں نے فرمایا: "کذلک ظنوا" لوگوں نے ایسے ہی سمجھا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یعنی وہ سمجھ گئے کہ ان نصوص (آیات) میں یہ ہے کہ کلالہ وہ شخص ہے جو مر جائے اور

اپنی اصل اور فرع نہ چھوڑے (یعنی نہ اس کا والد ہو اور نہ اس کی اولاد ہو)۔

اسی پر جمہور سلف اور خلف ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کلالہ وہ شخص ہے جس کا صرف والد نہ ہو نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس کی اولاد نہ ہو وہ کلالہ ہے۔

اور (یہ بھی) کہا گیا ہے کہ کلالہ ان وارثوں کا نام ہے جو والدین اور اولاد کے علاوہ ہوں۔ (یہ بات) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق کہ "انما یرثنی کلالة" میرا وارث کلالہ ہی بنے گا' یہ نام (یعنی کلالہ) اس لیے رکھا گیا ہے کہ ترکے میں انہوں نے اس کو گھیر لیا ہے اور اس کا احاطہ کر لیا ہے۔

۲۳۸- دادا اور دادی کی میراث کا بیان

سوال: میرا پوتا فوت ہو گیا ہے' میرے لیے اس کی میراث میں کیا ہے؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ "ان ابن ابنی مات فمالی من میراثه؟" میرے بیٹے کا بیٹا (پوتا) فوت ہو گیا ہے' میرے لیے اس کی میراث سے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لك السدس" تیرے لیے چھٹا حصہ ہے' پھر جب وہ شخص واپس لوٹا تو رسول اللہ نے اسے بلا کر فرمایا: "لك السدس الاخر" تیرے لیے دوسرا چھٹا حصہ بھی ہے' پھر جب وہ واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان السدس الاخر طعمة" دوسرا چھٹا حصہ (زائد ہے) جو تیرے کھانے کے لیے ہے۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: آپ کا فرمان کہ "لك السدس" تیرے لیے چھٹا حصہ ہے' یعنی یہ فرض ہے کیونکہ یہ بیٹے کے ساتھ باپ کا فرض ہے' پس اگر باپ نہ ہو گا تو دادا وارث ہو گا اگرچہ باپ دادا کے لیے رکاوٹ ہے کیونکہ وہ (باپ) دادا سے زیادہ قریب ہے۔

پھر جب آدمی واپس ہوا تو رسول اللہ نے ان کو بلا کر فرمایا: "ان السدس الآخر طعمة" کہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے کھانے کے لیے ہے' (مالِ وراثت کے) لازمی حصوں والے کم ہونے کی وجہ سے (تمہیں کھانے کے لیے دے دیا ہے)۔

مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ مرنے والے نے دو بیٹیاں اور دادا چھوڑا' نبی کریم ﷺ نے اسے چھٹا حصہ فرض حصے کا دیا' اور دو بیٹیوں کو تہائی دیا' پھر چھٹا حصہ باقی بچ گیا تو وہ آپ

نے اسے عصبہ (باپ کی طرف سے رشتہ دار مرد) کی وجہ سے دے دیا۔

۲۳۹ - ذوی الارحام (رشتہ داروں) کو وارث بنانا

سوال: یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں سنت عمل کیا ہے جو کسی مسلمان آدمی کے ہاتھ پر مسلمان ہو؟

جواب: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما السنۃ فی الرجل یسلم علی یدی الرجل من المسلمین'' یارسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں سنت عمل کیا ہے جو کسی مسلمان آدمی کے ہاتھ پر مسلمان ہو' رسول اللہ نے فرمایا: ''ھو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ'' وہ اس کی زندگی اور موت میں تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کا حق دار ہے۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: جو شخص کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور مر جائے اور اپنا وارث نہ چھوڑے تو اس کا وارث وہ ہوگا جس کے ہاتھ پر اس نے اسلام قبول کیا ہے' اسی کے مطابق امام اسحاق (علیہ الرحمہ) نے کہا ہے۔

اور حنفی (فقہاء) اس شرط کے ساتھ (اسے وراثت کا حق دار) بناتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان زندگی میں مدد کرنے اور مرنے کے بعد وراثت کا معاہدہ ہو اور جمہور اس مؤقف پر ہیں کہ حدیث میں اس کی وضاحت نہیں ہے' لہٰذا ان دونوں کے درمیان وراثت (کا حق) نہیں ہے' اور امام احمد رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ مؤقف ضعیف ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مؤقف مجہول ہے' بلکہ اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال کے لیے ہے۔

۲۴۰ - تیسرے حصے کی وصیت کرنا

سوال: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟

جواب: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں بیمار ہوگیا جس کی وجہ سے میں مرنے کے قریب ہوگیا' رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان لی مالا کثیرًا ولا یرثنی الا ابنتی' افاوصی بمالی کلہ'' یارسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے

اور میری ایک ہی بیٹی میری وارثہ ہے' کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا'' نہیں! میں نے عرض کیا: ''فثلثی مالی؟'' اپنے مال کے دو تہائی حصہ کی' رسول اللہ نے فرمایا: ''لا'' نہیں! میں نے عرض کیا: ''فالشطر'' آدھا مال' رسول اللہ نے فرمایا: ''لا'' نہیں! میں نے عرض کیا: ''فالثلث'' پھر ایک تہائی' آپ نے فرمایا: ''الثلث والثلث کثیر انك ان تدع ورثتك اغنیاء خیر من ان تدعهم عالةً یتکففون الناس' وانك لن تنفق نفقةً الا اجرت فیها حتی اللقمة ترفعها الی فی امراتك'' ایک تہائی' اور ایک تہائی بہت زیادہ ہے' تو اگر اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو غریب اور محتاج چھوڑ کر جائے' (ایسا نہ کرو کہ) وہ لوگوں کے سامنے ہتھیلیاں پھیلاتے رہیں اور تم جو مال بھی خرچ کرو گے تجھے اس کا اجر وثواب دیا جائے گا' یہاں تک کہ ایک لقمہ اپنی بیوی کے منہ کی طرف اٹھاؤ یعنی اپنی بیوی کو کھانے کے لیے دو تو یہ بھی صدقہ ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ أاخلف عن هجرتی'' یارسول اللہ! کیا میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''انك لن تخلف بعدی فتعمل به عملا ترید به وجه اللّٰہ الا ازددت به رفعة ودرجة' ولعلك ان تخلف حتی ینتفع بك اقوام ویضر بك آخرون' اللهم امض لاصحابی هجرتهم' ولا تردهم علی اعقابهم'' تم ہرگز میرے بعد پیچھے نہیں ہو گے بلکہ جس قدر عمل بھی اللہ کی رضا کے لیے کرو گے اس کے ذریعہ اللہ کریم بلندی اور درجہ میں اضافہ عطا فرمائے گا اور امید ہے کہ تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ بہت سے لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسروں (کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے گا' رسول اللہ نے دعا مانگی: ''اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم'' اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت پوری کر دے یعنی جاری رکھ اور انہیں پیچھے نہ لوٹا۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''اشفیت منه علی الموت'' یعنی میں بیماری کی وجہ سے قریب المرگ ہو گیا۔

"فالشطر" یعنی آدھے مال کی میں وصیت کر دوں۔

فائدہ: وصیت میں ایک تہائی شرعی حکم کے مطابق ہے اور یہ بہت ہے' بلکہ اس سے کم کرنا مطلوب ہے۔ اگر اولاد اور ورثاء کو مال دار چھوڑے گا' تو ان کو فقیر اور غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہتھیلیاں پھیلا پھیلا کر سوال کریں گے۔

اور جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے افسوس کیا اور عرض کیا: "أاخلف من الهجرة بسبب المرض؟" کیا میں بیماری کی وجہ سے ہجرت کرنے سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ان کو تسلی دی کہ "بان تخلفه مرضا لا يضره بل بصالح العمل يرفعه الله درجات" تو ایسی بیماری کی وجہ سے (ہجرت سے) پیچھے رہے گا جو اسے نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ اعمالِ صالحہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرما دے گا۔

۲۴۱ - یتیم کے مال سے اصول کے مطابق کھائے

سوال: میں فقیر و محتاج ہوں' میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میرے ہاں ایک یتیم بچہ ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن شعیب (رضی اللہ عنہ) اپنے باپ سے' وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا:

"انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم" میں فقیر و محتاج ہوں' میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میرے پاس ایک یتیم بچہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کل من مال یتیمك غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل" اپنے یتیم کے مال سے کھا' لیکن فضول خرچی کرنے والا' ناحق کھانے والا اور اسی سے مال جمع کرنے والا نہ بن یعنی جلدی کھا کر یا جمع کر کے ختم نہ کر دے۔ (ابوداؤد' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

"ولی یتیم" یعنی میں اس کا وصی ہوں (یعنی جس کو اس کے بارے میں وصیت کی گئی ہے)۔

فائدہ: مسلمان فقیر کو اس یتیم کے مال سے کھانا جائز ہے جس کا وہ والی بنا ہوا ہو' اور اسکے مال پر اس کو وصیت کی گئی ہو' (یہ کھانا) بغیر فضول خرچی کے ہوگا اور نہ ہی وہ جلدی کرنے والا یعنی اس کے بالغ ہونے سے پہلے ہی مال خرچ کرنے میں جلدی کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی اس سے

مال جمع کرے' اور (فضول خرچی سے) مراد اس کی مثل اجرت سے زیادہ مال لے لینے کی رکاوٹ ہے' یعنی جتنی وہ اس یتیم کی خدمت کر رہا ہے' اتنی خدمت پر دوسرے لوگ جتنی اُجرت لیتے ہیں' اس سے زیادہ مال نہ لے وگرنہ اس کے لیے اس میں میانہ روی ہے اور یہی مطلوب ہے۔

۲۴۲-غلام آزاد کرنے کا بیان

سوال: میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان باللّٰہ و جھاد فی سبیلہ'' اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا' میں نے عرض کیا: ''فای الرقاب افضل؟'' کون سا غلام (آزاد کرنا) افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اغلاھا ثمنًا و انفسھا عند اھلھا'' جو قیمت میں ان سے مہنگا ہو اور گھر والوں کے نزدیک ان سب میں زیادہ خوب صورت ہو' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تعین صانعا او تصنع لاخرق'' کسی شخص کے کام میں اس کی مدد کرو یا کسی بے ہنر شخص کے لیے کام کرو' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ''تدع الناس من الشر فانھا صدقۃ'' لوگوں سے بُرائی کرنا چھوڑ دے کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے۔ (شیخین)

فائدہ: سب سے بہتر عمل اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور غلاموں میں سب سے افضل (وہ غلام ہے) جو سب سے مہنگا اور مالکوں کے نزدیک سب سے معزز غلام (آزاد کرنا ہے)۔

اور رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ جو شخص یہ طاقت نہ رکھے تو اس پر لازم ہے کہ کسی عاجز و ناتواں آدمی کا تعاون کرے اور اس کی مدد کرے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ رکھے تو لوگوں سے بُرائی کرنا چھوڑ دے' بے شک یہ اس کے لیے صدقہ ہے' اس کا بہت اجر و ثواب ہے۔

باب ۱۲: خرید و فروخت کا بیان

۲۴۳ - کسب حلال کی تلاش

سوال: یارسول اللہ! میرے پاس مال اور اولاد ہے اور میرا والد میرے مال کا محتاج ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ ان لی مالاً وولداً وان والدی یحتاج مالی؟'' یارسول اللہ! میرے پاس مال اور اولاد ہے اور میرا والد میرے مال کا محتاج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انت ومالك لوالدك'' تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ والدین کا خرچہ لڑکے پر واجب ہے جب کہ وہ دونوں حاجت مند ہوں اور کسب معاش سے عاجز ہوں، جو خرچہ بھی ان کے مناسب ہو۔

حدیث پاک کے ان الفاظ کے مطابق ''یحتاج مالی'' وہ میرے مال کے حاجت مند ہیں اور جمہور علماء نے کہا ہے کہ یہ اولاد پر مطلقاً واجب ہے کیونکہ وہ (لڑکا) اپنے باپ کی کمائی سے ہے اور وہی (والد) اس کے موجود ہونے کا ذریعہ ہے۔

۲۴۴ - سچ بولنے اور سخاوت کرنے کا بیان

سوال: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا ہے۔

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ ''انہ یخدع فی البیوع'' کہ اسے خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا ہے، رسول اللہ نے فرمایا: ''اذا بایعت فقل لا خلابة'' جب تم خرید و فروخت کرو تو یہ کہہ لیا کرو کہ کوئی دھوکا فریب نہ ہو، یعنی مجھ سے دھوکا نہ کرنا اگر دھوکا کرو گے تو سودا پکا نہ ہوگا۔

(اصحاب ثلاثہ، نسائی)

فائدہ: یہ آدمی ایسا تھا کہ اس کے سر میں زخم تھا، زبان میں لکنت تھی، ذہین اور ہوشیار نہ ہونے کی وجہ سے معاملات میں دھوکا کھا جاتا تھا، اس نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو نبی کریم نے اسے فرمایا کہ جب تو کسی شخص سے خرید و فروخت کرے تو اسے کہہ دے کہ دین میں کوئی

دھوکا فریب نہیں ہے اور نہ مجھ پر لازم ہے (یعنی اس دھوکا کی وجہ سے بیع مجھ پر لازم نہ ہوگی)۔

۲۴۵ - مبیع (خرید و فروخت والی چیز) کی شرطوں کا بیان

سوال: یارسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیونکہ یہ کشتیوں کو لگائی جاتی ہے' اس سے چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جب کہ وہ مکہ میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے ہیں: ''ان اللّٰہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام'' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کردی ہے' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ ارایت شحوم المیتة فانہ یطلی بھا السفن' ویدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس'' یارسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے' وہ کشتیوں کو لگائی جاتی ہے' چمڑے کو اس سے نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں یعنی چراغوں میں جلاتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لاھو حرام'' نہیں! وہ حرام ہے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت فرمایا: ''قاتل اللّٰہ الیھود' ان اللّٰہ عزوجل لما حرم علیھم شحومھا اجملوہ ثم باعوہ فاکلہ ثمنہ'' اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے' اللہ بزرگ و برتر نے جب مردار جانوروں کی چربی کو حرام کردیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کردیا اور پھر اس کی رقم کھانے لگے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''شحوم المیتة'' اس یعنی مردار کا تیل' چربی۔

''یستصبح بھا الناس'' اس سے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں۔

فائدہ: وہ اشیاء کہ شرع شریف نے جن کی خرید و فروخت ان کے ناپاک ہونے کی وجہ سے حرام کردی ہے' وہ یہ ہیں: شراب' مردار' ان کی چربی' خنزیر اور بت۔ (ناپاک ہونے اور ان کا کھانا حرام ہونے کی وجہ سے ان کی خرید و فروخت حرام ہے)

اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے گائے' بکریوں اور بھیڑوں کی چربیاں یہودیوں پر حرام فرما دیں تو یہ اسے پگھلا کر بیچنے لگے اور یہ حرام ہے' پس جب ان کا تناول کرنا (کھانا پینا) حرام ہے تو ان کا بیچنا بھی حرام ہے۔

۲۴۶ - مہنگائی کرنے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! نرخ بڑھ گیا' آپ ہمارے لیے نرخ مقرر فرما دیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ غلا السعر فسعّر لنا؟'' یارسول اللہ! نرخ بڑھ گیا ہے آپ ہمارے لیے نرخ مقرر فرما دیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اللّٰہ ھو المسعر القابض الباسط الرزاق' وانی لارجو ان القی اللّٰہ ولیس احد منکم یطالبنی بمظلمۃ فی دم ولا مال '' بے شک اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والا' تنگی کرنے والا' وسعت کرنے والا اور بڑا رزق دینے والا ہے' اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے کسی کے خون اور مال میں زیادتی وظلم کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ریٹ مقرر فرما دیں تو آپ اس سے رک گئے کیونکہ اس سے ظلم وزیادتی کا گمان ہوتا ہے اور لوگ اپنے مالوں پر قابض ہوتے ہیں' لہٰذا انہیں مالی معاملات سے روکنا مناسب نہیں ہے۔

فروخت کرنے والے کے مقابلے میں خریدار کی مصلحت (بہتری) کا ہی خیال رکھنا زیادہ بہتر نہیں ہے' پس جب دو کام آمنے سامنے ہو جائیں تو دونوں طرفوں کو کوشش کے ساتھ اپنی اپنی بہتری پر قدرت دینا واجب ہے۔

پس ریٹ مقرر کرنا حرام ہے اور اسی پر علماء جمہور ہیں اور امام مالک اس کے جواز کے قائل ہیں اور شاید اس لیے کہ جب بازار میں سے ایک آدمی مہنگائی کرنے کے لیے ذخیرہ اندوزی کرے گا اور وجہ ظاہر کیے بغیر مہنگائی کا حکم جاری کر دے تو نرخ مقرر کرنا امیر کے لیے ہوگا' جس طرح وہ اسے بہتر سمجھتا ہے۔

۲۴۷-شفعہ

سوال: یارسول اللہ! میری زمین ہے' اس میں کسی کی شرکت ہے اور نہ کوئی حصہ ہے سوائے ہمسایہ کے۔

جواب: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ارضی لیس لاحد فیھا شرکۃ ولا قسمۃ الا الجوار؟'' یارسول اللہ! میری زمین ہے' اس میں ہمسائے کے بغیر نہ کسی کی شرکت ہے اور نہ کوئی حصہ ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الجار احق بسبقہ'' ہمسایہ قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم کے علاوہ اصحاب خمسہ' الفاظ نسائی کے ہیں)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کے خادم حضرت ابورافع نے بیان کیا ہے کہ ہمسائے کے لیے واجب ہے کہ اپنے ہمسائے کی زمین کو سیراب کرے اور اس کا اس میں زیادہ حق ہے۔

۲۴۸-عارضی چیز اور اس کی ضمانت کا بیان

سوال: یارسول اللہ! اور نہ طعام؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ان اللّٰہ قد اعطی کل ذی حق حقہ' فلا وصیۃ لوارث' ولا تنفق المراۃ شیئًا من بیتھا الا باذن زوجھا'' بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے' پس وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہے اور نہ بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے کوئی چیز خرچ کرے گی' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ ولا الطعام'' یارسول اللہ! اور نہ کھانا؟ آپ نے فرمایا: ''ذلك افضل اموالنا'' یہ ہمارے مالوں میں سب سے افضل ہے' پھر رسول اللہ نے فرمایا: ''العاریۃ مؤداۃ' والمحنۃ مردودۃ' والدین مقضی' والزعیم غارم'' عارضی لی ہوئی چیز قابل واپسی ہے' عطیہ لوٹایا جائے گا قرض ادا کیا جائے اور ضامن ذمہ دار ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بیان فرمارہے ہیں کہ کھانا انسان کے مالوں میں سے سب سے افضل ہے اور عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے یہاں تک کہ جو کھانا کھانے کے لیے تیار کیا گیا ہے (وہ بھی خاوند کی اجازت

کے بغیر خرچ نہ کرے)۔

اور آدمی پر واجب ہے کہ عارضی عطیہ واپس کرے اور یہ وہ چیز ہے جسے آدمی اپنے غیر کو دے دیتا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاتا رہے' پھر بعد میں وہ چیز اس کے مالک کو واپس کر دے گا' جس طرح جانور دودھ پینے کے لیے لینا' زمین زراعت کے لیے عارضی طور پر لینا' اور درخت پھل (کھانے) کے لیے' اور قرض کا ادا کرنا ضروری ہے اور زعیم یعنی ضامن اس کا ذمہ دار ہوگا جس کی ضمانت دے گا جب کہ مقروض عاجز آ جائے یعنی اگر مقروض قرض نہ دے سکے تو ضامن ادا کرے گا اور عارضی لی ہوئی چیز اس کے مالک کو واپس کی جائے گی' اگر عارضی طور پر لینے والے کی کفالت کے وقت میں اس کی کوتاہی سے ضائع ہوئی ہو ورنہ واپس نہ کی جائے گی۔

۲۴۹ - ہدیہ

سوال: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں' پس ان میں سے کس کو ہدیہ دوں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ لی جارین فالی ایھما اھدی؟'' یارسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں' میں ان دونوں میں سے کس کو ہدیہ کروں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الی اقربھما بابا'' دروازہ کے لحاظ سے جو زیادہ قریبی ہے۔ (بخاری)

فائدہ: ہمسایوں میں ہدیے اور تحفے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہمسایہ ہے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے کیونکہ وہ زیادہ قریبی ہے' وہ ہر چیز کی اطلاع رکھنے والا ہوتا ہے' لہٰذا اس کا حق دور والوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''والجار ذی القربی والجار الجنب'' قریب والے ہمسائے اور دور والے ہمسائے' یعنی قریب والے کا ذکر پہلے فرمایا۔

۲۵۰ - عطیہ

سوال: یارسول اللہ! اور بے شک ہمارے لیے چوپایوں میں بھی اجر و ثواب ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک آدمی سفر کر رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگ گئی' اس نے ایک کنواں پایا تو اس میں اترا اور پانی پیا' پھر وہ باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا (پیاس کی وجہ سے) ہانپ رہا ہے اور

پیاس کے سبب گیلی مٹی کھا رہا ہے' اس آدمی نے (دل میں) کہا کہ اس کتے کو اتنی ہی پیاس لگی ہوئی ہے جتنی مجھے لگی ہوئی تھی' وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور کتے کو پلایا' اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل اتنا قبول کیا کہ اسے بخش دیا' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم لاجرا'' یارسول اللہ! کیا ہمارے لیے چوپایوں میں بھی اجر وثواب ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''فکل ذات کبد رطبۃ اجر'' ہر تر جگر والے یعنی جان دار میں ثواب ہے۔ (شیخین)

مشکل الفاظ کے معانی

''الثری'' گیلی مٹی۔

فائدہ: کسی بھی حیوان کے ساتھ ہر قسم کی نیکی کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت اجر وثواب ہے کیونکہ تمام مخلوق اللہ کی عبادت کرتی ہے' اللہ کے نزدیک اس کے بندوں میں سے سب سے محبوب وہ ہے جو ان کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔

۲۵۱ - زمین کا وقف کرنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ میں نے اس سے زیادہ نفیس مال اپنے ہاں کبھی نہیں پایا' آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کے بارے میں مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط ھو انفس عندی منہ فما تامرنی بہ؟'' یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ میں نے اس سے زیادہ نفیس مال اپنے ہاں کبھی نہیں پایا' آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا'' اگر تم چاہو تو اصل یعنی درخت اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کے پھل صدقہ کردو'' فتصدق بھا عمر انہ لا یباع اصلھا ولا یبتاع ولا یورث ولا یوھب'' پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کردیا کہ اصل درختوں کو نہ بیچا جائے نہ خریدا جائے' نہ ورثہ میں دیا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے۔ راوی نے کہا ہے کہ

''فتصدق عمر فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللّٰہ وابن السبیل والضیف لاجناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ فقیروں' رشتہ داروں' غلاموں کو آزاد کرنے' جہاد میں' مسافروں اور مہمانوں کے لیے استعمال کرنے کے لیے صدقہ کر دیا' مال داروں (زمین کے نگران) پر کوئی حرج نہیں کہ دستور کے مطابق اس میں سے کچھ کھا لے یا اس دوست کو کھلا دے جو مال دار نہ ہو۔ (اصحابِ خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''یستامر'' مشورہ لے اور ان کے حکم کا انتظار کرے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ ان کے لیے ممکن ہو تو اصل زمین کو وقف کر دیں اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دیں' اور وقف زمین کے نگران پر کوئی حرج نہیں کہ اس سے کھائے یا اپنے اس دوست کو اس میں سے کھلا دے جو مال دار نہیں ہے۔

۲۵۲ - مسجد اور کنویں کا وقف کرنا

سوال: یارسول اللہ! سعد کی ماں فوت ہو گئی ہیں' پس (ان کے لیے) کون سا صدقہ افضل ہے؟

جواب: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل؟'' یارسول اللہ! سعد کی والدہ وفات پا گئی ہیں' پس (ان کے لیے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الماء'' پانی' پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: ''ھذہ لام سعد'' یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

(ابوداؤد' نسائی)

فائدہ: افضل صدقہ اور زیادہ ثواب دینے والا صدقہ پانی ہے' اس لیے کہ تمام مخلوق کو اس کی ضرورت ہے' اور بئر ام سعد (یعنی سعد کی ماں کا کنواں) اس وقت سے لے کر اب تک یعنی ۱۴۰۰ سال سے مدینہ پاک میں ہے۔

۲۵۳ - گری ہوئی چیز

سوال: نبی کریم ﷺ سے گرے ہوئے سونے یا چاندی سے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے گرے ہوئے سونے یا چاندی سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اعرف وكائها وعفاصها ثم عرفها سنة ' فان لم تعرف صاحبها فاستنفقها ولتكن وديعة عندك' فان جاء طالبها يوما من الدهر فادها اليه'' اس چیز کے سر بندھن اور تھیلی کو خوب پہچان لے' پھر سال بھر اس کا اعلان کرو یعنی چیز والا تلاش کرو' پھر بھی اگر اس کا مالک نہ ملے تو اسے اپنے کام میں لا کر ختم کر دو' لیکن یہ چیز آپ کے ذمے رہے گی' پس عمر بھر میں کسی دن بھی اس کا طلب گار آ جائے تو وہ چیز اسے دے دو۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں اس بات کی دلیل ہے کہ گری ہوئی چیز مشہوری کرنے کی مدت کے بعد بھی اس کے پاس امانت ہوگی' جب بھی اس کا مالک ظاہر ہو جائے گا تو وہ اس سے یہ چیز یا اس کی مثل یا اس کی قیمت لے لے گا اور اس کا خرچہ (ادا کرنا) لینے والے پر لازمی ہے۔

-۲۵٤

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے آپ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں سوال کیا؟

جواب: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گری ہوئی چیز کے بارے میں سوال کرنے لگا تو آپ نے فرمایا: ''اعرف عفاصها ووكاءها' ثم عرفها سنة ' فان جاء صاحبها' والا فشانك بها'' اس چیز کی تھیلی اور اسکے سر بندھن کو پہچان لے' پھر ایک سال تک لوگوں میں اس کی مشہوری کر' پھر اگر اس کا مالک آ جائے (تو ٹھیک) ورنہ تجھے اس کا اختیار ہے' حضرت خالد نے عرض کیا: گم شدہ بکری (کے بارے میں کیا مسئلہ ہے)؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''هي لك او لاخيك اوللذئب'' وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے ہے یا پھر بھیڑیے کے لیے' راوی نے عرض کیا: گم شدہ اونٹ ہو تو؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''مالك ولها؟ معها سقاءها وحذاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها'' تجھے اس سے کیا ہے؟ اس کے پاس اس کی مشک اور جوتا ہے وہ

پانی کے پاس اترتا ہے اور درخت سے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔ (شیخین' ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''عفاصھا'' اس کا برتن جس میں وہ چیز ہے۔

''وکاء ھا'' وہ دھاگا جس سے تھیلی جیسی چیز کا اوپر کا حصہ باندھا جاتا ہے۔

حکم: رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث اور پچھلی حدیث میں گری ہوئی چیز کا حکم بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو گری ہوئی چیز پر مطلع ہو' اس پر ضروری ہے کہ تھیلی' دھاگا اور چیز کی تعداد کو پہچان لے تا کہ وہ چیز کسی دوسری چیز سے نہ مل جائے' یہاں تک کہ جب وہ چیز والا آ جائے اور وہ چیز طلب کرے تو وہ جانچ پڑتال کر کے اس چیز کے بارے میں اس کے سچا یا جھوٹا ہونے کے بارے میں معلوم کر لے' پھر چاند والے پورے ایک سال تک اس کی مشہوری کرے اور یہ اس کے چار موسموں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے کافی ہے' اور اس لیے بھی کہ اس چیز کا مالک اس کے تلاش کرنے میں ایک سال اکثر طور پر کوشش کرتا ہے اور اس کے بعد اسے بھول جاتا ہے' پس اگر اس کا مالک سال کے درمیان ظاہر ہو جائے اور اس کی تمام صفات بیان کر دے تو لے لے ورنہ گری ہوئی چیز پکڑنے والا ضمانت کے ساتھ اس کا مالک ہو جائے گا۔

لیکن گم شدہ بکری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تو اس کو چھوڑ دے گا تو بھیڑیا اس کو کھا جائے گا' لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اس کو پکڑ لے پس وہ آخر کار تیرے لیے ہے' اگر مشہوری کرنے کے بعد اس کا مالک نہ ملے' یا وہ اس کے مالک کے لیے ہے اگر وہ معلوم ہو جائے' اور تم دونوں بھیڑیے سے بہتر ہو (یعنی اگر مالک نہ ملے تو تو اس کا مالک بن جا) رہا اونٹ' تو انسان کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے' پس اس کی جوتیاں اور پانی اس کے پاس ہے' تو انہیں ضائع نہ کر یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔

۲۵۵- پسندیدہ بیع پاکیزہ کمائی سے ہے

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی افضل ہے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: ''ای الکسب

افضل؟'' کون سی کمائی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور'' آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر پسندیدہ خرید و فروخت کرنا۔

(طبرانی)

فائدہ: جب رسول اللہ ﷺ سے سب سے افضل عمل (کمائی) سب سے زیادہ حلال' اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ قرب بخشنے والا اور زیادہ ثواب والے کام کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا' اپنے علاوہ کسی غیر پر بھروسا نہ کرنا اور اسی میں بیکاری کی مذمت ہے' اور فتور کے بغیر خوشی خوشی کے ساتھ کام کرنے کی دعوت بھی ہے' اور پسندیدہ خرید و فروخت وہ تجارت ہے جس میں تجارت کرنے والا حلال کمائی کے وسائل تلاش کرے۔

۲۵۶ - اللہ تعالیٰ کمائی کرنے والے مؤمن کو پسند کرتا ہے

سوال: یارسول اللہ! اگر یہ اللہ کی راہ میں ہو؟

جواب: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو صحابہ کرام نے اسے قوی اور سرگرم پایا تو انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ لو کان ھذا فی سبیل اللہ؟'' یارسول اللہ! اگر یہ اللہ کی راہ میں ہوتا؟ یعنی اگر یہ جہاد میں ہوتا تو بہتر ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارًا فھو فی سبیل اللہ'' اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے ''وان کان خرج یسعی علی ابوین شیخین کریمین' فھو فی سبیل اللہ'' اور اگر وہ اپنے بوڑھے اور بزرگ ماں باپ کے لیے بھاگ دوڑ کر رہا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے ''وان کان خرج یسعی علی نفسہٖ فھو فی سبیل اللہ'' اور اگر وہ اپنے آپ کو پاک دامن رکھنے کے لیے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے ''وان کان خرج یسعی ریاءً ومفاخرۃ' فھو فی سبیل الشیطان'' اور اگر یہ ریاو نمود اور فخر و تکبر کی کوشش میں نکلا ہے تو یہ شیطان کے راستے میں ہے۔ (طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

"من جلده" انہوں نے اس کی قوت دیکھی۔

"في سبيل الله" لڑائی میں اللہ کے دین کی مدد کے لیے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ہر مسلمان جو اپنی اولاد کے لیے رزق کمانے اور ان کی معاشی بہتری کی وجہ سے بھاگ دوڑ کر رہا ہے تو یہ اللہ کی راہ یعنی جہاد میں ہے۔

اور اگر وہ اپنے بوڑھے والدین کی وجہ سے باہر نکلا ہے تو پھر بھی وہ جہاد میں ہے۔

اور جو شخص اپنے آپ کو پاک دامن رکھنے کے لیے نکلا ہے وہ بھی جہاد میں ہے۔

لڑائی کے لیے نکلنے پر ہی اکتفاء نہ کرے کہ صرف یہی اللہ بزرگ برتر کی راہ میں جہاد ہے۔

۲۵۷ - پاک کمائی اور نیت کی درستی

سوال: یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ آیت تلاوت کی گئی: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا" (البقرہ:۱۶۸) اے لوگو! کھاؤ اس سے جو زمین میں حلال و پاکیزہ ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: "يا رسول الله ادع الله ان يجعلني مستجاب الدعوة" یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے یعنی وہ شخص جس کی تمام دعائیں قبول ہو جاتی ہیں ایسا بنا دے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: "يا سعد اطب مطعمك تكن مستجاب الدعوة" اے سعد! اپنے کھانے کو پاک و حلال بنا لو دعاؤں کی قبولیت والے بن جاؤ گے" والذي نفس محمد بيده ان العبد ليقذف اللقمة الحرام في جوفه ما يتقبل منه عمل اربعين يوما، وايما عبد نبت لحمه من سحت فالنار اولى به" اس ذات کی قسم محمد کی جان جس کے ہاتھ میں ہے! کہ بندہ حرام کا ایک لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل (عبادت) قبول نہیں ہوتا' اور جس کسی بندہ کا گوشت پوست حرام و رشوت سے بڑھا ہو تو جہنم کی آگ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ (طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

''اطب مطعمك'' اپنا کھانا حلال کر۔

''لیقذف'' کہ حرام سے کمایا ہوا لقمہ (منہ میں) داخل کرے۔

''سحت'' ہر حرام مال جس کا کمانا درست نہ ہو اور رشوت حکم اور شہادت میں (حرام مال کے برابر ہے)۔

''اولٰی به'' یعنی وہ حق دار ہے کہ اسے جہنم میں پھینکا جائے۔

فائدہ: مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے کھانے کو حلال بنائے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالے کیونکہ وہ مال جو اس کی طرف باطل طریقہ سے دوڑ کر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری سے بہت دور ہے۔

۲۵۸ - جو چیزیں لوگوں کو دوزخ میں ڈالتی ہیں اور جو چیزیں لوگوں کو جنت میں داخل کرتی ہیں

سوال: نبی کریم ﷺ سے ان چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو اکثر لوگوں کو جہنم میں لے جاتی ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''سئل رسول اللہ ﷺ عن اکثر ما یدخل الناس فی النار؟'' رسول اللہ ﷺ سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو اکثر لوگوں کو جہنم میں لے جاتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الفم والفرج'' منہ اور شرمگاہ'' وسئل عن اکثر ما یدخل الناس الجنة؟'' رسول اللہ ﷺ سے ان چیزوں سے متعلق سوال کیا گیا جو اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کردیتی ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''تقوی اللہ وحسن الخلق'' اللہ کا خوف اور حسن اخلاق۔

(ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الفم'' حرام کھاتا ہے اور حرام گفتگو کرتا ہے (یعنی جھوٹ بولنا' چغلی کرنا وغیرہ)۔

''تقوی اللہ'' اللہ کا خوف اور اس کی نگہبانی میں رہنا اور کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرنا۔

"حسن الخلق" "بزرگ اخلاق' اچھے اخلاق۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس حدیث شریف میں اکثر وہ اعمال بیان فرمائے ہیں جو عمل کرنے والے کو دوزخ میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں' سنو! وہ یہ ہیں: وہ منہ جو حرام کھاتا ہے اور وہ شرم گاہ جو زنا میں مبتلا ہو جائے۔

اور اکثر وہ اعمال جو بہت اہم اور ضروری ہیں جو عمل کرنے والے کو جنت میں داخل کرنے کا سبب بنتے ہیں' آگاہ ہو جاؤ! وہ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور اس کی نگرانی میں رہنا ہے اور بزرگ اخلاق' دین کے آداب سے آراستہ ہونا اور رذیل (بُری) باتوں سے علیحدہ رہنا۔

۲۵۹ - حلال اور حرام

سوال: یارسول اللہ! مجھے اس چیز کی خبر دیجئے جو میرے لیے حلال ہیں اور جو مجھ پر حرام ہیں؟

جواب: حضرت ابی ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ما یحل لی ویحرم علی؟" "یارسول اللہ! مجھے خبر دیجئے جو چیز میرے لیے حلال ہے اور جو چیز مجھ پر حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: "البر ما سکنت الیها النفس' واطمان الیه القلب' والاثم مالم تسکن الیه النفس' ولم یطمئن الیه القلب' وان افتاك المفتون" "نیکی وہ ہے جس پر نفس کو سکون ملے اور جس پر دل مطمئن ہو جائے اور گناہ وہ ہے جس پر نہ نفس کو سکون ملے اور نہ دل کو اطمینان حاصل ہو' اگرچہ تجھے (مغرور) مفتی (جواز کا) فتویٰ دے دیں۔ (احمد)

مشکل الفاظ کے معانی

"سکنت" "آرام پائے۔

"اطمان الیه القلب" "دل اس طرف مائل ہو۔

"المفتون" "وہ مغرور اور جھوٹے مفتی جو عمل کرنے والے نہیں ہیں' عملی طور پر علم سے دور ہیں۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ خبر دے رہے ہیں کہ حلال وہ ہے جس سے نفس کو آرام نصیب ہو اور اس کی طرف دل مائل ہو' اور حرام وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور نہ ہی دل اس سے

مطمئن ہو اگرچہ مغرور جھوٹے مفتی اس کے علاوہ کچھ اور فتویٰ دیں۔

۲۶۰ - گناہ کیا ہے؟

سوال: ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: گناہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "سال رجل النبی ﷺ ما الاثم؟" ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذا حاك فی نفسك شیء فدعه" جب تیرے دل میں کسی چیز کے بارے میں خلش پیدا ہو تو اسے چھوڑ دے' انہوں نے عرض کیا: "فما الایمان؟" ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "اذا ساء تك سیئتك وسرتك حسنتك فانت مؤمن" جب برائی تجھے بُری لگے اور نیکی تجھے خوش کرے یعنی اچھی لگے تو تو مؤمن ہے۔ (احمد)

فائدہ: گناہ وہ ہے جو دل میں آئے تو اس کے لیے سینہ نہ کھلے یعنی وہ کام کرنے کو جی نہ چاہے اور ایمان وہ ہے کہ مسلمان لغزش و بُرائی پر غصے میں آ جائے اور گناہ و نافرمانی اسے تکلیف پہنچائے اور اللہ کی اطاعت اسے خوش کرے' اس نیکی اور اس کے ذکر سے اس کا سینہ روشن ہو جائے' پھر اس نفس و جان کو نیک صالح اور واثق باللہ لوگوں میں شمار کیا جائے گا یعنی اللہ پر توکل رکھنے والے لوگوں میں شمار کیا جائے گا' (اور یہ لوگ) اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ سے ہونے کی تصدیق کرنے والے اور اس (کے حکم کے مطابق) عمل کرنے والے ہیں۔

۲۶۱ - قرض سے خوف دلانا

سوال: یارسول اللہ! کیا کفر قرض کے برابر ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اعوذ باللہ من الکفر والدین" میں اللہ تعالیٰ سے کفر اور قرض کی پناہ مانگتا ہوں' ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ اتعدل الکفر بالدین؟" اے اللہ کے رسول! کیا کفر قرضہ کے برابر ہے' رسول اللہ نے فرمایا: "نعم" جی ہاں!

(نسائی' حاکم)

فائدہ: قرضہ کفر کی طرح ہے' یہ ذلت اور محتاجی کی دعوت دیتا ہے اور شرم و حیاء کو چھین لیتا ہے اور آدمی مردانگی سے دور ہو جاتا ہے اور قرض لینے والا قید کی زنجیروں میں پھنس جاتا ہے اور

اس میں میانہ روی اختیار کرنے کا مطالبہ اور (اخراجات) زیادہ کرنے سے اعراض کرنے کا مطالبہ بھی ہے (یعنی میانہ روی کی وجہ سے قرض میں نہیں پھنسے گا)۔

۲۶۲- جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے والے کو خوف دلانا

سوال: یارسول اللہ! یہ شخص اس زمین کے بارے میں مجھ پر غالب آ گیا ہے جو میرے والد کی تھی۔

جواب: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضر موت سے آیا اور ایک آدمی کندہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضر موت والے نے کہا: ''یا رسول اللّٰہ ان ھذا قد غلبنی علی ارض کانت لابی'' یارسول اللہ! اس نے اس زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو میرے باپ کی تھی' کندہ والے نے کہا: ''ھی ارض فی یدی ازرعھا لیس لہ فیھا حق'' یہ زمین میری ہے' میرے قبضے میں ہے اور میں ہی اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں' اس زمین میں اس کا کوئی حق نہیں ہے' نبی کریم ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: ''الک بینۃ'' کیا تیرے پاس گواہی ہے؟ اس نے عرض کیا: ''لا'' نہیں! رسول اللہ ﷺ نے (کندی کو) فرمایا: ''فلک یمینہ'' پس تیرے لیے اس کے مقابلے میں قسم ہے' (حضرمی نے) عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان الرجل فاجر لایبالی علی ما حلف علیہ' ولیس یتورع عن شیء'' یارسول اللہ! یہ آدمی فاسق و فاجر یعنی جھوٹا ہے' یہ پرواہ نہیں کرتا کہ کس چیز پر قسم کھائی ہے اور کسی چیز (یعنی جھوٹ) سے پرہیز نہیں کرتا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیس لک منہ الا یمینہ'' تیرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ اس کی طرف سے قسم ہی ہو' وہ قسم کھانے کے لیے چل دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب اس نے پیٹھ پھیر دی: ''لئن حلف علی مال لیاکلہ ظلما لیلقین اللّٰہ وھو عنہ معرض'' اگر کسی شخص نے ایسے مال پر قسم کھائی کہ اسے ناحق کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے رخ پھیر لیں گے۔ (مسلم' ابوداؤد' ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ جھگڑے میں فیصلہ کرنے کا طریقہ بیان فرما رہے ہیں' لہٰذا جو گواہ اس میں ہوں گے وہ عام لوگوں کے نزدیک یا وہ ہوں گے جو (وقت پر) موجود ہوں گے یا (اس

کے پاس) ایسی مادی دلیل ہو گی جس سے حق ثابت ہو جائے' وگرنہ پھر قسم ہو گی یعنی مخالف فریق کا آدمی قسم کھائے گا کہ فیصلہ اور حق اس کے لیے ہے اور اس سے جھگڑا دونوں طرفوں سے ختم ہو جائے گا اور اس کا لوٹنا اللہ بزرگ و برتر کی طرف ہے' اگر قسم کھانے والا جھوٹا ہو گا تو قیامت کے دن جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو اس سے منہ موڑ لیا جائے گا اور جس سے اللہ تعالیٰ منہ موڑ لے گا' وہ واضح طور پر گھاٹے میں ہو گا۔

۲۶۳ - کبیرہ گناہ

سوال: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کیا ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ ما الکبائر؟'' یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الاشراك باللّٰہ'' اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرانا'' ''ثم ماذا'' پھر کون سا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الیمین الغموس'' یمین غموس' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''وما الیمین الغموس؟'' یمین غموس کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الذی یقتطع مال امرئ مسلم یعنی بیمین ھو فیھا کاذب'' جو کسی مسلمان مرد کا مال ہضم کر لیتا ہے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہوتا ہے یعنی کسی کا مال کھا لیا' پھر قسم کھا لی کہ میں نے اس کا مال نہیں کھایا (مراد جھوٹی قسم ہے)۔ (بخاری' ترمذی' نسائی)

فائدہ: کبیرہ گناہوں سے (یہ ہیں:) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور جھوٹی قسم جسے انسان جان بوجھ کر اٹھاتا ہے' اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہضم کر لیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ معاملہ اس کے خلاف ہے جس کی وہ قسم کھا رہا ہے۔

''والغموس'' غین معجمہ کی فتح کے ساتھ' کیونکہ قسم کھانے والا دنیا میں ہی گناہ میں ڈوب جاتا ہے اور آخرت میں دوزخ میں داخل ہو گا۔

۲۶۴ - سود سے خوف دلانا (اور سات کبیرہ گناہ)

سوال: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: ''اجتنبوا

السبع الموبقات ''سات ہلاک کرنے والوں سے بچو' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وماھن؟ ''یارسول اللہ! وہ (ہلاک کرنے والے) کیا ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: 'الشرك باللّٰہ' والسحر' وقتل النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق' واکل الربا' واکل مال الیتیم' والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات'' اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا' جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' دشمن سے لڑائی کے دن لشکر سے بھاگنا' اور غافل پاک دامن مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری' مسلم' ابوداؤد' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الموبقات'' ہلاک کرنے والے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ہلاک کرنے والے سات گناہوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان میں (یہ گناہ) بیان فرمائے: سود کا کھانا' اور ان میں ایک گناہ شرک کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کی مثل کسی کو سمجھے' جادو کرنا اور وہ کسی چیز کو اس کے سامنے سے پھیر دینا ہے اور طلسمات کا استعمال اور تسخیر شیاطین ہے' دین کے دشمنوں کے خلاف (لڑائی) کے ہجوم کے دن بھاگنا' پاک دامن پاکیزہ عورتوں کو برا بھلا کہنا اور کسی جان کا ناحق قتل کرنا۔

۲۶۵ - بے شک تاجر ہی فاسق وفاجر ہیں

سوال: یارسول اللہ! کیا اللہ نے بیع کو حلال نہیں کیا ہے؟

جواب: حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ان التجار ھم الفجار'' بے شک تاجر ہی فاسق وفاجر ہیں' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ الیس قد احل اللّٰہ البیع'' یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال نہیں فرمایا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''بلی ولکنھم یحلفون فیاثمون' ویحدثون فیکذبون''. جی ہاں! اور لیکن وہ قسم کھاتے ہیں تو گناہ گار ہوتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔ (احمد' حاکم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے' لیکن بہت سے تاجر اللہ کی جھوٹی قسمیں

کھاتے ہیں تو گناہ گار ہوتے ہیں اور لوگوں سے جھوٹی باتیں کر کے بھی گناہ گار ہوتے ہیں۔

۲۶۶ - کون سا ظلم سب سے بڑا ظلم ہے؟

سوال: یارسول اللہ! کون سا ظلم سب سے بڑا ہے؟

جواب: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ای الظلم اظلم؟" یارسول اللہ! کون سا ظلم سب سے بڑا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ذراع من الارض ینتقصها المرء المسلم من حق اخیه فلیس حصاة من الارض یاخذها الا طوقها یوم القیمة الی قعر الارض' ولا یعلم قعرها الا اللّٰه الذی خلقها" چند گز زمین جس کو مسلمان آدمی اپنے بھائی کے حق سے کم کر دیتا ہے' پس زمین کی ایک کنکری اس کے حق سے لے گا تو قیامت کے دن زمین کی گہرائی تک (سب لے کر) اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا' اور اللہ کے سوا اس کی گہرائی کو کوئی نہیں جانتا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ (احمد' طبرانی)

فائدہ: سب سے بڑا ظلم کسی کی زمین کا ٹکڑا ناحق لے لینا ہے۔

باب ۱۳: حدود کا بیان

۲۶۷ - قصاص کا بیان

سوال: یارسول اللہ! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا' اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ربیع کی بہن اُم حارثہ نے کسی انسان کو زخمی کر دیا' انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا: "القصاص القصاص" بدلہ لیا جائے گا! بدلہ لیا جائے گا! ربیع کی ماں نے کہا: "یا رسول اللّٰه ایقتص من فلانة؟" یارسول اللہ! کیا فلاں عورت سے بدلہ لیا جائے گا؟ "واللّٰه لایقتص منها" اللہ کی قسم! اس سے بدلہ نہیں لیا جائے گا' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللّٰه یا ام الربیع القصاص کتاب اللّٰه" سبحان اللہ! اے ربیع کی ماں! قصاص (بدلہ) کتاب اللہ یعنی اللہ کا حکم ہے' اس نے کہا: "واللّٰه لا یقتص منها

ابـدا ''اللہ کی قسم! اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا' راوی نے کہا کہ وہ یہ الفاظ لگاتار کہتی رہیں' یہاں تک کہ دیت پر راضی ہو گئیں' تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:'' ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ '' اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھا بیٹھیں تو وہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔(شیخین)

فائدہ: ایک دوسرے سے جھگڑے کے وقت قصاص (بدلہ) شرعی حکم ہے' مگر ربیع کی ماں نے فیصلہ کو ٹال دیا' یہ نبی کریم ﷺ کے فیصلے کو ردّ کرنا نہ تھا بلکہ اس اُمید پر کہ عنقریب دیت کی قبولیت ہو جائے گی' اور اسی طرح ہی ہوا۔

پس بندے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں اور اللہ کے ہاں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے اس کی قبولیت کی اُمید رکھیں (تو وہ قسم پوری کر دیتا ہے)' ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان میں سے ہو جائیں۔

۲۶۸-رحمِ مادر کے بچے کی دیت (تاوان)

سوال: یارسول اللہ! میں اس کا تاوان کیسے ادا کروں جس نے کھایا نہ پیا' نہ بولا نہ چلّایا' ایسے بچے کی دیت نہیں دی جاتی؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں اور ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے بچے کو ہلاک کر دیا' انہوں (مقتولہ کے وارثوں) نے نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ پیش کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا:'' ان دیة جنینها غرة عبد او ولیدة ' وقضی بدیة المراة علی عاقلتها وورثها وولدها ومن معهم '' بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور عورت کی دیت اس قاتلہ کے ددھیال کے رشتہ داروں پر مقرر کی گئی ہے اور قتل کی گئی عورت کی اولاد اور اس کے رشتہ داروں کو اس دیت کا وارث قرار دیا۔ حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا:'' یـا رسـول اللّٰه کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استهـل فمثل ذلك یطل '' یارسول اللہ! میں اس کا تاوان کیسے ادا کروں جس نے کھایا نہ پیا' نہ بولا نہ چلّایا' ایسے بچے کو بغیر قصاص کے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' انـمـا هـذا مـن اخـوان الكهان من اجل سجعه

الذی سجع ''اس مسجع عبارت کی وجہ سے یہ آدمی کاہنوں کا بھائی (معلوم ہوتا) ہے۔

(اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ولیدة''لونڈی۔

فائدہ: یعنی غلطی سے قتل ہو جانے والے کے مشابہ قتل کی دیت ہے۔

اور جس عورت کا وہ حمل ہے جو ہمیشہ پیٹ میں رہتا ہے یعنی پیدا ہو کر باہر نہیں آتا۔

اور اس کا نام جنین اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ چھپا ہوا ہی رہتا ہے۔

اور حضور کا ارشاد'' عبد او امة ''تاوان کا بیان ہے (یعنی غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا)۔

۲۶۹ - کس کام میں خون رائیگاں جائے گا؟

سوال: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی آئے اور میرا مال لینے کا ارادہ کرے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ ارایت ان جاء رجل یرید اخذ مالی'' یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی آئے اور میرا مال لینے کا ارادہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فلا تعطه ''اس کو نہ دے اس نے عرض کیا: ''ارایت ان قاتلنی ''آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے رسول اللہ نے فرمایا: ''قاتله ''تو اس سے لڑائی کر اس آدمی نے عرض کیا: ''ان قتلنی ''اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا: ''فانت شهید ''تو شہید ہے اس نے عرض کیا: ''ارایت ان قتلته ''آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''هو فی النار ''وہ دوزخ میں ہوگا۔ (مسلم)

فائدہ: اس لیے کہ وہ زبردستی کرنے والا اور گناہ گار ہے اگر خفیف العقل ہونے کی وجہ سے واپس نہ لوٹے تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت اور یہ مسئلہ اتفاقی ہے۔ (اور اللہ بہتر جانتا ہے)

۲۷۰ - جو اس (پھل) سے کاٹا نہ جائے

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھل سے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الثمر

المعلق؟ ''نبی کریم ﷺ سے لٹکے ہوئے پھل سے متعلق سوال کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''من اصاب بغيه من ذی حاجة غير متخذ خبنة فلا شیء عليه ' ومن خرج بشیء منه فعليه غرامة مثله والعقوبة ' ومن سرق منه شيئا بعد ان يؤويه الجرين' فبلغ ثمن المجن فعليه القطع' ومن سرق دون ذلك فعليه غرامة مثله والعقوبة'' جس ضرورت مند نے اپنے منہ سے کھالیے اور جھولی میں جمع نہیں کیے تو اس پر کوئی تاوان نہیں' اور جو ساتھ لے کر نکلا تو اس پر اسی کی مثل[1] تاوان ہے اور سزا بھی' اور جس نے سکھانے والی جگہ سے اکٹھے کرنے کے بعد میوے چرائے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ گئے تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے اور جس نے اس سے کم چرائے تو اس پر اس کی مثل تاوان اور سزا ہے۔ (ابوداؤد' احمد' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''ذوالحاجة'' سخت محتاج۔

''الخبنة'' کپڑے کی ایک جانب اور تہبند۔

''الجرين'' پھل خشک کرنے کی جگہ جیسے ''البيدر'' کھلیان۔

حکم: ثمر کا لفظ تمام پھلوں پر بولا جاتا ہے' اور اکثر طور پر کھجور کے پھل پر اور وہ پختہ اور تازہ ہوتی ہے جب تک درخت پر رہتی ہے۔

پس جو شخص بھوکا ہو اور درخت کے پھل سے کھالے تو اس پر کچھ (سزا' جرمانہ) نہیں ہے اور جو درخت سے کچھ پھل لے یعنی اتارے تو اس پر اس کی قیمت اور سزا ہے' جس طرح حاکم سمجھے' یہ اس کو آگاہ کرنے کے لیے اور اس کے علاوہ دوسروں کی عبرت و نصیحت کے لیے ہے۔

اور اسی طرح اگر وہ خشک کرنے کی جگہ یعنی کھلیان سے پھل لے لے جو ڈھال کی قیمت تک نہ پہنچے تو تاوان اور سزا ہے' اگر وہ قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچ جائے تو چوری کی حد یعنی ہاتھ کاٹنا ضروری ہے کیونکہ یہ پھل اس نے بہت محفوظ جگہ سے لیا ہے۔

اور کیا جس پر چوری کی حد قائم کی جائے' اس پر اس چیز کی قیمت ادا کرنا یا اس چیز کا

[1] بعض نسخوں میں ''مثليه'' ہے یعنی اس کی دو مثل تاوان ہوگا۔ (مترجم)

لوٹانا ضروری ہے؟ ظاہر یہ ہے کہ ہاں! (وہ قیمت یا اصل چیز لوٹائے گا) کیونکہ حد لگانا اللہ کا حق ہے اور مال بندے کا حق ہے اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ ساقط نہیں ہوتا۔

۲۷۱- زنا کی حد کا بیان

سوال: یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لیے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں؟

جواب: حضرت زید بن خالد جہنی کا بیان ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ انشدك اللّٰہ الا قضیت لی بکتاب اللّٰہ؟ ''یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لیے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں' اس کے مخالف نے کہا اور وہ اس اعرابی سے زیادہ سمجھ دار تھا: ''نعم فاقض بیننا بکتاب اللّٰہ'' جی ہاں! (یا رسول اللہ!) ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجیے' اور مجھے (بات کرنے کی) اجازت دیجیے' تب رسول اللہ نے اسے اجازت دے دی' اس نے کہا: ''ان ابنی کان عسیفا علی ھذا فزنی بامراته ' وانی اخبرت ان علی ابنی الرجم ' فافتدیت منه بمائة شاة وولیدة ' وسالت اھل العلم ' فاخبرونی انما علی ابنی جلد مائة وتغریب عام ' وان علی امراة ھذا الرجم'' میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا' مجھے خبر دی گئی ہے کہ میرے بیٹے پر رجم (سنگسار کرنا) ہے' پس میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دے دی ہیں اور میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال تک جلاوطن کر دینا ہے اور اس شخص کی بیوی پر رجم یعنی سنگسار کرنا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لاقضین بینکما بکتاب اللّٰہ ' الولیدة والغنم رد' وعلی ابنك جلد مائة وتغریب عام ' واغد یا انیس الی امراة ھذا ' فان اعترفت فارجمھا'' میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا' سو بکریاں اور لونڈی واپس کی جائے گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے' (پھر حضور نے فرمایا:) اے اُنیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ' اگر وہ

اقرارِ جرم کر لے تو اسے سنگسار کر دو'' فغدا علیها فاعترفت فرجمها'' اُنَیس اس (عورت) کے پاس گئے' اس نے اقرارِ جرم کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

(اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''عسیفا'' ان کے ہاں مزدور تھا۔

''اُنَیس'' حضرت انس بن ضحاک اسلمی کی تصغیر ہے۔

حکم: غیر شادی شدہ مرد ہو یا اس کا غیر یعنی عورت جب یہ زنا کریں تو انہیں ایک سو کوڑا مارا جائے گا' اور اسے اپنے وطن سے بہت دور پورا ایک سال لگاتار جلاوطن کر دیا جائے گا' اپنے وطن اور اہل وعیال سے دور رہ کر تمام مدت گزارنا زجر و توبیخ اور اسے ڈرانے کے لیے ہے' غلام' آزاد آدمی کی طرح ہے سوائے اس کے کہ اسے آزاد آدمی سے آدھی سزا ہے اور اسی پر امام شافعی اور جمہور ہیں۔

ضروری وضاحت: قرآن وحدیث کے مطابق زنا کی حد کی وضاحت یہ ہے:

(۱) اگر زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت غیر شادی شدہ ہوں تو دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲) اگر دونوں شادی شدہ ہوں تو دونوں کو سنگسار کیا جائے گا۔

(۳) اگر ایک شادی شدہ ہو اور دوسرا غیر شادی شدہ تو شادی شدہ کو سنگسار کیا جائے اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں گے' زنا کی اس سزا کو حدِ زنا کہتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں زنا کی سزا سو کوڑے کے ساتھ ایک سال تک جلاوطن کرنے کی سزا کا بھی ذکر کیا گیا ہے' یہ مؤقف حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ غیر شادی شدہ کے لیے زنا کی سزا صرف کوڑے مارنا ہے' ایک سال تک جلاوطن کرنا نہیں۔ علامہ ابوالحسن مرغینانی حنفی صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

غیر شادی شدہ کی حد میں کوڑوں اور شہر بدر کرنے کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ کرام اور فقہائے کرام کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے' تفصیل بڑی کتب میں موجود ہے۔

۲۷۲ - نفاس والی عورتوں اور حاملہ پر بچہ پیدا ہونے تک حد قائم نہیں کی جائے گی

سوال: اے اللہ کے نبی! مجھ پر حد واجب ہوتی ہے' لہٰذا مجھ پر (حد) قائم کیجیے؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زنا سے حاملہ تھی' اس نے عرض کیا: ''یا نبی اللّٰہ اصبت حدا فاقمه علی'' ''اے اللہ کے نبی! میں حد کو پہنچ گئی ہوں یعنی مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے' سو آپ مجھ پر حد قائم کیجیے' نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی و سرپرست کو بلایا اور فرمایا: ''احسن الیها فاذا وضعت فاتنی بها'' تو اس سے اچھا سلوک کر' پس جب یہ (بچہ) جن لے تو اسے میرے پاس لے آنا' اس نے ایسا ہی کیا (یعنی بچہ جننے کے بعد وہ اس عورت کو رسول اللہ کے پاس لے آیا) تو آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: ''فشکت علیها ثیابها' ثم امربها فرجمت ثم صلی علیها'' تو اسے اس کے کپڑوں میں باندھ دیا گیا' پھر رسول اللہ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا' پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: ''تصلی علیها یا رسول اللّٰہ وقد زنت'' یارسول اللہ! آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اهل المدینة لوسعتهم' وهل وجدت توبة افضل من ان جادت[1] بنفسها للّٰہ تعالٰی'' اس عورت نے یقیناً ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ستر اہل مدینہ پر تقسیم کیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو' کیا تم نے اس سے بہتر توبہ پائی ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے لیے جان قربان کر دی ہے۔ (بخاری کے علاوہ اصحاب خمسہ)

فائدہ: اور کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی روح فروخت کرنے سے افضل اور بہتر

---

[1] مسلم شریف' ابوداؤد شریف' ترمذی شریف اور الترغیب والترہیب میں یہاں ''جاءت'' کی بجائے ''جادت'' کا لفظ ہے' لہٰذا ان اصل کتب والا لفظ ہی لکھا گیا ہے' ویسے معنی اس کا بھی بن جاتا ہے۔ (مترجم)

کوئی توبہ پائی ہے جب کہ اس نے! اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے رجم (کی سزا) قبول کر لی ہے' یعنی اس سے بہتر کوئی توبہ نہیں ہے۔

۲۷۳ - عرب کی خرابی ہو اس شر سے جو قریب آ گیا

سوال: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں نیک صالح لوگ ہیں؟

جواب: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: "لا الہ الا اللّٰہ' ویل للعرب من شر قد اقترب' فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ' وحلق بین اصبعیہ الابھام والتی تلیھا" "لا الہ الا اللہ' عرب کی خرابی ہو اس شر سے جو قریب آ گیا' آج یاجوج ماجوج نے اس کے برابر دیوار میں سوراخ کرلیا ہے اور رسول اللہ نے اپنی دو انگلیوں' انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کا حلقہ بنا کر کہا' یعنی اس حلقہ کے برابر انہوں نے سوراخ بنالیا ہے۔ میں نے (حضرت زینب نے) کہا: "یا رسول اللّٰہ انھلک وفینا الصالحون؟" "یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں نیک صالح لوگ ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "نعم اذا اکثر الخبث" "ہاں! اس وقت جب فسق و فجور کی کثرت ہو جائے۔ (بخاری' مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ شر عرب کے قریب آ گیا ہے اور تمام لوگوں کی ہلاکت ثابت ہو چکی ہے باوجود اس کے کہ ان میں نیک صالح اور متقی پرہیزگار لوگ بھی ہیں اور یہ اس وقت ہوگا جب فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا' لیکن اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر انہیں ان کے نیک و بد اعمال کے مطابق زندہ رکھے گا۔

۲۷۴ - تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوگا جب تک میں اسے اس کی اولاد' اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

سوال: یارسول اللہ! اور کیسے ہم میں سے کوئی شخص اپنے نفس کو حقیر بنا دے گا؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لا یحقرن احدکم نفسہ" "تم میں سے کوئی شخص اپنے نفس کو ہرگز حقیر و ذلیل نہ کرے' صحابہ

نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ و کیف یحقر احدنا نفسہ'' یارسول اللہ! کیسے ہم میں سے کوئی شخص اپنے نفس کو حقیر بنا دے گا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''یری ان علیہ مقالا' ثم لا یقول فیہ ' فیقول اللّٰہ عزوجل یوم القیمة ما منعك ان تقول فی کذا و کذا'' وہ خیال کرتا ہے کہ اسے بولنا چاہیے' پھر وہ اس بارے میں نہیں بولتا' تب اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فرمائے گا: تجھے اس بارے میں اس طرح کہنے سے کس نے روکا ہے؟ وہ عرض کرے گا: ''خشیة الناس'' لوگوں کے خوف نے (مجھے منع کیا ہے)' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''فایای کنت احق ان تخشی'' میں زیادہ حق دار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا[1] (ابن ماجہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو منع فرمایا ہے کہ وہ اپنے نفس کو حقیر جانے' اور یہ اس وقت ہے جب وہ اللہ کی رضا کی خاطر نصیحت کرنے سے صرف مخلوق کے ڈر سے رک جائے' پس عالم دین قباحتوں اور خرابیوں کو دیکھتا ہے لیکن اس کی زبان کے ڈر سے ان خرابیوں کا ارتکاب کرنے والوں کو منع نہیں کرتا۔

اور مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک سے ڈرے اور ہر کام جو اس کے (حکم کے) مخالف ہے اس کا انکار کرے اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کرنے کی رغبت دلائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا'' (فاطر:۲۸) اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔

۲۷۵۔ لوگوں میں سب سے بہتر

سوال: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟

جواب: حضرت دُرّہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ من خیر الناس؟'' یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اتقاھم للرب عزوجل' واوصلھم للرحم' وآمرھم بالمعروف وانھاھم عن المنکر'' پروردگار بزرگ و برتر سے لوگوں سے زیادہ ڈرنے والا' ان

---

[1] جو عنوان مؤلف نے لکھا ہے اس حدیث میں وہ بیان نہیں ہے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھے' بہرحال اس حقیر نے مؤلف کے عنوان کا ہی ترجمہ کر دیا ہے۔ (مترجم)

سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا' ان سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا اور بُرائی سے روکنے والا۔ (بیہقی وغیرہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ذکر فرمایا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ (اللہ کا) خوف رکھنے والا اور ان سے زیادہ اطاعت وعبادت کرنے والا' ان میں سے رشتہ داری کی وجہ سے زیادہ محبت رکھنے والا' نیکی کا زیادہ حکم کرنے والا اور بُرائی سے روکنے والا' یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔

۲۷۶ - جو اپنے بارے میں زنا کا اعتراف کرے

سوال: یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب کہ حضور مسجد میں تھے' اس نے آپ کو آواز دی اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی زنیت؟'' یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے؟ ''فاعرض عنہ'' رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھر لیا' یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہ بات دہرائی' جب اس نے اپنے آپ کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور کہا: ''ابک جنون؟'' کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! رسول اللہ نے فرمایا: ''فھل احصنت؟'' کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو رسول اللہ نے فرمایا: ''اذھبوا بہ فارجموہ'' اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''فکنت فیمن رجمہ فرجمناہ بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ ھرب فادرکناہ بالحرۃ فرجمناہ'' میں بھی ان سنگسار کرنے والوں میں سے تھا اور مقامِ مصلّٰی (عید اور جنازہ پڑھنے والی جگہ) میں ہم نے اسے سنگسار کیا' جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا' ہم نے اسے مقامِ حرّہ میں پکڑ کر سنگسار کر دیا۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''فھل احصنت'' کیا تو نے شادی کر لی ہے؟

''بالمصلی'' نمازِ عید اور نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ۔

''فلما اذلقتہ الحجارۃ'' حد لگاتے ہوئے اسے پتھر لگے اور پورے زور سے اس کو

پہنچے یہاں تک کہ وہ بے قرار ہو گیا۔

"بالحرة" پتھروں والی جگہ مدینہ کے باہر سیاہ پتھروں والی جگہ۔

فائدہ: پاگل مرد اور پاگل عورت اور غیر شادی شدہ کو رجم نہیں کیا جائے گا۔

باب ۱٤: امارت اور قضا (فیصلہ کرنے) کا بیان

۲۷۷- امیر بنانے میں زہد اختیار کرنا

سوال: یارسول اللہ! ہمیں ان کاموں کا امیر بنا دیجئے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو والی مقرر کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور دو (اور) آدمی جو میرے چچا کے بیٹے تھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دو آدمیوں میں سے ایک نے کہا: "يا رسول الله امرنا على بعض ما ولاك الله؟" یارسول اللہ! ہمیں ان بعض کاموں کا امیر بنا دیجئے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو والی مقرر کیا ہے؟ اور دوسرے نے بھی اسی طرح ہی کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انا والله ما نولي على هذا العمل احدًا ساله ولا احدا حرص عليه" اللہ کی قسم! میں اس کام پر کسی ایسے شخص کو والی نہیں بناؤں گا جو اس کا سوال کرے اور نہ کسی ایسے شخص کو بناؤں گا جو اس کی خواہش کرے۔ (اصحاب ثلاثہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب ان کی طرف سے امارت (امیر و حاکم بننے) کا مطالبہ کیا گیا کہ میں اس کام پر کسی ایسے شخص کو والی و حاکم مقرر نہیں کروں گا جو اس کا مطالبہ کرے گا اور اس کی خواہش رکھے گا، پس تم میں سے زیادہ خیانت کرنے والا وہ ہے جو اس کام کا مطالبہ کرے گا۔

۲۷۸- صحیح اور غلط حاکم

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے عامل (گورنر) نہیں بنا دیتے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "يا رسول الله الا تستعملني؟" یارسول اللہ! کیا آپ مجھے گورنر نہیں بنا دیتے؟ راوی کہتے ہیں کہ "فضرب بيده على

منکبی ثم قال ''آپ نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مارا' پھر فرمایا: ''یا ابا ذر انك ضعیف وانها یوم القیمة خزی وندامة ' الا من اخذها بحقها وادی الذی علیه فیها'' اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ امارت قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی مگر وہ شخص کہ جس نے اسے حق کے ساتھ لیا یعنی انصاف کیا اور وہ ذمہ داری ادا کی جو اس بارے میں اس پر تھی۔ (مسلم' ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''انك ضعیف'' تیرے پاس وہ قوت اور قدرت نہیں ہے کہ اس کو آسانی سے کر سکے جس طرح مطلوب ہے۔

''الا من اخذها بحقها'' اس میں عدل قائم کرے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس وقت یہ فرمایا جب انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کسی جگہ کا گورنر بنا دیں' کہ تم والی و گورنر بننے سے کمزور ہو اور یہ ولایت قیامت کے دن ذلت اور ندامت کا سبب بنے گی' ہاں! اس شخص کے لیے نہیں جو اس کو انصاف کے ساتھ قائم رکھے گا' اس کے لیے آخرت میں بہت بلند درجات ہوں گے' یہ اس حدیث کے مطابق ہے جس میں یہ ہے کہ ''سبعة یظلهم الله فی ظله الخ'' سات شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا' آخر تک حدیث۔ پس ولایت اور امارت سے دور رہنے میں سلامتی ہے' ہاں! وہ شخص جو اس کی تمام ذمہ داریوں کے ساتھ اسے قائم رکھنے پر قادر ہو۔

۲۷۹- امیر کی اطاعت واجب ہے

سوال: یارسول اللہ! بے شک ہم برائی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نیکی لایا' پس ہم اس میں ہیں' کیا اس نیکی اور بھلائی کے بعد بھی بُرائی اور شر ہے؟

جواب: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول الله انا کنا بشر فجاء الله بخیر فنحن فیه ' فهل من وراء ذلك الخیر شر'' یارسول اللہ! ہم بُرائی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نیکی اور بھلائی لایا تو کیا اس بھلائی کے بعد بھی شر ہوگا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! میں نے عرض کیا: ''هل وراء

ذلك الشر خیر؟'' کیا اس شر اور بُرائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! میں نے عرض کیا: ''فھل وراء ذلك الخیر شر'' تو کیا اس بھلائی کے بعد بھی شر ہوگا' آپ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! میں نے عرض کیا: ''کیف؟'' وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ''یکون بعدی ائمة لا یھتدون بھدای' ولا یستنون بسنتی' وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس'' میرے بعد ایسے امام و پیشوا (بادشاہ) ہوں گے جو میری ہدایت کے مطابق نہیں چلیں گے اور میری سنت کے مطابق نہیں چلیں گے' اور عنقریب ان میں ایسے آدمی کھڑے ہو جائیں گے کہ ان کے دل شیطانوں کے دل' انسانی جسموں میں ہوں گے' میں نے عرض کیا: ''کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلك؟'' یارسول اللہ! اگر میں وہ زمانہ پالوں تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''تسمع وتطیع للامیر' وان ضرب ظھرك واخذ مالك فاسمع واطع'' امیر کی بات سنتے رہنا اور اطاعت کرتے رہنا اگرچہ تیری پشت توڑ دی جائے اور تیرا مال لے لیے جائے تو سنتا اور اطاعت کرتا جا۔ اور ایک روایت میں ہے: ''تلزم جماعة المسلمین وامامھم'' مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ اور ان کے امام (کی اطاعت کر)' میں نے عرض کیا: ''فان لم تکن لھم جماعة ولا امام'' اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو پھر؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''فاعتزل تلك الفرق کلھا' ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکك الموت وانت علی ذلك'' ان تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھے درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اس حال میں تیری موت آ جائے۔

(اصحاب ثلاثہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''الشر'' اس سے مراد جاہلیت ہے اور خیر سے مراد اسلام ہے۔

فائدہ: خیر کے بعد شر' ایک کے بعد دوسری چیز کے آنے سے مراد فتنوں اور فساد کا ظاہر ہونا ہے' پھر ایک کے بعد دوسری چیز کا آنا اس طور پر ہے کہ گورنر اور حکام ایسے ہوں گے' جس طرح رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ایسے (صاحبِ اقتدار) آدمی ہوں گے جو میری

ہدایت کے مطابق نہیں چلیں گے اور نہ میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو شکل و صورت میں انسان ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے ہوں گے۔

اس وقت (صحیح بات کا) سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہوگا اور جماعت (مسلمانوں کی بڑی جماعت) جس حال میں بھی ہوگی اس کے ساتھ ملنا لازمی ہوگا' (اے بندۂ مسلم! سن) پس اگر جماعت نہ ہو اور نہ کوئی سردار ہو تو تمام لوگوں سے علیحدہ ہو جا یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے' یہی تیرے لیے زیادہ سلامتی کی راہ ہے۔

۲۸۰- اچھے اور بُرے راہنما

سوال: یارسول اللہ! کیا ہم ان سے تلوار کے ساتھ مقابلہ نہ کریں؟

جواب: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم' ویصلون علیکم وتصلون علیھم' وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم' وتلعنونھم ویلعنونکم'' تمہارے اچھے راہنما وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت رکھتے ہیں اور وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو' اور تمہارے بُرے راہنما وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں' تم ان پر لعن طعن کرتے ہو اور وہ تم پر لعن طعن کرتے ہوں' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ افلاننا بذھم بالسیف؟'' یارسول اللہ! کیا ہم ان سے تلوار کے ساتھ مقابلہ نہ کریں؟ تب رسول اللہ نے فرمایا: ''لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ' واذا رایتم من ولاتکم شیئًا تکرھونہ' فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یدا من طاعۃ'' نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں اور جب تم اپنے قائدین میں ایسی چیز دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو ان کے عمل کو ناپسند سمجھو اور ان کی اطاعت و فرماں برداری سے رک نہ جاؤ یعنی ان کے خلاف ہاتھ نہ اٹھاؤ (تاکہ فتنہ نہ پڑے)۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''یصلون علیکم وتصلون علیھم'' وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہوں اور تم ان کے

لیے دعا کرتے ہو۔

فائدہ: اس حدیث پاک میں یہ (بیان) ہے کہ امام کے خلاف خروج کرنا (نکلنا) حرام ہے' اگر چہ اس کا فسق و فجور ظاہر ہو جائے اور اس پر سلف و خلف علماء کا جمہور ہے بلکہ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ اتفاقی مسئلہ ہے یعنی پوری قوم کا اس پر اتفاق ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امیر غشوم خیر من فتنة تدوم'' ظالم امیر اس فتنہ سے بہتر ہے جو ہمیشہ کے لیے ہو' رہا فاسق و فاجر شخص تو اس کی بیعت منعقد نہ ہو گی یعنی اس کی بیعت درست نہ ہو گی۔

جو کچھ گزرا وہ سمجھا گیا کہ امیروں کی اطاعت فرض ہے' بلکہ ان کے لیے توفیق' درست عمل اور تائید کے ساتھ دعا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اگر چہ ان کا فسق و فجور ظاہر ہو جائے پھر بھی ان کے خلاف خروج کرنا (نکلنا) حرام ہے کیونکہ اس کام میں خون کا بہانا' آبروریزی' فتنہ و فساد کا بڑھانا پایا جاتا ہے۔

اور یہ ایسی بات ہے کہ اس سے ان کو نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے میں رکاوٹ نہیں آتی' اس جگہ سے اسے یہ بات نقصان نہ پہنچائے گی۔

۲۸۱ - امیر کے لیے مخلص ہونا

سوال: یارسول اللہ! کس کے لیے؟

جواب: حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''الدین النصیحة'' دین مخلص رہنا ہے' صحابہ نے عرض کیا: ''لمن یا رسول اللّٰه؟'' یارسول اللہ! کس کے لیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''للّٰه ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم'' اللہ تعالیٰ' اس کی کتاب' اس کے رسول' مسلمانوں کے پیشوا اور عام مسلمانوں کے لیے مخلص رہنا دین ہے۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: اہل و عیال اور تمام لوگوں کا راہنما و پیشوا سے مخلص رہنا واجب ہے اور یہ وجوب خلوص کے ساتھ ہو۔

۲۸۲ - سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق کلمہ کہنا ہے

سوال: کون سا جہاد افضل ہے؟

جواب: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور اس نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا ''ای الجھاد افضل؟'' کون سا جہاد افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کلمۃ حق عند سلطان جائر'' ظالم بادشاہ کے سامنے حق کلمہ کہنا۔ (نسائی' ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الغرز'' رکاب۔

فائدہ: ترمذی کے لفظ یہ ہیں: ''ان من اعظم الجھاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر تنھاہ عن ظلمہ'' بے شک سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے عدل وانصاف کی بات کرنا ہے جو اسے اس کے ظلم سے روک دے' اور یہ (اس لیے) افضل جہاد ہے کہ وہ شخص اپنے آپ کو اللہ کی رضا کی خاطر ہلاکت کے لیے پیش کر رہا ہے' جس طرح کہ وہ لڑائی کی صف میں کھڑا ہے۔

۲۸۳ - امیر کے لیے قابل اعتماد آدمی کو قائم مقام بنانا (ضروری ہے)

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں حاضر ہوں اور آپ کو نہ پاؤں (تو پھر)؟

جواب: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے کسی مسئلہ میں گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ پھر آنا' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ارایت ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت'' اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں گویا کہ وہ موت مراد لے رہی ہے' یعنی آپ اگر وفات پا چکے تو پھر؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فان لم تجدینی فاتی ابابکر'' اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابوبکر کے پاس آ جانا۔ (شیخین)

فائدہ: اس عورت نے وفات پا جانے کا اندازہ لگا لیا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتی ہے: یارسول اللہ! اگر میں آؤں تو آپ کو نہ پاؤں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ابوبکر کے پاس چلے جانا۔

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر ہی خلیفہ ہیں۔

۲۸۴ - فیصلہ کرنے کے آداب

سوال: یارسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا مجھے علم نہیں ہے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''بعثني رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الى اليمن قاضيًا' فقلت يا رسول الله ترسلني وانا حديث السن ولا علم لي بالقضاء'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا مجھے علم بھی نہیں ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان اللّٰه سيهدى قلبك' ويثبت لسانك' فاذا جلس بين يديك الخصمان فلا تقضين حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الاول' فانه احرٰى ان يتبين لك القضاء'' عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو اس کا راستہ دکھا دے گا اور تمہاری زبان کو اس پر قائم کر دے گا' جب دونوں فریق تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے (آدمی) کی باتیں نہ سن لو' جس طرح تم نے پہلے (شخص) کی باتیں سنی ہیں' یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلے کو واضح کر دے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فما زلت قاضيا آوما شككت في قضاءٍ بعد'' جب تک میں قاضی بنا رہا مجھے فیصلہ کرنے میں دشواری نہیں ہوئی۔

(ابوداؤد' ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''لاعلم لي بالقضاء'' یعنی مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں۔

فائدہ: یہ بات عدل وانصاف سے ہے کہ قاضی دوسری طرف سے بھی بات سن لے تاکہ حق واضح ہو جائے اور دونوں فریقوں کے دلائل سننے سے پہلے فیصلہ کرنا حرام ہے اور اگر فیصلہ کرے گا تو وہ باطل ہوگا اور اس فیصلے کا توڑنا واجب ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تیرے پاس دونوں فریقوں میں کوئی ایک آئے اور اس کی آنکھ پھوڑ دی گئی ہو تو اس کا فیصلہ نہ کر' شاید دوسرے کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئی ہوں۔

۲۸۵ - جھوٹی گواہی سے متنبہ کرنا

سوال: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا: ''ای الناس خیر؟ ''کون سے لوگ بہتر ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرنی' ثم الذین یلونھم' ثم الذین یلونھم' ثم یجیء قوم تسبق شھادۃ احدھم یمینہ' ویمینہ شھادتہ''میرے زمانے کے لوگ پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت کرے گی۔ (بخاری' ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کے بعد دو زمانوں کی فضیلت ثابت کر دی ہے' اور ترمذی شریف کی حدیث میں ہے: ''ثلاثۃ قرون بعد الاصحاب''صحابہ کے دور کے بعد تین زمانے ہیں' یعنی ترمذی شریف میں تین زمانوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

باب ۱۵: قسمیں کھانے اور نذر ماننے کا بیان

۲۸۶ - میت کی طرف سے نذر (پوری کرنا)

سوال: میری بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ وفات پا گئی ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''ان اختی نذرت ان تحج وقد ماتت''میری بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ وفات پا گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لو کان علیھا دین اکنت قاضیہ''اگر اس پر قرضہ ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: ''نعم''جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا: ''فاقض اللّٰہ فھو احق بالقضاء''اللہ کا قرض ادا کر کیونکہ وہ ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری' نسائی)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اسے حج کے بارے میں بہن کی نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے' یہ اللہ کا حق ہے (پس یہ اپنے غیر سے اولیٰ ہے)۔

۲۸۷ - قسم کے کفارے اور نذر ماننے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے، میں نے اسے بہت زور سے طمانچے لگائے ہیں۔

جواب: حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "صککتها صكة فعظم ذلك على رسول الله" میں نے اسے بہت زور سے طمانچے لگائے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے اسے میرا بہت بڑا کام (جرم) سمجھا، میں نے عرض کیا: "افلا اعتقها" کیا میں اسے آزاد نہ کردوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ائتنی بها" تو اسے میرے پاس لاؤ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ نے فرمایا: "این الله" اللہ کہاں ہے؟ اس لونڈی نے کہا: "فی السماء" آسمان میں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فمن انا" میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: "رسول الله" اللہ کے رسول، رسول اللہ نے فرمایا: "اعتقها فانها مؤمنة" اسے آزاد کردے، یہ ایمان والی عورت ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، مسلم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ بن حکم کی لونڈی کے بارے میں یہ ثابت ہوجانے کے بعد کہ وہ ایمان والی ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ فرمایا کہ وہ اپنی لونڈی کو آزاد کر دے، یہ کام اس کے بعد ہوا جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے پر طمانچے لگائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو ناجائز سمجھتے ہوئے اجر وثواب کی خاطر اسے آزاد کرنے کی رغبت دلائی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کام کو بہت بڑا (جرم) سمجھا۔

۲۸۸ -

سوال: یارسول اللہ! ایک مؤمنہ لونڈی آزاد کرنا مجھ پر واجب ہے؟

جواب: روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی لونڈی لایا اور عرض کیا: "یا رسول الله علی رقبة مؤمنة" یارسول اللہ! میرے ذمے ایک مؤمنہ لونڈی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس لونڈی سے فرمایا: "این الله" اللہ کہاں ہے؟ اس نے اپنی انگلی کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا، آپ نے اسے فرمایا: "فمن انا؟" میں کون ہوں؟ اس نے نبی کریم ﷺ اور آسمان کی طرف

اشارہ کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعتقها فانها مؤمنة'' اسے آزاد کردو' یہ مؤمنہ ہے۔ (ابوداؤد' امام احمد)

فائدہ: لونڈی نے نبی کریم ﷺ اور آسمان کی طرف اشارہ کیا' یعنی اس کی مراد یہ تھی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' تو آپ نے فرمایا: اسے آزاد کردے' یہ مؤمنہ ہے۔

اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں ہے کہ ایمان لانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور رسالت محمدیہ کا اعتراف کر لینا کافی ہے۔

باب ۱٦ : شکار اور ذبیحوں کا بیان

۲۸۹ - وہ حیوان جو کھائے جاتے ہیں

سوال: یارسول اللہ! کیا وہ حرام ہے؟

جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی حضرت خالد بن ولید) نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے تو رسول اللہ کے پاس بھنی ہوئی گوہ لائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا۔ ازواجِ مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو اس چیز کی خبر دے دو' جس کے کھانے کا آپ ارادہ فرمارہے ہیں (یعنی یہ بتادو کہ یہ کون سی چیز بھنی ہوئی ہے)' انہوں نے بتادیا کہ یارسول اللہ! یہ گوہ ہے' تو آپ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا' میں نے عرض کیا: ''احرام هو یا رسول اللّٰه'' یارسول اللہ! کیا وہ حرام ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا ولكنه لم يكن بارض قومي فاجدني اعافه'' نہیں! (حرام نہیں ہے) لیکن یہ میری قوم کی زمین سے نہیں ہے' لہٰذا میں اس میں نفرت محسوس کرتا ہوں' حضرت خالد نے کہا کہ میں نے ہاتھ بڑھایا اور اسے کھانے لگا جب کہ نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ (اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ضب'' بھنی ہوئی گوہ۔

''هوى اليه بيده'' یعنی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ اسے کھائیں۔

فائدہ: گوہ حرام نہیں ہے لیکن نبی کریم ﷺ کی ذات اس سے نفرت کرتی تھی کیونکہ یہ آپ

کی قوم کی زمین سے نہیں تھی اور یہ مکہ شریف اور اس کا قرب وجوار ہے۔

سلف اور خلف (پرانے اور نئے بزرگانِ دین) کا اتفاق ہے کہ گوہ ذبح کرنے کے بعد حلال ہے مگر جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب سے منقول ہے (وہ یہ ہے کہ) یہ مکروہ ہے۔

-۲۹۰

سوال: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بجّو کے متعلق سوال کیا؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بجّو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''ھو صید فیه کبش اذا صاده المحرم'' وہ ایک شکار ہے' جب احرام باندھنے والا اس کا شکار کرے تو اس پر ایک دنبہ لازم ہے۔

(اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھو صید'' یعنی اس کا کھانا حلال ہے۔

''الضبع'' ایک نر کے لیے اور مؤنث ''ضبعان'' ہے۔

فائدہ: بجّو ایک شکار ہے اور تیر لگنے کے بعد اس کا کھانا حلال ہے اور اسی پر بعض صحابہ' تابعین اور امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ یہ درندہ ہے' اور درندہ میں ہر ذی ناب یعنی کچلی والے جانور کے کھانے سے منع کیا گیا ہے' اور پہلے (مؤقف والے) لوگوں نے جواب دیا ہے: یہ (حلال ہونے میں ناقص ہے) کیونکہ اس پر نص وارد ہے۔

-۲۹۱

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھی' پنیر اور وحشی گدھے سے متعلق سوال کیا گیا؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھی' پنیر اور وحشی گدھے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''الحلال ما احل اللّٰه فی کتابه ' والحرام ما حرم اللّٰه فی کتابه وما سکت عنه فھو مما عفا عنه'' حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ کریم نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے اور جس

چیز سے اللہ تعالیٰ نے سکوت فرمایا ہے' وہ ان اشیاء میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا ہے یعنی ان کا کھانا جائز ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''الفراء'' وحشی گدھا۔

فائدہ: وحشی گدھا حلال ہے' گھی اور پنیر دودھ کی فرع ہیں' یہ نص قرآنی سے حلال ہیں۔

۲۹۲- ذبح کرنا

سوال: یارسول اللہ! ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے؟

جواب: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انا لاقوا العدو غدًا ولیست معنا مدًی؟'' یارسول اللہ! کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اعجل او ارن ما انھر[1] الدم وذکر اسم اللّٰہ علیہ فکل' لیس[2] السن والظفر' وساحدثك' اما السن فعظم' واما الظفر فمدی الحبشۃ'' جلدی کردیا (یہ فرمایا) کہ ہلاک کردو' جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام اس پر لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن نہ ہو' میں تم سے (اس کی وجہ بیان کردیتا ہوں کہ) دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ راوی نے کہا: (ایک بار) مالِ غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ہمارے ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا' ایک آدمی نے اس کی طرف تیر پھنکا جس سے وہ رک گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لھذہ الابل اوابد کاوابد الوحش' فاذا غلبکم منھا شیء فاصنعوا بہ ھکذا'' ان اونٹوں میں سے بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح (ہو جاتے ہیں)' جب وہ تم پر غالب آجائیں یعنی تمہارے قابو میں نہ رہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (اصحاب خمسہ)

---

[1] اصل کتاب میں ''انھو'' ہے' ''اشھر'' نہیں ہے' لہٰذا اصل کتاب کے مطابق لکھ دیا ہے۔ (مترجم)

[2] اصل بخاری شریف میں ''لیست'' ہے اور یہاں ''لیس'' ہے' لہٰذا اصل کے مطابق لکھ دیا گیا ہے۔ (مترجم)

مشکل الفاظ کے معانی

''اعجل''، ''اعجال'' مصدر سے ہے' جلدی کرنا' پھرتی کرنا اور ہلکا پھلکا ہونا۔

''ند'' بھاگ گیا۔ ''اصبنا نهب ابل'' یعنی غنیمت کے مال کے اونٹ۔

''حبسه رجل بسهم'' یعنی اس کے جسم میں تیر لگا تو وہ ٹھہر گیا اور اس کا خون بہنے لگا۔

''آوابد''، ''آبدة'' کی جمع ہے اور یہ وہ جانور ہوتا ہے جو وحشی ہو جائے۔

فائدہ: ہر اس چیز سے ذبح کرنا درست ہے جو خون بہا دے اور جاری کر دے' مثلاً پتھر' بانس کا ٹکڑا اور لوہا' اور یہ بھی درست ہے کہ ذبح کرنے میں جلدی کرے اور اس پر اللہ کا نام لے اور اسے کھالے' مگر دانت سے ذبح کیا ہوا (نہ کھائے) کیونکہ وہ ہڈی ہے' اس سے ذبح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ پلید ہوتا ہے' اور یہ (اونٹ) جنت کے مؤمنوں کا زادِ راہ ہے' اسے ناپاک کرنا حرام ہے۔

اور ناخن سے ذبح کرنا تو یہ حبشہ والوں کی چھری ہے' وہ اپنے ناخنوں سے ذبح کر لیتے ہیں اور اسی لیے وہ بہت لمبے لمبے ناخن رکھتے ہیں اور وہ کافر ہیں' اور ہمیں ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ اس طریقہ سے جانور کو تکلیف دینا ہے' اور نبی کریم ﷺ نے جانور کی طرف تیر پھینکنا جائز رکھا ہے جب ان پر قابو نہ پایا جا سکے تو وہ تیر اس کے جسم میں جس جگہ لگ جائے اور اس کا خون بہہ جائے تو وہ جانور حلال ہے۔

۲۹۳ - گابھن (گائے وغیرہ) کا ذبح کرنا بچے کا ذبح کرنا ہی ہے

سوال: یارسول اللہ! اونٹنی ذبح کی جاتی ہے' گائے اور بکری ذبح کی جاتی ہے تو ہم اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں' کیا ہم اسے پھینک دیں یا کھالیں؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول الله تنحر الناقة وتذبح البقرة والشاة' فنجد في بطنها الجنين' انلقيه ام نأكله؟'' یارسول اللہ! اونٹنی ذبح کی جاتی ہے' گائے اور بکری ذبح کی جاتی ہے تو ہم اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں' کیا ہم اسے پھینک دیں یا اسے کھالیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''كلوه ان شئتم' فان ذكاته ذكاة امه'' اگر تم چاہتے ہو تو کھالو کیونکہ اس کی ماں

کا ذبح ہونا اس کا ذبح ہونا ہی ہے۔(ابوداؤد‘احمد‘ترمذی)

فائدہ: ذبح کرنے سے ذبیحہ کے تمام اجزاء حلال ہو جاتے ہیں‘ جب بچہ مردہ نکلے یا ذبح کیے ہوئے جانور کی زندگی اس کے ساتھ معلق ہو تو جنین کو ذبح نہیں کیا جاتا‘ اور اسی پر نئے اور پرانے بزرگ ہیں‘ مگر امام ابوحنیفہ کا مؤقف یہ ہے کہ اس کے نکلنے کے بعد اس کا ذبح کرنا واجب ہے۔

شاید وہ اس حدیث کو اس کے مشابہ حدیث پر محمول کرتے ہیں۔یعنی ”ذکاۃ الجنین کذکاۃ امہ“ بچے کا ذبح ہونا بالکل اس کی ماں کے ذبح ہونے کی طرح ہے‘ لیکن جب (ماں کے پیٹ سے نکلے) تو اس کی زندگی قوی ہو یعنی بالکل صحت مند ہو تو بالاتفاق اس کا ذبح کرنا واجب ہے۔

۲۹۴۔بسم اللہ پڑھنا

سوال: یارسول اللہ! جن لوگوں کا عہد جاہلیت بالکل قریب ہے (وہ نومسلم ہیں) وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں‘ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ان کو (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں‘ کیا ہم اسے کھالیں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان لوگوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا: ایک قوم کے لوگ جاہلیت کے دور سے نئے نئے مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور ہمارے پاس گوشت لائے ہیں‘ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (جانور ذبح کرتے ہوئے) اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں‘ کیا ہم اسے کھالیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سموا اللہ و کلوا“ بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔(امام ابوداؤد‘ امام بخاری‘ امام نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

”لحمان“”لحم“ کی جمع ہے‘ اکثر اس کی جمع ”لحوم“ آتی ہے۔

فائدہ: ایک قوم تھوڑی دیر پہلے مسلمان ہوئی‘ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اپنے ذبیحوں پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جواب دیا کہ یہ لوگ بسم اللہ پڑھیں اور کھالیں اور ان کا اس گوشت پر بسم اللہ پڑھنا کافی ہے۔

۲۹۵ - اونٹنی کا پہلا بچہ اور رجب میں جانور ذبح کرنا

سوال: ہم جاہلیت کے دور میں ماہِ رجب میں ایک جانور ذبح کرتے تھے' آپ ہمیں (اس کے بارے میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی کہ ہم جاہلیت کے دور میں رجب کے مہینے میں ایک جانور ذبح کرتے تھے' آپ ہمیں (اس کے بارے میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اذبحوا اللہ فی ای شھر کان وبروا اللہ واطعموا'' جس مہینے میں بھی ہو اللہ کی رضا کے لیے (جانور) ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ' اس آدمی نے عرض کیا: ہم جاہلیت کے زمانہ میں اونٹنی کا پہلا بچہ ذبح کرتے تھے آپ ہمیں (اس بارے میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''فی کل سائمۃ[1] فرع تغدوہ ماشیتک حتی اذا استجمل ذبحتہ فتصدقت بلحمہ علی ابن السبیل فان ذلک خیر'' چرنے والے تمام جانوروں میں فرع (اونٹنی کا پہلا بچہ) ہے جس کے ذریعے تم اپنے جانوروں کو خوراک دیتے ہو یہاں تک کہ جب وہ صحیح اونٹ بن جائے تو اسے ذبح کرکے اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کردو' یہ بہتر کام ہے۔

(امام ابوداؤد' امام نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الفرع'' اونٹنی کا پہلا بچہ۔

''العتیرۃ'' وہ جانور جو رجب میں اس کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جائے۔

فائدہ: جب نبی کریم ﷺ سے عتیرہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت چاہو اللہ کے لیے ذبح کرو اور اللہ کی رضا جوئی اور اس کی اطاعت کرتے ہوئے مسکینوں کو کھلا دو' لیکن اونٹنی کا پہلا بچہ تو رسول اللہ نے انہیں حکم دیا کہ ہر سال ایک سو اونٹ میں سے اسے

---

[1] ابوداؤد شریف میں ہے کہ ''سائمۃ'' کا لفظ ایک سو جانور پر بولا جاتا ہے' لہٰذا اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ ایک سو اونٹ ہو جانے پر ایک جوان اونٹ ذبح کرتے تھے اور یہ اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تھا۔ (مترجم)

ذبح کرو جو فقیروں کے لیے ذبح کیا جائے۔

-۲۹۶

سوال: یارسول اللہ! ہم ماہِ رجب میں جاہلیت کے زمانہ میں (جانور) ذبح کرتے تھے تو ہم بھی کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آ جاتا اسے بھی کھلاتے تھے؟

جواب: حضرت ابورزین لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جاہلیت کے دور میں ماہِ رجب کے اندر (ایک جانور) ذبح کرتے' پھر ہم خود بھی کھاتے اور جو ہمارے پاس آتا اس کو بھی کھلاتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لا باس به'' اس میں کوئی حرج نہیں۔ (نسائی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے رجب کا ذبیحہ مباح کر دیا۔

۲۹۷ - قربانی کا بیان

سوال: آپ کا کیا خیال ہے' اگر میں مؤنث منیحہ (یہ وہ بکری ہوتی ہے جو مالک اپنے غیر کو دے دیتا ہے تاکہ وہ اس سے دودھ کا فائدہ اٹھائے) کے علاوہ کچھ نہ پاؤں تو کیا میں اسے ذبح کرلوں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امرت بیوم الاضحٰی عیدًا جعله اللّٰه لهذه الامة'' مجھے قربانی کے دن کو عید بنانے کا حکم دیا گیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے مقرر کر دیا ہے' اس آدمی نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ کا کیا خیال ہے اگر میں مؤنث منیحہ کے علاوہ کچھ نہ پاؤں تو کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آپ نے فرمایا:

''لا' ولکن تاخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك' وتحلق عانتك' فتلك تمام اضحيتك عند اللّٰه'' نہیں! لیکن تو اپنے بال اور ناخن لے لے (کاٹ لے)' اپنی مونچھیں کاٹ لے اور زیرناف بال مونڈ لے' اللہ کے نزدیک یہ تیری قربانی کی تکمیل ہے۔ (امام ابوداؤد' امام نسائی)

فائدہ: منیحہ وہ بکری ہوتی ہے جسے اس کا مالک اپنے غیر کو دے دیتا ہے تاکہ وہ اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر اسے اس کے مالک کو لوٹا دے۔ اس سائل کی اس طرح کی ایک منیحہ بکری کسی دوسرے شخص کے پاس تھی' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه لم اجد غیرها

افاضحی بھا' قال لا ''یارسول اللہ! میں اس کے بغیر کچھ نہیں پاتا' کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں!

۲۹۸ - قربانی کا گوشت جمع کر کے رکھنے کا جواز

سوال: یارسول اللہ! ہم اس طرح کرلیں جس طرح ہم نے گزشتہ سال کیا؟

جواب: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا: ''من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثة وفی بیته منه شیء ' فلما کان العام المقبل ' قیل یا رسول اللّٰه نفعل کما فعلنا فی العام الماضی ''تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو تین دن کے بعد ہرگز وہ ایسی صبح نہ کرے کہ اس کے گھر میں اس (گوشت) سے کوئی چیز موجود ہو' پھر جب آئندہ سال آیا تو عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم ایسے ہی کریں جس طرح ہم نے گزشتہ سال میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''کلوا واطعموا وادخروا' فان ذلك العام کان بالناس جهد' فاردت ان تعینوا فیها'' کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو' پس بے شک اس سال لوگ بھوک کی شدت میں تھے' میں چاہتا تھا کہ تم اس سے (ان کی) مدد کرو۔

(اصحاب خمسہ)

فائدہ: مسلمان قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ باقی نہ رکھنے پر تاکید کے ساتھ رغبت رکھتے تھے' جس طرح انہوں نے گزشتہ سال کیا تھا' جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''کلوا وادخروا' فان ذلك العام کان بالناس جوع فاردت ان تساعدوا المساکین' ولکن الان زالت الشدة ' فکلوا وادخروا کما تشاؤون'' کھاؤ اور ذخیرہ کرو کیونکہ وہ سال لوگوں میں بھوک کا تھا' پس میں نے ارادہ کیا کہ تم مسکینوں کی مدد کرو' لیکن اب بھوک کی شدت ختم ہوگئی ہے' لہٰذا اب تم کھاؤ اور ذخیرہ کرو جس طرح تم چاہتے ہو۔

۲۹۹ - سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا

سوال: یارسول اللہ! ہم سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتے ہیں؟

جواب: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه انا نرسل الکلاب المعلمة؟'' یارسول اللہ! ہم سدھائے ہوئے کتوں سے شکار

کرتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''کل ما امسکن علیک'' (شکار کو گرانے کے بعد) اگر کتے مالک کے انتظار میں شکار کو روک رکھیں تو اسے کھالو میں نے عرض کیا: اگر کتے شکار کو مارڈالیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وان قتلن'' اگر چہ کتے شکار کو مارڈالیں' پھر میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہم لوگ پھل کے بغیر والا نیزہ پھینک کر شکار کرتے ہیں (اس کا حکم بتایئے)؟ آپ نے فرمایا: ''کل ما خزق' وما اصاب بعرضہ فلا تاکل'' اگر وہ نیزہ سیدھا لگے اور شکار میں گھس جائے تو اس شکار کو کھاؤ لیکن اگر ٹیڑھا پڑ جائے (اور جسم میں نہ گھسے) تو مت کھاؤ۔ (امام بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''المعلمۃ'' یہ وہ جانور ہے کہ جب اس کا مالک اسے شکار کرنے پر برانگیختہ کرے تو وہ راغب ہو جائے اور جب اسے روکے تو وہ رک جائے اور جب شکار پکڑے تو اسے اپنے مالک کے لیے محفوظ رکھے۔

''المعراض'' امام نووی (علیہ الرحمہ) نے کہا ہے کہ ''معراض'' ایک بھاری لکڑی ہے یا ایک عصا ہے جس کی ایک طرف میں لوہا ہوتا ہے اور کبھی لوہے کے بغیر بھی وہ عصا ہوتا ہے اور قاموس میں کہا ہے کہ یہ ایک تیر ہے جو بے نوک باریک کونوں والا ہے جو درمیان سے موٹا ہوتا ہے' دونوں کونوں سے باریک اور درمیان سے موٹا ہوتا ہے' ٹیڑھا ترچھا لگتا ہے' درمیان میں سے سیدھا نہیں لگتا۔

''ما خزق'' جو زخمی کردے' چھید کر پار ہو جائے اور مار دے۔

''وما اصاب بعرضہ'' جو تیر ٹیڑھا ترچھا لگ جائے۔

فائدہ: ہر وہ جانور کھانا جائز ہے جسے کوئی حیوان روک رکھے' مثلاً کتا' اگرچہ اسے حیوان مار دے' اس لیے کہ اس کا جانور کو مارنا اسے ذبح کرنا ہے' جب تک کہ اس میں وہ کتا شریک نہ ہو جو ان میں سے سکھایا ہوا نہ ہو۔

اور جو جانور معراض سے زخمی ہو جائے وہ کھایا جائے گا اور جس جانور کو تیز دھار یا نیزے کی نوک کے بغیر نیزہ یا معراض لگ جائے تو اسے نہ کھایا جائے گا کیونکہ وہ مردار ہے۔

-۳۰۰

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتے ہیں۔

جواب: حضرت عدی بن حاتم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: "اذا ارسلت کلابك المعلمة' وذکرت اسم اللّٰہ' فکل مما امسکن علیکم وان قتلن' الا ان یاکل الکلب' فانی اخاف ان یکون انما امسکه علی نفسه' وان خالطها کلاب من غیرها فلا تاکل" جب تم نے اپنے سدھایا ہوا کتا شکار کے لیے چھوڑا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو (یعنی بسم اللہ پڑھی ہو) تو اگر کتے نے شکار گرانے کے بعد اسے تمہارے لیے روک رکھا ہو تو اسے تم کھا لو (یعنی وہ حلال ہے)' خواہ وہ شکار مر چکا ہو' البتہ اگر اس میں سے کتے نے کچھ لیا ہو تو پھر (وہ مشکوک ہے)' مجھے خدشہ ہے کہ اس نے شکار کو اپنے لیے مارا ہو (اس کا کھانا درست نہیں) اسی طرح اگر تمہارے کتے کے ساتھ شکار کے وقت دوسرے کتے شامل ہو گئے ہوں تو پھر بھی اسے نہ کھاؤ۔

(امام بخاری)

فائدہ: اس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ جب وہ اپنے لیے گیا ہو یا وہ کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو شکار حلال نہیں ہے' مجھے خدشہ ہے کہ اس نے شکار کو اپنے لیے مارا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ" (المائدہ:۴) پس تم اسے کھاؤ جو انہوں نے تمہارے لیے روک رکھا ہو' وہ بھی اسی شرط کے ساتھ مباح ہے کہ شکاری جانتا ہو کہ کتے نے اسے اس یعنی مالک کے لیے روک کر رکھا ہے اور جب اس نے اس سے کچھ لیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے اس جانور کو اپنے لیے روکا ہوا ہے۔

-۳۰۱

سوال: اے اللہ کے نبی! ہم ایسے لوگوں کے علاقہ میں رہتے ہیں جو اہل کتاب ہیں' کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں؟ (اور ہم) بہت شکار والی زمین میں رہتے ہیں' میں اپنے تیر کمان سے بھی شکار کر لیتا ہوں اور ان کتوں سے بھی شکار کرتا ہوں جو تربیت

یافتہ نہیں ہیں اور کچھ تربیت یافتہ ہیں تو اس میں سے کس قسم کا شکار درست ہے (یعنی اس کا کھانا جائز ہے)؟

جواب: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم ایسے لوگوں کے علاقہ میں رہتے ہیں جو اہل کتاب ہیں' تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں؟ (اور ہم) بہت شکار والی زمین میں رہتے ہیں' میں اپنے تیر کمان سے بھی شکار کر لیتا ہوں اور ان کتوں سے بھی شکار کرتا ہوں جو تربیت یافتہ نہیں ہیں اور کچھ تربیت یافتہ بھی ہیں' تو اس میں سے کس قسم کا شکار میرے لیے درست ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: تم نے اہل کتاب کے برتنوں سے متعلق پوچھا ہے (اس سلسلہ میں حکم یہ ہے کہ) اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ' اور اگر اور برتن نہ پاؤ تو ان برتنوں میں دھو کر ان میں کھانا کھا لو۔ (شکار کے بارے میں حکم یہ ہے کہ) جو شکار تو تیر کمان سے کرے اور (تیر چلاتے وقت) تو اللہ کا نام لے لے یعنی بسم اللہ پڑھ لے تو اسے کھا لو' اور سدھائے ہوئے کتے سے جو شکار تو نے کیا اور اللہ کا نام لے لیا تو اسے کھا لے' اور جو شکار تو نے غیر تربیت یافتہ کتے سے کیا اور (بسم اللہ پڑھ کر) ذبح کرنے کا وقت مل جائے تو اسے کھا لے (ورنہ نہیں)۔ (امام بخاری)

فائدہ: اہل کتاب کے برتن میں کھانا جائز ہے جس میں وہ خنزیر پکاتے اور شراب پیتے ہیں بشرطیکہ اس برتن کے علاوہ کوئی اور برتن نہ پائے۔

جس طرح بسم اللہ شریف پڑھ کر (پھینکے ہوئے) تیر کا شکار جائز ہے' اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کا شکار جائز ہے جو بسم اللہ پڑھنے کے بعد (چھوڑا ہو) اور غیر تربیت یافتہ کتے کا شکار بھی جائز ہے بشرطیکہ تو اسے ذبح کرنے کا موقع پا لے۔

-۳۰۲

سوال: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراض (بھاری لکڑی جس کے ایک طرف لوہا ہوتا ہے) کے بارے سوال کیا؟

جواب: حضرت عدی بن حاتم کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراض کے بارے

میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اذا اصاب بحده فکل' واذا اصاب بعرضه فلا تاکل' فانه وقیذ'' جب اسے تیر کی دھار لگ جائے تو اسے کھالے اور جب تیر ترچھا لگے تو اسے مت کھا کیونکہ یہ مردار ہے' میں نے عرض کیا: میں نے کتا چھوڑا ہے اور (اس پر) بسم اللہ شریف پڑھی ہے' پس میں اس کے ساتھ شکار پر ایک دوسرا کتا بھی پاتا ہوں' اس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس نے اس شکار کو پکڑا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا تاکل انما سمیت علی کلبك' ولم تسم علی الآخر'' (اسے) نہ کھا! تو نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی ہے۔ (بخاری)

فائدہ: جس کو تیر کی دھار لگ جائے اس کا گوشت کھایا جائے گا' جس کو تیر ترچھا یا ٹیڑھا لگے گا' وہ نہیں کھایا جائے گا کیونکہ وہ قتل کیا گیا ہے' لہٰذا وہ مردہ ہے' جس طرح اس شکار کا کھانا جائز نہیں جس پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی۔

-۳۰۳

سوال: میں نے نبی کریم ﷺ سے معراض کے ساتھ کیے ہوئے شکار کے بارے میں پوچھا۔

جواب: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے معراض کے ساتھ کیے ہوئے شکار سے متعلق پوچھا' آپ نے فرمایا: ''ما اصاب بحده فکله' وما اصاب بعرضه فهو وقیذ'' جس شکار کو معراض کا دھاروالا حصہ لگے اسے کھالو' اور جس شکار کو معراض ٹیڑھا ترچھا لگے (اور جانور مر جائے) تو وہ مردار ہے' پھر میں نے آپ سے کتے کے ذریعے کیے ہوئے شکار کے بارے میں پوچھا' تو آپ نے فرمایا: ''ما امسك علیك فکل' فان اخذ الکلب ذکاة' وان وجدت مع کلبك او کلابك کلبًا غیره' فخشیت ان یکون اخذه معه وقد قتله فلا تاکل' فانما ذکرت اسم اللّٰه علٰی کلبك ولم تذکر علی غیره'' جس شکار کو کتا تمہارے لیے روک کر رکھے اسے کھالو کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑنا شکار کو ذبح کرنے کے برابر ہے' اور اگر تمہارے (سدھائے ہوئے) کتوں کے ساتھ کوئی اور کتا بھی موجود پایا جائے تو ممکن ہے کہ اس شکار کو اس کتے نے پکڑا ہو (جو سدھایا ہوا نہیں

تھا) اور اسے مار دیا ہو تو اسے مت کھاؤ (کیونکہ وہ مردار ہو گیا ہے) تم نے تو صرف اپنے کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتوں پر تو اللہ کا نام نہیں لیا گیا تھا۔ (امام بخاری)

فائدہ: معراض اور کتے کے شکار کی نسبت سے سابقہ حدیث والا فائدہ ہی ہے۔

باب ۱۷: کھانے اور پینے کا بیان

۳۰۴- پینے کے آداب کا بیان

سوال: میں نے برتن میں تنکا دیکھا ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا، ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے برتن میں تنکا دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اهرقها" اسے (پانی سے) گرادو، اس آدمی نے عرض کیا: میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فأبن القدح اذن عن فيك[1]" تب اپنے منہ سے پانی پینے کا برتن جدا کرلے، یعنی برتن علیحدہ کر کے سانس لے لے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے پانی پینے کے کچھ آداب بیان فرمائے ہیں، پس آپ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے، اور جب تنکا گر پڑے تو برتن میں پھونک مارنے کے بغیر ہی اسے نکال دے (یعنی انگلی سے نکال دے یا تھوڑا پانی گرا کر نیچے پھینک دے) اور یہ بھی (آداب سے ہے کہ) برتن کو (منہ سے) جدا کرلے اور سانس لے لے اور مستحب عمل یہ ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں (پانی پینے کا عمل) تین بار ہو۔

۳۰۵- جمع ہو کر کھانا کھانے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں سیر نہیں ہوتے؟

جواب: ایک جماعت نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے؟

---

[1] مشکوٰۃ شریف میں ترمذی اور دارمی کے حوالے سے اس حدیث سے ملتی جلتی حدیث بیان کی گئی ہے وہاں آخر میں "ثم تنفس" کے الفاظ ہیں، یعنی پانی پینے کا برتن جدا کر کے پھر سانس لے لے۔ (مترجم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلعلکم تفترقون'' شاید تم جدا جدا ہو کر کھانا کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاجتمعوا علی طعامکم' واذکروا اسم اللہ علیہ یبارك لکم فیہ'' اپنے کھانے پر جمع ہو جاؤ اور اس پر بسم اللہ پڑھو' تمہارے لیے اس میں برکت پڑ جائے گی۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر نے کھانے میں برکت رکھی ہے' اس پر جمع ہونے اور بسم اللہ شریف پڑھنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے' پس برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

۳۰۶- شراب کا بیان

سوال: نبی کریم ﷺ سے بتع (یمن کی شراب) کے بارے میں سوال کیا گیا؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے بتع (یمن کی شراب) کے بارے میں سوال کیا گیا اور یہ شہد سے بنائی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: ''کل شراب اسکر فھو حرام'' ہر پینے کی چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: بتع یمن والوں کی شراب ہے' رسول اللہ نے فرمایا: ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے' خواہ وہ کسی چیز سے (بنی ہوئی) ہو اور جس برتن میں ہو۔

۳۰۷-

سوال: نبی کریم ﷺ سے خمر (شراب) کے بارے سوال کیا؟

جواب: حضرت طارق جعفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے شراب سے متعلق عرض کیا: ''فنھاہ او کرہ ان یصنعھا'' تو آپ نے انہیں منع فرما دیا یا اس کے بنانے کو مکروہ کہا' انہوں نے عرض کیا: میں اسے دوا کے لیے بناتا ہوں تو رسول اللہ نے فرمایا: ''انہ لیس بدواء ولکنہ داء'' یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے۔

(مسلم' ابوداؤد' ترمذی)

فائدہ: شراب حرام ہے' یہ بیماری ہے دوا نہیں ہے' لہٰذا تمام حالات اور تمام اوقات میں اس سے بچنا ضروری ہے۔

۳۰۸-

سوال: یارسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں' وہاں ہم سخت محنت کرتے ہیں اور ہم وہاں

اس گندم سے شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اپنے شہروں میں سخت محنت اور سردی کے مقابلے میں اس سے قوت حاصل کریں؟

جواب: حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انا بارض باردۃ نعالج فیھا عملاً شدیدًا، وانا نتخذ شرابا من ھذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا، وعلی برد بلادنا؟'' یارسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہم سخت محنت کرتے ہیں اور وہاں اس گندم سے شراب بناتے ہیں تاکہ ہم اپنے شہروں میں سخت محنت اور سردی کے مقابلے میں اس سے قوت حاصل کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ھل یسکر؟'' کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''فاجتنبوہ'' اس سے پرہیز کرو، میں نے عرض کیا: ''ان الناس غیر تارکیہ'' لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے، آپ نے فرمایا: ''فان لم یترکوہ فقاتلوھم'' اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے شراب پینے سے منع فرمایا ہے بلکہ جو شراب پیئے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حرام ہے (اور) کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور یہ دوا وغیرہ کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

-۳۰۹-

سوال: نبی کریم ﷺ سے (ایک آدمی نے) اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جسے وہ جوار سے بناتے ہیں جسے مِزر کہا جاتا ہے؟

جواب: ایک آدمی جیشان سے آیا تو اس نے نبی کریم ﷺ سے اس شراب کے بارے میں پوچھا جسے وہ اپنے علاقے میں جوار سے بناتے، جسے مِزر کہا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: ''او مسکر ھو'' کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل مسکر حرام ان علی اللّٰہ عزوجل عھدًا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال'' ہر نشہ آور چیز حرام ہے، بے شک اللہ بزرگ و برتر کا عہد ہے کہ جو آدمی نشہ آور چیز پیئے گا وہ اسے طینۃ الخبال یعنی دوزخیوں کا پسینہ

پلائے گا' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار'' دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا بدبودار نچوڑ ہے۔ (مسلم' نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''جیشان'' یمن کا ایک گاؤں۔

''المزر'' ان کی جوار سے بنائی ہوئی شراب۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس مشروب کے پینے سے منع فرمایا ہے جس کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ یہ نشہ آور ہے۔

۳۱۰-

سوال: رسول اللہ ﷺ سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو سرکہ بنالیا جاتا ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اس شراب کے متعلق سوال کیا گیا جس کو سرکہ بنایا جاتا ہے' نبی کریم نے فرمایا: ''لا'' نہیں۔ (مسلم' ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے شراب کو سرکہ بنانا جائز نہ کیا' یعنی یہ کوشش کی جائے کہ شراب سرکہ بن جائے تاکہ اس کا پینا حلال ہو جائے۔

باب ۱۸: لباس کا بیان

۳۱۱- سونے کی انگوٹھی حرام ہے اور چاندی کی مستحب ہے

سوال: یارسول اللہ! میں کون سی چیز سے (انگوٹھی) بناؤں؟

جواب: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی (انگلی پر) پیتل کی انگوٹھی تھی' آپ نے اسے فرمایا: ''مالی اجد منك ریح الاصنام؟'' مجھے کیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں' اس نے اسے پھینک دیا' پھر آیا تو اس کی (انگلی پر) لوہے کی انگوٹھی تھی' آپ نے فرمایا: ''مالی اری علیك حلیۃ اھل النار'' مجھے کیا ہے کہ میں تجھ پر دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں'

اس نے اسے پھینک کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس چیز سے انگوٹھی بنواؤں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اتخذہ من ورق ولا تتمہ مثقالاً'' انگوٹھی چاندی کی بنا اور اسے ایک مثقال پورا نہ ہونے دے یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم کم ہو۔ (اصحاب سنن)

مشکل الفاظ کے معانی

''من شبہ'' پیتل سے۔

''من ورق'' چاندی سے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے لوہے اور پیتل کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمادیا اور چاندی کی انگوٹھی پہننے کو ترجیح دی (وہ بھی) اس شرط پر کہ اس کا وزن ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشے سے زائد نہ ہو۔

۳۱۲-لباس کے آداب

سوال: یارسول اللہ! میرے تہبند کے دونوں طرفوں میں سے ایک طرف ڈھیلی ہو جاتی ہے مگر یہ کہ میں اس کی حفاظت کروں؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: ''من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ'' جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو گھسیٹتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے تہبند کی ایک طرف ڈھیلی ہو جاتی ہے مگر یہ کہ میں ڈھیلا ہونے سے اسے محفوظ رکھوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لست ممن یصنعہ خیلاء'' تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں (یعنی تہبند نیچے لٹکاتے ہیں)۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ جو شخص اپنے کپڑے کو لمبا کرے یہاں تک کہ وہ تکبر اور بڑائی کی وجہ سے اسے زمین پر گھسیٹے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا بلکہ غضب وغصہ اور ناراضگی سے اس کی طرف نظر کرے گا۔ رسول اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: تجھے اس سے کوئی ضرر نہیں ہوگا یعنی آپ (رضی اللہ عنہ) ان میں سے نہیں ہیں جو ایسا تکبر کی وجہ سے کرتے ہیں۔

۳۱۳ - عورتوں کا لباس

سوال: عورتیں اپنے دامنوں کو کس طرح بنائیں؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله عليه يوم القيمة'' جو شخص تکبر کرتا ہوا اپنے کپڑے کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''فكيف يصنعن النساء بذيولهن؟'' عورتیں اپنے دامنوں کو کس طرح بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''يرخين شبرًا'' ایک بالشت (زیادہ) لٹکائیں' انہوں نے عرض کیا: ''اذا تنكشف اقدامهن'' تب ان کے قدم ظاہر ہوں گے' آپ نے فرمایا: ''فيرخين ذراعا لا يزدن عليه'' پھر ایک ہاتھ (ڈیڑھ فٹ) لمبا کرلیں اس سے زیادہ نہ کریں۔ (ترمذی اور ان کے دونوں ساتھی (ابوداؤد' نسائی))

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کو ایک ہاتھ یعنی ڈیڑھ فٹ اور لمبا کرلیں' یہ پردہ میں اضافہ ہو جائے گا۔

۳۱۴ - گھر کے سامان کا بیان

سوال: یارسول اللہ! وہ مردہ ہے؟

جواب: غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ ایک گھر تشریف لائے تو آپ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مشک لٹکی ہوئی ہے اور پانی بہہ رہا ہے' انہوں نے عرض کیا: ''يارسول الله! انها ميتة؟'' یارسول اللہ! وہ مردہ ہے' آپ نے فرمایا: ''دباغها طهورها'' اس کی دباغت اس کو پاک کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مردہ جانوروں کی کھال کو پاک کرنا اس کی دباغت کرنا ہے' جس طرح اس وقت بھی (کھال کی پاکیزگی) ایسے ہی کرتے ہیں (یعنی کیمیکل کے ذریعہ اس کو صاف کرلینا اور خشک کرلینا دباغت ہے)۔

۳۱۵ - (تکیہ) جو تصویروں سے بنایا گیا

سوال: یارسول اللہ! جب میں گناہ کرلیتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی بارگاہ میں رجوع کرلیتی ہوں یعنی توبہ کرلیتی ہوں؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا تکیہ خرید ا جس میں تصویریں تھیں' جب انہیں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو دروازے پر ہی کھڑے رہے' اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت سیدہ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کے رخِ انور سے ناپسندیدگی جان لی' یعنی مجھے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ نے یہ تکیہ پسند نہیں فرمایا' تو میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اتوب الی اللّٰہ والی رسول اللّٰہ ﷺ ماذا اذنبت؟ ''یارسول اللہ! جب مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کر لیتی ہوں یعنی توبہ کر لیتی ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما بال النمرقة؟'' چھوٹے تکیے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اشتریتها لك لتقعد علیها وتوسدها'' میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تا کہ آپ اس کے پاس بیٹھیں اور ٹیک لگائیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اصحاب هذه الصور یوم القیمة یعذبون فیقال لهم احیوا ما خلقتم'' ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو یعنی تصویروں میں جانیں ڈالو۔ (بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''نمرقة'' چھوٹا تکیہ۔

''وتوسدها'' تخفیف کے لیے تاء حذف کر دی گئی ہے' اصل میں ''تتوسدها'' ہے (آپ اس پر ٹیک لگائیں گے)۔

''ما خلقتم'' جو تصویریں تم نے بنائی ہیں' جیسے جانداروں کی تصویریں۔

فائدہ: اس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے جس پر (جانداروں کی) تصویریں ہوں' مثلاً جانور اور دیگر حیوانوں کی تصویریں' بلکہ جو ایسی تصویریں بنائیں گے انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ جس گھر میں تصویریں اور تمثیلات ہوں اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے' (دیکھئے) رحمت کے فرشتوں کا بندہ کتنا محتاج ہے یعنی اسے رحمت کے فرشتوں کی بہت حاجت ہے (لہٰذا ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے

جس سے گھر میں رحمت کے فرشتے نہ آئیں' مثلاً تصویریں لٹکانا اور گھر میں کتا رکھنا وغیرہ)۔

باب ۱۹ : نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

۳۱۶۔ والدین سے نیکی کرنا

سوال: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سوال کیا: ''ای العمل احب الی اللّٰہ؟'' کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الصلٰوۃ علی وقتھا'' اپنے وقت پر نماز ادا کرنا' میں نے عرض کیا: ''ثم ای؟'' پھر کون سا عمل؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''بر الوالدین'' والدین سے نیکی کرنا' میں نے عرض کیا: ''ثم ای؟'' پھر کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا: ''الجھاد فی سبیل اللّٰہ'' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری' مسلم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقت پر نماز پڑھنے کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور ان کی اطاعت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کو پسند کرتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا ہے اور ان کے احکام کی پیروی کرنا اور ان کو خوشی میں شریک کرنا ہے۔

۳۱۷۔

سوال: یارسول اللہ! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔

جواب: حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں' رسول اللہ نے فرمایا: ''ھل لک من ام؟'' کیا تیری ماں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا: ''الزمھا فان الجنۃ عند رجلھا'' اس کو لازم پکڑو یعنی اس کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (ابن ماجہ' نسائی' حاکم)

فائدہ: والدین سے نیکی کرنا اور ان کی اطاعت کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے مقدم ہے' پس

رسول اللہ نے حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ اپنی والدہ (کی خدمت) کو لازم پکڑیں اور ان کی تعظیم کریں اور ان کی فرماں برداری کرتے ہوئے ان کے ساتھ عاجزی سے پیش آئیں اور ان کی رضا کے طلب گار رہیں۔

۳۱۸- حسن سلوک کی سب سے زیادہ حق دار ماں ہے

سوال: یارسول اللہ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ حق دار ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ من احق الناس بحسن صحابتی؟'' یارسول اللہ! میرے حسن سلوک کا لوگوں میں کون زیادہ حق دار ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امك'' تیری ماں' اس نے عرض کیا: ''ثم من؟'' پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''امك'' تیری ماں' اس نے عرض کیا: ''ثم من؟'' پھر کون؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امك'' تیری ماں' اس نے عرض کیا: ''ثم من؟'' پھر کون؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوك'' تیرا باپ۔ (بخاری' مسلم)

فائدہ: وہ آدمی بہز بن حکیم کا دادا تھا' اور حدیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ماں کے ساتھ باپ سے تین گنا زیادہ نیکی کرنا درست ہے' اور یہ حمل کی تکلیف' پھر وضع حمل (یعنی بچہ جننے کی تکلیف) پھر دودھ پلانے کی تکلیف ہے' یہ تینوں کام ماں کے لیے منفرد ہیں اور ان کی طرف سے وہ تکلیف اٹھاتی ہے' پھر باپ تربیت کرنے میں (ماں کے ساتھ) شریک ہوتا ہے۔

۳۱۹- مشرکہ ماں سے صلہ رحمی

سوال: میری ماں میرے پاس آئی اور وہ میری طرف راغب ہے' کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟

جواب: حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس میری والدہ آئیں اور وہ (میرے اچھے سلوک کی) خواہش مند ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مشرکہ تھیں' پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: ''قدمت علی امی وھی راغبة افاصل امی؟'' میرے پاس میری والدہ آئیں اور وہ میرے حسن سلوک کی خواہش مند ہیں' کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: "نعم صلی امك" جی ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔ اسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اور ان کے لفظ یہ ہیں: انہوں (حضرت اسماء) نے عرض کیا: میرے پاس میری والدہ آئیں اور وہ (آپ کے اعلانِ نبوت کے) قریب میرے حسن سلوک کی خواہش مند تھی اور وہ اسلام کو ناپسند کرنے والی مشرکہ تھیں' کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: "نعم صلی امك" جی ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔ (بخاری' مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"راغبة" اس چیز کی خواہش مند ہیں جو میرے پاس ہے' وہ مجھ سے اپنے لیے حسن سلوک کا مطالبہ کرتی ہیں۔

"راغمة" یعنی اسلام کو ناپسند کرتی ہیں۔

فائدہ[1]: اسلام ماں سے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتا ہے خواہ جس حالت میں بھی ہو' حسن سلوک کی خواہش مند ہو' وہ اسلام کو پسند کرتی ہو یا نہ کرتی ہو' اس کے لیے حسن سلوک اور مودت و محبت ضروری ہونی چاہیے۔

۳۲۰ - ماں نہ ہو تو خالہ سے حسن سلوک کا فائدہ

سوال: میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے' کیا میرے لیے توبہ ہے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ "انی اذنبت ذنبا عظیمًا فهل لی من توبة" میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میرے لیے توبہ ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "هل لك من ام؟" کیا تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "هل لك من خالة" کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا: "فبرها" اس سے اچھا سلوک کر۔ (ترمذی)

فائدہ: خالہ سے نیکی اور اچھا سلوک کرنا ایسا عمل ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ بخش دیتا ہے اور خالہ سے نیکی کرنا والدہ سے نیکی کرنے کی طرح ہے۔

---

[1] یہاں کتاب میں الفائدہ کا لفظ لکھنے سے رہ گیا ہے' فائدہ لکھ دیا ہے۔

۳۲۱-والدین کی وفات کے بعدان کے لیے نیکیاں

سوال: یارسول اللہ! میرے والدین کی نیکیوں میں سے کوئی ایسی چیز باقی ہے کہ میں ان کی وفات کے بعدان سے وہ نیکی کروں؟

جواب: حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس وقت جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ (قبیلہ) سے ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: "یا رسول اللّٰہ ھل بقی من بر ابوی شیء ابرھما بہ بعد موتھما؟" یارسول اللہ! میرے والدین کی نیکیوں میں سے کوئی ایسی نیکی باقی ہے جو ان کی وفات کے بعد میں ان کی طرف سے کروں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "نعم' الصلوٰۃ علیھما والاستغفار لھما' وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الابھما' واکرام صدیقھما" جی ہاں! ان کے لیے دعا کرنا' ان کے لیے بخشش طلب کرنا' ان کے بعدان کے وعدے پورا کرنا' ان رشتوں کو جوڑنا جو صرف ان کی وجہ سے ہی جڑتے ہیں اوران کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا۔

(ابوداؤد' ابن ماجہ' ابن حبان)

مشکل الفاظ کے معانی

"الصلوٰۃ علیھما" ان دونوں کے لیے انعام واکرام اوراعمال کی قبولیت کے لیے دعا کرنا۔

فائدہ: والدین کے فوت ہو جانے کے بعداولاد کی طرف سے اپنے والدین کے لیے نیکیوں میں سے یہ کام ہیں:

(۱) ان دونوں کے لیے انعام واکرام اوراعمال کی قبولیت کی دعا کرنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے ان کی لغزشوں اور غلطیوں سے عفوودرگزر کا مطالبہ کرنا۔

(۳) ان دونوں کی وصیتوں پرعمل کرنا۔

(۴) ان دونوں کے قریبیوں سے محبت کرنا وہ محارم (رشتہ دار) ہوں یا غیرمحارم ہوں۔

(۵) ان دونوں کے دوستوں کی رعایت ضرور بہ ضرور رکھنا یعنی ان کا ادب واحترام کرنا۔

۳۲۲- کسی کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے

سوال: یارسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من الكبائر شتم الرجل والديه" آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے' صحابہ نے عرض کیا: "هل يشتم الرجل والديه؟" کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه" ہاں! آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے' یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(بخاری' مسلم وغیرہ)

فائدہ: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا بہت بڑے گناہوں میں سے ہے (یعنی بہت بڑا گناہ ہے)' پس بے وقوف وہ ہے جو گالیاں دے کر لوگوں کو تکلیف دیتا ہے' پھر اسی کی مثل گالی لوٹائی جاتی ہے اور وہ اس طریقہ سے اپنے والدین کو گالی دینے اور بُرا بھلا کہنے کا سبب بنتا ہے۔

۳۲۳-

سوال: یارسول اللہ! اور آدمی اپنے والدین کو کیسے لعن طعن کرتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان من الكبائر ان يلعن الرجل والديه" آدمی کا اپنے والدین کو لعن طعن کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے' عرض کیا گیا: "يا رسول الله وكيف يلعن الرجل والديه؟" یارسول اللہ! آدمی اپنے والدین کو لعن طعن کیسے کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "يسب ابا الرجل' فيسب اباه' ويسب امه فيسب امه" آدمی دوسرے کے باپ کو بُرا بھلا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو بُرا بھلا کہتا ہے' وہ اس کی ماں کو لعن طعن کرتا ہے تو وہ اس کی ماں کو لعن طعن کرتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

فائدہ: گزشتہ حدیث کا فائدہ دیکھئے۔

۳۲۴۔سب سے زیادہ فضیلت والے اعمال

سوال: یارسول اللہ! مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے اعمال کی خبر دیجئے؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کو پکڑ کر عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اخبرنی بفواضل الاعمال؟'' یارسول اللہ! مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے اعمال کی خبر دیجئے' آپ نے فرمایا: ''یا عقبۃ صل من قطعك' واعط من حرمك' واعرض عمن ظلمك'' اے عقبہ! جو تجھ سے تعلق توڑے تو اس سے تعلق جوڑ اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر' اور جس نے تجھ پر ظلم کیا تو اس سے منہ موڑ لے۔ اور ایک روایت میں ہے: ''واعف عمن ظلمك'' جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کردے۔ (احمد' حاکم)

فائدہ: سب سے زیادہ فضیلت والے اعمال میں سے یہ ہیں: جو قطع رحمی کرے' اس سے صلہ رحمی کرنا' جو محروم رکھے اور نہ دے اسے عطا کرنا' ظلم کرنے والے سے منہ موڑ لینا' اور ایک روایت میں ہے کہ جو ظلم اور زیادتی کرے اسے معاف کردینا۔

۳۲۵۔ہمسائے کو تکلیف دینا

سوال: یارسول اللہ! مجھے لوگوں سے مل گیا؟

جواب: حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے ہمسائے کی شکایت کی' آپ نے فرمایا: ''اطرح متاعك علی طریق' فطرحہ فجعل الناس یمرون علیہ ویلعنونہ'' اپنا سامان راستے میں پھینک دے' پس اس نے اپنا سامان (راستے میں) پھینک دیا' لوگ اس کے پاس سے گزرتے اور اس کے ہمسائے کو برا بھلا کہتے رہے' وہ شخص (تکلیف دینے والا ہمسایہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ لقیت من الناس'' یارسول اللہ! مجھے لوگوں سے مل گیا' یعنی ہمسائے کو تنگ کرنے کا بدلہ مل گیا' رسول اللہ نے فرمایا: ''وما لقیت منھم'' تجھے ان سے کیا ملا؟ اس نے عرض کیا: ''یلعنوننی'' وہ مجھ پر لعن طعن کر رہے ہیں' آپ نے فرمایا: ''قد لعنك اللّٰہ قبل الناس'' اللہ تعالیٰ تجھ پر لوگوں سے پہلے لعنت فرما چکا ہے' اس نے عرض کیا: ''انی لا اعود'' میں

دوبارہ ایسے نہیں کروں گا'' فجاء الذی شکاہ الی النبی ﷺ '' چنانچہ وہ شخص آیا جس نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: '' ارفع متاعك فقد کفیت '' تو اپنا سامان اٹھالے تو کافی بچالیا گیا۔ (طبرانی' بزار)

فائدہ: اس کے بعد کہ لوگ اللہ کریم سے مطالبہ کرنے لگیں کہ اس ہمسائے کو اپنی رحمت سے دور کردے جو اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتا ہے' وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ آئندہ ہرگز اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں دے گا' پس اس شخص سے مطالبہ کیا گیا جس نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تھی کہ اپنا سامان اس کی توبہ کے بعد اٹھالے اور اس کے لیے وہ طعن وملامت کافی ہے جو اسے لوگوں سے پہنچی ہے۔

۳۲۶۔ ہمسائے کو تنگ کرنے کی سزا

سوال: یارسول اللہ! فلاں فلاں عورت نماز' صدقہ اور روزوں کی کثرت کرتی ہے لیکن وہ اپنے ہمسایوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں عورت نماز پڑھنے' صدقہ وخیرات کرنے اور روزے رکھنے میں کثرت کرتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: '' ھی فی النار '' وہ دوزخ میں جائے گی' اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں عورت کا کم نمازیں پڑھنے' کم صدقہ کرنے اور کم روزے رکھنے میں چرچا ہے اور وہ صرف پنیر کے ٹکڑے ہی صدقہ کرتی ہے اور اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں دیتی' رسول اللہ نے فرمایا: '' ھی فی الجنۃ '' وہ جنت میں جائے گی۔ (احمد' بزار' ابن حبان' حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

'' الاثوار '' پنیر کے ٹکڑے '' ثور '' کی جمع ہے۔

'' الاقط '' وہ چیز جو بکری کے دودھ میں ملا کر بنائی جاتی ہے' پنیر۔

فائدہ: جنت میں جانا نماز' صدقہ اور روزوں کی کثرت پر ہی موقوف نہیں بلکہ اس کے لیے اچھے اخلاق بھی ضروری ہیں جن سے ہمسایہ کے لیے آراستہ ہو یعنی جن اچھے اخلاق کے ساتھ ہمسایوں سے پیش آئے۔

۳۲۷۔لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے میں کوشش کرنے کی فضیلت

سوال: اگر میں نہ پاؤں تو آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''علی کل مسلم صدقة'' ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے' عرض کیا گیا: ''أرأیت ان لم یجد؟'' اگر وہ نہ پائے تو پھر کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یعتمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق'' اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابی نے کہا: ''أرأیت ان لم یستطع'' اگر وہ طاقت نہ رکھے تو پھر کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یعین ذالحاجة الملهوف'' مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ راوی نے کہا کہ حضور سے عرض کیا گیا: ''أرأیت ان لم یستطع؟'' اگر وہ طاقت نہ رکھے تو پھر کیا خیال ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''یأمر بالمعروف[1] او الخیر'' نیکی کا حکم کرے۔ صحابی نے عرض کیا: ''أرأیت ان لم یفعل؟'' اگر وہ یہ نہ کر سکے تو پھر کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یمسك عن الشر فانها صدقة'' تکلیف پہنچانے سے رکا رہے' یہ بھی صدقہ ہے۔

(بخاری' مسلم)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بندے کی قدرت اور طاقت کے مطابق نیک عمل اور صدقہ کے درجات بیان فرمائے ہیں' پس آپ ﷺ نے حلال مال سے صدقہ کرنے کا ذکر فرمایا' پھر اپنی زندگی (گزارنے) اور صدقہ کرنے کے لیے کام کو (اپنے اوپر) واجب کر لینا' اگر کام کرنے کی طاقت نہ ہو تو اس پر حاجت مند کی مدد کرنا لازم ہے' پھر اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو تو اس کے لیے نیکی کا حکم کرنا اور نیکی اور نصیحت کی بات کرنا کافی ہے' اگر یہ کام بھی نہ کر سکے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ برائی سے روکے' یقیناً اس صحیفے میں یہ صدقہ لکھا جائے گا جو اسے قیامت کے دن ملے گا۔

---

[1] یہ راوی کا شک ہے کہ آپ نے ''بالمعروف'' کا لفظ بولا ہے یا ''بالخیر'' کا۔ معنی دونوں کا ایک ہے۔

۳۲۸-ہمسائے کو اپنے شر سے محفوظ رکھو

سوال: عرض کیا گیا: کون یارسول اللہ؟

جواب: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''واللہ لا یؤمن' واللہ لا یؤمن' واللہ لا یؤمن'' اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہوگا' اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہوگا' اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہوگا' عرض کیا گیا: ''من یا رسول اللہ؟'' یارسول اللہ! کون؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الذی لا یأمن جارہ بوائقہ'' جس کی برائیوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ اور مسلم شریف کے لفظ (یہ) ہیں: ''لا یدخل الجنة من لا یأمن جارہ بوائقہ'' جس کا ہمسایہ اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہیں ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (امام بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''بوائقہ'' ''بائقة'' کی جمع ہے اور یہ شر و فساد اور برائی ہے۔

فائدہ: یعنی وہ شخص مؤمن نہ ہوگا جو ہمسائے کو تکلیف پہنچانا حلال سمجھے یا یہ تنبیہ کے لیے ہے یا وہ شخص کامل مؤمن نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے ڈرتا ہو۔

۳۲۹-حسن و جمال ایک نعمت ہے

سوال: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ مجھ میں حسن و جمال کی محبت رکھی گئی ہے اور مجھے اس سے وہ کچھ دیا گیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور شخص مجھ سے میری جوتی کے تسمے یا میری جوتی کے بندھن کے برابر بھی فوقیت لے جائے' کیا یہ بات تکبر سے ہے۔

جواب: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ مجھ میں حسن و جمال کی محبت رکھی گئی ہے اور مجھے اس سے وہ کچھ دیا گیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور شخص مجھ سے میری جوتی کے تسمے یا میری جوتی کے بندھن کے برابر بھی فوقیت لے جائے' کیا یہ بات تکبر سے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا' ولکن الکبر من بطر الحق وغمط الناس'' نہیں! لیکن تکبر بڑائی کی وجہ سے حق کو قبول نہ کرنے اور لوگوں کو حقیر

جانتا ہے۔(امام ابوداؤد)

فائدہ: حسن و جمال (کو پسند کرنا) تکبر میں سے نہیں ہے اور نعمت کا شکر نہ کرنا اور اس کی حفاظت نہ کرنا اور لوگوں پر بڑائی ظاہر کرنا اور انہیں حقیر جاننا ہی تکبر ہے جسے اللہ بزرگ و برتر بہت ہی برا جانتا ہے۔

۳۳۰۔غضب ناک نہ ہونا

سوال: مجھے ایسی چیز سکھایئے جو میرے لیے بہت زیادہ نہ ہو شاید میں اسے یاد رکھوں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: "علمنی شیئا ولا تکثر علی لعلی اعیه" مجھے ایسی بات سکھایئے جو میرے لیے بہت زیادہ نہ ہو شاید میں اسے یاد رکھوں' اس شخص نے یہ بات بار بار دہرائی' رسول اللہ ﷺ ہر مرتبہ فرماتے: "لاتغضب" "غضب ناک نہ ہو یعنی بہت زیادہ غصے میں نہ آ جا۔(امام ترمذی' امام بخاری' امام احمد)

فائدہ: حضرت جاریہ بن قدامہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ حضور اسے وصیت فرمائیں اور وہ وصیت اس پر اتنی زیادہ نہ ہو (جس پر عمل کرنا مشکل ہو)' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لاتغضب" "زیادہ غصہ میں نہ آنا' اور رسول اللہ یہی جواب اس کے سامنے دہراتے رہے' اس اہمیت کی وجہ سے کہ انسان اپنے نفس کو (غصے سے) روک کر رکھے اور غضب و غصہ کے اسباب سے بچ کر رہے (یعنی جن چیزوں سے وہ غصے میں آ جاتا ہے ان سے بچے) تاکہ انتقام کا ارادہ کر کے گناہ میں مبتلا نہ ہو۔

۳۳۱۔مزاح (سچا مذاق) جائز ہے

سوال: یارسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی یعنی مذاق فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه انك تداعبنا" "یارسول اللہ! آپ ہم سے مذاق فرماتے ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: "انی لا اقول الا حقا" "میں حق بات ہی کرتا ہوں۔(امام ترمذی)

فائدہ: مذاق اس شرط پر جائز ہے کہ وہ سچ اور حق بات سے ہو' جھوٹی اور غلط بات نہ ہو اور یہ کہ وہ بات تھوڑی سی ہو ورنہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے دشمنی پائے جانے کا گمان ہوتا ہے

اور یہ (مذاق) ہیبت اور رعب کو ختم کر دے گا (یعنی زیادہ مذاق کرنا آدمی کے رعب کو ختم کر دیتا ہے)۔

۳۳۲ - نیکی پر راہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے

سوال: یارسول اللہ! میرا جانور ضائع ہو گیا ہے لہٰذا مجھے کسی جانور پر سوار کر دیں؟

جواب: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی ابدع بی فاحملنی'' یارسول اللہ! میرا جانور ضائع ہو گیا ہے آپ مجھے کسی جانور پر سوار کر دیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''لا اجد ما احملك علیه ' ولکن ائت فلاناً فلعله ان یحملك'' میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر تجھے سوار کروں لیکن تو فلاں آدمی کے پاس جا' شاید وہ تجھے سوار کر لے' وہ شخص اس آدمی کے پاس آیا تو اس نے اسے سوار کر لیا' پھر وہ (سواری مانگنے والا) نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس (بات) کی خبر رسول اللہ کو دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من دل علی خیر فله اجر فاعله'' جو شخص نیکی پر (کسی کی) راہنمائی کرے تو اس کے لیے بھی نیکی کرنے والے کی مثل اجر و ثواب ہے۔ (اصحاب اربعہ)

فائدہ: جو شخص نیکی پر راہنمائی کرے مثلاً علم' مال اور نیک عمل (کے معاملے میں راہنمائی کرے) تو اس کے لیے بھی اس نیکی کرنے والے کے مطابق ہی مقدار اور کیفیت میں ثواب ہو گا' کیونکہ اعمال کا ثواب اللہ کے فضل سے ہے۔

جو عمل اس سے صادر ہوئے ہیں اس کے مطابق جسے چاہے اللہ تعالیٰ اس کا ثواب عطا فرما دے۔

امام نووی نے کہا ہے کہ اس کے لیے نیکی کرنے والے کی مثل ثواب ہے' تو ثواب میں برابری ضروری نہیں ہے۔

۳۳۳ - جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے اس سے محبت کرتے ہیں

سوال: اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو نیکی کا کام کرے اور لوگ اس کام کی وجہ سے اس کی تعریف کریں؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: ”ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر فیحمدہ الناس علیہ؟“ اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو نیکی کا کام کرے تو لوگ اس کام کی وجہ سے اس کی تعریف کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”تلک عاجل بشری المؤمن“ یہ ایک ایسی خوش خبری ہے جو مؤمن کو جلدی دے دی گئی ہے۔ (امام مسلم)

فائدہ: جو لوگ کسی آدمی کی اس کے نیک اعمال کی وجہ سے تعریف کریں جو اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیے ہیں تو اس پر کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی خوش خبری ہے جو اسے دنیا میں جلدی ہی دے دی گئی ہے۔

۳۳۴۔ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا

سوال: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان سے ملا ہوا نہیں ہے یعنی ان جیسے عمل نہیں کرتا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ”یا رسول اللّٰہ کیف تقول فی رجل احب قومًا ولم یلحق بھم؟“ یارسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن (عمل میں) ان سے ملا ہوا نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”المرء مع من احب“ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔

(اصحاب اربعہ)

فائدہ: قیامت کی مختلف جگہوں اور جنت میں آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے (دنیا میں) محبت کرتا ہوگا اور ہر چیز میں (انہی کے ساتھ ہوگا) اگر ان جیسے یا ان کے قریب قریب عمل کرتا ہوگا۔

۳۳۵۔ آدمی اس کے ساتھ ہوگا دنیا میں جس سے محبت کرتا ہوگا

سوال: یارسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ”متیٰ الساعة یا رسول اللّٰہ؟“ یارسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: "ما اعددت لها" تو نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: "ما اعددت لها من كثير صلوة ولا صوم ولا صدقة، ولكني احب الله ورسوله" میں نے قیامت کے لیے نہ زیادہ نمازیں پڑھیں نہ زیادہ روزے رکھے اور نہ زیادہ صدقہ کیا، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، رسول اللہ نے فرمایا: "انت مع من احببت" تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہوگا۔ ایک روایت میں (یہ الفاظ) زائد ہیں: پس ہم نے عرض کیا: "ونحن كذلك" اور ہم اسی طرح ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: "نعم" جی ہاں! پس ہم اس دن بہت خوش ہوئے۔ (شیخین، امام ترمذی)

فائدہ: اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ (جنت میں) نیک صالح لوگوں کے ساتھ ملنے اور دوزخ سے نجات پانے کی اُمید پر (صحابہ کرام) سلف صالحین اور نیک لوگوں سے محبت رکھنے کی رغبت دلا رہے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے صالحین کے ساتھ محبت رکھنے کی دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۳۳۶- والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی رغبت دلانا

سوال: میں آپ کے پاس ہجرت کرنے پر بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: "جئت ابايعك على الهجرة، وتركت ابوى يبكيان؟" میں آپ کے پاس ہجرت کرنے پر بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "ارجع اليهما فاضحكهما كما ابكيتهما" ان دونوں کے پاس واپس لوٹ جا اور ان دونوں کو ہنسا جس طرح تو نے ان دونوں کو رُلایا ہے۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: آدمی اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر نبی کریم ﷺ سے ہجرت کرنے پر بیعت کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اس آدمی کی ہجرت قبول نہیں کی، اور رسول اللہ نے اس سے

والدین کے پاس لوٹ جانے اور خوشی خوشی ان کے پاس چلے جانے کا مطالبہ کیا' نیز یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ ان دونوں کے لیے خوشی جمع کرے یعنی انہیں خوشی پہنچائے۔

۳۳۷- والدین کی خدمت جہاد کے برابر

سوال: ایک آدمی جہاد میں جانے کی اجازت مانگنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگنے لگا' رسول اللہ نے فرمایا: "احی والداك" کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! آپ نے فرمایا: "ففیهما جاهد" ان دونوں میں جہاد کر' یعنی ان دونوں کی خدمت کرنا ہی جہاد ہے۔ (امام مسلم' امام ابوداؤد وغیرہما)

فائدہ: نبی کریم ﷺ والدین سے نیکی کرنے' ان دونوں سے اچھا سلوک کرنے اور ان دونوں کی اطاعت وفرماں برداری کرنے کی رغبت دلا رہے ہیں کہ یہی جہاد یا یہی وہ عمل ہے جو اس کے لیے (جہاد کے بدل میں) کافی ہے۔

۳۳۸-

سوال: یارسول اللہ! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں؟

جواب: حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت جاہمہ (رضی اللہ) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں: "یا رسول اللّٰہ اردت ان اغزو وقد جئت استشیرك" یارسول اللہ! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں' رسول اللہ نے فرمایا: "هل لك من ام؟" کیا تیری ماں ہے؟ اس نے عرض کیا: "نعم" جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا: "فالزمها فان الجنة عند تحت رجلها" اسی کو لازم پکڑ یعنی اس کی خدمت کر کیونکہ جنت اس کے پاؤں میں ہے۔ (امام ابن ماجہ' امام نسائی' امام حاکم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت جاہمہ کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنی ماں کی خدمت کو لازم کر

لے اور اس سے عاجزی سے پیش آئے اور یہ نصیحت بھی کی کہ اس کے قریب رہے' اس کی حفاظت اور خدمت کرے' پس ماں کی خوشی اور رضا میں ہی جنت ہے اور وہ اللہ کی نعمتوں سے حصہ بھی پائے گا۔

۳۳۹-والدہ کا حکم ماننا

سوال: میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم کرتی ہے؟

جواب: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی ان (ابوالدرداء) کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''ان لی امراۃ وان امی تامرنی بطلاقھا'' میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''الوالد اوسط ابواب الجنة' فان شئت فاضع هذا الباب او احفظه'' والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے' پس اگر تو چاہتا ہے تو اس دروازہ کو ضائع کر دے یا اس کو محفوظ رکھ لے۔ اس حدیث کو امام ابن حبان نے بھی بیان کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: ''ان ابی لم یزل بی حتی زوجنی وانه الآن یامرنی بطلاقھا؟'' میرا باپ ہمیشہ میرے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے میری شادی کر دی اور اب وہ مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم کرتا ہے؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ نہیں جو تجھے حکم کروں کہ تو اپنے والدین کی نافرمانی کرے اور نہ میں وہ ہوں جو تجھے حکم کروں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے' سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ میں تمہیں وہ بات بتا دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے' آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''الوالد اوسط ابواب الجنة فحافظ علی ذلك الباب ان شئت اودع'' والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے' اگر تو چاہتا ہے تو اس دروازے کو محفوظ کر لے یا چھوڑ دے' راوی نے کہا کہ ''فاحسب عطاء قال فطلقھا'' میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عطاء نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ تو اسے طلاق دے دے۔ (امام ابن ماجہ' امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی نصیحت کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں

کہ والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے اور آدمی کے لیے یہ اختیار چھوڑ رہے ہیں کہ وہ اس دروازے کو محفوظ کر لے یا چھوڑ دے اور دور ہو جائے۔

۳۴۰۔ والدین کے فوت ہو جانے کے بعد ان کے حقوق

سوال: یارسول اللہ! کیا اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے کوئی چیز باقی ہے کہ میں ان کے وفات پا جانے کے بعد ان سے وہ نیکی کروں؟

جواب: حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس دوران جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللہ هل بقی من بر ابوی شیء ابرهما به بعد موتهما'' یارسول اللہ! کیا اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے کوئی چیز باقی ہے کہ میں ان کے وفات پا جانے کے بعد ان سے وہ نیکی کروں' رسول اللہ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! ''الصلوة علیهما' والاستغفار لهما' وانفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التی لا توصل الا بهما والاکرام صدیقهما'' ان دونوں کے لیے دعا کرنا' ان دونوں کی بخشش کے لیے دعا کرنا' ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور وہ صلہ رحمی کرنا جو صرف ان کی وجہ سے ہی ہو سکتی ہے اور ان کے دوستوں کی عزت و احترام کرنا۔ (امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان)

فائدہ: والدین کے فوت ہو جانے کے بعد ان سے نیکی کرنا یہ ہے کہ ان کے لیے نعمتوں کے ملنے اور (اعمال کی) قبولیت کی دعا کرے' اللہ تعالیٰ سے ان کے گناہوں کی معافی کا مطالبہ کرے' ان کی وصیت پر عمل کرے' اور ہمیشہ ان کے رشتہ داروں سے چاہے وہ محرم ہوں یا غیر محرم ہوں محبت رکھے اور ان کے دوست احباب کے ضروری ادب و احترام کا لحاظ رکھے۔

۳۴۱۔ انبیاء' صدیقین اور شہداء کا ساتھی

سوال: یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں' اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں' زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔

جواب: حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ شھدت ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانك رسول اللّٰہ وصلیت الخمس وادیت زکٰوۃ مالی وصمت رمضان'' یارسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں' زکوٰۃ دیتا اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''من مات علی ھذا کان مع النبین والصدیقین والشھداء یوم القیمۃ ھکذا ونصب اصبعیہ مالم یعق والدیہ'' جو شخص اس حالت پر مرے گا وہ قیامت کے دن اس طرح انبیاء کرام' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا اور (اس وقت) رسول اللہ نے اپنی دو انگلیاں کھڑی کیں' جب تک وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرے گا' یعنی اگر والدین کا نافرمان نہیں ہوگا تو وہ اپنے اعمال کے مطابق نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں کے اتنا قرب ہوگا جتنی یہ دونوں انگلیاں قریب ہیں۔

(امام احمد' امام طبرانی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان)

فائدہ: جو آدمی اللہ کی توحید کی حفاظت کرتا ہوا مر جائے گا اور اس کے اعمال خالص ہوں' سنت کے مطابق ہوں' ان کے ساتھ ساتھ نمازیں اپنے اوقات پر ادا کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' روزے رکھنا ہیں' (ان اعمال کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا (اس کی یہ جگہ) انبیاء کرام' نیک صالح' پرہیزگار لوگوں' شہداء کرام اور مجاہدین کے قریب ہوگی۔

(یہ بشارت) اس شرط پر ہے کہ وہ آدمی اپنے والدین کی اطاعت و فرماں برداری کرے اور انہیں تکلیف نہ دے' پس ان کی نافرمانی اجر و ثواب کو ختم اور نیکیوں کو ضائع کر دیتی ہے۔

۳۴۲ ☆ قطع رحمی سب سے زیادہ نفرت والے اعمال میں سے ہے

سوال: یارسول اللہ (کہا) یا' یا محمد (کہا) مجھے اس چیز کی خبر دیجیے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے؟

جواب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا' جب کہ وہ آدمی سفر میں تھا اور اس نے اپنی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی تھی' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ او یا محمد اخبرنی بما یقربنی من الجنۃ

ویباعدنی من النار'' یارسول اللہ! یا یا محمد! (کہا) مجھے اس عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے؟ راوی نے کہا: پس نبی کریم ﷺ یہ بات سن کر رک گئے پھر اپنے صحابہ کرام کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''لقد وفق'' اسے توفیق دے دی گئی ہے یا فرمایا: ''لقد هدی'' اسے ہدایت دے دی گئی ہے رسول اللہ نے فرمایا: ''کیف قلت'' تم نے کیسے کہا ہے؟ اس آدمی نے اپنا سوال دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تعبد اللّٰه ولا تشرك به شيئاً وتقيم الصلوة وتوتى الزكوة وتصل الرحم دع الناقة'' تو اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا نماز قائم کر زکوۃ ادا کر صلہ رحمی[1] اختیار کر اب اونٹنی چھوڑ دے۔ ایک اور روایت میں ہے: ''وتصل ذا رحمك'' اور تو اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے پھر جب وہ واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تمسك بما امرته به دخل الجنة'' اگر یہ شخص ان چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رکھے گا جن کا میں نے اسے حکم دیا ہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''حطام'' وہ رسّی جو ناک اور منہ کے شروع والے حصے میں ڈالی جاتی ہے نکیل۔

''الزمام'' وہ رسّی جس سے اسے (جانور) کو کھینچا جاتا ہے یعنی لگام۔

''لقد وفق'' اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت کا الہام کر دیا۔

''ادبر'' منہ پھیر لیا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اعرابی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے نماز قائم کرنے زکوۃ ادا کرنے اور صلہ رحمی کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان امور کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی اطاعت کا پختہ ارادہ کرے تو اللہ کے حکم سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

---

[1] اس حدیث میں صلہ رحمی اور دیگر اعمال کا فائدہ بیان ہوا ہے صلہ رحمی کے فضائل کے ساتھ قطع رحمی کی مذمت اس کے ضمن میں آ ہی جاتی ہے۔ (مترجم)

۳۴۳- تمام لوگوں سے بہتر خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟

جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی اور نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لی تھی' پھر جب وہ دن آیا جس دن حضور کی باری ان کے پاس تھی تو انہوں نے عرض کیا: ''اشعرت یا رسول اللّٰه انی اعتقت ولیدتی؟'' یارسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''او فعلت؟'' کیا تو نے (یہ کام) کر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اما انك لو اعطیتها اخوالك كان اعظم لاجرك'' اگر تو یہ لونڈی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو تیرے اجر و ثواب کے لیے بہت بڑی چیز تھی۔ (امام بخاری' امام مسلم' ان کے علاوہ دیگر محدثین)

فائدہ: یعنی اگر تو یہ لونڈی اپنے ماموؤں کی خدمت کے لیے دے دیتی تو اللہ تعالیٰ تیرا ثواب تیری صلہ رحمی کی وجہ سے بہت زیادہ کر دیتا۔

۳۴۴- سب سے افضل صدقہ رشتہ داروں پر صدقہ کرنا ہے

سوال: یارسول اللہ! میرے قریبی رشتہ دار ہیں' میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں' میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بُرا سلوک کرتے ہیں' میں ان کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جھگڑا کرتے ہیں۔

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ان لی قرابة اصلهم ویقطعونی' واحسن الیهم ویسیئوْن الی واحلم علیهم ویجهلون علی؟'' میرے قریبی رشتہ دار ہیں' میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں' میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بُرا سلوک کرتے ہیں' میں ان سے حلم و بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جھگڑا کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان كنت كما قلت' فكانما تسفهم الملّ'

فلا یزال معك من اللہ ظھیر علیھم مادمت علی ذلك" اگر تو اسی طرح ہے جس طرح تو کہتا ہے تو گویا تو ان پر گرم راکھ پھینک رہا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں تیرا مددگار رہے گا جب تک تو اس عمل پر قائم رہے گا۔ (امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"المل" میم کے فتح اور لام کے تشدید کے ساتھ، گرم راکھ۔

فائدہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا مددگار ہوتا ہے جو قطع رحمی کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور جو ان لوگوں پر احسان کرتا ہے جو اسے محروم رکھتے ہیں۔
لہٰذا نیک عمل سے نا اُمید نہیں ہونا چاہیے اور نیک عمل کو ختم نہیں کرنا چاہیے بلکہ صبر و تحمل کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اس کے ساتھ ہے۔

۳۴۵۔ دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا ایسا ہے جس طرح اپنی قے کو واپس لوٹا لینے والا ہے

سوال: میں نے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا دے دیا، پھر میں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لوں، اور میں نے گمان کیا کہ وہ اسے سستے داموں فروخت کر دے گا، پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا؟

جواب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا دے دیا، پھر میں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لوں اور میں نے گمان کیا کہ وہ اسے سستے داموں فروخت کر دے گا، پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "لا تشترہ ولا تعد فی صدقتك، وان اعطاکہ بدرھم، فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ" اسے مت خریدنا اور دیئے ہوئے صدقے کی طرف رجوع نہ کرنا اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے بدلے ہی دے دے کیونکہ اپنے صدقے کی طرف لوٹنے والا اپنی قے کی طرف لوٹنے والے کی طرح ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

"حملت علی فرس فی سبیل اللہ" یعنی میں نے گھوڑا ایک غازی و مجاہد کو دے دیا ہے تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر جہاد کرے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ صدقہ کی طرف لوٹنے سے ڈرا رہے ہیں (یعنی صدقہ دے کر پھر اسے خریدنے کی رغبت نہیں رکھنی چاہیے) کیونکہ اس (صدقہ) سے آخرت کے ثواب کا ارادہ کیا جاتا ہے۔

باب ۲۰: ادب وغیرہ کا بیان

۳۴۶- حسن خلق

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا؟

جواب: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''البر حسن الخلق' والاثم ما حاك فی صدرك' وکرهت ان یطلع علیه الناس'' نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر اطلاع پا جانا تجھے بُرا محسوس ہو۔ (امام مسلم' امام ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''البر'' لوگوں پر احسان کرنا اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔

فائدہ: نیکی لوگوں پر بھلائی کرنے کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جس کو دل بُرا جانے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا پسند نہ کیا جائے۔

۳۴۷- برائی کے بعد نیکی ضرور کیجئے

سوال: اے اللہ کے نبی! مجھے وصیت فرمایئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا: ''یا نبی اللّٰه اوصنی'' اے اللہ کے نبی! مجھے وصیت کیجئے' آپ نے فرمایا: ''اعبد اللّٰه ولا تشرك به شیئاً'' اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا نبی اللّٰه زدنی'' اے اللہ کے نبی! مجھے زیادہ نصیحت کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذا اسات فاحسن'' جب تو برائی کرے تو (بعد میں) نیکی کر' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا نبی اللّٰه

زدنی ''اے اللہ کے نبی! مجھے زیادہ نصیحت فرمائیے' آپ نے فرمایا:'' استقم ولیحسن خلقك '' استقامت اختیار کر اور اپنے اخلاق کو اچھا کر۔(امام ابن حبان' امام حاکم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اعمالِ جلیلہ کی وصیت فرمائی ہے' ان میں سے (چند یہ ہیں): (۱) اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ ٹھہرانا (۲) بُرائی کے ساتھ (بعد میں) نیکی کر لینا (۳) تمام اقوال و اعمال میں استقامت اختیار کرنا (۴) اچھا اخلاق (۵) سیدھے راستے کی اتباع کرنا۔

۳۴۸- نہایت ہی نیک اعمال

سوال: یارسول اللہ! ہم جنگلوں میں رہنے والے لوگ ہیں' ہمیں ایسی بات سکھلائیے جس سے اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ دے؟

جواب: ابی بکر الجیمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جنگلوں میں رہنے والے لوگ ہیں' ہمیں ایسی بات سکھلائیں جس سے اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' لا تحقرن من المعروف شیئًا' ولو ان تفرغ من دلوك فی اناء المستسقی' ولو ان تکلم اخاك ووجهك الیه منبسط' وایاك واسبال الازار فانه من المخیلة ولا یحبها اللّٰه' وان امرأ شتمك بما یعلم فیك فلا تشتمه بما تعلم فیه ' فان اجره لك ووباله علی من قاله '' نیکی میں سے کسی چیز کو حقیر مت جان' اگرچہ تو اپنے ڈول سے پانی طلب کرنے والے کے برتن میں پانی ہی ڈال دے اور اگرچہ تو اپنے بھائی سے اس طرح بات کرے کہ تیرا چہرہ اس کی طرف خوشی و انبساط والا ہو' اور تو چادر و پاجامہ (ٹخنوں کے نیچے) لٹکانے سے بچ' کیونکہ یہ فخر و تکبر کی وجہ سے ہے اور نہ ہی اسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور اگر کوئی تجھے اس بات کے ساتھ گالی دے جو تیرے بارے میں وہ جانتا ہے تو پھر بھی اسے اس بات کے ساتھ گالی نہ دے جو تو اس کے بارے میں جانتا ہے' بے شک اس کا اجر و ثواب تیرے لیے ہوگا اور اس کا وبال و عذاب اس پر ہوگا جس نے گالی دی ہوگی۔ (امام ابوداؤد' امام ترمذی وغیرہما)

مشکل الفاظ کے معانی

"اسبالہ" لٹکانا اور لمبا کرنا۔

"المخیلة" غرور وتکبر۔

فائدہ: مسلمان کے لیے نفع بخش چند اعمال یہ ہیں کہ کسی معمولی نیکی کو حقیر مت جانے اگرچہ پیاسے کے آگے پانی ہی پیش کرے اور یہ کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ کلام کرے اور اپنے ازار وشلوار کو نہ لٹکائے اور نہ لمبا کرے (یعنی ٹخنوں سے نیچے نہ کرے) کیونکہ یہ چیز تکبر اور بڑائی میں سے ہے' نیز یہ عمل بھی ہے کہ کسی کو ان الفاظ کے ساتھ گالی نہ دے جو تو اس کے بارے میں جانتا ہے' (یہ اس وقت کی بات ہے کہ) جب وہ تجھے ان الفاظ سے گالی دے جو وہ تیرے بارے میں جانتا ہے' اس عمل سے تو اس طرح ہو جائے گا کہ تو نے اجر پالیا اور عذاب اس کے لیے ہوگا جس نے گالی دی ہوگی۔

۳۴۹-سلام کو عام کرنا

سوال: کون سا اسلام بہتر ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: "ای الاسلام خیر" کون سا اسلام بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تطعم الطعام' وتقرء السلام علي من عرفت ومن لم تعرف" تو کھانا کھلائے اور سلام کہے خواہ تو اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ (امام بخاری' امام مسلم وغیرہما)

فائدہ: اسلام کے پسندیدہ اعمال میں سے (چند یہ) ہیں: مہمانوں کی میزبانی میں زیادہ کوشش کرنا' اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب چاہتے ہوئے مہمانوں کے آگے کھانا پیش کرنا اور اس طرح نیکی کے اور کام' سلام کو عام کرنا جو مسلمانوں کے سامنے اپنے بازو جھکا دینے' عاجزی کرنے' مسلمانوں کے دلوں میں الفت ومحبت پیدا ہونے' ان کے ایک کلمہ پر جمع ہونے' آپس میں مودت ومحبت کے پیدا ہونے اور اس کے تمام لوگوں پر عام ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور اس نے زمین میں امن وامان پھیلتا ہے۔

۳۵۰-جنت واجب کرنے والے اعمال

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجیے جو مجھ پر جنت واجب کردے؟

جواب: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اخبرنی بشیء یوجب لی الجنۃ'' یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جو مجھ پر جنت واجب کردے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''طیب الکلام وبذل السلام واطعام الطعام'' اچھی بات کرنا' سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا۔

(امام طبرانی' امام ابن حبان' امام حاکم)

فائدہ: ان اشیاء (اعمال) میں سے جو جنت کو واجب کرتی ہیں: اچھا اور بہتر کلام کرنا' سلام عام کرنا خواہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے۔

۳۵۱۔ مسلمانوں کے حقوق

سوال: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حق المسلم علی المسلم ست'' مسلمان کے مسلمان پر چھے حق ہیں' (آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: ''وماھن یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اذا لقیتہ فسلم علیہ ' واذا دعاك فاجبہ ' واذا استنصحك فانصح لہ ' واذا عطس فحمد اللّٰہ فشمتہ ' واذا مرض فعدہ ' واذا مات فاتبعہ'' (۱) جب تو اس سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے (۲) اور جب وہ تجھے دعوت دے تو' تو اس کی دعوت کو قبول کرے (۳) اور جب وہ تجھ سے نصیحت طلب کرے تو تو اسے نصیحت کرے (۴) اور جب وہ چھینک کر ''الحمد للّٰہ'' کہے تو تو اس کے جواب میں ''یرحمك اللّٰہ'' کہے (۵) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری کرے (۶) اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے پیچھے چلے۔

(امام مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مسلمانوں پر (یہ) حق ہیں کہ جب اسے ملے تو اس کو سلام کرے' اور جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے' اور جب وہ اس سے نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرے اور جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو وہ یرحمک اللہ کہے' اس کی بیماری میں اس کی بیمار پرسی کے لیے اس سے ملے' اور جب وہ مر

جائے تو اس کے جنازے کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن کا کام مکمل ہو جائے۔

۳۵۲- اپنی نماز میں کون چوری کرتا ہے

سوال: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اسرق الناس الذی یسرق صلاته" لوگوں میں سے سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے، عرض کیا گیا: "یا رسول اللّٰہ و کیف یسرق صلاته" یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لایتم رکوعها ولا سجودها، وابخل الناس من بخل بالسلام" اس کے رکوع اور اس کے سجدے کو مکمل طور پر نہیں کرتا اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام کہنے میں بخل کرتا ہے۔ (امام طبرانی)

فائدہ: بے شک وہ شخص جو اپنی نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل طور پر نہیں کرتا اور تمام ارکان پورے سکون اور اطمینان سے نہیں کرتا گویا کہ اس نے اپنی نماز میں چوری کی اور اس سے اس کا حساب ہوگا، جس طرح لوگوں میں سے سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو مسلمانوں کو سلام کا جواب دینے میں بخل کرتا ہے۔

۳۵۳- گوشہ نشینی کی رغبت دلانا

سوال: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "ای الناس افضل یا رسول اللّٰہ؟" یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "من یجاهد بنفسه وماله فی سبیل اللّٰہ" وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "ثم من" پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ثم رجل مقتول فی شعب من الشعاب یعبد ربه" پھر وہ شخص جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں علیحدہ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہوا قتل کر دیا جائے۔ اور ایک روایت میں ہے: "یتقی اللّٰہ ویدع الناس من شره" جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے

محفوظ رکھتا ہے۔ (امام بخاری، امام مسلم وغیرہما)

فائدہ: اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے ثواب اور عمل کے لحاظ سے سب سے افضل وہ مؤمن ہے جو جہاد کرتا ہے اور اپنی جان اور مال سمیت اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ آدمی جو لوگوں سے دور کسی جگہ میں اللہ بزرگ و برتر کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ نہ وہ حرام میں مبتلا ہوتا ہے اور نہ ہی اس کو فتنے پہنچتے ہیں یعنی لوگوں سے وہ محفوظ رہتا ہے اور لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں۔

۳۵۴ - غضب ناک نہ ہونا

سوال: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے؟

جواب: حضرت حمید بن عبدالرحمان نے رسول اللہ کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے بیان کیا کہ (اس) آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ اوصنی'' یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے، رسول اللہ نے فرمایا: ''لاتغضب'' غضب ناک نہ ہونا، راوی نے کہا: رسول اللہ نے فرمایا جو بھی فرمایا تو میں نے سوچا کہ غصہ تمام برائیوں کو جمع کر دیتا ہے۔ (امام احمد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی نصیحتوں اور وصیتوں میں سے غضب ناک نہ ہونا بھی ہے، غصہ میں آ جانا بہت مشکلات کو کھینچ لاتا ہے، جن سے مسلمان بے پرواہ ہوتا ہے۔

۳۵۵ - غصہ نہ کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے

سوال: ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''دلني على عمل يدخلني الجنة؟'' ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لاتغضب ولك الجنة'' زیادہ غصے میں نہ آنا اور تیرے لیے جنت ہے۔ (امام طبرانی)

فائدہ: بالکل پچھلی حدیث کا مفہوم ہے۔

۳۵۶ - برے اخلاق سے روکنا

سوال: یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای المسلمین افضل؟ ''یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون زیادہ بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ'' وہ شخص جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے نزدیک مسلمانوں میں سے درجہ کے لحاظ سے اکثر طور پر وہ (بہتر ہیں) جن کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان نجات پائیں اور رسول اللہ ﷺ نے یہ ذکر فرماتے ہوئے زبان کو خاص کیا کیونکہ یہی اس چیز کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے جو دل میں ہوتا ہے، اسی طرح ہاتھ ہے کیونکہ اکثر کام اسی سے ہوتے ہیں۔

۳۵۷- زبان سے لوگوں کو محفوظ رکھنا

سوال: یارسول اللہ! کون سے اعمال افضل ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای الاعمال افضل؟ ''یارسول اللہ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الصلوۃ علی وقتھا'' اپنے وقت پر نماز ادا کرنا، پھر میں نے عرض کیا: ''ثم ماذا یا رسول اللّٰہ؟'' یارسول اللہ! پھر کیا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ان یسلم الناس من لسانک'' کہ اپنی زبان سے لوگوں کو محفوظ رکھے۔ (امام طبرانی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال میں سے اہم عمل نماز کو کامل اور مکمل طور پر ادا کرنا ہے۔ نماز کے صحیح ہونے کی شرائط اور ارکان کو نماز کے اوقات میں اچھی طرح ادا کرے اور یہ کہ مسلمان لوگوں کو تکلیف پہنچانے میں اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔

۳۵۸-

سوال: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''ما النجاۃ'' نجات کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امسک علیک لسانک، ولیسعک بیتک، وابک علی خطیئتک'' تو اپنی زبان کو روک کر رکھ، اور تیرا گھر تجھ پر کھلا اور فراخ ہونا

چاہیے اور تو اپنے گناہ پر رویا کر۔ (امام ابوداؤد، امام ترمذی وغیرہما)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ زیادہ گناہوں سے انسان کی نجات فحش گوئی سے اپنی زبان کو روکنے سے ہے' اور لوگوں کی شرارتوں اور فتنوں سے رکنے کے لیے اپنے گھر میں رکے رہنے کو لازم پکڑنے میں ہے' اور اللہ کی اطاعت و فرماں برداری میں کمی آ جانے پر نادم و شرمسار ہونے میں ہے' اور اللہ بزرگ و برتر کی بارگاہ میں رجوع کرنے اور نیک کام کثرت سے کرنے میں ہے۔

۳۵۹- زبان کی حفاظت

سوال: یارسول اللہ! جو کچھ ہم بولتے ہیں کیا وہ ہمارے لیے لکھا جاتا ہے؟

جواب: راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه اکل مانتکلم به یکتب علینا؟ '' یارسول اللہ! جو کچھ ہم بولتے ہیں کیا وہ ہمارے لیے لکھا جاتا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ثکلتك امك' وهل یکب الناس علی مناخرهم فی النار الاحصائد السنتهم' انك لن تزال سالمًا ما سکت فاذا تکلمت کتب لك او علیك'' تیری ماں تجھے گم پائے! لوگوں کو جہنم میں اوندھے منہ ناکوں کے بل ان کی زبانوں کی تیزی اور ان کی زبانوں کی تراشی ہوئی باتیں ہی ڈالتی ہیں' جب تک تو خاموش رہے گا تو سلامتی میں رہے گا اور جب تو بولے گا تو تیرے لیے یعنی تیرے حق میں یا تیرے خلاف لکھا جائے گا۔ (امام طبرانی)

فائدہ: انسان جو کچھ بھی بولتا ہے اس سے اس کا حساب لیا جائے گا' یا تو اسے ثواب دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا اور وہ چیز جو لوگوں کو منہ کے بل دوزخ میں ڈالے گی' وہ ان کی زبان کی تراشی ہوئی باتیں ہیں۔

(ان میں چند چیزیں یہ ہیں:) بہتان' جھوٹ' جھوٹی قسمیں کھانا' جھوٹی شہادت دینا' چغلی کھانا' غیبت کرنا' فحش گفتگو کرنا اور پاک باز عورتوں کو تہمت لگانا وغیرہ۔

اور جب زبان سلامت اور محفوظ رہے گی تو جسم بھی بہت زیادہ گناہوں سے سلامت اور محفوظ رہے گا۔

۳۶۰-جس کا دل ایمان کے لیے خالص ہو

سوال: یارسول اللہ! کون سے لوگ افضل ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عرض کیا گیا: "یا رسول اللّٰہ ای الناس افضل؟" یارسول اللہ! کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: "کل مخموم القلب صدوق اللسان" ہر صاف دل اور سچی زبان والا شخص صحابہ نے عرض کیا: "صدوق القلب نعرفه فما مخموم القلب؟" صدوق القلب (دل کا سچا ہونا) تو ہم جانتے ہیں مخموم القلب کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "هو التقی النقی لا اثم فیه ولا بغی ولا غل ولا حسد" وہ متقی پرہیزگار شخص ہے نہ اس میں گناہ ہے اور نہ بغاوت نہ کینہ ہے نہ حسد ہے۔ (ابن ماجہ امام بیہقی)

فائدہ: وہ صفات جن سے آدمی تمام لوگوں سے آراستہ ہو جاتا ہے وہ زبان کا سچا ہونا اور تقویٰ ہے جس کی بنیاد دل کی صفائی پر ہے جس سے انسان ہر گناہ بغاوت کینہ اور حسد سے پرہیز کرتا ہے۔

۳۶۱-راستہ سے تکلیف دِہ چیز کا ہٹانا

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز سکھایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں؟

جواب: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا نبی اللّٰه علمنی شیئا انتفع به؟" یارسول اللہ! مجھے ایسے چیز سکھایئے جس سے میں فائدہ حاصل کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اعزل الاذی عن الطریق" لوگوں کے راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دے۔ (امام مسلم امام ابن ماجہ)

فائدہ: وہ اعمال جن سے عمل کرنے والا فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کے لیے ان اعمال پر بہت زیادہ اجر ہے وہ راستہ سے تکلیف دِہ چیز کا ہٹانا ہے اور ضرر رساں چیز کا دور کر دینا اور ہر وہ چیز جو گزرنے والوں کو چلنے میں رکاوٹ ڈالے (اسے راستہ سے ایک طرف کر دینا ہے)۔

۳۶۲-انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ اور ان کا صدقہ

سوال: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھے گا؟

جواب: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے: ''في الانسان ستون وثلاثمائة مفصل' فعليه ان يتصدق عن كل مفصل منها صدقة'' انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اس پر لازم ہے کہ ان میں سے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے' صحابہ نے عرض کیا: ''فمن يطيق ذلك يا رسول الله؟'' یارسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''النخامة في المسجد تدفنها' والشيء تنحيه عن الطريق فان لم تقدر فركعتا الضحى تجزئ عنك'' مسجد میں پڑی ہوئی منہ یا ناک کی گندگی (کھنکار) کو تو دفن کر دے' یعنی صاف کر دے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دے' پس اگر اس کی قدرت و طاقت نہیں رکھتا تو چاشت کی دو رکعت نماز تیری طرف سے کافی ہو گی۔ (امام احمد' امام داؤد وغیرہما)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اور مستحب ہے کہ مسلمان ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے' لوگوں کو یہ چیز دشوار معلوم ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی قدرت کون رکھے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یہ) کام آسان ہے' کھنکار کا مسجد میں دفن کرنا (یا صاف کرنا) صدقہ ہے' راستہ سے تکلیف دِہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے' پس اگر تو طاقت نہ رکھے یا تو یہ موقع نہ پائے کہ یہ صدقات ادا کر سکے تو نماز چاشت کی دو رکعت پڑھنا اور ان کی پابندی کرنا کافی و وافی ہے' اور اس میں بہت بڑا اجر ہے۔

۳۶۳- اجازت طلب کرنا

سوال: کیا میں پناہ لے لوں؟

جواب: ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی جب کہ حضور گھر میں تشریف فرما تھے' اس نے کہا: ''االج؟'' کیا میں پناہ لے لوں؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: ''اخرج الى هذا فعلمه الاستئذان فقل له السلام عليكم اادخل؟'' اس آدمی کی طرف جاؤ اور اسے اجازت مانگنے کا طریقہ سکھا' پس اسے کہہ (کہ یہ کہے:) ''السلام عليكم اادخل؟'' السلام علیکم کہہ کر یہ کہے: کیا میں داخل ہو جاؤں' اس آدمی نے یہ بات سن لی تو اس نے کہا: ''السلام عليكم اادخل؟''

السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت دی تو وہ اندر داخل ہو گیا۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: اس حدیث پاک میں یہ بات ہے کہ شرعی طریقہ اجازت لینے سے پہلے السلام علیکم کہنا ہے اور آیت سے بھی (یہ بات) ظاہر ہے: ''یا ایها الذین امنوا لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها العکس ولعلهما جائزان'' اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور گھر والوں کو سلام کر لو' اس کا الٹ بھی' شاید دونوں جائز ہوں یعنی پہلے سلام کرنا' پھر اجازت لینا۔

۳۶۴ - اہل کتاب پر سلام کرنا

سوال: یا رسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں' ہم کس طرح ان کو جواب دیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ نے آپ سے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان اهل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیهم؟'' یا رسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم کس طرح انہیں جواب دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قولوا وعلیکم'' تم وعلیکم کہہ دو۔ (امام مسلم' امام ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جب وہ ہمیں سلام کریں تو ہم کیسے جواب دیں' ہمیں صرف وعلیکم ہی کہنا چاہیے (یعنی شروع میں السلام کا لفظ نہیں کہیں گے)۔

۳۶۵ - حلم و بردباری اور صبر

سوال: یا رسول اللہ! میں نے ان دونوں صفات میں بناوٹ اختیار کی ہے یا اللہ تعالیٰ نے مجھ میں یہ صفات پیدا فرمائی ہیں؟

جواب: حضرت ام ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا حضرت زارع رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ وہ عبدالقیس کے وفد میں سے تھے' انہوں نے کہا کہ جب ہم مدینہ شریف پہنچے تو ہم اپنی قیام گاہ تک جلدی پہنچ گئے' پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک اور قدم شریف چومنے لگے اور میں منذر بن حارث الاشج کا انتظار کر رہا تھا یہاں تک کہ اس کا بیگ لایا گیا تو اس نے کپڑے پہنے' پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو رسول اللہ نے اسے فرمایا: ''ان فیك خلتین یحبھما اللّٰہ' الحلم والاناۃ'' تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں' وہ بردباری اور صبر ہیں' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انا اتخلق بھما ام جبلنی اللّٰہ علیھما '' یارسول اللہ! میں نے ان دونوں صفات میں بناوٹ اختیار کی ہے یا اللہ تعالیٰ نے مجھ میں یہ صفات پیدا کی ہیں' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''بل اللّٰہ جبلك علیھما '' بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں یہ دونوں صفات پیدا کی ہیں' اس نے کہا: ''الحمد للّٰہ الذی جبلنی علی خلتین یحبھما اللّٰہ ورسولہ'' تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ میں وہ دونوں صفات پیدا کی ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔ (امام ابوداؤد' امام ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''وفد عبد قیس '' جو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تھا اور وہ چودہ آدمی تھے۔

''نتبادر من رواحلنا'' ہم ان سے جلدی جلدی اتر گئے۔

''العیبۃ'' کپڑوں کا تھیلا' بیگ۔

فائدہ: جب منذر بن حارث الاشج العبدی وفد کا سربراہ بن کر آیا اور اس کو نبی کریم ﷺ نے اس ادب' عاجزی اور اطمینان میں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں اور وہ عاجزی اور صبر اور سکون قلب ہے' اس پر اس نے اللہ کی تعریف کی۔

۳۶۶- آدابِ مجلس کا بیان

سوال: یارسول اللہ! ہمیں تو اپنی مجلسوں کے بغیر (بیٹھے) چارہ نہیں ہے' ہم ان میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ایاکم والجلوس علی الطرقات'' تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ مالنا بد من مجالسنا نتحدث فیھا؟'' یارسول اللہ! ہمیں تو اپنی مجلسوں کے بغیر (بیٹھے) چارہ نہیں' ہم ان میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں' رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه'' جب تم انکار کرتے ہو کہ بیٹھنا (ضروری) ہے تو راستہ کا حق ادا کرو' صحابہ نے عرض کیا: ''وما حقه؟'' اور اس کا حق کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''غض البصر' وکف الاذی' ورد السلام' والامر بالمعروف والنهی عن المنکر'' نگاہ نیچے رکھنا' تکلیف دینے سے رکنا' سلام کا جواب دینا' اچھی باتوں کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

(امام بخاری' امام مسلم وغیرہما)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے راستوں کے کناروں پر بیٹھنے سے متنبہ کیا ہے کیونکہ یہاں گناہوں کے پائے جانے کا گمان ہے' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لیے یہ ضروری ہے کیونکہ یہ ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں' ہم ان مجالس میں مختلف قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اس وقت راستے کا حق ادا کرو اور رسول اللہ نے ذکر فرمایا (کہ وہ یہ ہیں:) نظر نیچی رکھنا' تکلیف دینے سے رکنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔

۳۶۷- لقب اور کنیت

سوال: یارسول اللہ! میری سہیلیوں کی کنیتیں ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول الله کل صواحبی لهن کنی'' یارسول اللہ! میری سب سہیلیوں کی کنیتیں ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''فاکتنی بابنك عبد الله'' اپنے بیٹے عبداللہ کی نسبت سے تو بھی کنیت رکھ لے' پس وہ ام عبد اللہ کنیت رکھتی تھیں۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: عبداللہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے نہ تھے کیونکہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی بلکہ ان کی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے اور وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے' پس اس حدیث میں اس (شخص) کے کنیت رکھنے کا جواز ہے جس کی اولاد نہ ہو' جس طرح چھوٹی عمر کے آدمی کی کنیت رکھنے کا جواز ہے' اسے جھوٹ نہیں سمجھا جائے گا۔ (اللہ بہتر جانتا ہے)

۳۶۸- خیانت کرنے اور عہد توڑنے سے ڈرانے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو آپ کی امت کے لوگ آپ کے اردگرد تھے: "اکفلوا لی بست اکفل لکم بالجنة" "تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لیے جنت کا کفیل وضامن بن جاؤں گا" میں نے عرض کیا: "ماھن یا رسول اللّٰہ!" "یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الصلوة ' والزکوٰة ' والامانة ' والفرج والبطن واللسان" "(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) امانت (۴) شرم گاہ (۵) پیٹ (۶) زبان۔ (امام طبرانی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: نماز ادا کرنے' زکوٰۃ نکالنے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے' امانت کی حفاظت کرنے' بے حیائی کے کاموں سے بچنے' حلال کھانے اور زبان کی حفاظت کرنے سے اپنے آپ کو آراستہ کرلو' ان تمام اعمال سے تم عذاب سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

۳۶۹۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت رکھنے والے

سوال: یارسول اللہ! ہمیں ان کی صفات بتایئے تاکہ ہم انہیں پہچان لیں؟

جواب: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیبعثن اقواما یوم القیمة فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطھم الناس لیسوا بانبیاء ولا شھداء" "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسی قوموں کو اٹھائے گا جن کے چہرے نور کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے' لوگ ان پر رشک کریں گے' نہ وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک اعرابی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ جلھم لنا نعرفھم" "یارسول اللہ! ہمیں ان کی صفات بتایئے تاکہ ہم انہیں پہچان لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ھم المتحابون فی اللّٰہ من قبائل شتی یجتمعون علی ذکر اللّٰہ یذکرونہ" "وہ آپس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر محبت رکھنے والے ہیں جب کہ وہ مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں اور علاقوں سے ہوں گے' اللہ تعالیٰ کے ذکر پر جمع ہو کر اس کا ذکر کریں گے۔ (امام طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

''لیبعثن'' وہ زندہ کرے گا۔

''جلھم'' ان کی صفات بیان کیجئے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی خاطر محبت کرنے والوں کا (جو مقام ہے)' نبی کریم ﷺ وہ بیان فرمار ہے ہیں' وہ قیامت کے دن (اس طرح) اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چمک دار موتیوں کی طرح چمکتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے بغیر کوئی سایا نہ ہوگا۔

۳۷۰ - سب سے بہتر ایمان

سوال: (صحابی حضرت معاذ نے) رسول اللہ ﷺ سے سب سے بہتر ایمان کے بارے میں سوال کیا؟

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے افضل اور بہتر ایمان کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا کہ'' ان تحب للّٰہ وتبغض للّٰہ' وتعمل لسانك فی ذکر اللّٰہ ''تو اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان اللہ کے ذکر میں استعمال کرے' انہوں نے عرض کیا: ''وماذا یا رسول اللّٰہ'' یا رسول اللہ! اور کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''وان تحب للناس ما تحب لنفسك' وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسك'' اور یہ کہ تو لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے وہی ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔ (امام احمد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے سب سے بہتر ایمان کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کی خاطر ہی محبت کرے اور اللہ کی رضا کی خاطر ہی اسے ناپسند کرے' اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھے' اور اپنے غیر کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے اور اپنے غیر کے لیے وہی چیز ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے اور کسی پر زیادتی نہ کرے جس طرح وہ اپنے اوپر زیادتی پسند نہیں کرتا اور اس سے اسی طرح اچھا سلوک کرے جس طرح وہ اپنے اوپر اچھا سلوک چاہتا ہے۔

۳۷۱- آدمی (آخرت میں) اس کے ساتھ ہوگا (دنیا میں) جس سے محبت رکھتا ہوگا

سوال: یارسول اللہ! ایک آدمی دوسرے آدمی سے اس کے نیک عمل کرنے کی وجہ سے محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ خود اس کی طرح عمل نہیں کرتا؟

جواب: ایک آدمی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو کسی چیز پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ الرجل یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ' ولا یعمل بمثلہ؟'' یارسول اللہ! ایک آدمی دوسرے آدمی سے اس کے نیک عمل کرنے کی وجہ سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ خود اس جیسے عمل نہیں کرتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''المرء مع من احب'' آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا' یعنی اگر نیک اور اچھے لوگوں سے محبت کرتا ہوگا تو قیامت کے دن ان کے ساتھ ہی ہو گا۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ واضح بیان فرمارہے ہیں کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا (دنیا میں) جس کے ساتھ محبت کرتا ہوگا' پس جب وہ ایسی قوم سے محبت رکھتا ہوگا جو نیک کام کرتے ہیں تو وہ ان کے عمل کے سبب اپنی محبت اور سچی نیت کی بناء پر ان کے ساتھ ہوگا۔

۳۷۲-

سوال: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملحق نہیں ہوا یعنی عمل اس جیسے نہیں کیے؟

جواب: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ کیف تری فی رجل احب قوما ولم یلحق بھم'' یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملحق نہیں ہوا؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''المرء مع من احب'' آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔

(امام بخاری' امام مسلم وغیرہما)

فائدہ: آدمی ایک قوم سے محبت کرتا ہے اور ان جیسے عمل نہیں کرتا اور عمل میں ان کے برابر نہیں ہے تو وہ بھی ان کے ساتھ ہوگا۔

۳۷۳-

سوال: یارسول اللہ! ایک شخص ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرسکتا؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل بعملهم؟'' یارسول اللہ! ایک شخص ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرسکتا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''انت یا ابا ذر مع من احببت'' اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت رکھتا ہے' انہوں نے عرض کیا: ''احب الله ورسوله'' میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فانك مع من احببت'' بے شک تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان الفاظ کو دہراتے رہے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان الفاظ کو دہراتے رہے۔

(امام ابوداؤد)

فائدہ: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں' پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو اطمینان دلایا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ہوں گے۔

۳۷۴- سب سے افضل نماز

سوال: یارسول اللہ! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول الله ای الصلوٰة افضل؟'' یارسول اللہ! کون سی نماز افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''طول القنوت'' جو لمبے خشوع والی ہو' اس آدمی نے عرض کیا: ''ای الصدقة افضل؟'' کون سا صدقہ افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جهد المقل'' تنگ دستی میں خرچ کرنا' اس آدمی نے عرض کیا: ''ای المؤمنین اکمل ایمانًا؟'' کون سے مؤمن ایمان میں زیادہ کامل ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احسنهم خلقًا'' ان سب

میں سے جو اخلاق میں اچھا ہو۔ (امام طبرانی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ وصیت فرما رہے ہیں کہ سب سے بہتر نماز وہ ہے جس میں مسلمان اطمینان (خشوع وخضوع) اختیار کرے اور اللہ بزرگ و برتر کے لیے خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری کرے اور سب سے بہتر صدقہ اس کا ہے جو صدقہ کرتے ہوئے کم مال والا ہو اور مؤمنوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے اخلاق اور ادب کے لحاظ سے اچھا ہو۔

۳۷۵۔ مغفرت وبخشش کو واجب کرنے والی اشیاء

سوال: یارسول اللہ! ایسے عمل پر میری راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے؟

جواب: راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللّٰہ دلنی علی عمل یدخلنی الجنة'' یارسول اللہ! ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجیے جو مجھے جنت میں داخل کردے؟

رسول اللہ نے فرمایا: ''ان موجبات المغفرة بذل السلام وحسن الکلام'' سلام کو عام کرنا اور اچھی گفتگو کرنا مغفرت وبخشش کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ہیں؛ یعنی ان اعمال سے آدمی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (امام طبرانی)

فائدہ: اسلام کے وہ اُمور جو مغفرت وبخشش کو واجب کردیتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے ان کی وصیت بھی فرمائی ہے (وہ یہ ہیں:) سلام کا عام کرنا (ہر شخص پر) خواہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو کیونکہ یہ لوگوں کے درمیان محبت ومؤدت اور اتفاق رائے یعنی موافقت کو باقی رکھتی ہے اور اچھا، بہتر اور عمدہ کلام کرنا۔

۳۷۶۔ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے

سوال: یارسول اللہ! دو آدمی آپس میں ملتے ہیں، ان دونوں میں سے کون پہلے سلام کرے؟

جواب: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ الرجلان یلتقیان ایھما یبدا بالسلام؟'' یارسول اللہ! دو آدمی آپس میں ملتے ہیں ان دونوں میں سے کون پہلے سلام کرے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اولاھما باللّٰہ تعالٰی'' ان دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: بے شک وہ شخص جو سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا زیادہ حق دار ہے۔

۳۷۷- جو شخص اختلاط کے وقت محفوظ نہ رہے' اسے گوشہ نشینی کی ترغیب دینا

سوال: مؤمنوں میں سے کون ایمان کے لحاظ سے زیادہ کامل ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ حضور سے سوال کیا گیا: ''ای المؤمنین اکمل ایماناً'' مؤمنوں میں سے کون ایمان کے اعتبار سے زیادہ کامل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الذی یجاھد بنفسه وماله' ورجل یعبد ربه فی شعب من الشعاب' وقد کفی الناس شره'' جو اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کرے اور وہ آدمی جو مختلف گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگ اس کے شر سے بچے رہیں۔ (امام حاکم)

فائدہ: کامل ایمان والا مسلمان وہ ہے جو اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے' اور وہ آدمی (کامل ایمان والا ہے) جو لوگوں سے دور ہو کر کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے جب کہ لوگ اس کے شر سے بچے رہیں۔

۳۷۸- زیادہ غصے سے پرہیز کرنا

سوال: ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟

جواب: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''دلنی علی عمل یدخلنی الجنة'' ایسے عمل پر میری راہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا تغضب ولك الجنة'' غصہ نہ کر اور تیرے لیے جنت ہے۔ (امام طبرانی)

فائدہ: ان اعمال سے جن کی وصیت نبی کریم ﷺ نے فرمائی ہے اور وہ اعمال جو عمل کرنے والے کو جنت میں داخل کر دیتے ہیں ان میں سے ایک غضب ناک نہ ہونا ہے' اور جس حالت میں بھی ہو' اس (غصہ) سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۷۹- زبان کی حفاظت کرنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھامے رکھوں؟

جواب: حضرت سفین بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ حدثنی بامر اعتصم به'' یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھامے رکھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قل ربی اللّٰہ ثم استقم'' کہہ دے کہ میرا رب اللہ ہے' پھر استقامت اختیار کر' حضرت سفین بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما اخوف ما تخاف علی؟'' یارسول اللہ! جو چیز آپ میرے لیے بہت خطرناک خیال کرتے ہیں وہ کون سی چیز ہے؟ رسول اللہ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا: ''هذا'' یہ۔ (امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان' امام حاکم)

فائدہ: سب سے بڑا کام جس کی اتباع و پیروی سے مسلمان محفوظ ہو جاتا ہے' وہ یہ ہے کہ ایک اللہ پر ایمان لائے' اور اس کے حبیب ﷺ کی شریعت پر عمل کرے' پھر اپنی پوری عبادت میں استقامت کے طریقے تلاش کرے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اس چیز سے ڈرایا ہے جس سے وہ اپنی امت کے بارے میں ڈرتے تھے' وہ زبان کا لغو باتوں سے بچنا ہے اور اسے لغو اور باطل باتوں' گالی گلوچ اور غیبت وغیرہ سے بچانا ہے۔

۳۸۰-راستہ سے تکلیف دِہ چیز کا ہٹانا

سوال: یارسول اللہ! میں نہیں جانتا کہ میری جان آپ کے بعد چلی جائے یا باقی رہے' پس مجھے کوئی ایسا زادِراہ دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے؟

جواب: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی لا ادری نفسی تمضی او ابقی بعدك فزودنی شيئًا نفعنی اللّٰہ به؟'' یارسول اللہ! میں نہیں جانتا کہ میری جان آپ کے بعد چلی جائے گی یا باقی رہے گی' پس مجھے کسی چیز کا مزید حکم فرمایئے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افعل کذا' افعل کذا' وامر الاذی عن الطریق'' ایسے اور ایسے کر' راستہ سے تکلیف دِہ چیز دور کر دے۔ اور ایک روایت میں ہے: حضرت ابو برزہ نے کہا: میں نے عرض کیا: ''یا نبی اللّٰہ علمنی شيئا انتفع به'' یا نبی اللہ! مجھے ایسی چیز سکھایئے جس سے میں فائدہ حاصل کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعزل

الاذی عن طریق المسلمین ''تکلیف دینے والی چیز مسلمانوں کے راستے سے دور کردے۔ (امام مسلم' امام ابن ماجہ)

فائدہ: وہ آسان کام جن کا کرنے والا اجر عظیم کا فائدہ حاصل کرتا ہے' (وہ) مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا زائل کرنا اور اس سے ہر وہ چیز ہٹانا ہے جو چلنے والے کو چلنے سے روک دے۔

۳۸۱ - ابوالقاسم کنیت رکھنے سے روکنا

سوال: یارسول اللہ! میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے' اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصار یہ کہتے ہیں کہ ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ ہی اس سے تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے؟

جواب: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا' اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصار نے کہا: ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ ہی اس (کنیت) سے تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے' پس وہ آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ! ولدلی غلام' فسمیتہ القاسم' فقالت الانصار لا نکنیك ابا القاسم وننعمك عیناً'' یارسول اللہ! میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے' انصار کہتے ہیں کہ ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ ہی اس سے تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''احسنت الانصار' سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی' فانا قاسم'' انصار نے اچھا کہا ہے' میرے نام کے ساتھ نام رکھ لو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں۔ (امام بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''لاننعمك عیناً'' یعنی تیری عزت نہیں کریں گے اور تیری آنکھ اس کنیت سے ٹھنڈی نہیں کریں گے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے انصار (کی بات) کا اقرار کیا ہے کہ وہ ابوالقاسم کنیت نہ رکھے' (وہ) نبی کریم ﷺ کی کنیت ہے۔

۳۸۲ ۔ذمیوں کو (سلام کا) جواب کیسے دیا جائے؟

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے ''السام علیکم'' کہا' میں نے ان کی بات کو سمجھ لیا تو میں نے کہا: ''علیکم السام واللعنة'' تم پر موت اور لعنت ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مهلا یا عائشة! فان اللہ یحب الرفق فی الامر کله'' اے عائشہ! ٹھہرو! بے شک اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو انہوں نے کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقد قلت وعلیکم'' پس میں نے وعلیکم (اور تم پر) کہہ دیا ہے۔ (امام بخاری)

فائدہ: یہودیوں کا سلام ''السام'' کے ساتھ ہے اور وہ موت ہے اور نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو تعلیم دے رہے ہیں کہ ذمیوں کے سلام کا جواب کیسے دیں' پس آپ کہتے ہیں: وعلیکم یعنی ہم اور تم اس میں برابر ہیں (یعنی ہم سب نے مرنا ہے) یہ ان کے قول ''السام علیکم'' پر عطف ہے' اسی طرح نبی کریم ﷺ ہم سب سے تمام اُمور میں نرمی کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔

۳۸۳ ۔مصافحہ کرنا

سوال: یارسول اللہ! ہم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست کو ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھکے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه اینحنی له؟'' یارسول اللہ! ہم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھکے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا'' نہیں! اس آدمی نے عرض کیا: ''ایلتزمه ویقبله؟'' کیا اس سے چمٹ جائے اور اسے بوسہ دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا'' نہیں! ''افیاخذ بیده ویصافحه؟'' کیا اس کا ہاتھ پکڑ لے اور اس سے مصافحہ کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! (امام ترمذی)

فائدہ: ایک آدمی کے دوسرے آدمی (سے ملنے کے لیے) آمنے سامنے ہوتے وقت جسم یا سر کے ساتھ جھکنا جائز نہیں ہے' جس طرح اس سے معانقہ کرنا اور بوسہ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ صرف زیادہ دیر کے بعد اپنے خاص دوستوں سے ملنے کے بعد ہوتا ہے یا بہت دور (سے آتے ہوئے) مبارک دینے یا اس جیسے کام کے لیے یہ کام ہوتا ہے اور ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

مزید وضاحت: مؤلف کتاب کے نزدیک اپنے خاص دوستوں اور دیر کے بعد ملنے والوں کے ہاتھ کو بوسہ دینا اور ان سے معانقہ کرنا بھی جائز ہے' نیز مصافحہ کرنا بھی جائز ہے جس طرح حدیث پاک سے ثابت ہے۔

باب ۲۱: ذکر اور دعا کا بیان

۳۸۴- اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا

سوال: یارسول اللہ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں' آپ مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ میں اس سے چمٹا رہوں (یعنی مستقل طور پر اسے کرتا رہوں)؟

جواب: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت فاخبرنی بشیء اتشبث به'' یارسول اللہ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں' آپ مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ میں اسے لازم پکڑ لوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا یزال لسانك رطبًا عن ذکر اللّٰہ'' تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان' امام حاکم)

فائدہ: اللہ کا ذکر اپنی زبان پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری کر لے یہاں تک کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایک لحظہ کے لیے بھی غافل نہ ہو۔

۳۸۵- بہترین مال

سوال: یہ آیت سونا اور چاندی کے بارے میں اتاری گئی ہے؟ اگر ہم جان لیں کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اسے دوست بنالیں؟

جواب: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب (یہ) آیت نازل ہوئی: ''والذین یکنزون

الذهب والفضة'' اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں' راوی نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ایک صحابی نے عرض کیا: (یہ آیت سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی؟''لو علمنا ای المال خير فنتخذه؟'' اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اسے دوست بنالیں؟ رسول اللہ نے فرمایا:''افضله لسان ذاكر' وقلب شاكر' وزوجة مؤمنة تعينه على ايمانه'' اس سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان' شکر کرنے والا دل اور مسلمان عورت ہے جو اس (آدمی) کی اس کے ایمان پر مدد کرے۔ (امام ترمذی' ابن ماجہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ افضل مال جسے مسلمان جمع کر کے رکھتا ہے وہ ذکر کرنے والی زبان ہے جو اللہ کی حمد وثناء' اس کی تسبیح وتحمید اور تکبیر کثرت سے بیان کرتی ہے' اسلام کی نعمت (ملنے) کی وجہ سے اللہ کا شکر کرنے والا دل ہے' اللہ بزرگ و برتر کا فضل ہے اور نیک صالح مسلمان بیوی ہے جو اپنے خاوند کی اس کے ایمان اور اس کی عبادت پر (اس کی) مدد کرتی ہے۔

۳۸۶ -

سوال: یارسول اللہ! مُفَرِّدون کون ہیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے ایک راستے میں چل رہے تھے تو رسول اللہ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے جُمدان کہا جاتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''سيروا هذا جمدان سبق المفردون'' اس پہاڑ جُمدان کی طرف چلو' مفردون سبقت لے گئے' صحابہ کرام نے عرض کیا:''وما المفردون يا رسول الله'' یارسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا:''الذاكرون الله كثيرا'' اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والے۔ (امام مسلم)

فائدہ: اللہ بزرگ و برتر کا ذکر بہت زیادہ کرنے سے (بہت) فائدہ ہے اور اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔

۳۸۷ - گناہوں کو چھوڑنا اور فرائض کی پابندی کرنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے؟

جواب: حضرت ام انس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ اوصنی؟“ یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے' آپ نے فرمایا: ”اهجری المعاصی' فانها افضل الهجرة' وحافظی علی الفرائض' فانها افضل الجهاد' واکثری من ذکر اللہ' فانك لا تاتین اللہ بشیء احب الیه من کثرة ذکرہ“ (اے ام انس!) گناہوں کو چھوڑ دے کیونکہ یہ بہترین ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کر کیونکہ یہ بہترین جہاد ہے' اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیجئے کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی ایسی چیز نہ لا سکے گی جو اس کے ذکر سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو۔ (امام طبرانی)

فائدہ: مسلمانوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی نفع بخش وصیتوں میں سے (یہ ہیں:) ان نافرمانیوں کو چھوڑ دینا اور ان اعمال کو ترک کر دینا جو اللہ بزرگ و برتر کو غضب ناک کر دیں' پانچ نمازوں اور تمام ضروری حقوق کی پابندی کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سب سے محبوب چیز اس بزرگ و برتر ذات کا ذکر کرنا ہے۔

۳۸۸- ذاکر (اللہ کا ذکر کرنے والے) کی فضیلت

سوال: مجاہدین میں سے کون اجر و ثواب کے لحاظ سے زیادہ بڑا ہے؟

جواب: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا: ”ای المجاهدین اعظم اجرًا؟“ مجاہدین میں سے کون اجر و ثواب کے لحاظ سے زیادہ بڑا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”اکثرهم للہ تبارك وتعالیٰ ذکرًا“ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والا' اس آدمی نے عرض کیا: ”فای الصالحین اعظم اجرا؟“ صالحین میں سے کون اجر و ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”اکثرهم للہ تبارك و تعالیٰ ذکرًا“ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والا۔

(امام احمد' امام طبرانی)

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ سب نیکیوں سے بڑی نیکی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔

۳۸۹- ذکر کی مجلسیں

سوال: یارسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟

جواب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یقول اللہ عزوجل یوم القیمۃ سیعلم اھل الجمع من اھل الکرم" اللہ بزرگ و برتر قیامت کے دن فرمائے گا کہ کافروں کی جماعت والے عنقریب جان جائیں گے کہ اہل کرم کون ہیں؟ عرض کیا گیا: "ومن اھل الکرم یا رسول اللہ؟" یارسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "اھل مجالس الذکر" ذکر کی مجلسوں والے۔

(مسند امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام ابن حبان' امام بیہقی وغیرہم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل کرم' ذکر کی مجلسیں کرنے والے ہیں۔

-۳۹۰

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ نے ابن رواحہ کی طرف نہیں دیکھا ہے کہ وہ آپ کے ایمان سے ایک گھڑی ایمان لانے کی رغبت دلاتا ہے۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی شخص کو ملتے تو کہتے: "تعال نؤمن بربنا ساعۃ" آؤ! ہم اپنے رب پر ایک گھڑی ایمان لے آئیں' ایک دن انہوں نے ایک آدمی سے (یہ) کہا تو وہ بہت غصے میں آ گئے' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: "یا رسول اللہ الا تری الی ابن رواحۃ یرغب عن ایمانك الی ایمان ساعۃ؟" یارسول اللہ! کیا آپ ابن رواحہ کی طرف نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ آپ کے ایمان لانے سے ایک گھڑی کے لیے ایمان لانے پر رغبت رکھتے ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: "یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی تتباھی بھا الملائکۃ" اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم کرے! وہ ان مجلسوں کو محبوب جانتا ہے جن پر فرشتے باہم فخر کرتے ہیں۔ (امام احمد)

فائدہ: ذکر کے حلقے وہ مجلسیں ہوتی ہیں' جن پر فرشتے ایک دوسرے سے فخر کرتے ہیں اور ہر مسلمان جو ان مجلسوں کی خواہش رکھتا ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ بزرگ و برتر کی بارگاہ سے اجر و ثواب زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ نیک عمل کی کثرت کو بھی محبوب رکھتا ہے کیونکہ یہ بہت فائدہ مند تجارت ہے۔

۳۹۱-

سوال: اور ریاض الجنۃ (جنت کی کیاریاں) کیا ہیں؟

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا" جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو وہاں سے چرا کرو؛ صحابہ نے عرض کیا: "وما ریاض الجنة؟" جنت کے باغ کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حلق الذکر" ذکر کے حلقے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: جنت کے باغ یہ ذکر کے حلقے ہیں اور جنت کے باغوں سے کون منہ پھیرے گا۔

۳۹۲- مجلس کا کفارہ

سوال: یارسول اللہ! آپ وہ الفاظ کہہ رہے ہیں جو اس سے پہلے نہیں کہتے تھے؟

جواب: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھا کرتے تو اس کے آخر میں جب اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یہ پڑھتے: "سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك" اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں؛ پس ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول الله انك لتقول قولًا ما كنت تقوله فيما مضى" یارسول اللہ! آپ وہ الفاظ کہہ رہے ہیں جو اس سے پہلے نہیں کہتے تھے؟ پس رسول اللہ نے فرمایا: "کفارة لما یکون فی المجلس" جو کچھ مجلس میں ہوا ہے یہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے وہ چیز بیان فرمادی ہے جس سے مجلس کے شور اور غیر مناسب باتوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جو گناہ اس مجلس میں ہوئے ان کو مٹا دیتی ہے۔

۳۹۳- لا الہ الا اللہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی زیادہ سعادت حاصل کرنے والا کون ہوگا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ من اسعد الناس بشفاعتك یوم القیمة؟'' یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی زیادہ سعادت حاصل کرنے والا کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لقد ظننت یا ابا ھریرة ان لا یسالنی عن ھذا الحدیث اجد اول منك لما رایت من حرصك علی الحدیث'' اے ابوہریرہ! میرا خیال ہے کہ مجھ سے تم سے پہلے اس بات کے بارے میں کسی نے سوال نہیں کیا' اس لیے میں تمہیں حدیث پر حریص دیکھ رہا ہوں' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) ''اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمة من قال لا الٰہ الا اللّٰہ خالصًا من قلبه او نفسه'' قیامت کے دن میری شفاعت کی سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا وہ شخص ہوگا جس نے خالص اپنے دل و جان سے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ (امام بخاری)

فائدہ: جس شخص نے اپنے دل سے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا اور اسے بہت زیادہ کہا اور اس پر عمل بھی کیا تو وہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار ہوگا۔

۳۹۴۔ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: ''ای الکلام افضل؟'' کون سا کلام افضل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ما اصطفی اللّٰہ لملائکته او لعبادہ سبحان اللّٰہ وبحمدہ'' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے' وہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' ہے۔ (امام مسلم)

فائدہ: سب سے زیادہ پسندیدہ اور افضل کلام اللہ کے ہاں وہ ہے جسے اس نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لیے انتخاب کیا ہے اور پسند بھی کیا ہے' (وہ) ''سبحان اللّٰہ وبحمدہ'' (پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ) ہے۔

۳۹۵۔ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میں کمزور ہوگئی ہوں' یا جس طرح بھی انہوں

نے کہا' (پھر عرض کیا:) آپ مجھے ایسے عمل کا حکم فرمایئے کہ میں اسے بیٹھی ہوئی ہی کر لوں؟

جواب: حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ قد کبرت سنی وضعفت او کما قالت' فمرنی بعمل اعمله وانا جالسة؟" یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میں کمزور ہوگئی ہوں' یا جس طرح بھی انہوں نے کہا' پس آپ مجھے ایسے عمل کا حکم کیجئے کہ میں اسے بیٹھی ہوئی ہی کرلوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "سبحی اللّٰہ مائة تسبیحة' فانها تعدل لك مائة رقبة تعتقینها من ولد اسماعیل" ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ' پس یہ تیرے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک سو غلام (آزاد کرنے) کے برابر ہے جو تو نے کیے ہوں گے" واحمدی اللّٰہ مائة تحمیدة' فانها تعدل لك مائة فرس مسرجة ملجمة تحملین علیها فی سبیل اللّٰہ" اور ایک سو مرتبہ الحمد للہ کہہ' یہ تیرے لیے ایک سو گھوڑا اللہ کی راہ میں دینے کے برابر (اجر وثواب ہے) جو زین کسے ہوئے لگام والے ہوں گے" وکبری اللّٰہ مائة تکبیرة' فانها تعدل لك مائة بدنة مقلدة متقبلة" ایک سو بار اللہ اکبر کہہ' یہ تیرے لیے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ثواب ہوگا جو قبول ہوگی" وهللی اللّٰہ مائة تهلیلة" اور ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہہ۔ ابو خلف نے کہا ہے کہ میرا گمان ہے (اس کے بعد) آپ نے یہ بھی فرمایا: "تملأ ما بین السماء والارض' ولا یرفع یومئذ لاحد عمل افضل مما یرفع لك الا ان یاتی بمثل ما اتیت" یہ عمل بھر دے گا جو کچھ بھی آسمان اور زمین کے درمیان ہے' اور اس دن (قیامت کے دن) کسی کے عمل بھی اس سے بہتر نہیں ہوں گے جتنے بلند تیرے عمل ہوں گے مگر وہ شخص جو اس کی مثل عمل کرے گا جو تو لے کر آئی ہے۔ (امام احمد' امام نسائی وغیرہما)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لیے بہت بڑا اجر وثواب بیان فرمایا ہے جو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ' ایک سو مرتبہ الحمد للہ' ایک سو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اس حدیث میں "سبحان اللّٰہ' الحمد للّٰہ' اللّٰہ اکبر" اور "لا الٰہ الا اللّٰہ" کہنے پر

رغبت دلائی جا رہی ہے۔

۳۹۶۔ نیکی کے افعال

سوال: یارسول اللہ! دولت مند لوگ اجروثواب میں (ہم سے) آگے بڑھ گئے' وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور اپنے مال و دولت میں سے زائد مال صدقہ بھی کرتے ہیں؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کچھ صحابیوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ذھب اھل الدثور بالاجور' یصلون کما نصلی' ویصومون کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالھم؟'' یارسول اللہ! دولت مند لوگ اجروثواب میں (ہم سے) آگے بڑھ گئے' وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور اپنے مال و دولت میں سے زائد مال صدقہ بھی کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اولیس قد جعل اللّٰہ لکم ما تصدقون بہ؟ان بکل تسبیحۃ صدقۃ' وکل تکبیرۃ صدقۃ' وکل تحمیدۃ صدقۃ' وامر بالمعروف صدقۃ' ونھی عن منکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ'' اور کیا اللہ تعالیٰ نے وہ چیز نہیں بنا دی جو تم صدقہ کرتے ہو' بے شک ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تم میں سے ہر ایک (شخص) کا جماع کرنا صدقہ ہے' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت (پوری کرنے) کے لیے (بیوی کے پاس) آئے تو اس میں بھی ہمارے لیے اجروثواب ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ارایتم لو وضعھا فی حرام کان علیہ وزر' فکذلک اذا وضعھا للحلال کان لہ اجر؟'' تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ آدمی حرام کام میں جماع کرے تو اس پر اس کا بوجھ ہے' اسی طرح اگر حلال کام کے لیے شرم گاہ استعمال کرے تو اس کے لیے اجر ہے' یعنی حرام استعمال میں گناہ اور حلال استعمال میں اجروثواب ہے۔ (امام مسلم' امام ابن ماجہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''الدثور'' جمع ''دثر'' بہت زیادہ مال۔

''البضع'' جماع اور صرف فرج کے لیے بھی کہا گیا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے صدقہ کی مختلف قسمیں ذکر فرمائی ہیں جن کا کرنا ہر مسلمان کے لیے ممکن ہے' تاکہ وہ اللہ کی طرف سے اجر وثواب حاصل کر سکے' اور ان میں سے کچھ قسمیں یہ ہیں: تسبیح کہنا' اللہ اکبر کہنا' الحمد للہ کہنا' نیکی کا حکم کرنا' بُرائی سے روکنا' بیوی کی حاجات کو پورا کرنا' اور بیوی کا پاک دامن ہونا۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کے کرنے والے کو بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

۳۹۷- ذکر کی مختلف قسموں کی فضیلت

سوال: مجھے ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جس کو میں پڑھوں؟

جواب: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''علمنی کلا ما اقوله'' مجھے ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جس کو میں پڑھا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قل (پڑھ) لا الٰه الا اللّٰه وحده لا شریك له اللّٰه اکبر کبیراً' والحمد للّٰه کثیرا وسبحان اللّٰه رب العالمین' ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العزیز الحکیم'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اللہ سب سے بڑا ہے بہت ہی بڑا' اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' بہت ہی زیادہ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار' اور اللہ کے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے' وہی غالب حکمت والا ہے۔

اعرابی نے عرض کیا کہ یہ تو میرے خدا کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: (یہ) کہہ: ''اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی'' اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔ حضرت ابومالک اشجعی کی حدیث میں ''عافنی'' کے لفظ زائد ہیں (یعنی مجھے معاف فرما) یعنی ''وارزقنی'' کے بعد ''عافنی'' بھی کہیں۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''فان ھولاء تجمع لك دنیاك وآخرتك'' بے شک یہ کلمات تیرے لیے تیری

دنیا اور تیری آخرت کو جمع کر دیں گے یعنی تجھے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان کا فائدہ ہوگا۔ (امام مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں ان اذکار اور اس دعا کا بیان ہے جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اور ہمیشہ ان اذکار کو پڑھنے پر رغبت بھی دلائی گئی ہے تاکہ مسلمان ان کا اجر و ثواب حاصل کر سکیں۔

۳۹۸-

سوال: یا رسول اللہ! مجھے کچھ (ذکر کے) الفاظ سکھائیں اور مجھے زیادہ نہ بتائیں؟

جواب: حضرت سلمیٰ ابو رافع کے بیٹوں کی والدہ سے روایت کیا ہے یہ ابو رافع حضور کے غلام تھے انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اخبرنی بکلمات ولا تکثر علی'' یا رسول اللہ! مجھے (ذکر) کے کچھ الفاظ سکھائیے اور مجھے زیادہ (الفاظ) نہ بتانا' رسول اللہ نے فرمایا: ''قولی اللّٰہ اکبر عشر مرات' یقول اللّٰہ ھذالی' وقولی سبحان اللّٰہ عشر مرات' یقول اللّٰہ ھذالی' وقولی اللھم اغفرلی' یقول قد فعلت' فتقولین عشر مرات ویقول قد فعلت'' تو دس مرتبہ اللہ اکبر کہہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے اور دس مرتبہ سبحان اللہ کہہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے' اور (پھر) تو کہہ: ''اللھم اغفرلی'' (اے اللہ! مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے کر دیا (یعنی تجھے بخش دیا)' تو یہ الفاظ دس مرتبہ کہہ اللہ تعالیٰ دس مرتبہ فرمائے گا: میں نے کر دیا۔ (امام طبرانی)

فائدہ: یہ (حدیث بھی) تسبیح و تکبیر اور دیگر اذکار کی رغبت دلانے کے بارے میں ہے کیونکہ ان میں بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

۳۹۹- ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیاں کثرت سے کرنا

سوال: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''استکثروا من الباقیات الصالحات'' باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو' عرض کیا گیا: ''وماھن یا رسول اللّٰہ'' یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''التکبیر' والتھلیل والتسبیح والحمد للہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ'' اللہ اکبر کہنا' لا الہ الا اللہ کہنا' سبحان اللہ کہنا' الحمد للہ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا۔ (امام احمد' امام نسائی وغیرہما)

فائدہ: نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو باقی رہنے والی نیکیوں کو کثرت سے کرنے کی رغبت دلا رہے ہیں جن کا ثواب اور انعامات ہمیشہ رہنے والے ہیں اور وہ نیکیاں جو مقبول ہوتی ہیں' ان میں سے اللہ کا ذکر ہے' (یہ نیکیاں) اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تقدیس اور اعتماد و توکل کی طرف دعوت دینے والی ہیں۔

۴۰۰- دوزخ کی آگ سے بچانے والی ڈھال

سوال: یارسول اللہ! (کیا) دشمن آ گیا ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خذوا جنتکم'' اپنی ڈھال لے لو' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ عدو حضر'' یارسول اللہ! کیا دشمن آ گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا' ولکن جنتکم من النار' قولوا سبحان اللہ' والحمد للہ' ولا الہ الا اللہ' واللہ اکبر' فانھن یاتین یوم القیمۃ مجنبات ومعقبات وھن الباقیات الصالحات'' نہیں! بلکہ دوزخ سے (بچانے والی) ڈھال حاصل کرو' (وہ یہ ہے کہ) کہو: ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' یہ الفاظ قیامت کے دن تمہارے آگے آنے والے اور پیچھے چلنے والے ہوں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

(امام نسائی' امام حاکم' امام بیہقی)

فائدہ: سبحان اللہ کہنا' لا الہ الا اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا مسلمان کے آگے' آگے چلیں گے اور یہ کلمات مسلمان کے لیے جہنم سے ڈھال بنیں گے۔

۴۰۱- جنت کے باغیچے

سوال: یارسول اللہ! جنت کے باغیچے کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا'' جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو (وہاں)

چرا کرو میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وما ریاض الجنۃ؟'' یارسول اللہ! جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''المساجد'' مسجدیں میں نے عرض کیا: ''وما الرتع'' اور چرنا کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''سبحان اللّٰہ' والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر'' (پڑھنا باغیچوں میں چرنا ہے)۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو وصیت فرما رہے ہیں کہ جب مسجدوں میں داخل ہو تو ان میں ٹھہرو اور ذکر کے حلقوں میں آیا کرو اور سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر کی کثرت کیا کرو اور یہ فرصت مسلمانوں کے لیے اجر و ثواب زیادہ حاصل کرنے کے لیے ہے۔

۴۰۲۔ وسوسوں سے نماز کو محفوظ رکھنا

سوال: یارسول اللہ! بے شک شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے؟

جواب: حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: ''یا رسول اللّٰہ ان الشیطان قدحال بینی و بین صلوتی وقراء تی یلبسھا علی؟'' یارسول اللہ! بے شک شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت کو خلط ملط کر دیتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذاك شیطان یقال لہ خنزب' فاذا احسستہ فتعوذ باللّٰہ واتفل عن یسارك'' یہ شیطان ہے اسے خنزب کہا جاتا ہے' جب تم اس کو محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تھوک دو[1] انہوں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے کہا: ''ففعلت ذلك فاذھبہ اللّٰہ عنی'' پس میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔ (امام مسلم)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ اس شخص کو وصیت فرما رہے ہیں کہ جس کے درمیان اور اس کی نماز اور قراءت کے درمیان شیطان حائل ہو جاتا ہو تو وہ تھوکے اور اپنے لعاب کا کچھ حصہ اپنی بائیں طرف پھینک دے' وہ آدمی (شیطان کو) دور کرنے' ہٹانے اور دھتکارنے کی امید کرتے ہوئے (یہ عمل کرے)۔

[1] مسلم شریف میں یہاں ''ثلاثًا'' کا لفظ ہے یعنی تین بار تھوک دو۔ (مترجم)

۴۰۳ - حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! کیا یہ (دعا) حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے یا عام مؤمنوں کے لیے بھی ہے؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعوة ذی النون اذا دعاه وهو فی بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظلمین' فانه لم یدع بها رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب اللّٰه له" حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے دعا کی تھی (وہ یہ ہے): "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو پاک ہے میں یقیناً زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں' جب بھی مسلمان آدمی کسی معاملہ میں یہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے' اور انہی سے ایک طریقہ (روایت) میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه هل کانت لیونس خاصة ام للمؤمنین عامة؟" یارسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے یا مؤمنوں کے لیے عام ہے' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الا تسمع الی قول اللّٰه عزوجل" کیا تو نے اللہ بزرگ و برتر کا ارشاد نہیں سنا: "ونجینه من الغم و کذلك ننج المؤمنین" اور ہم نے اسے غم سے نجات دی' اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیں گے۔ (امام ترمذی' امام نسائی' امام حاکم)

فائدہ: یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جو تمام مؤمنوں کے لیے مستجاب دعا ہے' جب دعا کرنے والا دعا کے آداب اور اوقات کا التزام کرے گا (تو یہ ضرور قبول ہوگی)۔

۴۰۴ - نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! میں ایک تہائی حصہ آپ پر درود شریف پڑھتا ہوں؟

جواب: محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه اجعل ثلث صلوتی علیك؟" یارسول اللہ! میں آپ پر ایک تہائی حصہ درود شریف پڑھتا ہوں' رسول اللہ نے فرمایا: "نعم ان شئت" جی ہاں! اگر تو چاہے' انہوں نے عرض کیا: "الثلثین" دو تہائی' رسول اللہ

نے فرمایا: ''نعم ان شئت'' جی ہاں! اگر تو چاہے' انہوں نے عرض کیا: ''فصلوتی کلھا'' پس سارے کا سارا میری طرف سے درود ہی ہوگا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذا یکفیک[1] اللّٰہ ما اھمک من امر دنیاک و آخرتک'' تب اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے اہم اُمور میں کافی ہوگا۔ (امام طبرانی)

فائدہ: جو شخص رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا رزق اس پر وسیع اور فراخ کر دیتا ہے' اور اس کی خوشی میں اضافہ کر دیتا ہے اور اس کی پریشانی کو دور کر دیتا ہے اور اس کی تنگی ختم کر دیتا ہے اور اسے مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچا لیتا ہے اور اس کی نیکیوں کا اتنا ذخیرہ بنا دیتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال بھر جاتا ہے اور اس سے قیامت کے دن کا عذاب رُک جاتا ہے۔

۴۰۵۔ کثرتِ ذکر

سوال: یارسول اللہ! شریعت کے احکام مجھ پر بہت زیادہ ہو گئے ہیں' آپ مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جسے میں لازم پکڑ لوں؟

جواب: ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ؟'' یارسول اللہ! شریعت کے احکام مجھ پر بہت زیادہ ہو گئے ہیں' آپ مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جسے میں لازم پکڑ لوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا یزال لسانک رطبًا بذکر[2] اللّٰہ'' تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرے کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

۴۰۶۔ فضیلتِ ذکر

سوال: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن درجہ کے لحاظ سے سب سے بہتر عبادت کون سی

[1] بعض احادیث کی کتب میں یہاں ''یغفر ذنبک'' کے الفاظ ہیں یعنی آپ کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

[2] یہ حدیث ۳۸۴ پر گزر چکی ہے۔ (مترجم)

ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: ''ای العبادة افضل درجة عند اللّٰه یوم القیمة'' اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن درجہ کے لحاظ سے سب سے بہتر عبادت کون سی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الذاکرون اللّٰه کثیرا والذاکرات'' بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں، میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ومن المغازی فی سبیل اللّٰه'' یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے (بھی افضل ہے)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لو ضرب بسیفه فی الکفار والمشرکین ینکسر ویختضب دمًا، لکان الذاکرون اللّٰه افضل منه درجةً'' اگر وہ اپنی تلوار کے ساتھ کافروں اور مشرکوں سے لڑے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون آلود ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ کے اعتبار سے اس سے افضل ہیں۔ (امام ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں ہے، پس اس حدیث میں ہے کہ ذکر بہت افضل چیز ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی افضل و بہتر ہے۔

۴۰۷-جامع دعا

سوال: یارسول اللہ! اکثر آپ کی دعا یہی کیوں ہوتی ہے؟

جواب: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین! جب رسول اللہ آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ کی دعا اکثر طور پر کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ کی دعا اکثر (یہ) ہوتی تھی: ''یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك'' اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ما اکثر دعائك بهذا'' یارسول اللہ! اکثر آپ کی دعا یہی کیوں ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا ام سلمة انه لیس آدمی وقلبه بین اصبعین من اصابع اللّٰه، فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ'' اے ام سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے، پس اللہ

تعالیٰ جس دل کو چاہے قائم رکھے اور جسے چاہے ٹیڑھا کر دے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہی ہوتی تھی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں' پس جس طرح چاہے کر لے' ہدایت پر قائم رکھے یا چاہے تو اسے ٹیڑھا کر دے۔

۴۰۸- اللہ سے عافیت طلب کرو

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز سکھایئے کہ میں وہ اللہ بزرگ و برتر سے طلب کروں؟

جواب: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ علمنی شیئا اسالہ اللّٰہ عزوجل'' یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز سکھایئے جو میں اللہ بزرگ و برتر سے طلب کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سل اللّٰہ العافیۃ'' اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت طلب کر' میں نے چند دن ٹھہرنے کے بعد پھر آپ سے دوسری مرتبہ سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''یا عباس! یا عم رسول اللّٰہ سلوا اللّٰہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ'' اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کے لیے خیر و عافیت طلب کرو۔ (امام ترمذی)

فائدہ: دنیا میں عافیت طلب کرنا' یہ امراض اور بیماریوں سے خیر و عافیت طلب کرنا ہے اور آخرت میں عافیت' گناہوں اور اعمال کے بوجھ سے خیر و عافیت مانگنا ہے۔

۴۰۹-

سوال: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سی دعا افضل ہے؟

جواب: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ''ای الدعاء افضل؟'' کون سی دعا افضل ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ'' اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور آخرت کی بھلائی طلب کر' پھر اس نے دوسرے دن آپ سے سوال کیا تو آپ نے اسی کی مثل فرمایا' پھر انہوں نے تیسرے دن رسول اللہ سے سوال کیا تو آپ نے اسی کی مثل فرمایا' پھر فرمایا: ''اذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا واعطیتھا فی الاخرۃ فقد افلحت'' جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت اور بھلائی دے دی گئی تو تو نے فلاح پالی۔ (امام ترمذی)

فائدہ: عافیت کی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرو' یقیناً اسی میں ان کی کامیابی ہے۔

۴۱۰- پناہ مانگنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے پناہ مانگنا سکھایئے میں اس کے مطابق پناہ مانگوں؟

جواب: حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ علمنی تعوذا اتعوذ به" یارسول اللہ! مجھے پناہ مانگنا سکھایئے میں اس کے مطابق پناہ مانگوں۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ نے میرے کندھے پکڑے اور کہا کہ یہ کہو: "اللھم انی اعوذ بك من شر سمعی' ومن شر بصری' ومن شر لسانی' ومن شر قلبی ومن شر منیتی" اے اللہ! میں اپنے کان کی برائی' اپنی آنکھ کی برائی' اپنی زبان کی برائی' اپنے دل کی برائی اور اپنی خواہش کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اپنے تمام حواس اور دیگر اعضاء کی برائیوں سے پناہ مانگنے کو لازم پکڑو' اور ان میں سے سب سے اہم کان' آنکھ' زبان' دل اور خواہش ہے۔

۴۱۱- مسافر کو الوداع کہنے کی دعا

سوال: یارسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں' پس آپ مجھے زادِ راہ دیجئے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "یا رسول اللّٰہ انی ارید سفرا فزودنی" یارسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں' آپ مجھے زادِ راہ دیجئے' رسول اللہ نے فرمایا: "زودك اللّٰہ التقوی" اللہ تجھے تقویٰ اور پرہیزگاری کا زادِ راہ دے' راوی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے اور زیادہ (دعا) کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وغفر ذنبك" اور اللہ تیرے گناہ بخشے' راوی نے عرض کیا: "زدنی بابی انت وامی" میرے ماں باپ آپ پر قربان! میرے لیے اور زیادہ (دعا) کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ویسر لك الخیر حیثما کنت" تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تیرے لیے نیکی آسان کر دے۔

(امام ترمذی، امام حاکم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مسافر کے لیے تقویٰ و پرہیزگاری کی دعا فرمائی، وہ دعا یعنی اس کی قبولیت اس کے لیے لازمی ہوگئی، اور وہ دعا یہ ہے (جو بعد میں فرمائی) کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخشے اور وہ جہاں کہیں بھی ہو، اس کے لیے نیکی آسان کر دے اور یہ بہت جامع دعا ہے۔

۴۱۲۔ سفر میں کرنے کے دو کام

سوال: یارسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ مجھے وصیت فرمایئے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ انی ارید السفر فاوصنی" یارسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے وصیت فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علیك بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف" تجھ پر تقویٰ لازم ہے اور ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنا لازم ہے، پھر جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللھم اطوله الارض وھون علیه السفر" اے اللہ! اس کے لیے زمین لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اس مسافر کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہے، پھر رسول اللہ نے اس کے لیے دعا فرمائی کہ اس کے لیے زمین مختصر کر دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔

۴۱۳۔ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا

سوال: یارسول اللہ! ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں؟

جواب: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (صحابہ نے) عرض کیا: "یا رسول اللہ کیف نصلی علیك؟" یارسول اللہ! ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "قولوا" (یہ) کہو: "اللھم صل علی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علی آل ابراھیم، وبارك علی محمد وازواجه وذریته کما بارکت علی آل ابراھیم انك حمید مجید" اے اللہ! حضرت محمد ﷺ، ان کی ازواج مطہرات اور اولادِ پاک پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح آل ابراہیم

پر تو نے رحمت نازل فرمائی اور حضرت محمد ﷺ ان کی ازواجِ مطہرات اور ان کی اولادِ پاک پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ (اصحابِ ثلاثہ)

فائدہ: حضرت محمد ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور ان کی ازواجِ مطہرات اور رسول اللہ کی اولاد پر اور حضرت فاطمۃ الزہراء اور آپ کی نسل پر درود شریف پڑھنا (بڑی سعادت کی بات ہے)۔

۔٤١٤

سوال: یارسول اللہ! ہم جانتے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں، پس ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں؟

جواب: حضرت عبدالرحمان بن ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک ہدیہ نہ دوں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک'' یارسول اللہ! ہم جانتے ہیں کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں، پس ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: کہو: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیج (یعنی رحمت نازل فرما) جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی، اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ (اصحابِ اربعہ)

فائدہ: آلِ محمد، محمد رسول اللہ کے رشتہ دار جو مومن ہیں یا ہر پرہیزگار آپ کی امت میں سے ہے۔

نوٹ: یہ وضاحت مصنف نے اس حدیث کے پیشِ نظر کی ہے: ''کل تقی نقی فھو آلی''

ہر متقی پرہیزگار میری آل ہے۔ (مترجم)

-٤١٥

سوال: یارسول اللہ! یہ تو آپ پر سلام ہے' ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ھذا السلام علیك فکیف نصلی علیك؟'' یہ تو آپ پر سلام ہے' ہم آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: (یہ) کہو: ''اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك' کما صلیت علی ابراھیم' وبارك علی محمد وعلی آل محمد' کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم'' اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ (امام بخاری)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں (صحابہ کرام کو) مختلف جوابات دیئے کہ آپ پر درود شریف پڑھنا جس طریقہ سے بھی ہو صحیح اور مقبول ہے۔

-٤١٦

سوال: یارسول اللہ! میں آپ پر بہت درود شریف پڑھتا ہوں' میں آپ پر کس قدر درود بھیجا کروں؟

جواب: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دو تہائی رات گزر جانے کے بعد کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ''یا ایھا الناس اذکروا اللّٰہ اذکروا اللّٰہ' جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ' جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ'' اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو' اللہ کا ذکر کرو' پہلا نفخہ آ گیا (یعنی پہلی مرتبہ صور پھونکنے کا وقت قریب آ گیا)' اس کے بعد دوسرا نفخہ آنے والا ہے (یعنی قیامت آنے والی ہے) اور موت اپنے لوازمات کے ساتھ آ رہی ہے' موت اپنے لوازمات کے ساتھ آ رہی ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں' میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ما شئت'' جتنا تو چاہے' میں

نے عرض کیا: ''الربع'' چوتھا حصہ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما شئت فان زدت فھو خیرلك'' جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے' میں نے عرض کیا: ''النصف'' آدھا حصہ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما شئت فان زدت فھو خیرلك'' جتنا تو چاہے! اگر زیادہ کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے' میں نے عرض کیا: ''فالثلثین'' دوتہائی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ما شئت فان زدت فھو خیرلك'' جتنا تو چاہے! پس اگر زیادہ کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا' میں نے عرض کیا: ''اجعل لك صلوتی کلھا'' میں اپنے (وظائف کی جگہ) سارا درود ہی کرلوں گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذن تکفی ھمك ویغفرلك ذنبك'' پھر تو (یہ درود شریف) تمہارے غموں کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا دنیا و آخرت کے تمام اُمور (کی بہتری) کا ضامن ہوگا۔ ''اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلٰی آله عدد خلقك' ورضا نفسك' وزنة عرشك' ومداد کلماتك' آمین والحمد للّٰه رب العالمین'' اے اللہ! رسول اللہ ﷺ اور ان کی آل پر اپنی مخلوق کی تعداد کے مطابق اور اپنی رضا' اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر رحمت نازل فرما' آمین! اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

٤١٧ - مختلف آیات اور اذکار

سوال: یارسول اللہ! مجھے بچھو سے تکلیف پہنچی' گزشتہ رات مجھے کاٹا تھا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحة؟'' یارسول اللہ! مجھے بچھو سے تکلیف پہنچی ہے' گزشتہ رات مجھے اس نے کاٹا تھا' رسول اللہ نے فرمایا: ''ما لو قلت حین امسیت' اعوذ بکلمات اللّٰه التامة من شرما خلق' لم تضرك'' اگر تو شام کے وقت (یہ کلمات) کہہ لیتا تو تجھے (یہ بچھو) نقصان نہ دیتا: ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ذریعہ

مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (امام مالک، امام مسلم، امام ابوداؤد وغیرہم)

فائدہ: حدیث شریف سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ مسلمان آدمی جب شام کے وقت (یہ) کہہ لے: "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" تو اللہ کے حکم سے اسے کوئی چیز نقصان نہیں دیتی، ہر شخص کو اس دعا پر حرص اور خواہش رکھنی چاہیے کہ وہ شام کو اسے ضرور پڑھ لے تاکہ اسے کوئی مکروہ چیز نہ پہنچے یا وہ مکروہ ونقصان دہ چیز سے محفوظ رہے گا، اگر اس کو وہ پہنچ بھی جائے۔

۴۱۸- عذابِ قبر سے پناہ مانگنا مستحب ہے

سوال: یارسول اللہ! (یہ) دوعورتیں، میں نے حضور کے سامنے (سارا واقعہ) ذکر کیا۔

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مدینہ کے یہودیوں کی بوڑھی عورتوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو ان دونوں نے مجھے کہا کہ "ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم فکذبتھما ولم انعم ان اصدقھما، فخرجتا" قبروں والے اپنی قبور میں عذاب دیئے جاتے ہیں تو میں نے ان کی تکذیب کردی (یعنی ان کی بات کو غلط کہہ دیا) اور بہتر نہیں سمجھا کہ ان کی بات کی تصدیق کروں چنانچہ وہ دونوں چلی گئیں، پھر میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا: "یا رسول اللہ عجوزین وذکرت لہ" یارسول اللہ! دو بوڑھی عورتیں (آئی تھیں) اور میں نے آپ سے سارا واقعہ ذکر کردیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "صدقتا انھم یعذبون عذابا تسمعہ البھائم کلھا" ان دونوں نے ٹھیک کہا ہے، یقیناً وہ لوگ قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں جنہیں تمام چوپائے سنتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ کو ہر نماز میں عذابِ قبر سے پناہ مانگتے ہوئے دیکھا۔

(امام بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

"لم انعم" "میں نے اچھا نہیں سمجھا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ عذابِ قبر کی تاکید فرما رہے ہیں اور ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔

باب ۲۲: توبہ اور زہد کا بیان

۴۱۹-دنیا سے ڈرانے کا بیان

سوال: اور زمین کی برکات کیا ہیں؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا:
''ان اکثر ما اخاف علیکم ما یخرج اللّٰہ لکم من برکات الارض ''میں تمہارے بارے میں جس چیز سے ڈرتا ہوں' وہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے زمین کی برکات سے نکالے گا' عرض کیا گیا: ''وما برکات الارض ''اور زمین کی برکات کیا ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''زھرۃ الدنیا'' دنیا کی زیب وزینت' رسول اللہ کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا: ''ھل یاتی الخیر بالشر ''کیا خیر سے شر پیدا ہوتا ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے' پھر رسول اللہ اپنی پیشانی سے (پسینہ) پونچھنے لگے' پھر رسول اللہ نے فرمایا: ''این السائل'' سائل کہاں ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: ''انا'' میں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لا یاتی الخیر الا بالخیر' ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ ' وان کل ما انبت الربیع یقتل حبطًا اویلم الا آکلۃ الخضرۃ اکلت حتی اذا امتدت خاصرتاہ استقبلت الشمس فاجترت وثلطت وبالت ثم عادت فاکلت' وان ھذا المال حلوۃ من اخذہ بحقہ ووضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ھو ' ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع ''نیکی سے نیکی ہی پیدا ہوتی ہے' یہ مال سرسبز وشاداب گھاس اور شیریں چیز کی طرح ہے اور فصل ربیع ہر اس چیز کو بھی اُگاتی ہے جو جانور کو ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتی ہے ماسوائے اس کے جو جانور ہری گھاس کھائے یہاں تک کہ اس کی کوکھ (پیٹ) بھر جائے اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرے اور گوبر اور پیشاب کرے' پھر دوبارہ چرنے لگے' اور یہ مال بہت میٹھا ہے' جس نے اسے حق کے مطابق لیا اور حق کے مطابق رکھا تو یہ بہت اچھی مدد ہے اور جس نے اسے ناحق لیا تو وہ اس

جانور جیسا ہے جو کھاتا رہے اور سیر نہ ہو۔ (شیخین)

مشکل الفاظ کے معانی

''زھرۃ الدنیا'' سونے' چاندی' حیوان اور درختوں کی زینت۔

''اویلم'' یعنی ہلاکت کے قریب ہو جاتا ہے۔

''یقتل حبطًا'' زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹ میں ہوا بھرنے سے مرجائے۔

''آکلۃ الخضرۃ'' وہ حیوان جو فصل ربیع کی گھاس چرتے ہیں۔

''امتدت خاصرتاہ'' اس نے اپنا پیٹ بھر لیا۔

فائدہ: (دنیا کا) مال موسمِ بہار کی فصل کی طرح میٹھا اور شیریں ہے لیکن وہ ہلاک کر دیتا ہے یا ہلاک کرنے کے قریب کر دیتا ہے' مگر کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس سے محفوظ رہتے ہیں' جس طرح چوپائے چراگاہ سے چارہ کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں' پھر سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرتے ہیں تو کچھ ان کی اوجھ میں ہوتا ہے اسے نکال دیتے ہیں' پھر دوبارہ چارہ کھاتا ہے تو اسے آسانی سے نکال دیتا ہے' پس جو اس کے پیٹ میں گوبر وغیرہ ہوتا ہے وہ پتلا کر کے باہر پھینک دیا جاتا ہے' اس کے بعد وہ پیشاب کرتا ہے اور ہلاک ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

جو شخص حلال طریقہ سے حق مال حاصل کرے اور اسے صحیح جگہ خرچ کرے یعنی اس کی زکوٰۃ نکالے اور اسے نیک کاموں میں صرف کرے' وہ مال اجر و ثواب کے لحاظ سے اس کا بہترین مددگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی (حاصل) ہوگی۔

۴۲۰۔ حرص و لالچ اور لمبی اُمید رکھنے سے ڈرانا

سوال: یارسول اللہ! کون سا شخص بہتر ہے؟

جواب: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ای الناس خیر؟'' یارسول اللہ! کون سا شخص بہتر ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''من طال عمرہ وحسن عملہ'' جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل اچھے ہوں' اس آدمی نے عرض کیا: ''فای الناس شر؟'' کون سا شخص بُرا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''من طال عمرہ وساء عملہ'' جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل بُرے ہوں۔ (امام ترمذی)

فائدہ: ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور مسلمانوں کے لیے لمبی عمر اور اچھے عمل کی درخواست کرتے ہیں۔

۴۲۱ - محتاجی اور فقراء کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں یقیناً آپ سے محبت کرتا ہوں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللہ واللہ انی لاحبك'' یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں یقیناً آپ سے محبت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انظر ماذا تقول؟'' غور کر تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''واللہ انی لاحبك'' اللہ کی قسم! یقیناً میں آپ سے محبت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انظر ماذا تقول؟'' غور کر تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''واللہ انی لاحبك'' اللہ کی قسم! یقیناً میں آپ سے محبت رکھتا ہوں، یہ الفاظ اس نے تین مرتبہ کہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافاً فان الفقر اسرع من یحبنی من السیل الی منتهاه'' اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو محتاجی کے لیے ٹاٹ کا کپڑا تیار کر لے کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے محتاجی اس کی طرف ایک بڑے سیلاب کی رفتار سے بھی جلد آتی ہے۔ (امام ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''التجفاف'' جو کپڑا گھوڑے کی پشت پر رکھا جاتا ہے تاکہ وہ زخمی ہونے سے بچ جائے اور اس لیے بھی کہ سینے کی رطوبت کم ہو جائے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی میرے ساتھ اپنے دل سے سچی محبت رکھتا ہے، وہ فقر و محتاجی کا انتظار کرے کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کی طرف محتاجی جاری سیلاب سے بھی جلدی آ جاتی ہے اور یہ اس لیے کہ فقر کا درجہ حضور کی محبت سے زیادہ ہے، پس وہ اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے (کیونکہ محبت کی وجہ سے ہی اسے فقر کا درجہ مل رہا ہے)۔

۴۲۲ - نبی کریم ﷺ کی معیشت

سوال: یارسول اللہ! اگر ہم آپ کے لیے نرم بچھونا بنا دیں؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر آرام فرما تھے' جب اٹھے تو چٹائی نے آپ کے پہلو مبارک پر نشان ڈال دیئے' ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ لو اتخذنا لك ای فراشا لینا'' یارسول اللہ! اگر ہم آپ کے لیے نرم بچھونا بنا دیں؟ آپ نے فرمایا: ''مالی وللدنیا ما انا فی الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح وترکھا'' میرا اور دنیا کا کیا تعلق ہے؟ میں تو دنیا میں ایک سوار کی طرح ہوں جو درخت کے نیچے سایا میں بیٹھا' پھر آرام کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ (اصحاب اربعہ' امام ترمذی[1])

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے ایک بہترین مثال بیان کی ہے جو دنیا سے آخرت کی طرف بہت جلد گزر کر چلے جانے کے بارے میں ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے' آمین!

۴۲۳- زبان کی حفاظت کرنا

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھامے رکھوں؟

جواب: حضرت سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ حدثنی بامر اعتصم بہ'' یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھامے رکھوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''قل ربی اللّٰہ ثم استقم'' کہہ کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے' پھر استقامت اختیار کر' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما اخوف ما تخاف علی'' یارسول اللہ! جو چیز آپ میرے لیے بہت خطرناک سمجھتے ہیں' وہ کون سی چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: ''ھذا'' یہ۔ (امام ترمذی)

فائدہ: وہ حکم جس کو مسلمان مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ کریم کی وحدانیت کا اعتراف کرنا ہے' پھر جو اُمور لازمی ہیں یعنی فرائض و واجبات ہیں' وہ پورے کرے اور حرام کاموں سے دور رہے' یقیناً وہ دنیا و آخرت میں سعادت مند رہے گا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ سب سے خطرناک چیز جس سے ڈرنا مسلمان

[1] مصنف نے اصحاب اربعہ کی اصطلاح میں ترمذی کو بھی شامل کیا ہے' لہٰذا اصحاب اربعہ کے بعد علیحدہ ترمذی کا حوالہ دینا مصنف کی بھول کی وجہ سے ہوا ہے۔ (مترجم)

کے لیے ضروری ہے' وہ اس کی زبان ہے' جب وہ اس کو کھلا چھوڑ دے گا تو تمام مہلکات میں مبتلا ہو جائے گا۔

۴۲۴۔ سلامتی عزلت نشینی میں ہے

سوال: یارسول اللہ! لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ ای الناس خیر؟'' یارسول اللہ! لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''رجل جاھد بنفسه وماله ' ورجل فی شعب من الشعاب یعبد ربه ویدع الناس من شره'' وہ آدمی جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے روکے۔ (امام بخاری' امام احمد)

فائدہ: پس مجاہدین کے بعد تمام لوگوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں سے دور ہو اور علیحدہ ہو کر واحد ولاشریک خدا کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۴۲۵۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرنے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! کون لوگ آزمائش میں سخت ہوتے ہیں؟

جواب: حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای الناس اشد بلاءً؟'' یارسول اللہ! کون لوگ آزمائش میں زیادہ سخت ہوتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الانبیاء ثم الامثل فالامثل فیبتلی الرجل علی حسب دینه ' فان کان دینه صلباً اشتد بلاءہ' وان کان فی دینه رقة ابتلی علی حسب دینه ' فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکه یمشی علی الارض ما علیه خطیئة'' (انبیاء کرام) پھر وہ جو مقام ومرتبہ میں ان کے قریب ہوں' پھر وہ جو مقام ومرتبہ میں ان کے قریب ہوں' پس لوگوں کو ان کی دین داری کے مطابق آزمایا جاتا ہے' اگر اس کا دین قوی ومضبوط ہوگا تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوگی' اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا تو وہ اپنے دین کے مطابق آزمایا جائے گا' لہٰذا وہ آزمائش آدمی کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دیتی ہے اور وہ زمین پر

اس طرح چلتا پھرتا رہتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ (امام ترمذی)

فائدہ: آزمائش کے اعتبار سے سب سے بڑے (یعنی سب سے زیادہ آزمائش میں پڑنے والے) رسول ہیں' پھر انبیاء کرام' پھر وہ جو مقام و مرتبہ اور قربِ خدا تعالیٰ میں ان کے قریب ہوں گے جیسے اولیاء اللہ اور لوگوں میں درجہ کے لحاظ سے جو بہتر ہوں گے اور متقی پرہیزگار لوگ' (یہ آزمائش اس لیے آتی ہے کہ) ان کا اجر و ثواب زیادہ سے زیادہ ہوتا رہے۔

۴۲۶- دل اللہ کے قبضہ میں ہیں

سوال: یارسول اللہ! ہم آپ پر اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں ایمان رکھتے ہیں' کیا پھر بھی آپ ہمارے بارے میں خوف رکھتے ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے: ''یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك'' اے دلوں کے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ! ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ امنا بك وبما جئت به فھل تخاف علینا؟'' یارسول اللہ! ہم آپ پر اور جو آپ لے کر آئے ہیں ایمان رکھتے ہیں' کیا پھر بھی آپ ہمارے بارے میں خوف رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم' ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللّٰہ' یقلبھا کیف یشاء'' جی ہاں! بے شک دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہے ان کو پھیر دے۔ (ترمذی)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کے بارے میں ڈرتے رہتے تھے کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں' یعنی اللہ کریم کے قبضۂ قدرت میں ہیں' وہ جس طرح چاہے ان کو پھیر دے' گمراہی سے ہدایت کی طرف اور ہدایت سے گمراہی کی طرف۔
''رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ'' اے رب ہمارے! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔

۴۲۷- کفار کے بچوں کا بیان

سوال: یارسول اللہ! پس مسلمانوں کے بچے؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ذراری المؤمنین؟'' یارسول اللہ! پس مسلمانوں کے بچے، یعنی یہ کہاں ہوں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ھم من آبائھم'' وہ اپنے آباء واجداد سے ہوں گے یعنی ان کے ساتھ ہوں گے' میں نے عرض کیا: ''بلا عمل؟'' عمل کے بغیر' رسول اللہ نے فرمایا: ''اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین؟'' اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے''یا رسول اللّٰہ فذراری المشرکین؟'' یارسول اللہ! مشرکوں کے بچے؟ آپ نے فرمایا: ''من آبائھم'' وہ اپنے ماں باپ سے ہوں گے' میں نے عرض کیا: ''بلا عمل'' عمل کے بغیر؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین'' اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ کرنے والے ہیں۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی اولاد کا حکم ان کے باپ دادا کے حکم کے مطابق ہے اور اسی طرح مشرکوں کی اولاد کا حکم' پس اگر وہ بالغ ہو کر مکلّف ہو گئے (یعنی بالغ ہو کر ماں باپ کے دین پر رہے) تو وہ دوزخ میں ان کے ساتھ ہوں گے' پس ظاہر حدیث یہی ہے کہ کفار کے بچے اپنے ماں باپ کے پیچھے دوزخ میں ہوں گے' اسی پر اکثر لوگ ہیں۔

مزید وضاحت: مشرکین اور کفار کی اولاد کے بارے میں اختلاف ہے' ایک مؤقف تو یہ ہے جو اوپر مذکور ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں ہوں گے' ایک مؤقف یہ ہے کہ وہ فطرت اسلام پر ہونے کی وجہ سے دوزخ سے بچ جائیں گے' جیسے حدیث پاک میں ہے کہ ''کل مولود یولد علی الملۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ ویشرکانہ'' (ترمذی شریف) ''ہر بچہ ملت یعنی ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے' پھر اس کے والدین اسے یہودی' عیسائی اور مشرک بنادیتے ہیں''۔ ایک روایت میں ''علی الملۃ'' کی جگہ ''علی الفطرۃ'' فطرت (اسلامیہ) پر' کے الفاظ ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کے قائل ہیں کہ یہ معاملہ مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اس کے قائل ہیں کہ مشرکین کی اولاد دوزخ میں جائے گی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ توقف (خاموشی) کے قائل ہیں کیونکہ قطعی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اس حدیث پاک کے الفاظ بھی اسی خیال کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ مسند امام اعظم میں بھی یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔ (مترجم)

۴۲۸۔ جو اہل فترت کے بارے میں وارد ہے

سوال: یارسول اللہ! میرا باپ کہاں ہوگا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ این ابی؟'' یارسول اللہ! میرا باپ کہاں ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوك فی النار'' تیرا باپ دوزخ میں ہوگا' پھر جب وہ شخص چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان ابی و اباك فی النار'' بے شک میرا باپ اور تیرا باپ دوزخ میں ہیں۔

(امام ابوداؤد)

فائدہ: جس شخص نے سوال کیا وہ حصین ابوعمران بن حصین' یا ابورزین لقیط بن عامر ہیں۔ جب سوالی چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا باپ اور تیرا باپ دوزخ میں ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ کے (حقیقی) باپ جو زمانہ فترت میں وفات پا گئے' وہ حضرت عبداللہ ہیں' اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان سے راضی ہو وہ تو علماء جمہور کے نزدیک نجات پانے والے ہیں اور احتمال ہے کہ (یہاں) باپ سے مراد حضور کے چچا ابوطالب ہوں۔

پس سب سے بہتر بات یہ ہے کہ یہاں ابولہب کو باپ پر محمول کیا جائے یعنی ابولہب مراد لیا گیا ہے کیونکہ وہ قطعی دوزخی ہے (اور یہ بھی چچا تھا اور چچا کے لیے باپ والا لفظ آ جاتا ہے)۔

مزید وضاحت: حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے شرک وغیرہ سے پاک ہونے اور ان کے مؤحد ہونے پر کافی دلائل ہیں' ایک حدیث پاک میں آتا ہے:

''لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاھرۃ'' (المواھب اللدنیہ) ''اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرمایا ہے''۔ لہٰذا مصنف نے جو فائدہ میں لکھا ہے کہ یہاں باپ سے ابولہب مراد لینا زیادہ بہتر ہے' یہی بات بہتر ہے۔ (مترجم)

۴۲۹۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

سوال: یارسول اللہ! ندامت کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان کان محسناً

ندم الا یکون ازداد' وان کان مسیئاً ندم الا یکون نزع'' اگر وہ نیک ہے تو شرمسار ہوگا کہ نیکی زیادہ کیوں نہیں ہوئی' اور اگر وہ بُرا ہے تو وہ نادم ہوگا کہ اس نے بُرائی سے رجوع کیوں نہیں کیا؟ یعنی بُرائی سے باز کیوں نہیں آیا۔ (امام ترمذی)

فائدہ: حدیث پاک میں بُرائیوں سے ڈرایا گیا ہے اگرچہ وہ کم ہی ہوں اور طاعات یعنی نیکیوں کے زیادہ ہونے کی رغبت دلائی گئی ہے اگرچہ وہ پہلے زیادہ اور بڑی ہوں' پس نیکیوں کا زیادہ اور بڑا ہونا اللہ کی عطا ہے۔

۴۳۰- اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا

سوال: یارسول اللہ! اسے (اونٹنی کو) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ اعقلها واتوکل او اطلقها واتوکل؟'' یارسول اللہ! اسے باندھ کر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''اعقلها وتوکل'' اس کی ٹانگ باندھ کر توکل کر۔ (امام ترمذی)

فائدہ: اللہ بزرگ و برتر پر توکل کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان سے حفاظتی اقدام حاصل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ بات توکل کے منافی نہیں ہے' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی سے مطالبہ کیا ہے کہ اپنی اونٹنی کو باندھے اور اللہ پر بھروسا کرے کیونکہ توکل کا محل (جگہ) دل ہے اور اسباب جسم اور اعضاء کے ساتھ ہوتے ہیں۔

۴۳۱- جنت میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے

سوال: یارسول اللہ! اور نہ آپ؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سددوا قاربوا وابشروا فانه لن یدخل الجنة احدا عمله'' راہِ راست کی طرف راہنمائی کرو' میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ کہ ہرگز کوئی شخص بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا' صحابہ نے عرض کیا: ''ولا انت یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! اور آپ بھی (عمل سے داخل نہیں) ہوں گے' رسول اللہ نے فرمایا: ''ولا انا الا ان یتغمدنی اللّٰہ برحمته؟'' اور نہ میں! مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں چھپا لے گا۔

(شیخین، امام نسائی)

فائدہ: صرف عملِ صالح ہی جنت میں داخل نہیں کرے گا، ہاں! جب اللہ کی رحمت کی اُمید اس کے ساتھ ہوگی، نیک اعمال اور ہدایت جنت میں (لے جانے کے) اسباب ہیں اور اسے واجب کرنے والے نہیں ہیں۔

۴۳۲-جب تو گناہ کرے تو نیکی بھی کر

سوال: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اوصنی'' یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعبد اللّٰہ ولا تشرك به شیئًا'' اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ زدنی'' یارسول اللہ! مجھے مزید وصیت کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذا اسات فاحسن ولیحسن خلقك'' جب تو گناہ کرے تو (بعد میں) نیکی بھی کر اور اپنے اخلاق کو اچھا کر۔

(امام ابن حبان، امام حاکم)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ اللہ کی عبادت کرنے اور شرک نہ کرنے کی وصیت فرما رہے ہیں اور یہ کہ مسلمان گناہ سے بچے اور عمل میں کوشش کرے اور نیک اعمال کثرت سے کرے اور اس میں ادب و احترام زیادہ ہو اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہو اور اچھی خوبیوں، نیکیوں اور کمال کے ساتھ متصف ہو۔

۴۳۳-تو برائی کے بعد نیکی کرلے

سوال: یارسول اللہ! میں نے شہر کے آخری کنارے پر ایک عورت سے ملاقات کی ہے اور اس کے ساتھ جماع کرنے کے علاوہ دوسرے طریقوں سے لذت حاصل کی، اب میں یہ ہوں یعنی حاضر ہوں، اب آپ میرے لیے جو چاہیں فیصلہ فرما دیں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسا لے لیا، اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ انی عالجت امراۃً فی اقصی المدینۃ، وانی اصبت منہا

مادون ان امسها' فانا هذا فاقض في ما شئت؟'' یارسول اللہ! میں نے شہر کے آخری کنارے پر ایک عورت سے ملاقات کی ہے اور اس کے ساتھ جماع کرنے کے علاوہ دوسرے طریقوں سے لذت حاصل کی ہے' اب میں یہ حاضر ہوں' اب آپ جو چاہیں میرے بارے میں فیصلہ فرمادیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: ''لقد سترك الله لو سترت نفسك'' اگر اپنی ستر پوشی کرتا تو اللہ بھی تیری ستر پوشی کرتا' یعنی اگر تو اپنے گناہ کو چھپاتا تو اللہ بھی تیرے گناہ کو چھپاتا۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا' پس وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا' نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا کہ اسے بلا لائے (جب وہ شخص واپس آیا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: ''وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ' اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ○'' (ھود:۱۱۴) دن کی دونوں طرفوں میں نماز قائم کیجیے (فجر' ظہر اور عصر کی نمازیں) اور رات کے حصے میں (مغرب اور عشاء کی نمازیں) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں' یہ نصیحت ذکر کرنے والوں کے لیے ہے○ اس کے بعد قوم کے ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا نبی الله هذا له خاصة'' اے اللہ کے نبی! کیا یہ بات اسی شخص کے لیے خاص ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بل للناس كافةً'' بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔ (امام مسلم وغیرہ)

فائدہ: ایک آدمی نے عورت کا بوسہ لے لیا تو اس کے بعد نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کے بارے میں فیصلہ کریں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے سامنے ایک آیت تلاوت فرمائی تاکہ اس شخص اور دوسرے مسلمانوں کو نصیحت ہو جائے کہ جو کوئی ایسی بڑی لغزشوں اور گناہوں وغیرہ میں مبتلا ہو جائیں تو برائیوں اور لغزشوں کے بعد کثرت سے نیک کام کریں یہاں تک کہ وہ گناہ اور خطائیں ختم ہو جائیں اور مٹ جائیں اور اس کے نامۂ اعمال کے اوراق بالکل صاف اور خالص باقی رہیں۔

۴۳۴۔ توبہ کرنے میں رغبت دلانا

سوال: آپ کا کیا خیال ہے کہ جو شخص تمام گناہ کرتا ہے اور ان میں سے کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا

اور وہ اس حالت میں کوئی چھوٹی اور بڑی حاجت یا خواہش پوری کیے بغیر نہیں رہتا تو کیا اس کے لیے توبہ ممکن ہے؟

جواب: حضرت ابی طویل شطب الممدود کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ''ارایت من عمل الذنوب کلھا ولم یترك منھا شیئًا' وھو فی ذلك لم یترك حاجةً ولا داجةً الا اتاھا' فھل لذلك من توبةٍ؟'' آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک شخص تمام گناہ کرتا ہے اور ان میں سے کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا اور وہ اس حالت میں کوئی چھوٹی اور بڑی حاجت یا خواہش پوری کیے بغیر نہیں رہتا تو کیا اس شخص کے لیے توبہ ممکن ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''فھل اسلمت'' کیا تو مسلمان ہو گیا ہے؟ اس نے عرض کیا: ''اما انا فاشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانك رسول اللّٰہ'' ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تفعل الخیرات وتترك السیئات' فیجعلھن اللّٰہ لك خیرات کلھن'' تو نیک کام کر اور برے کام چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ ان سب کاموں کو تیرے لیے اچھے اور نیک عمل بنا دے گا' اس صحابی نے عرض کیا: ''وغدراتی وفجراتی'' میرے کام (یعنی بددیانتی اور وعدہ خلافی) اور میرے تمام فسق و فجور (یعنی احکامِ خداوندی کی نافرمانی) بھی نیکی میں تبدیل ہو جائیں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں! انہوں نے کہا: ''اللّٰہ اکبر فما زال یکبر حتی تواری'' وہ لگاتار اللہ اکبر کہتے رہے یہاں تک کہ (لوگوں کی نظروں سے) غائب ہو گئے۔ (امام بزار' امام طبرانی)

مشکل الفاظ کے معانی

''من عمل الذنوب'' یعنی سخت نافرمانی اور فسق و فجور کرنے والا تھا۔

''داجةً'' بڑی جماعت۔

''فجراتی'' نافرمانی کا ارتکاب کرنا اور ہلاکت میں ڈالنے والے کام کرنا۔

''غدراتی'' برے کام

فائدہ: ان تمام کاموں کو ناپسند سمجھنے کے باوجود نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے گناہوں

کے بخشے جانے کا جواب دیا جب کہ وہ توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لے۔ اس حدیث میں اس ذات کی طرف بہت جلد رجوع کر لینے کی ترغیب ہے جس نے اپنے بندوں کے لیے توبہ کے دروازے کھول رکھے ہیں' اس کی رحمت پا لینے کی امید کرتے ہوئے' بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا اور شکر کو قبول کرنے والا ہے۔ ''ومن یغفر الذنوب الا اللّٰہ'' اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشے گا۔

۴۳۵۔ نماز اس طرح ادا کر گویا کہ تو آخری نماز پڑھ رہا ہے

سوال: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے؟

جواب: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ اوصنی'' یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علیك بالایاس مما فی ایدی الناس' وایاك والطمع فانه الفقر الحاضر' وصل صلوتك وانت مودع' وایاك وما یعتذر معه'' لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس سے نا اُمید ہو جا' لالچ وطمع سے بچو کیونکہ یہ وہ محتاجی ہے جو موجود ہے' نماز اس طرح ادا کر گویا کہ تو آخری نماز پڑھ رہا ہے اور ان کاموں سے پرہیز کر جس کی وجہ سے عذر اور بہانہ پیش کرنا پڑے۔

(امام حاکم' امام بیہقی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ عام مسلمانوں کو وصیت اور نصیحت فرما رہے ہیں کہ جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ' اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی فکر نہ کرو اور رسول اللہ طمع و لالچ سے ڈرا رہے ہیں کیونکہ وہ محتاجی اور محتاجی کے توابع (لوازمات) کی طرف لے جاتا ہے اور فرائض کو کامل طور پر ادا کرنے کی دعوت دے رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی صلاحیت حاصل ہو جائے' نیز رسول اللہ خطاؤں اور گناہوں سے ڈرنے اور پرہیز کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں کہ مسلمان ایسا عمل نہ کر بیٹھے جو بہانہ بنانے اور عذر پیش کرنے کا محتاج کر دے (یعنی گناہ کرنے کے بعد ندامت اٹھاتے ہوئے عذر پیش کرے اور بہانے بناتا رہے)۔

۴۳۶-

سوال: یارسول اللہ! مجھے ایک بات بتایئے اور مختصر کیجئے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ حدثنی بحدیث واجعله موجزًا'' یارسول اللہ! مجھے ایک بات بتایئے اور مختصر کیجئے' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صل صلوة مودع فانك ان کنت لا تراه فانه یراك' وایاس مما فی ایدی الناس تکن غنیا وایاك وما یعتذر منه'' تو الوداع کرنے والے کی طرح نماز پڑھ کیونکہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے' اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے نا اُمید ہو جا' تو غنی اور مال دار بن جائے گا اور ان کاموں سے بچ جن کی وجہ سے معذرت کرنی پڑتی ہے۔ (امام طبرانی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ مسلمان کی حرکات دیکھ کر اس پر رحمتیں بھیجتا ہے' لہٰذا اس پر ضروری ہے کہ خالص اللہ کے لیے عمل کرے اور اسے مختصر کرے اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس پر واقف ہونے کی کوشش نہ کرے تاکہ اس کا اپنا آپ آرام میں رہے' اور کسی ایسے کام کا قصد نہ کرے جس کی وجہ سے معذرت کرنے کا محتاج ہو جائے۔

۴۳۷- اکثر مال دار لوگ

سوال: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! وہ کون لوگ ہیں؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا' اس وقت آپ کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے' جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''هم الاخسرون ورب الکعبة'' ربِ کعبہ کی قسم! وہی لوگ خسارے میں ہیں' پس میں آیا اور بیٹھ گیا' میں جلد ہی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ فداك ابی وامی من هم؟'' یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''هم الاکثرون اموالًا الا من قال هکذا وهکذا وهکذا وهکذا من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه ' وعن شمائله وقلیل ماهم. الحدیث'' وہ بہت مال دار لوگ ہیں مگر وہ جس نے کہا' اس طرح (میں خرچ

کروں گا) اس طرح (میں دوں گا) اس طرح (میں صدقہ کروں گا) اس طرح (میں حقوق پورے کروں گا) اپنے آگے سے' اپنے پیچھے سے' اپنے دائیں سے' اپنے بائیں سے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں' الحدیث۔ (امام مسلم)

فائدہ: مال دار لوگوں میں سے بلند مرتبہ والے' نرم دل اور لوگوں کو آسانی مہیا کرنے والے کم ہوتے ہیں خرچ کرنے والے (نیکی کے راستوں میں) اور وہ جو اپنے ہمسایوں کو دیتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔

۴۳۸ - اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل

سوال: سوال کیا گیا: کون سے اعمال اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: "ای الاعمال احب الی اللّٰہ؟" کون سے اعمال اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں؟ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "ادومہ وان قل" ہمیشہ کیا جانے والا عمل اگر چہ کم ہی ہو۔ (امام بخاری' امام مسلم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ پسندیدہ اعمال صالحہ وہ ہیں جن پر مسلمان دوام اور ہیشگی اختیار کرے اگر چہ وہ کم ہی ہوں' اور تمام اُمور سے بہتر درمیانہ درجہ ہے اور سب کاموں سے بُرا کام حد سے بڑھ جانا ہے' پس اس حدیث شریف میں عمل کو مضبوطی سے ادا کرنے اور کم ہونے کے باوجود غور وفکر کر کے صحیح طریقہ سے ادا کرنے کی ترغیب ہے۔

۴۳۹ - کتنی دنیا کافی ہے

سوال: یا رسول اللہ! مجھے کس قدر دنیا کافی ہے؟

جواب: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ما یکفینی من الدنیا؟" یا رسول اللہ! مجھے کس قدر دنیا کافی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ما سد جوعتک' ووارٰی عورتک' وان کان لک بیت یظلک فذاک' وان کانت لک دابۃ فبخ" جو تیری بھوک کو روک دے' اور تیرے پردے کی جگہوں کو چھپا دے اور اگر تیرا گھر ہو تو وہ تجھے سایا میں رکھے تو یہ تجھے کافی ہوگا اور اگر تیرے پاس سواری ہے تو بہت خوب ہے۔ (امام طبرانی)

فائدہ: مسلمان کے لیے اتنی دنیا کافی ہے جو اس کی بھوک روک دے اور اس کے پردہ کی جگہوں کو چھپا دے اور گھر جو اسے ٹھکانا دے دے اور آسان سی سواری جو اسے آرام سے لے آئے۔

۴۴۰۔ سونا پہننے سے بچنا

سوال: یارسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھالیا؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اس میں سختی تھی وہ عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ اکلتنا الضبع'' یارسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھالیا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''غیر ذلك اخوف علیکم حین تصب علیکم الدنیا صبابا فیالیت امتی لاتلبس الذھب'' میں تم پر اس کے سوا (اور چیز) کے بارے میں ڈرتا ہوں کہ جب تم پر دنیا یعنی دنیا کا مال بہت زیادہ ڈال دیا جائے گا تو کاش کہ میری امت سونا نہ پہنے۔ (امام احمد، امام بزار)

مشکل الفاظ کے معانی

''الضبع'' قحط سالی۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کو خوف تھا کہ ان کی امت پر دنیا بہت زیادہ ڈال دی جائے گی تو وہ اللہ کی عبادت اور آخرت کے لیے عمل کرنے سے مسلمانوں کو غافل کر دے گی اور رسول اللہ آرزو فرماتے تھے کہ ان کی امت سونا نہ پہنے تاکہ وہ بدبخت نہ ہو جائے۔

۴۴۱۔ آدمی کے اعمال جو اس کے لیے مقرر کر دیئے گئے اور لکھ دیئے گئے ہیں

سوال: یارسول اللہ! ہمارے لیے ہمارا دین بیان کر دیجیے گویا کہ ہم ابھی پیدا کیے گئے ہیں پس آج ہم جو عمل کر رہے ہیں کیا یہ ان کے متعلق ہے (جن کو لکھ کر) قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے یا اس کے متعلق ہے جو ہم نیک عمل کر رہے ہیں؟

جواب: عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ بین لنا دیننا... الحدیث'' (پوری حدیث ملاحظہ فرمائیں:) ''یا رسول اللّٰہ بین لنا دیننا، کانا خلقنا الآن، ففیم العمل الیوم، افیما جفت بہ الاقلام وجرت بہ المقادیر ام نستقبل؟'' یارسول اللہ! ہمارے

لیے ہمارا دین بیان کر دیجئے گویا کہ ہم ابھی پیدا کیے گئے ہیں' پس آج ہم جو عمل کر رہے ہیں کیا یہ ان سے متعلق ہے (جن کو لکھ کر) قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے یا اس سے متعلق ہے جو عمل ہم کر رہے ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''لا بل فیما جفت به الاقلام وجرت به المقادیر'' نہیں! بلکہ تمہارا عمل اس کے مطابق ہے جو لکھ کر قلم خشک ہو گئے ہیں اور جو تقدیر الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے' (سوالی نے) کہا: ''ففیم العمل'' پھر عمل کس لیے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل عامل میسر لعمله'' ہر عمل کرنے والے کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا گیا ہے۔ اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول الله ارایت ما نعمل فیه امر مبتدع او فیما قد فرغ عنه؟'' یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا کیا ہوا ہوتا ہے یا ان باتوں میں سے جن فراغت ہو چکی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فیما فرغ منه یا ابن الخطاب! کل میسر اما من کان من اهل السعادة فانه یعمل للسعادة' واما من کان من اهل الشقاء فانه یعمل للشقاء'' اے خطاب کے بیٹے! یہ ان کاموں میں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی ہے اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) جو شخص خوش بخت لوگوں میں سے ہے وہ سعادت مندی کے کام کرتا ہے اور جو بدبختوں میں سے ہے' وہ بدبختی کے کام کرتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ آدمی کے حالات اور اعمال مقرر کر دیئے گئے ہیں اور اس سے پہلے ہی لکھ دیئے گئے ہیں اور جو شخص سعادت مند ہے' وہ سعادت مندی کے کاموں کے لیے تیار کر دیا گیا ہے اور جو شخص بدبختوں میں سے ہے' وہ ان کاموں کے لیے تیار کر دیا گیا ہے۔

۴۴۲- زہد کا بیان

سوال: یا رسول اللہ! آپ کو (دشمن سے) ہمارا خوف ہے حالانکہ ہم چھ اور سات سو کے درمیان ہیں؟

جواب: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے

فرمایا: "احصوا لی کم یلفظ الاسلام؟" شمار کرو کہ مسلمان کس قدر ہو چکے ہیں؟
ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ اتخاف ونحن ما بین الستمائۃ الی السبعمائۃ؟"
یارسول اللہ! آپ کو (دشمن سے) ہمارا خوف ہے حالانکہ ہم چھے اور سات سو کے درمیان
ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا" تم نہیں
جانتے شاید تم کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
"فابتلینا حتی جعل الرجل منا لا یصلی الا سرًا" پھر ہم آزمائش میں مبتلا ہو
گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ آدمی چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ (مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"یلفظ الاسلام" یعنی کتنے شخص اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام کے بارے میں ہی گفتگو کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ صورتِ حال شروع شروع میں تھی' اسلام کے غالب آ جانے اور مسلمانوں کی کثرت سے پہلے یہ معاملہ ہی تھا۔

باب ۲۳: طب اور جھاڑ پھونک کا بیان

۴۴۳ - بیماریوں کی فضیلت اور ان پر صبر کرنا

سوال: یارسول اللہ! آپ کو سخت بخار ہو گیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا' اس وقت آپ کو بخار تھا تو میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ انک توعک وعکا شدیدًا؟" یارسول اللہ! آپ کو سخت بخار ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم" جی ہاں! مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے' میں نے عرض کیا: اس وجہ سے آپ کے لیے اجر و ثواب بھی دگنا ہوگا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اجل ذلک کذلک' ما من مسلم یصیبہ اذی شوکۃ فما فوقھا الا کفر اللّٰہ بھا سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا" ہاں! یہ ایسے ہی ہے' جس مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے بھی کم تکلیف سے

دوچار ہونا پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس طرح گرادیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گرادیتا ہے۔ (شیخین)

مشکل الفاظ کے معانی

"یوعك" بخار کا سخت مرض۔

فائدہ: جب مسلمان کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے' جب کہ وہ صبر کرے اور گمان کرے کہ اس کا یہ مرض اللہ کے لیے ہے۔

٤٤٤-علاج کرنے کا جواز

سوال: یارسول اللہ! کیا ہم علاج کریں؟

جواب: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' صحابہ کرام اس حالت میں (بیٹھے) تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں' میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا' فلاں فلاں جگہ سے گنوار آئے اور کہنے لگے: "یا رسول اللّٰہ انتداوی؟" یارسول اللہ! کیا ہم علاج کرلیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تداووا فان اللّٰہ لم یضع داء الا وضع له دواء غیر واحد الهرم" آپس میں ایک دوسرے کا علاج کرلیا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی بنائی ہے' اس کا علاج بھی مقرر کیا ہے' سوائے ایک بیماری کے اور وہ تکبر ہے۔ (اصحاب سنن)

فائدہ: عملی طور پر اسباب اور مطلوبہ کوشش کے ساتھ علاج کرنا جائز ہے' جب کہ اللہ بزرگ و برتر نے ہر ایک بیماری کے لیے دوا رکھی ہے' سوائے ھَرَم یعنی تکبر کے کہ اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

٤٤٥-

سوال: یارسول اللہ! ایسے تعویذات جن سے ہم جھاڑ پھونک کرواتے ہیں اور ایسی دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تکلیف دینے والی چیزوں سے ہم پرہیز کرتے ہیں' کیا یہ چیزیں تقدیر کو بدل سکتی ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا اور کہا گیا: "یا رسول اللّٰہ ارایت رقی نسترقیها'

ودواء نتداوی بہ، وتقاۃ نتقیھا ھل ترد من قدر اللّٰہ شیئا؟'' یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ایسے تعویذات جن سے ہم جھاڑ پھونک کرواتے ہیں اور ایسی دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تکلیف دینے والی چیزوں سے ہم پرہیز کرتے ہیں' کیا یہ چیزیں تقدیر کو بدل سکتی ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا:''ھی من قدر اللّٰہ'' یہ اللہ کی تقدیر سے ہے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: دوا (سے علاج) کرنا مستحب ہے' جھاڑ پھونک کرانا اور کسی ذریعہ سے علاج کر کے بیماری سے بچنا (اللہ کی) تقدیر سے ہے۔

قضاء وقدر پر ایمان لانا واجب ہے اور ہر مصیبت اللہ کی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے اور علاج کرنا بھی تقدیر سے ہے یعنی علاج کرو اور اللہ پر بھروسا رکھو وہی فاعل حقیقی ہے۔ یہ ظاہری اسباب ہیں دانائی ان کا تقاضا کرتی ہے (یعنی عقل مندی یہی ہے کہ ان چیزوں سے علاج معالجہ کیا جائے)۔

۴۴۶۔ آنکھ سے نظر بد لگانا

سوال: یارسول اللہ! حضرت جعفر کی اولاد کو نظر جلدی لگ جاتی ہے' کیا میں ان کے لیے جھاڑ پھونک کرنے والا طلب کرلوں؟

جواب: حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:''یا رسول اللّٰہ ان ولد جعفر تسرع الیھم العین افاسترقی لھم؟'' یارسول اللہ! حضرت جعفر کی اولاد کو جلدی نظر لگ جاتی ہے' کیا میں ان کے لیے جھاڑ پھونک کرنے والا طلب کرلوں؟ رسول اللہ نے فرمایا:''نعم' فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین'' جی ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہے تو وہ نظر بد ہے' یہ اس سے سبقت لے جاتی ہے۔

(امام ترمذی' امام مسلم)

فائدہ: آنکھ سے نظر لگانا یقیناً ثابت ہے اور اس سے شفاء یا تو پانی سے ہے یا پھر جھاڑ پھونک یعنی دم کرانے سے ہے۔

۴۴۷۔ حرام چیز کے ساتھ علاج کرنا جائز نہیں ہے

سوال: ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ وہ اسے دوا

میں ڈال لے؟

جواب: ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ وہ اسے دوا میں شامل کر لے؟ ''فنهاه النبی ﷺ عن قتلها'' پس نبی کریم ﷺ نے اسے مارنے سے منع فرما دیا۔ (امام ابوداؤد' امام نسائی)

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے مینڈک کو مارنا حرام قرار دیا ہے' جب اس کا قتل کرنا حرام ہے تو اس سے علاج کرنا بھی حرام ہے کیونکہ یہ (مینڈک سے علاج کرنا) اس کے مارنے پر موقوف ہے تو اس سے روک دیا گیا ہے کیونکہ یہ پلید اور گندہ ہے۔

۴۴۸- دَم کرنے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں دَم کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه کیف تری فی ذلك'' یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیه شرك'' اپنا دم میرے سامنے پیش کرو' دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس میں شرکیہ بات کوئی نہ ہو۔ (امام مسلم' امام ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے دَم کرنے کی اجازت دی' جب کہ وہ شرکیہ الفاظ سے خالی ہو۔ جیسے بت سے پناہ مانگنا' یا جنوں کے ناموں میں سے کسی نام سے پناہ مانگنا یا شیطانوں یا اس جیسی چیزوں سے (پناہ مانگنا)۔

۴۴۹- دَم کرنے کی اجازت

سوال: یارسول اللہ! میں دَم کروں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس دیا' اور ہم (اس وقت) نبی کریم ﷺ کے پاس تھے تو ایک آدمی نے کہا: ''یا رسول اللّٰه ارقی'' یارسول اللہ! میں دَم کروں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل'' تم میں سے جو شخص طاقت رکھتا ہے کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے تو وہ (دَم) کرے۔ (امام مسلم)

فائدہ: اس شخص کے لیے دَم کرنا صحیح ہے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو مگر یہ (بات ضروری ہے) کہ اس کے پڑھنے میں شرک والا کلمہ کوئی نہ ہو۔

۴۵۰ - دَم کرنے کا جواز

سوال: یارسول اللہ! میں دم کرنے سے روک دیا گیا ہوں حالانکہ میں بچھو کے (ڈسنے) کا کام کرتا ہوں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے ایک خالو بچھو ڈسنے کا دم کرتے تھے' وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: ''یا رسول اللہ نهيت عن الرقى وانا ارقى من العقرب؟'' یارسول اللہ! مجھے دم کرنے سے روک دیا گیا ہے حالانکہ میں بچھو کے (ڈسنے) کا دم کرتا ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفعل'' تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو وہ (دم کر کے) اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے۔ (امام مسلم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے دم کرنے سے روک دیا تھا کیونکہ وہ لوگ ان الفاظ سے دم کرتے تھے جن میں شرک تھا' اور وہ الفاظ لغتِ عرب کے علاوہ دوسرے ہوتے تھے' جب معلوم ہو گیا کہ شرکیہ کلمات و الفاظ سے دم نہیں کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دم کرنے کی اجازت دے دی۔

۴۵۱ - نہ متعدی امراض ہیں' نہ بدفالی اور احتیاط زیادہ بہتر ہے

سوال: یارسول اللہ! اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے جو ریت میں ہوتا ہے گویا کہ وہ ایسے ہرن ہیں جنہیں خارش زدہ اونٹ سے ملایا گیا ہے تو اس نے ان سب کو خارش زدہ بنا دیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لا عدوى ولا صفر ولا هامة'' نہ کوئی متعدی بیماری ہے نہ صفر کی نحوست ہے اور نہ ہامہ (یعنی مردے کی پسلی سے الو کا نکلنا)' پھر اعرابی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ فما بال الابل تكون في الرمل كانها الظباء' فيخالطها البعير الاجرب فيجربها كلها'' یارسول اللہ! اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے جو ریت میں ہوتا ہے' گویا

کہ وہ ایسے ہرن ہیں جنہیں خارش زدہ اونٹ سے ملایا گیا ہے (یعنی یہ ان میں رہنے لگا ہے) تو اس نے ان سب کو خارش زدہ بنا دیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فمن اعدی الاوّل؟" پہلے اونٹ کو کس نے خارش والا بنا دیا۔ (اصحاب ثلاثہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے اعرابی کا ردّ فرما دیا ہے کہ جب ایک اونٹ خارش زدہ ہوا تو اس نے تمام صحیح اونٹوں کو اس متعدی مرض (خارش) میں مبتلا کر دیا تو پھر پہلا متعدی مرض والا اونٹ کون سا تھا یعنی اسے یہ بیماری کیسے لگ گئی' پھر اعرابی خاموش ہو گیا اور اس کی دلیل ٹوٹ گئی۔

۴۵۲ - نحوست

سوال: یارسول اللہ! ہم ایک گھر میں تھے' اس میں ہماری تعداد بہت زیادہ تھی' اور اس میں ہمارا مال و دولت بھی زیادہ تھا' پھر ہم ایک دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے تو ہماری تعداد بھی کم ہو گئی اور ہمارا مال و دولت بھی کم ہو گیا؟

جواب: ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: "یا رسول اللّٰہ انا کنا فی دار' کثیر فیھا عددنا' وکثیر فیھا اموالنا' فتحولنا الی دار اخری' فقل فیھا عددنا وقلت فیھا اموالنا؟" یارسول اللہ! ہم لوگ ایک گھر میں تھے' اس میں ہمارے افراد کی تعداد بھی زیادہ تھی اور اس میں ہمارا مال و دولت بھی زیادہ تھا' پھر ہم ایک اور گھر میں منتقل ہو گئے' وہاں ہمارے افرادِ خانہ کی تعداد بھی کم ہو گئی اور مال و دولت بھی کم ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ذروھا ذمیمۃ" اسے چھوڑ دو یہ بُرا ہے۔

(امام ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

"ذروھا ذمیمۃ" یعنی اسے چھوڑ دو اس لیے کہ یہ مذموم (بُرا گھر) ہے۔

فائدہ: جب یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ظاہر ہوئی کہ وہ اس گھر سے بدشگونی لے رہے ہیں تو آپ نے انہیں اس گھر سے چلے جانے کا حکم فرما دیا تاکہ وہ بدشگونی اور بُرے گمان سے خلاصی پا لیں۔

۴۵۳۔ اچھی فال لینا

سوال: یارسول اللہ! فال کیا ہے؟
جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لاطیرۃ وخیرھا الفال'' بدگمانی کوئی چیز نہیں اور اس سے بہتر فال ہے' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ وما الفال؟'' یارسول اللہ! فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم'' ایک اچھا لفظ ہے جو تم میں سے کوئی سن لے۔ اور ایک روایت میں ہے: ''لاطیرۃ ویعجبنی الفال الصالح الکلمۃ الطیبۃ'' بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور اچھی فال مجھے اچھی لگتی ہے' (یہ) ایک اچھا لفظ ہے۔ (اصحاب ثلاثہ)

فائدہ: فال ''طیرۃ'' کی ضد ہے اور اچھے اور برے کام میں استعمال ہوتی ہے اور مسلمان اچھا اور مفید لفظ سننا پسند کرتا ہے۔

۴۵۴۔ کہانت

سوال: کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں سے متعلق دریافت کیا؟
جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''لیسوا بشیء'' وہ کوئی چیز نہیں ہیں' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ فانھم یحدثون احیانا بشیء یکون حقا'' یارسول اللہ! وہ بعض اوقات ایسی باتیں بتاتے ہیں جو کبھی کبھی سچی ہو جاتی ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا الجنی فیقرھا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ'' یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے وہ جن (فرشتے سے) سن لیتا ہے اور اسے اپنے دوست کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جیسے مرغی کی آواز ہوتی ہے'' فیخلطون فیھا اکثر من مائۃ کذبۃ'' پھر وہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا لیتے ہیں۔ (امام بخاری' مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''یخطفھا الجنی'' وہ لفظ ہے جو کوئی جن فرشتے سے سن لیتا ہے۔

''قر الدجاجۃ'' مرغی کی آواز۔

فائدہ: کہانت کاہن کا پیشہ ہے اور وہ ایسی خبریں دینے میں علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے جو کچھ زمین میں ہوتا ہے اور اس کی تمام قسمیں غلط اور ناجائز ہیں۔

اور لیکن وہ باتیں جو کاہن بتاتے ہیں اور کچھ ان میں سے سچ بھی ہوتی ہیں' یہ وہ باتیں ہوتی ہیں جن کو کوئی جن فرشتے سے سن لیتا ہے' پھر وہ اپنے دوست کے کان میں القاء کر دیتا ہے یعنی اس کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ آواز مرغی کی آواز کی طرح ہوتی ہے جو ختم ہو جاتی ہے تو اس کے بعد وہ کاہن اس بات کے ساتھ بہت سی اور باتیں ملا دیتا ہے جو سو سے زیادہ جھوٹی ہوتی ہیں۔

۔٤٥٥

سوال: یارسول اللہ! ہم جاہلیت کے دور میں کچھ کام کرتے تھے' ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے؟

جواب: حضرت معاویہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ امورًا کنا نصنعها فی الجاهلية ' کنا ناتی الکهان؟''یارسول اللہ! ہم جاہلیت کے زمانہ میں کچھ کام کرتے تھے' ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فلا تاتوا الکهان'' تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو' میں نے عرض کیا: ''کنا نتطیر'' ہم بدشگونی لیتے ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: ''ذاك شیء یجده احدکم فی نفسه فلا یصدنکم'' یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو تم میں سے کوئی شخص اپنے دل میں پا لیتا ہے یعنی تمہارے دل میں یہ بات آ جاتی ہے' لہٰذا وہ تمہیں نہ روکے' یعنی آپ کے ارادہ سے تمہیں نہ روکے۔ (راوی کہتے ہیں) کہ میں نے عرض کیا: ''ومنا رجال یخطون'' ہم میں سے کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کان نبی من الانبیاء یخط' فمن وافق خطه فذاك'' اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے' جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا وہ جائز ہے۔ (امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''فلا یصدنکم'' یعنی یہ چیز تمہیں تمہاری مراد اور تمہارے مقصد سے نہ روکے بلکہ تم

اللہ پر بھروسا رکھو۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے کاہنوں کے پاس جانے سے منع کر دیا ہے' جس طرح سابقہ احادیث مبارکہ میں گزرا ہے' اور آپ نے فرمایا: یہ بدشگونی تمہیں تمہاری مراد اور تمہارے مقصد سے نہ روک دے' بس اللہ بزرگ و برتر پر توکل کرو وہ تمہیں کافی ہے۔

رہی خط کی بات تو اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے' تو جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا وہ اس کے لیے جائز ہے اور جس کا خط موافق نہ ہو' وہ جائز نہیں ہے۔

اور یہ نبی حضرت ادریس علیہ السلام کہے گئے ہیں اور حضرت دانیال علیہ السلام بھی کہے گئے ہیں' وہ وحی یا الہام کے مطابق خط کھینچا کرتے تھے اور اب یہ غلط ہے' لہٰذا جو دعویٰ کرے اس کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے۔

۴۵۶ - شہد پلانے سے علاج کرنا

سوال: میرا بھائی اپنے پیٹ کی شکایت کرتا ہے؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کو عرض گزار ہوا: ''اخی یشتکی بطنه'' میرا بھائی اپنے پیٹ کی شکایت کرتا ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسقه عسلاً'' اسے شہد پلاؤ' پھر (آنے والا) دوسری مرتبہ حاضر ہوا' تو رسول اللہ نے فرمایا: ''اسقه عسلاً'' اسے شہد پلاؤ' پھر وہ شخص رسول اللہ کی خدمت میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اسقه عسلاً'' اسے شہد پلاؤ' وہ شخص پھر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے (یہ کام) کیا ہے' تو رسول اللہ نے فرمایا: ''صدق الله و کذب بطن اخیك' اسقه عسلاً'' اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے' اسے شہد پلاؤ' پھر اسے شہد پلایا گیا تو وہ تندرست ہو گیا۔ (امام بخاری)

فائدہ: آدمی اپنے بھائی کے پیٹ کے اسہال کی شکایت کرتا ہے جو اسے بدہضمی سے ہوئی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس کے بھائی کو شہد پلانے کی نصیحت کی' صرف شہد یا کسی چیز میں ملایا ہوا' اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا ہے' سچ فرمایا ہے:

''یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ'' (النحل:۶۹)

اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

پھر اسے شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا' (یہ عمل) بار بار دوا استعمال کرنے کے بعد میں ہوا اور آدمی گمان کرتا تھا کہ شہد میں شفاء نہیں ہے' نبی کریم ﷺ نے آخری بار فرمایا: ''صدق الله و کذب بطن اخیك' اسقه عسلاً'' اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے' اسے شہد پلاؤ۔

باب ۲٤: جنازے اور اس سے پہلے اُمور کا بیان

٤۵۷ - عفو و درگزر اور خیر و عافیت مانگنا

سوال: یارسول اللہ! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کس طرح مانگوں؟

جواب: حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''یا رسول اللّٰہِ کیف اقول حین اسال ربی؟ '' یارسول اللہ! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کس طرح مانگوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قل '' یہ کہہ: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ' ویجمع اصابعه الا ابهام' فان هولاء تجمع لك دنياك و آخرتك'' اے اللہ! مجھے بخش دے! مجھ پر رحم فرما! مجھے خیر و عافیت عطا فرما اور مجھے رزق دے۔ (یہ دعا مانگتے ہوئے) آپ نے انگوٹھے کے علاوہ اپنی تمام انگلیوں کو اکٹھا کیا کہ یہ سب تیرے لیے تیری دنیا و آخرت اکٹھی کر دیں گے۔ (امام مسلم)

فائدہ: یہ وہ دعا ہے جو دنیا و آخرت دونوں کو جمع کر دیتی ہے' رسول اللہ ﷺ نے اسے مسلمانوں کے لیے اختیار فرمایا ہے۔

مزید وضاحت: یہ چار دعائیں مغفرت' رحم' عفو و درگزر اور رزق کے لیے ہیں' رسول اللہ کے چار انگلیاں اکٹھی کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ چار دعائیں تیری دنیا اور آخرت کی بہتری کو اکٹھا کر دیں گی۔ (مترجم)

٤۵۸ - لیلۃ القدر میں مانگنے والی دعا

سوال: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں لیلۃ القدر معلوم کر لوں تو اس میں کیا کہوں؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ارایت ان علمت لیلة القدر ما اقول فیھا؟" یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں لیلۃ القدر معلوم کرلوں تو اس میں کیا کہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "قل" یہ کہہ: "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" اے اللہ! بے شک تو بڑا معاف کرنے والا بزرگ ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے (بھی) معاف فرما دے۔ (امام ترمذی، امام حاکم)

فائدہ: اگر مسلمان لیلۃ القدر کو پالے تو اس میں جو کہا جاتا ہے (رسول اللہ نے وہ بتا دیا ہے) تا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے معافی اور اپنے گناہوں کے مٹ جانے کی (دعا کر کے) معافی لے لے۔

٤٥٩ - بیماریاں جو مسلمان کو پہنچتی ہیں

سوال: یا رسول اللہ! جنت کا چنا ہوا پھل کیا ہے؟

جواب: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع" مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو وہ وہاں سے واپس آنے تک جنت کے خُرفے میں رہتا ہے، عرض کیا گیا: "وما خرفة الجنة؟" جنت کا خُرفہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جناھا" وہاں سے میوے چننا ہے، یعنی وہ جنت کے میوے چننے میں رہتا ہے۔ (امام احمد، امام مسلم)

فائدہ: مسلمان شخص ہمیشہ جنت اور جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی زیارت یعنی بیمار پرسی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔

٤٦٠ - انسان کا موت کو ناپسند کرنا

سوال: اے اللہ کے نبی! کیا موت کی کراہت، تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من احب لقاء اللّٰہ احب اللّٰہ لقاءہ، ومن کرہ لقاء اللّٰہ کرہ اللّٰہ لقاءہ" جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص

اللہ کریم کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے' میں نے عرض کیا: ''یا نبی اللّٰہ اکراھیۃ الموت فکلنا یکرہ الموت'' اے اللہ کے نبی! کیا موت کو ناپسند کرنا' پھر تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' لیس ذلک' ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللّٰہ ورضوانہ وجنتہ احب لقاء اللّٰہ فاحب اللّٰہ لقائہ ' وان الکافر اذا بشر بعذاب اللّٰہ وسخطہ کرہ لقاء اللّٰہ وکرہ اللّٰہ لقاءہ'' بات اس طرح نہیں ہے! بلکہ جب مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتا ہے اور جب کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

(امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مؤمن کے قریب الموت ہونے کی حالت بیان فرمائی ہے کہ اس پر رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اسے اللہ کی رضا و خوشنودی کی بشارت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے تو وہ جنت کی آسودہ حالی اور اس کی خوب صورتی دیکھتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتا ہے اور قریب الموت کافر کی حالت بالکل اس کے برعکس ہے۔

٤٦١- مریض یا میت کے پاس دعا پر فرشتوں کی آمین

سوال: یارسول اللہ! ابوسلمہ وفات پا چکے ہیں؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرًا' فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون'' جب تم مریض یا میت کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نبی کریم ﷺ کے

پاس حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان ابا سلمة قد مات'' یارسول اللہ! ابوسلمہ وفات پا گئے ہیں' رسول اللہ نے فرمایا: یہ کہو: ''اللھم اغفرلی ولہ واعقبنی منه عقبیٰ حسنة'' اے اللہ! مجھے اور انہیں بخش دے اور مجھے ان کا اچھا جانشین عطا فرما' پس میں نے اسی طرح پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے جانشین عطا فرمائے جو میرے لیے ان سے بہتر تھے' وہ حضرت محمد ﷺ تھے۔

(امام بخاری کے علاوہ (صحاح ستہ کے باقی) پانچوں حضرات)

مشکل الفاظ کے معانی

''اذا حضرتم المریض ''یعنی قریب المرگ ہو۔

''فقولوا خیرًا'' اور مریض یا میت کے لیے اچھی دعا کرو کیونکہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے۔

''عقبیٰ حسنة'' اس سے اچھا جانشین عطا فرما دے۔

فائدہ: مریض' قریب المرگ آدمی اور میت کے پاس دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ ان اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو ایسی دعا سکھائی جسے رشتہ داروں میں سے کسی ایک کے پاس (کریں) تو اللہ کریم قبول فرماتے ہیں اور یہ دعا وہ ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی۔

٤٦٢ - موت میں بندوں کی راحت ہے

سوال: یارسول اللہ! مستریح اور مستراح منہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: ''مستریح ومستراح منه'' آرام پانے والا اور جس سے آرام حاصل ہو گیا' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما المستریح والمستراح منه؟'' یارسول اللہ! مستریح اور مستراح منہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ''العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا' والعبد الفاجر یستریح منه العباد والبلاد والشجر والدواب'' مؤمن (مرنے کے بعد) دنیا

کی تکلیفوں سے نجات پا جاتا ہے اور بدکار شخص کے مرنے سے لوگ' شہر' درخت اور جانور نجات پا جاتے ہیں۔(امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

"مستریح ومستراح منه" یہ میت آرام پانے والی ہے یا اس سے آرام مل گیا ہے۔

"نصب الدنیا" دنیا کی تکلیف کیونکہ یہ مؤمن کے لیے قید خانہ ہے۔

"یستریح منه العباد" یعنی اس کے شر اور اس کی تکلیف سے (بندے آرام پا گئے)۔

"والدواب" اس کے اعمال کی نحوست سے (چوپائے نجات پا گئے)۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ مرنے والا یا تو بندہ مؤمن ہوگا تو وہ دنیا کی تکلیف اور تنگی سے آرام پا جائے گا کیونکہ دنیا اس کے لیے قید خانہ ہے اور یا بدکار آدمی ہوگا تو پھر اس کے شر اور تکلیف سے بندے' مختلف شہر' درخت اور چوپائے آرام پا جائیں گے۔

٤٦٣- اولاد کے مرنے کی جزا

سوال: اور دو بچے؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: "اجعل لنا یومًا" ہمارے لیے ایک دن مقرر فرما دیں' رسول اللہ ﷺ نے انہیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا: "ایما امراۃ مات لها ثلاثة من الولد كانوا لها حجابًا من النار" جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں' وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے پردہ بن جائیں گے' ایک عورت نے عرض کیا: "واثنان" اور دو بچے؟ یعنی عرض کیا: یا رسول اللہ! جس کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں' اس کے لیے کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "واثنان" اور دو بچے بھی' یعنی یہ بھی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔(امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی)

فائدہ: عورتوں نے نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ان کے لیے ایک دن خاص فرما دیں نہ مردوں کے لیے (یعنی وہاں مرد نہ ہوں) تاکہ آپ ان کو وعظ فرمایا کریں تو رسول اللہ نے ان (کی بات) کو قبول فرمالیا' پھر رسول اللہ نے ان کو وعظ فرمایا اور انہیں خبر دی کہ جس عورت

کے تین بچے یا دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

٤٦٤-

سوال: یارسول اللہ! میں اس بچے کے بارے میں ڈرتی ہوں اور تین بچے میں آگے بھیج چکی ہوں؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی جو بیمار تھا' کہنے لگی: ''یا رسول اللہ اخاف علیه وقد قدمت ثلاثة'' یارسول اللہ! میں اس بچے کے بارے میں ڈرتی ہوں اور میں نے تین بچے اس سے پہلے بھی آگے بھیجے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لقد احتظرت لحظار شديد من النار'' تو دوزخ کی آگ سے بہت مضبوط قلعے میں محفوظ ہو گئی۔ (امام نسائی' امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''قدمت ثلاثة'' یعنی میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں۔

''الحظار'' باغ کی دیوار' اور اس سے مراد یہ ہے کہ تو دوزخ کی آگ سے بہت بڑے قلعے میں محفوظ ہو گئی ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو وہ دوزخ کی آگ سے بہت بڑے قلعے میں محفوظ ہو گئی ہے' یہی فائدہ اور یہی حکم گزشتہ حدیث پاک کا ہے۔

٤٦٥- مسلمانوں کا میت کی تعریف کرنا مقبول ہے

سوال: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا واجب ہو گئی؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو مرنے والے کی تعریف کی گئی اور اس کا ذکر بھلائی سے کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وجبت' وجبت' وجبت'' واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! پھر ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں میں اس کا ذکر برائی سے کیا گیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''وجبت' وجبت' وجبت'' واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''فدى لك ابى وامى ما وجبت؟'' میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا واجب ہو گئی؟ تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ‘ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار‘ انتم شھداء اللہ فی الارض‘ انتم شھداء اللہ فی الارض‘ انتم شھداء اللہ فی الارض“جس شخص کی تم نے تعریف اور بھلائی بیان کی ہے اس پر جنت واجب ہوگئی‘ اور جس شخص کی تم نے بُرائی بیان کی ہے اس پر جہنم واجب ہوگئی‘ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو‘ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو‘ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ سنن نسائی کے الفاظ یہ ہیں: ”الملائکۃ شھداء اللہ فی السماء وانتم شھداء اللہ فی الارض“فرشتے آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں اور تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ (اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر مسلمانوں کی گواہی قبول کرتا ہے وہ گواہی اچھی ہو یا بُری‘ اور بعض لوگوں نے اس بات کو (گواہی کی قبولیت کو) صحابہ کرام کے ساتھ خاص کیا ہے اور ظاہر بات یہ ہے کہ (گواہی کی قبولیت) عام ہے‘ اور یہ بات واضح ہے کہ شہادت کے اجزاء (یعنی گواہ) دو یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔

پس جب پہلا جنازہ گزرا تو صحابہ کرام نے اس میت کی خوبی اور اچھائی بیان کی‘ اور جب دوسرا جنازہ گزرا تو صحابہ کرام نے مرنے والے کی بُرائی بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ”وجبت“ واجب ہوگئی! جنت پہلے کے لیے اور تین دفعہ واجب ہوگئی فرمایا‘ دوزخ دوسرے کے لیے۔

٤٦٦ - سفر کی حالت میں موت

سوال: یارسول اللہ! یہ کیوں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مدینہ پاک میں ایک شخص فوت ہوگیا جو وہیں کا پیدائشی تھا‘ پس اس پر رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی‘ اور اس کے لیے فرمایا: ”یالیتہ مات بغیر مولدہ“ کاش! کہ یہ شخص اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ (کہیں اور) فوت ہوتا‘ صحابہ کرام نے عرض کیا: ”ولم ذاك یا رسول اللہ“ اے اللہ کے رسول! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: ”ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ“ جب آدمی اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ

(کہیں اور جگہ) فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر آخری قدم (یعنی جہاں وہ رہتا ہے) وہاں تک کا فاصلہ جنت میں ناپا جاتا ہے' یعنی اسے جنت میں اتنی لمبی جگہ دی جاتی ہے۔ (امام نسائی)

فائدہ: جو شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور شہر میں فوت ہوتا ہے تو اسے جنت میں اس مسافت کی مقدار کے مطابق اس کے اعمال کی جزاء کے علاوہ اور زیادہ جزاء دی جاتی ہے' اس وجہ سے کہ وہ اپنی موت کے وقت سفر کرتا ہوا وحشت محسوس کرتا ہے مگر جب اپنی پیدائش کی جگہ کو وطن بنائے رکھے تو وہ وحشت نہیں ہوتی۔ (اور اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے)

٤٦٧ - جنازے کے لیے کھڑا ہونا

سوال: یارسول اللہ! یہ یہودی ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے تو ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ انها یهودیة'' یارسول اللہ! یہ ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان الموت فزع' فاذا رایتم الجنازة فقوموا'' بے شک موت ایک پریشانی ہے' لہٰذا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ موت ایک خوف اور گھبراہٹ والی چیز ہے' یہ دونوں چیزیں (خوف و گھبراہٹ) غفلت سے آگاہ کرتی ہیں' لہٰذا یہ کھڑا ہونا موت کے خوف' آگاہی اور فرشتوں کی تعظیم کے لیے ہے۔

٤٦٨ - تعزیت (تسلی دینے) کا بیان

سوال: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟

جواب: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی نے رسول اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کے عالم میں ہے' لہٰذا آپ تشریف لائیں' آپ ﷺ نے پیغام بھیجا کہ نبی کریم ﷺ سلام بھیجنے کے بعد فرماتے ہیں: ''ان للّٰہ ما اخذ وله ما اعطیٰ' وکل عنده باجل مسمی' فلتصبر وتحتسب'' بے شک جو کچھ اللہ نے لیا ہے وہ بھی اسی کا ہے اور جو اس نے عطا فرمایا ہے وہ بھی اسی کا

ہے اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہے اس نے اس کی مدت (عمر) مقرر فرمائی ہوئی ہے' پس تمہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی نیت رکھنی چاہیے۔ ان صاحبزادی صاحبہ نے پھر پیغام بھیجا اور رسول اللہ کو قسم دلائی کہ آپ ضرور تشریف لائیں' چنانچہ رسول اللہ' حضرت سعد بن عبادہ' حضرت معاذ بن جبل' حضرت ابی بن کعب' حضرت زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف لے گئے' بچے کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا' بچہ اس حالت میں تھا کہ اس کی سانس اکھڑی ہوئی تھی گویا کہ وہ ایک خالی مشک کی طرح تھا' پس (اسے دیکھ کر) آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما ھذا؟'' یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ھذہ رحمۃ جعلھا اللّٰہ فی قلوب عبادہ' وانما یرحم اللّٰہ من عبادہ الرحماء'' یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے انہیں بندوں پر رحمت فرماتا ہے' جو (دوسروں پر) رحم کرنے والے ہوتے ہیں' یعنی بے صبری اور جزع وفزع نہیں کرتے بلکہ نرمی اور رحمت کا برتاؤ کرتے ہیں۔

(ترمذی کے علاوہ اصحاب خمسہ)

مشکل الفاظ کے معانی

''ابنۃ النبی'' یہ حضرت زینب تھیں' اپنے بیٹے علی بن ابوالعاص کے بارے میں (پیغام تھا)' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت رقیہ تھیں' حضرت عبداللہ بن عثمان کے بارے میں (پیغام تھا)' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت فاطمہ تھیں' حضرت محسن بن علی کے بارے میں (پیغام تھا)۔

''قبض'' نزع کے عالم نے گھیرا ہوا ہے۔

''ونفسہ تتقطع'' یعنی وہ بہت پریشان ہیں گویا کہ وہ ایک خالی ہونے والی مشک ہیں جس میں تھوڑا سا پانی ہو (یعنی اس کا سانس ٹوٹ رہا تھا)۔

''ففاضت عیناہ'' یعنی آنسوؤں سے آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے نبی کریم ﷺ کی رحمت ظاہر ہو رہی ہے' جو اللہ بزرگ و برتر نے اپنے نبی کی فطرت میں رکھی ہوئی ہے اور دل کے نرم ہونے تک جائز ہے بلکہ رونے والے

کے لیے مزید رحمت کا سبب ہے (لیکن اس میں آواز بلند کرنا' بین کرنا اور بے صبری کا اظہار کرنا جائز نہیں ہے)۔

٤٦٩۔ زیارتِ قبور اور اہل قبور کے لیے دعا

سوال: یارسول اللہ! میں انہیں کیسے کہوں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے: ''ان ربك يامرك ان تاتي اهل البقيع فتستغفرلهم'' بے شک تمہارا رب حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع والوں کے پاس جاؤ اور ان کے لیے بخشش کی دعا کرو' انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: ''كيف اقول لهم يا رسول الله؟'' یارسول اللہ! میں انہیں کیسے ملوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ''السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين' يرحم الله المستقدمين منا والمستاخرين' وانا ان شاء الله بكم لاحقون'' سلام ہو ان مؤمن اور مسلمان گھر والوں پر' اور اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے جو ہم سے پہلے چلے گئے یا بعد میں آنے والے ہیں یعنی بعد میں مرنے والے ہیں' اور یقیناً ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے: ''السلام عليكم اهل الديار من المؤمنين والمسلمين وانا ان شاء الله للاحقون اسال الله لنا ولكم العافية'' سلام ہو تم پر مؤمن اور مسلمان گھروں والو! اور ہم بھی ان شاء اللہ ضرور تم سے ملنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔ (امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''اهل البقيع'' اہل مدینہ کا مقبرہ۔

''والمستاخرين'' یعنی موت میں مؤخر لوگ۔

''وانا ان شاء الله'' اللہ کی منشاء کے مطابق آنا' یہ تبرک کے لیے کہا ہے ورنہ موت تو یقینی اور سچی بات ہے۔

فائدہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یاد کر لیا کہ مردوں کی زیارت کے وقت کیا کہیں یا ان کی قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے کیا کہیں' اور یہ وہ استغفار اور دعا ہے جو نبی

کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی تھی' جب کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا۔

مزید وضاحت: زیارتِ قبور کے جواز پر اور احادیث مبارکہ بھی ہیں جو حدیث پاک کی معتبر کتب میں وارد ہیں' یہ حقیر چند احادیث مبارکہ پیش کر رہا ہے تاکہ مزید وضاحت ہو جائے:

(۱) ''عن ابن بریدة عن ابیه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها'' (مسلم شریف' کتاب الجنائز' باب استئذان النبی صلی الله ربه عزوجل فی زیارة قبر امه) حضرت ابن بریدہ اپنے والد ماجد یعنی حضرت بریدہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' تم ان کی زیارت کیا کرو۔

(۲) ''عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ قد کنت نهیتکم عن زیارة القبور فقد اذن لمحمد فی زیارة قبر امه فزوروها فانها تذکر الآخرة'' (سنن ترمذی' کتاب الجنائز' باب ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور) حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا' بلاشبہ اب (حضرت) محمد ﷺ کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے' پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

(۳) ''عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قال کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الآخرة'' (سنن ابن ماجہ' کتاب ما جاء فی الجنائز' باب ما جاء فی زیارة القبور' مشکوٰة شریف' باب زیارة القبور) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا' اب قبروں کی زیارت کیا کرو کہ قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

مندرجہ بالا باب میں اہل بقیع یعنی جنت البقیع میں مدفون حضرات کے پاس جانے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کرنے کا ذکر کیا گیا ہے' اور یہی دعائیں قبروں کی زیارت کرنے

کے وقت کی جاتی ہیں' قبروں کی زیارت سے منع کرنے والے حضرات کو دعوتِ فکر ہے کہ اگر قبروں کی زیارت کرنا منع ہے تو پھر رسول اللہ نے زیارتِ قبور کا حکم کیوں فرمایا ہے اور وہاں جا کر دعا مانگنے کے بارے میں کیوں فرمایا ہے۔ (مترجم)

۴۷۰ - میت کے غیر کا عمل اسے فائدہ دیتا ہے

سوال: یارسول اللہ! میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی' اور میرا غالب گمان ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو صدقہ کرتیں' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کے لیے اجر وثواب ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ ان امی افتلتت نفسها ولم توص واظنها لو تکلمت تصدقت' افلها اجر ان تصدقت عنها'' یارسول اللہ! میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی' اور میرا غالب گمان ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو صدقہ کرتیں' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کے لیے اجر وثواب ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نعم'' جی ہاں!

(امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی)

مشکل الفاظ کے معانی

''رجلا'' کہا گیا ہے کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

''افتلتت نفسها'' یعنی ان کی روح اچانک نکل گئی۔

''لو تکلمت تصدقت'' اگر وہ اپنے سانس پر قابو پاتی تو کسی چیز کا صدقہ کرتی' جو اسے نفع دیتا۔

فائدہ: حدیث شریف میں میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے جواز پر دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ یقیناً اسے قبول فرما لیتا ہے۔

۴۷۱ - میت پر رونے کا جواز

سوال: اور آپ یارسول اللہ!

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم

رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ اس وقت اپنی جان کی سخاوت فرما رہے تھے (یعنی ان کی روح پرواز کر رہی تھی)' پس رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے' تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "وانت یا رسول اللّٰہ" اور آپ یارسول اللہ! (رو رہے ہیں)' رسول اللہ نے فرمایا: "یا ابن عوف انها رحمة" اے ابن عوف! یہ رحمت ہے' پھر اس کے بعد دوبارہ کہا تو رسول اللہ نے فرمایا: "ان العین تدمع والقلب یحزن' ولا نقول الا ما یرضی ربنا' وانا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون" بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے' اور ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب کو راضی کرتا ہے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔ (امام بخاری)

فائدہ: اس حدیث پاک میں شور وغل اور واویلا کے بغیر میت پر رونے کا جواز ہے۔

باب ۲۵: فضائل کا بیان

۴۷۲ - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

سوال: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا یہاں تک کہ اس دروازے کو دیکھ لیتا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے' انہوں نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ وددت انی کنت معك حتی انظر الیه" یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا یہاں تک کہ میں اس دروازے کو دیکھ لیتا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اما انك یا ابا بکر اوّل من یدخل الجنة من امتی" لیکن اے ابوبکر! تو وہ شخص ہے جو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جو پوری امت میں سب سے پہلے جنت میں

داخل ہوں گے' پھر حضرت عمر' پھر حضرت عثمان' پھر حضرت علی' پھر باقی عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جنت میں داخل ہوں گے' جنہیں جنت کی بشارت دی گئی ہے' پھر باقی صحابہ کرام' پھر تابعین' پھر تبع تابعین حضرات (جنت میں داخل ہوں گے)۔

۴۷۳۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اہل بیت میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: "ای اهل بیتك احب الیك" آپ کے اہل بیت میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الحسن والحسین و کان یقول لفاطمة ادعی ابنی فیشمهما ویضمهما الیه" حسن اور حسین' اور حضور سیّدہ فاطمہ سے فرماتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ' پھر آپ ان دونوں کو بوسا دیتے اور اپنے ساتھ لگاتے (گلے لگاتے)۔

(امام ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ کو ان دونوں کی بہت خواہش اور ان دونوں سے بہت محبت تھی' اللہ ان دونوں سے راضی ہو! پس اس حدیث پاک میں اولاد کو سونگھنے (بوسہ دینے)' ان کو اپنے ساتھ ملانے اور چومنے کا جواز ہے' (یہ کام) ان پر شفقت اور مہربانی کے طور پر ہیں۔

۴۷۴۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! ہم آئے ہیں کہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ کے اہل بیت میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟

جواب: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (اندر آنے کی) اجازت مانگنے لگے' میں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ علی وعباس یستأذنان" یارسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں اجازت مانگ رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اتدری ما جاء بهما؟" کیا تو جانتا ہے کہ ان کو کون سی چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کیا: "لا ادری" میں نہیں جانتا' آپ نے فرمایا: "لکنی ادری" لیکن میں جانتا ہوں' پھر رسول اللہ نے ان دونوں کو اجازت عطا فرمائی تو وہ دونوں داخل ہو

کرعرض کرنے لگے: ''یا رسول اللّٰہ جئنا نسالك ای اھلك احب الیك؟''
یارسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں کہ آپ کے اہل بیت میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمۃ بنت محمد'' محمد کی بیٹی فاطمہ' ان دونوں نے عرض کیا: ''ما جئنا نسئلك عن اھلك'' ہم آپ سے آپ کے گھر والوں سے متعلق سوال نہیں کر رہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احب اھلی الی من قد انعم اللّٰہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید'' میرے اہل بیت میں مجھے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اور میں نے بھی انعام کیا ہے' وہ اسامہ بن زید ہے' ان دونوں نے عرض کیا: ''ثم من؟'' پھر کون؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثم علی بن ابی طالب'' پھر علی بن ابوطالب' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ جعلت عمك آخرھم'' یارسول اللہ! آپ نے چچا کو آخر میں رکھ دیا ہے' رسول اللہ نے فرمایا: ''لان علیا سبقك بالھجرۃ'' کیونکہ علی ہجرت میں آپ سے سبقت لے گئے ہیں۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کا (شرف عطا کرنے کا) انعام فرمایا' اور رسول اللہ ﷺ نے آزاد کرنے کا ان پر احسان فرمایا اور وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں' یہ شرف ان کے والد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ پر نظر رحمت کی وجہ سے ہے۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے زیادہ محبوب ان کو بنایا۔

۴۷۵- حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! لوگوں میں سے آپ کا سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا' (فرماتے ہیں کہ) میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای الناس احب الیك؟'' یارسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشۃ'' میں نے عرض کیا: ''من الرجال'' مردوں میں سے (کون آپ کو زیادہ محبوب ہے)؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ابوھا''

عائشہ کے باپ یعنی ابوبکر۔ امام بخاری نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے اور (یہ الفاظ) زیادہ بیان کیے ہیں: میں نے عرض کیا: "ثم من" پھر کون؟ رسول اللہ نے فرمایا: "عمر" رسول اللہ ﷺ نے اور چند صحابہ کا نام لیا' پھر میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ رسول اللہ مجھے ان سب کے آخر میں کر دیں گے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کا امیر بنایا جو جنگ ذات السلاسل کے نام سے جذام کی زمین میں ہوئی۔

۴۷۶۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

سوال: یارسول اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمارے پیروکار ہمارے گروہ میں سے بنا دے؟

جواب: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انصار نے (نبی کریم ﷺ سے) عرض کیا: "یا رسول اللہ لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناك فادع اللہ ان یجعل اتباعنا منا" یارسول اللہ! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمارے پیروکار ہمارے گروہ میں سے بنا دے' رسول اللہ نے یہ دعا فرمائی: "اللھم اجعل اتباعھم منھم" اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں سے بنا دے۔ (امام بخاری)

فائدہ: ان کے پیروکاروں میں سے انصار کو مطلق رکھا گیا ہے اور ان کی وصیت میں وہ احسان کی وجہ سے داخل ہیں۔

۴۷۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! آپ کا چھوٹا سا خادم انس ہے' اس کے لیے دعا فرمایئے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت (گھر میں) میں' میری والدہ اور میری خالہ حضرت اُم حرام تھیں' تو میری والدہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ خویدمك انس ادع اللہ لہ" یارسول اللہ! آپ کا چھوٹا سا خادم انس ہے اس کے لیے دعا کیجیے' حضرت انس (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا فرمائی' جو دعا رسول اللہ نے

فرمائی اس کے آخری الفاظ یہ تھے'رسول اللہ نے فرمایا:"اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيه"اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس کے لیے اس میں برکت فرما۔(امام مسلم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کا مطالبہ پورا کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی' رسول اللہ نے ان کے لیے تین دعائیں کیں:

پہلی دعا مال و دولت کے زیادہ ہونے کی' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دعا قبول فرمائی یہاں تک کہ مدینہ پاک کی کئی وادیاں ان کے مویشیوں کے لیے تنگ ہوگئیں۔

دوسری دعا اولاد کے زیادہ ہونے کے لیے کی تھی' حضرت انس رضی اللہ عنہ ابھی فوت نہیں ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنی نسل سے سو سے زیادہ افراد کو دیکھ لیا۔

تیسری دعا مال و اولاد میں برکت کے لیے فرمائی۔

۴۷۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا تو وہ میرے سامنے انکار کر دیتی تھیں' ایک دن میں نے انہیں دعوت دی ہے تو انہوں نے آپ کے بارے میں مجھے ایسے الفاظ سنائے ہیں جو مجھے بہت ہی ناپسند ہیں' لہٰذا آپ ان کی ہدایت کے لیے اللہ سے دعا کیجئے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ"كنت ادعوا امى الى الاسلام وهى مشركة ودعوتها يومًا فاسمعتنى فيك ما اكره' فادع الله ان يهديها" میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا اور وہ مشرکہ ہیں' اور ایک دن میں نے ان کو دعوت دی تھی تو انہوں نے آپ کے بارے میں مجھے ایسے الفاظ سنائے کہ وہ مجھے بہت ہی ناگوار گزرے' لہٰذا آپ ان کی ہدایت کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں' رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی:"اللهم اهد ام ابى هريرة"اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما! لہٰذا میں نبی کریم ﷺ کے دعا کرتے ہی خوش خوش گھر کی طرف گیا' میں جب دروازے پر پہنچا تو میری والدہ نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا:"مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء"اے

ابوہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرے رہو! اس وقت میں پانی گرنے کی آواز سن رہا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں (ابوہریرہ کی والدہ) نے غسل کیا' اپنی قمیص پہنی' جلدی سے دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھولا' پھر کہنے لگیں: ''اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه واشهد ان محمدًا عبده ورسوله'' میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا جب کہ میں خوشی سے رو رہا تھا' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ابشر قد استجاب اللّٰه دعوتك وهدى ام ابی هريرة'' یارسول اللہ! آپ کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمادی'' فحمد اللّٰه واثنى عليه وقال خيرًا'' پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: بہت بہتر ہوا' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه ادع اللّٰه ان يحببنی انا وامی الی عباده المؤمنين ويحببهم الينا؟'' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اور میری والدہ کو اپنے مؤمن بندوں میں محبوب بنادے اور انہیں ہماری نظر میں محبوب بنادے' رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اللهم حبب عبيدك هذا وامه الی عبادك المؤمنين' وحبب اليهم المؤمنين'' اے اللہ! اپنے اس بندے اور اس کی والدہ کو اپنے مؤمن بندوں کی نظر میں محبوب بنادے اور مؤمنین کو ان کے نزدیک محبوب بنادے۔ پس اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا مؤمن پیدا نہیں فرمایا کہ مجھ سے بات سنتا اور مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرتا ہو۔ (امام مسلم)

فائدہ: اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ کی پہلی اور دوسری دعا کی جلد قبولیت کا بیان ہے اور یہ (رسول اللہ کا) واضح معجزہ ہے۔

۴۷۹- قبیلہ دوس (کے لیے دعا)

سوال: یارسول اللہ! قبیلہ دوس نے (اللہ اور رسول کو ماننے سے) انکار کر دیا ہے' لہٰذا آپ اللہ سے ان کے لیے بددعا کیجئے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ طفیل (دوسی) اور اس کے ساتھی (اللہ ان سے

راضی ہو!) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: "یا رسول اللّٰہ ان دوسًا قد کفرت وابت فادع اللّٰہ علیہا" یارسول اللہ! قبیلہ دوس نے اللہ اور اس کے رسول کو ماننے سے انکار کر دیا ہے لہٰذا آپ ان کے خلاف اللہ سے دعا فرمائیں اور بعض روایات میں یہ لفظ ہیں (کہ انہوں نے کہا): "ھلکت دوس" قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا' رسول اللہ نے فرمایا: "اللھم اھد دوسًا وائت بھم" اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور ان کو (اسلام کی طرف) لا۔ (امام بخاری' امام مسلم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی تو وہ فرماں بردار ہو کر آئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

۴۸۰-جب رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی تھی

سوال: یارسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟

جواب: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: "یا رسول اللّٰہ کیف یاتیک الوحی" یارسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "احیانًا یأتینی مثل صلصلۃ الجرس' وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال' واحیانًا یتمثل لی الملک رجلًا فیکلمنی فاعی ما یقول" کبھی کبھی میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے اور جو اس نے کہا ہوتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں تو وہ حالت مجھ سے دور ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے پاس آدمی کی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے تو وہ جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ' وان جبینہ لیتفصد عرقا" اور میں نے سخت سردی کے دنوں میں آپ کو وحی نازل ہوتے ہوئے دیکھا' پھر جب وحی موقوف ہو جاتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا۔ (امام بخاری' امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

"صلصلۃ الجرس" اس کی آواز گھنٹی کی آواز کے مشابہ ہے۔

"فیفصم عنی" مجھ سے جدا ہو جاتی تاکہ میری طرف دوبارہ آئے۔

"وعیت" میں سمجھا اور میں نے جمع کر لیا اور میں نے یاد کر لیا۔

"رجلا" یعنی آدمی کی طرح' آدمی کی شکل میں ہوتا۔

"یفصم عنہ" ختم ہو جاتی اور دور ہو جاتی۔

"لیتفصد عرقًا" یعنی آپ کا پسینہ بہنے لگتا' زیادہ پسینہ آنے سے تشبیہ ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے صحابی کے سوال کا جواب دیا اور اپنے اوپر وحی کے نازل ہونے کی کیفیت اور حالت بیان فرمائی' وہ کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آپ پر آتی اور وہ نبی کریم ﷺ پر بہت سخت ہوتی۔

اور کبھی دوسری طرح وہ فرشتہ ایک عام آدمی کی شکل میں آتا' وہ آپ سے کلام کرتا اور رسول اللہ وہ سب کچھ یاد کر لیتے جو وہ کہتا' اور اس کو جمع کر لیتے اور اسے یاد کر لیتے' ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام ہو۔

جس طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سردی کے دنوں میں وحی کے نازل ہونے کے متعلق بیان کیا ہے کہ وحی ختم اور منقطع ہو جاتی تو اس دوران نبی کریم ﷺ کا پسینہ بہتا اور پسینہ کی کثرت کی وجہ سے (چہرے پر) چلنے لگتا۔

۴۸۱-فارس کی فضیلت

سوال: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورتِ جمعہ نازل ہوئی: "و اخرین منھم لما یلحقوا بھم" اور ان میں سے دوسروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے' راوی (حضرت ابوہریرہ) نے عرض کیا: "من ھم یا رسول اللّٰہ؟" یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ رسول اللہ نے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ سوال کیا' اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی بھی تھے' رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان (فارسی) پر رکھا اور فرمایا: "لو کان الایمان عند الثریا لنا لہ رجال (او) رجل من ھولاء" اگر ایمان ثریا ستارے کے قریب بھی ہوتا تو ان

(فارس والوں) میں سے کئی آدمی یا ایک آدمی اسے حاصل کر لیتا۔ (امام بخاری)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے فارس کی فضیلت بیان فرمائی' جب کہ آپ نے فرمایا: "من ھولاء" ان سے یعنی فارس والوں سے' یہ بات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قرینے (ذات) کی وجہ سے فرمائی' یعنی ان کے وہاں کے رہائشی ہونے کی وجہ سے یہ فضیلت ہے۔

باب ۲۶: خواب اور ضرب الامثال کا بیان

۴۸۲ - خواب کی قسموں کا بیان

سوال: یارسول اللہ! اور مبشرات کیا ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ "ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی" رسالت اور نبوت ختم ہوگئی ہے' لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔ راوی (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ لوگوں پر یہ بات بہت شاق گزری' رسول اللہ نے فرمایا: "لکن المبشرات" لیکن بشارتیں (باقی ہیں)' صحابہ کرام نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ وما المبشرات؟" یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رؤیا المسلم وھی جزء من اجزاء النبوة" مسلمانوں کا خواب اور یہ نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(امام ترمذی' امام بخاری)

فائدہ: لیکن بشارتیں یعنی یہ باقی ہیں اور یہ وہ خواب ہے جو بھلائی کی خوش خبری سناتا ہے' یا غفلت سے آگاہ کرتا ہے' اور اسی کی مثل وہ خوف ناک خواب ہے جس سے انسان کو ڈرایا جاتا ہے' پس وہ اس کے لیے صبرِ جمیل کے ساتھ تیار ہو جاتا ہے۔

۴۸۳ - جب خواب بیان کرے گا تو وہ واقع ہو جائے گا

سوال: یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرا سر کاٹا جاتا ہے اور لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا ہوں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: "یا رسول اللّٰہ رایت فی المنام کان راسی ضرب

فتدحرج فاشتددت علی اثرہ؟ ''یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میرا سر کاٹا گیا اور لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لاتحدث الناس بتلعب الشیطن بك فی منامك'' خواب میں شیطان تیرے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے تو وہ لوگوں کو نہ بتایا کر۔ (امام مسلم)

فائدہ: اعرابی کہتا ہے: گویا کہ میرا سر مارا جاتا ہے یعنی تلوار کے ساتھ کاٹا گیا ہے اور لڑھکتا ہوا دور چلا گیا' پھر میں بھی اس کی طرف دوڑا' رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اپنے اس خواب کو بیان نہ کرنا کیونکہ اس میں شیطان تجھ سے کھیلتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے اس کی پناہ مانگ۔

۴۸۷ - خاتمہ' ضرب الامثال میں

سوال: یارسول اللہ! اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟

جواب: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ان اللّٰہ امر یحیٰی بن زکریا... '' بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو حکم فرمایا۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وانا آمرکم بخمس' اللّٰہ امرنی بھن السمع والطاعۃ' والجھاد' والھجرۃ' والجماعۃ' فانہ من فارق من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربق الاسلام من عنقہ الا ان یرجع' ومن ادعی دعوی الجاھلیۃ فانہ جثا جھنم'' میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کا مجھے حکم فرمایا ہے: امیر کی بات سننا اور ماننا' جہاد کرنا' ہجرت کرنا اور جماعت کے ساتھ مل کر رہنا' بے شک جو جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا' اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹا اتار دیا مگر یہ کہ وہ دوبارہ جماعت سے مل جائے' جس نے جاہلیت کے دعویٰ کے مطابق دعویٰ کیا وہ جہنم میں داخل ہو گیا' ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وان صلی وصام'' یارسول اللہ! اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وان صلی وصام' فادعوا بدعوی اللّٰہ الذی سماکم المسلمین المؤمنین عباد اللّٰہ'' اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے' پس تم اللہ کے دعویٰ کے مطابق دعویٰ کرو جس

نے تمہارا نام مسلمان اور مؤمن اللہ کے بندے رکھا۔ (امام ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الطاعة'' یعنی امیر کی اطاعت۔

''الجماعة'' یعنی مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔

''جثاجهنم'' جو کچھ اس میں جمع ہے یا جہنم کا ایندھن۔

یہ مکمل حدیث' کتاب التاج جز ۴ ص ۲۳۳ پر دیکھیے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ کلمات کا حکم فرمایا ہے:
امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا' فتح مکہ سے پہلے ہجرت کرنا' جماعت کو لازم پکڑنا اور جہاد کرنا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جاہلیت کے دعویٰ کے مطابق دعویٰ کیا یعنی جاہلیت کی حمایت اور حق کا تعصب رکھتے ہوئے اس کے خلاف دعوت دی یا نہ دعوت دی مثلاً ایک نئے طاقت ور آدمی کو کہنا کہ اے فلاں کی آل! تو وہ شخص جہنم میں جمع ہونے والوں میں سے ہو گیا۔ ''جثاجثوة'' کی جمع ہے' جو اس میں جمع ہو جائے یا اس کا ایندھن بن جائے۔

باب ۲۷: تلاوتِ قرآن اور اس کے فضائل

٤٨٥ - تلاوتِ قرآن

سوال: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اوصنی'' یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے' نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''علیك بتقوی اللّٰہ ' فانه راس الامر کله'' تمہارے لیے تقویٰ اختیار کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ تمام کاموں کی اصل ہے' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ اوصنی'' یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے' رسول اللہ نے فرمایا: ''علیك بتلاوة القرآن فانه نور لك فی الارض وذخرلك فی السماء'' تلاوتِ قرآن تیرے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ زمین میں تیرے لیے نور ہے اور آسمان میں تیرے لیے نیکیوں کا ذخیرہ ہے۔

(امام ابن حبان)

فائدہ: نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے' اس کی فرماں برداری کرنے' اس کی کتاب قرآن مجید اور اس کے حبیب ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرنے کی وصیت فرما رہے ہیں کیونکہ اللہ سے ڈرنا ہی ہر کام کی بنیاد ہے۔

ایسے ہی رسول اللہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے' اس پر غور وفکر کرنے اور اس کی آیات پر سوچ بچار کرنے کی وصیت فرما رہے ہیں کیونکہ یہ کتاب ہی ہدایت دینے والی' خیر خواہی کرنے والی' امن دینے والی' نصیحت کرنے والی اور نیکی کی ہدایت دینے والی اور ہر برائی سے دور کرنے والی اور شفاعت کرنے والی ہے۔

۴۸۶ ۔ سجدۂ تلاوت میں جو کہا جاتا ہے

سوال: یارسول اللہ! میں نے اس رات میں وہ دیکھا جو سونے والا دیکھتا ہے' گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں' پس میں نے دیکھا ہے کہ میں آیت سجدہ پڑھ رہا ہوں' پھر میں نے درخت کو دیکھا گویا کہ وہ میرے سجدے کے مطابق سجدہ کر رہا ہے' میں نے اس سے سنا کہ وہ سجدہ کی حالت میں کہہ رہا ہے: ''اللهم اكتب لى بها عندك اجرًا' واجعلها لى عندك ذخرًا' وضع عنى بها وزرًا' واقبلها منى كما تقبلت من عبدك داود'' اے اللہ! اس سجدہ کے بدلے میرے لیے اپنے ہاں اجر وثواب لکھ دے' اور اسے اپنی بارگاہ میں میرے لیے (نیکیوں کا) ذخیرہ بنا دے' اور اس سجدے کے بدلے مجھ سے بوجھ اتار دے اور اسے میری طرف سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''يا رسول اللّٰه انى رايت فى هذه الليلة فيما يرى النائم كانى اصلى خلف شجرةٍ فرايت كانى قرأت سجدة فرايت الشجرة كانها تسجد لسجودى' فسمعها وهى ساجدة' وهى تقول اللهم اكتب لى بها عندك اجرًا' واجعلها لى عندك ذخرًا' وضع عنى بها وزرًا' واقبلها منى كما تقبلت من عبدك داود؟'' یارسول اللہ! میں نے اس

رات میں وہ دیکھا ہے جو سونے والا دیکھتا ہے (یعنی خواب) گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں' پس میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں آیت سجدہ پڑھ رہا ہوں' پھر میں نے درخت کو دیکھا ہے کہ گویا وہ میرے سجدے کے مطابق سجدہ کر رہا ہے' میں نے اس سے سنا ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں کہہ رہا ہے: ''اللھم اکتب'' (آخر تک) اے اللہ! میرے لیے اس سجدہ کے بدلے اپنے ہاں اجر وثواب لکھ دے اور اپنے ہاں میرے لیے اس سجدے کے بدلے نیکیوں کا ذخیرہ بنا دے اور اس سجدے کے بدلے مجھ سے بوجھ اتار دے اور اسے میری طرف سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آیت سجدہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے' پھر میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ سجدے کی حالت میں اسی کی مثل کہہ رہے ہیں جو آدمی نے درخت کے کلام کے بارے میں کہا ہے۔

(امام ترمذی' امام ابن حبان' امام ابن ماجہ)

فائدہ: آدمی کہہ رہا ہے کہ اس نے درخت سے سنا کہ وہ اپنی پیشانی زمین پر رکھے ہوئے ہے' قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے بزرگ رب کی بارگاہ میں تضرع و عاجزی سے مذکورہ دعا (پڑھ رہا ہے) آپ نے اس دعا کو محفوظ رکھا اور اسے اپنے سجدۂ تلاوت میں پڑھا ہے (ہم جس طرح سجدۂ تلاوت کرتے ہیں ہمارے لیے یہی طریقہ ہے)۔

-۴۸۷

سوال: یارسول اللہ! اس دوران کہ جب میں رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا' اچانک میں نے اپنے پیچھے دھماکے کے ساتھ کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی' پس میں نے گمان کیا کہ میرا گھوڑا چل پڑا ہے؟

جواب: حضرت ابواُسید کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا' ''یا رسول اللہ بینما انا اقرا اللیلۃ سورۃ البقرۃ اذ سمعت وجبۃ من خلفی فظننت ان فرسی انطلق'' یارسول اللہ! رات کو جب میں سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے اچانک دھماکے کے ساتھ کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی' میں نے گمان کیا کہ میرا گھوڑا

چل پڑا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اقـرا ابـاعتيك'' اے ابوعتیک! پڑھ' میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان اور زمین کے درمیان چراغ کی مثل ایک چیز لٹکی ہوئی ہے اور رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں: ''اقـرا ابـاعتيك'' اے ابوعتیک! پڑھ' انہوں نے عرض کیا: ''یـا رسـول الـلّٰه فما استطعت ان امضی'' یارسول اللہ! میں (پڑھائی) جاری رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تـلـك الـمـلائـكـة تنزلت لقراء ة سورة البقرة' اما انك لو مضيت لـرايـت العجـائـب'' یہ فرشتے تھے' سورۂ بقرہ کے پڑھے جانے کی وجہ سے نازل ہوئے' سن! اگر تو قراءت جاری رکھتا تو بہت عجیب وغریب چیزیں دیکھتا۔

(امام ابن حبان' امام بخاری' امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''وجبة'' دھماکے کے ساتھ گرنا۔

''ابا عتيك'' ایک جلیل القدر صحابی۔

''مدلّی''، معلق' ایک بہت ہی روشن نور کی طرح لٹکی ہوئی چیز۔

فائدہ: سورۂ بقرہ پڑھنے کی فضیلت کے پیش نظر فرشتے نازل ہوئے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ تلاوت کرنے کی رغبت دلائی ہے مگر (اس وقت) کہ وہ تیز بھڑکنے والی روشنی کی شدت کی وجہ سے طاقت نہ رکھیں۔

۴۸۸ - قل ھو اللہ احد پڑھنے کی رغبت دلانا

سوال: یارسول اللہ! وہ تہائی قرآن کس طرح پڑھے گا؟

جواب: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ایـعـجـز احـدكم ان يقرء في ليلة ثلث القرآن؟'' کیا تم میں سے کوئی شخص ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ صحابہ نے عرض کیا: ''وكيف يـقـرأ ثلث القرآن؟'' اور وہ کس طرح ایک تہائی حصہ قرآن پاک پڑھے گا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''قـل هـو الـلّٰه احد تعدل ثلث القرآن'' قل ھو اللہ احد یعنی سورۂ اخلاص (ایک بار پڑھنا) ایک تہائی قرآن پڑھنا ہے۔(امام مسلم)

فائدہ: قل ھو اللہ احد پڑھنے کا ثواب بڑھ کر ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہو جاتا ہے۔

۴۸۹ - تلاوتِ قرآن کی رغبت دلانا

سوال: یارسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ای العمل احب الی اللّٰہ'' یارسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ حضور نے فرمایا: ''الحال المرتحل'' حال مرتحل۔ انہوں نے عرض کیا: ''وما الحال المرتحل؟'' یارسول اللہ! حال مرتحل کیا ہے؟ حضور نے فرمایا: ''الذی یضرب من اوّل القرآن الی آخرہ کلما حل ارتحل'' قرآن کی تلاوت ایک سرے سے شروع کرے، پھر ختم کر کے دوبارہ شروع کرلے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: مسلمان آدمی جب قرآن مکمل کر لیتا ہے تو اس کی تلاوت کے لیے اس کے شروع کی طرف لوٹتا ہے (یعنی ایک دفعہ ختم کر کے دوبارہ شروع کر لیتا ہے) پس قرآن افضل عبادت ہے، بندہ اس کے ذریعے اپنے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ (یہ قرب) فرائض (کی پابندی) کے بعد ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیے ہیں۔

۴۹۰ -

سوال: یارسول اللہ! میں کتنی مدت میں قرآن (کی تلاوت) مکمل کروں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ فی کم اقرأ القرآن؟'' یارسول اللہ! میں کتنی مدت میں قرآن (کی تلاوت) مکمل کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اختمہ فی شھر'' اس کو ایک مہینہ میں ختم کر، میں نے عرض کیا: ''انی اطیق افضل من ذلک'' میں اس سے بہتر (زیادہ) کی طاقت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اختمہ فی عشرین'' اسے بیس دنوں میں ختم کر، میں نے عرض کیا: ''انی اطیق افضل من ذلک'' میں اس سے بہتر (جلدی) کی طاقت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اختمہ فی خمس عشرۃ'' اسے پندرہ دنوں میں ختم کر، میں نے عرض کیا: ''انی اطیق افضل من ذلک'' میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''اختمہ فی عشر'' دس دنوں

میں قرآن ختم کر' میں نے عرض کیا: ''انی اطیق افضل من ذلك'' میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اختمه فی خمس'' اسے پانچ دن میں ختم کر' میں نے عرض کیا: ''انی اطیق افضل من ذلك' فما رخص لی'' میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے مجھے اس کی اجازت نہ دی۔

(امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو پانچ دن سے کم مدت میں قرآن کی تلاوت ختم کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ جلدی پڑھنے سے تلاوتِ قرآن تدبر قرآن سے خالی ہوگی (یعنی پڑھنے والا قرآن پاک کے مفہوم پر غور نہیں کر سکے گا)۔

۴۹۱-جنت واجب ہوگئی

سوال: اور کیا واجب ہوگئی؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آ رہا تھا کہ آپ نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ ''قل ھو اللّٰہ احدO اللّٰہ الصمدO'' یعنی سورۂ اخلاص پڑھ رہا ہے' تو رسول اللہ نے فرمایا: ''وجبت'' واجب ہوگئی! میں نے عرض کیا: ''وما وجبت'' کیا واجب ہوگئی؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الجنة'' جنت (واجب ہوگئی)۔(امام ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تاکید فرما رہے ہیں کہ جو شخص سورتِ قل ھو اللہ احد پڑھے گا' اس کے لیے جنت ہے اور یہ حدیث اس سورت کی تلاوت اور اس کو زیادہ پڑھنے کی دلیل ہے۔

باب ۲۸: قیامت' جنت اور دوزخ کا بیان

۴۹۲-صور پھونکا جانا

سوال: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللّٰہ ما الصور؟'' یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''قرن ینفخ فیه'' ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے

گا۔(امام ترمذی، امام ابوداؤد)

فائدہ: قیامت کے دن ایک سینگ میں پھونکا جائے گا جو بگل کی طرح ہوگا اور صور پھونکنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوں گے، انہوں نے وہ صور اپنے منہ میں رکھا ہوا ہے اور انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو حکم فرمائیں تو وہ اس میں پھونکے گے۔

۴۹۳ - قیامت کے دن اٹھنا اور جمع ہونا

سوال: یارسول اللہ! عورتیں اور مرد اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یحشر الناس یوم القیمة حفاة عراة غرلًا“ ”قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کیے جائیں گے، میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللّٰہ النساء والرجال جمیعًا ینظر بعضهم الی بعض؟“ یارسول اللہ! عورتیں اور مرد اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”یا عائشة الامر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض“ ”اے عائشہ! وہ منظر اس سے سخت تر ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔(امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی)

فائدہ: آخرت میں تمام مخلوق جمع کی جائے گی کہ ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی اور ان کی کوئی چیز کم نہیں ہوگی مثلاً جس طرح دنیا میں انگلی کٹ گئی، بلکہ اسی طرح جمع کیے جائیں گے جس طرح دنیا میں وہ پیدا کیے گئے، وہ ننگے بدن ہوں گے مگر انبیاء اور جو حضرات مقام و مرتبہ میں ان کے قریب ہوں گے (وہ) اپنی عزت و تکریم کی وجہ سے ننگے بدن نہیں ہوں گے۔

۴۹۴ - اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کا حساب لینا

سوال: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے: ”فاما من اوتی کتابه بیمینهO فسوف یحاسب حسابا یسیرًاO“ تو وہ جسے اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائےO تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟O

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”لیس احد یحاسب یوم القیمة الا هلك“ ”قیامت کے دن جس کا محاسبہ ہو گیا وہ ہلاک و برباد ہو گیا، میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللّٰہ الیس قال اللّٰہ تعالٰی فاما من اوتی

کتابہ بیمینہO فسوف یحاسب حسابا یسیراO ''یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ جس کو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گاO تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا'O تو رسول اللہ نے فرمایا:''انما ذلک العرض ولیس احد یناقش الحساب یوم القیمۃ الا عذب''یہ تو پیشی کے وقت کی بات ہے اور جس شخص کا حساب زیادہ کرید کر یا زیادہ سختی سے لیا جائے تو وہی عذاب میں مبتلا ہو جائے گا۔(امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی)

فائدہ: حساب بڑی تحقیق سے لینا اور کرید کر لینا صرف ان لوگوں کے لیے ہوگا جن کو عذاب دیا جائے گا' رہا آسان حساب تو وہ یہ ہے کہ مؤمن پر اعمال پیش کیے جائیں گے تو اس کا دل ٹھنڈا ہوگا اور اللہ کریم اسے بخش دے گا۔

۴۹۵ - میزان (عمل تولنے کی جگہ)

سوال: یارسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''انا فاعل'' میں شفاعت کروں گا' میں نے عرض کیا:''یا رسول اللہ فاین اطلبک؟''یارسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط''جب تو مجھے تلاش کرے تو سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا' میں نے عرض کیا:''فان لم القک علی الصراط؟''اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ مل سکوں؟ رسول اللہ نے فرمایا:''فاطلبنی عند المیزان''پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کیا:''فان لم القک عند المیزان''اگر میں آپ سے میزان کے پاس بھی نہ مل سکوں؟ رسول اللہ نے فرمایا:''فاطلبنی عند الحوض'' پھر مجھے حوض (کوثر) کے پاس تلاش کرنا''فانی لا اخطئ ھذہ الثلاث مواطن'' کیونکہ میں ان تین مقامات سے غائب نہ ہوں گا۔(امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ (اپنے) ٹھہرنے کی جگہ میں کبھی میزان کے پاس اور کبھی حوض (کوثر) کے پاس اور کبھی پل صراط کے پاس ہوں گے' ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم ان تمام

جگہوں میں ہی آپ (کی زیارت) کا حصہ پائیں۔ آمین!

٤٩٦ - جنت کی تعمیر

سوال: یارسول اللہ! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ مم خلق الخلق؟'' یارسول اللہ! مخلوق کس سے پیدا کی گئی؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''من الماء'' پانی سے' ہم نے عرض کیا: ''الجنة وما بناء ها؟'' جنت اوراس کی تعمیر کیسے ہوئی؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لبنة من فضة' ولبنة من ذهب' وملاطها المسك الاذفر' وحصباء ها اللؤلؤ والياقوت' وتربتها الزعفران' من دخلها ينعم ولا يبوس' ويخلد ولا يموت' لا تبلى ثيابهم' ولا يفنى شبابهم'' ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے' اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک کا ہے' اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے' جو اس میں داخل ہوگا وہ نعمتوں میں رہے گا اور کبھی مایوس نہیں ہوگا اور ہمیشہ رہے گا' وہ مرے گا نہیں' نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

(امام ترمذی)

فائدہ: جنت کی عمارت کا ایک ٹکڑا چاندی کا ہوگا' ایک ٹکڑا سونے کا ہوگا' اس کا گارا مشک وعنبر کا ہوگا' اس کی مٹی زعفران کی ہوگی اور اس کی کنکریاں یاقوت اور مرجان کی ہوں گی' جو اس میں داخل ہوگا اسے تنگی اور سختی نہیں پہنچے گی اور وہ مرے گا بھی نہیں' نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی وہ بوڑھا ہوگا۔

٤٩٧ - جنت کی نہریں اور اس کے چشمے

سوال: نبی کریم ﷺ سے کوثر (حوضِ کوثر) کے بارے دریافت کیا گیا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے کوثر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ذاك نهر اعطانيه الله عزوجل في الجنة اشد بياضا من اللبن' واحلى من العسل' فيه طير اعناقها كاعناق الجزر'' یہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے' یہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے

زیادہ میٹھی ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں جیسی لمبی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''ان ھذہ لناعمۃ'' یہ تو بڑے نرم اور مزیدار ہوں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکلتھا انعم منھا'' ان کے کھانے والے اس سے زیادہ عیش اور مزے میں ہوں گے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے نہر کوثر کی صفت بیان کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ چیزیں بڑی اچھی اور لذیذ ہوں گی' رسول اللہ نے فرمایا: ان کے کھانے والے دیکھنے میں ان سے بھی زیادہ مزے میں ہوں گے۔

۴۹۸۔ جنتیوں کے بالا خانے

سوال: یارسول اللہ! جو انبیاء کرام کے مقامات ہوں گے' وہاں تک ان کے غیر نہیں پہنچ سکیں گے؟

جواب: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اھل الجنۃ لیتراء ون اھل الغرف من فوقھم کما تتراء ون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینھم'' بے شک جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں دور سے چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو' کیونکہ بعض کے درجات بعض سے زائد ہیں' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغھا غیرھم؟ '' یارسول اللہ! یہ مقامات و مراتب تو انبیائے کرام کے ہوں گے' ان تک دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلی والذی نفسی بیدہ رجال 'امنوا باللّٰہ وصدقوا المرسلین'' کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔ (امام بخاری' امام مسلم' ترمذی)

فائدہ: کچھ جنتی لوگ ایسی قوم کی طرف دیکھیں گے جو اس طرح بلند بالا خانوں میں ہوں گے گویا کہ وہ بلندی اور روشنی کے اعتبار سے ستارے ہیں' (یہ بلندی) ان کی ایمانی طاقت اور ان کے نیک اعمال کے سبب سے ہوگی' چونکہ اعمال میں فرق اور علیحدگی (پائی جاتی ہے' لہٰذا)

درجات میں بھی کمی بیشی ہوگی، ہر انسان اپنے نیک عمل کی مقدار کے مطابق ہوگا۔

صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے گمان کیا کہ یہ انبیاء کرام کے وہ مراتب ہیں جن تک ان کا غیر نہیں پہنچ سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلی یبلغھا غیرھم والمؤمنون الصالحون" کیوں نہیں! ان مراتب تک دوسرے لوگ بھی پہنچیں گے اور وہ نیک صالح مؤمن لوگ ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم بھی ان میں سے ہو جائیں۔ آمین!

۴۹۹۔ جنتیوں کے اوصاف

سوال: کھانے کا کیا حال ہوگا؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "ان اھل الجنۃ یاکلون فیھا ویشربون ولا یتفلون، ولا یبولون ولا یتغوطون، ولا یتمخطون" بے شک جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے، نہ تھوکیں گے نہ پیشاب اور پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے، صحابہ نے عرض کیا: "فما بال الطعام؟" کھانے کا حال کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما تلھمون النفس" ڈکار ہوگا اور مشک کی طرح پسینہ ہوگا (یعنی ان دونوں کاموں سے کھانے سے بننے والا مواد ختم ہو جائے گا) اور سبحان اللہ اور الحمد للہ ان کے دل میں ڈال دیا جائے گا جیسے سانس آتا جاتا ہے۔ (امام مسلم)

فائدہ: ان کا مشروب (پی جانے والی چیزیں) پسینہ بن کر ان کے جسموں پر آ جائے گا، جس طرح مشک وعنبر کی خوشبو۔

اور ان کی کھائی جانے والی چیزیں ڈکار میں بدل جائیں گی جو کہ معدے کا سانس ہوتا ہے اور یہ بُری ہوا کے بغیر ہوگا۔

اور اللہ کا ذکر ان کے دل میں اس طرح ڈالا جائے گا جس طرح دنیا کی زندگی میں سانس لینے اور نکالنے کی ہمت دی جاتی ہے اور یہ انسان کے لیے ضروری ہے اور اس میں کوئی مشقت اور تکلیف نہیں ہوگی (یعنی وہ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہیں گے)۔

-۵۰۰

سوال: یارسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا: ''یعطی المؤمن فی الجنة قوة کذا وکذا من الجماع'' جنت میں مؤمن کو جماع کرنے کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ او یطیق ذلك؟'' یارسول اللہ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یعطی قوة مائة'' اسے سو آدمیوں کی طاقت دے دی جائے گی۔ (امام ترمذی)

فائدہ: جنتیوں میں سے ہر آدمی جماع میں سو آدمیوں کے برابر قوت رکھے گا۔

-۵۰۱

سوال: اے ابوالقاسم! آپ کہتے ہیں کہ جنت والے کھائیں گے اور پئیں گے؟

جواب: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: ''یا ابا القاسم تزعم ان اهل الجنة یاکلون ویشربون؟'' اے ابوالقاسم! آپ کہتے ہیں کہ جنتی لوگ کھائیں گے اور پئیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نعم والذی نفس محمد بیده ان احدهم لیعطی قوه مائة رجل فی الاکل والشرب والجماع'' ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے! کہ ان میں سے ہر ایک آدمی کو سو آدمیوں کے کھانے' پینے اور جماع کرنے کی طاقت دی جائے گی' اس کتابی نے کہا: ''فان الذی یاکل ویشرب تکون له الحاجة' ولیس فی الجنة اذی؟'' جو شخص کھائے گا اور پئے گا تو اسے قضائے حاجت (پیشاب و پاخانہ) کی بھی ضرورت پیش آئے گی حالانکہ جنت میں گندگی نہ ہوگی' رسول اللہ نے فرمایا: ''تکون حاجة احدهم رشحا یفیض من جلودهم کرشح المسك فیضمر بطنه'' ان میں سے ہر ایک کی حاجت پسینہ ہوگی جو ان کی جلدوں سے (جسموں سے) بہے گا' جو مشک کے عطر کی طرح (خوشبودار) ہوگا' وہ ان کے پیٹ کو ہلکا اور صاف کردے گا۔ (امام احمد/امام نسائی)

فائدہ: انسان کو خواہش کے مطابق مختلف قسم کے کھانوں کی نعمت دی جائے گی اور وہ ان کو

کھائے گا اور نہ اس کو (کوئی) تکلیف ہوگی' نہ وہ اسے بیمار کریں گے اور نہ ہی اسے کمزور کریں گے اور نہ ہی مواد کی شکل میں ان کا نکالنا ضروری ہوگا بلکہ بہت اچھے خوشبودار پسینے کی طرح نکل جائے گا۔

۵۰۲ - جہنم کی گرمی کی شدت

سوال: یارسول اللہ! اگرچہ یہ بہت کافی ہوں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نارکم جزء من سبعین جزءً من نار جھنم" "تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے' عرض کیا گیا: "یا رسول اللّٰہ ﷺ ان کانت لکافیۃ" یارسول اللہ! اگرچہ یہ بہت کافی ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءً کلھن مثل حرھا" اسے انہتر حصوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے' وہ سب حصے اس کی گرمی کی طرح ہی گرم ہیں۔ (امام بخاری)

فائدہ: بے شک دنیا کی آگ جو جلائی جاتی ہے وہ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۰۳ - اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے حساب وکتاب کی جانچ پڑتال کرنا

سوال: یارسول اللہ! جب ہم میں سے ہر ایک سو سے ننانوے لے لیے جائیں گے تو ہم میں سے باقی کیا بچے گا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "اول من یدعی یوم القیمۃ آدم فترا أی ذریتہ ' فیقال ھذا ابوکم آدم' فیقول لبیک وسعدیک' فیقول اخرج بعث جھنم من ذریتک' فیقول یا رب کم اخرج؟ فیقول اخرج من کل مائۃ تسعۃ وتسعون" قیامت کے دن سب سے پہلے جنہیں بلایا جائے گا وہ آدم علیہ السلام ہیں' پھر وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے' پس (اولاد کو) کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: "لبیک وسعدیک" میں آپ کی خدمت میں بار بار حاضر ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جو تمہاری اولاد بھیجی جائے گی اسے نکالو (علیحدہ کرلو)۔ حضرت آدم (علیہ السلام)

عرض کریں گے: ''یا رب کم اخرج؟'' اے رب! کس قدر نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے نکالو اس کے بعد صحابہ عرض کریں گے: ''یا رسول اللہ اذا اخذ منا من کل مائۃ تسعۃ وتسعون فما ذا یبقی منا؟'' یارسول اللہ! جب ہم میں سے ہر ایک سو سے ننانوے نکال لیے جائیں گے تو ہم میں سے باقی کتنے بچیں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان امتی فی الامم کالشعرۃ البیضاء فی الثور الاسود'' بے شک تمام امتوں میں سے میری امت اس طرح ہوگی جس طرح سیاہ بیل میں سفید بال ہوتے ہیں۔ (امام بخاری)

فائدہ: (اس حدیث سے) مراد دوزخیوں کی نسبت جنتیوں کی قلت ہے (یعنی جنتی بہت ہی کم ہوں گے اور دوزخی بہت زیادہ ہوں گے)۔

باب ۲۹: تفسیر کا بیان

۵۰۴۔ جو سورۂ بقرہ کے بارے میں وارد ہے

سوال: یارسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا بنے گا جو فوت ہو گئے اور وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا: ''یا رسول اللہ کیف باخواننا الذین ماتوا وھم یصلون الی بیت المقدس؟'' یارسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور مر گئے؟ تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝'' (البقرہ: ۱۴۳) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرتا' بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مشفق و مہربان ہے۝ (امام ترمذی' امام بخاری)

فائدہ: اللہ بزرگ و برتر نے مسلمانوں کی بیت المقدس (میں پڑھی جانے والی) نماز ضائع نہیں کی' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پرانا قبلہ ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۵۰۵ - سفید دھاگے اور کالے دھاگے سے کیا مراد ہے؟

سوال: یارسول اللہ! کالے دھاگے سے سفید دھاگہ (ظاہر ہو جائے) کیا ہے کیا یہ دونوں دھاگے ہیں؟

جواب: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ما الخیط الابیض من الخیط الاسود اھما الخیطان؟'' یارسول اللہ! کالے دھاگے سے سفید دھاگہ کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ دونوں دھاگے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''انك لعریض القفا ان ابصرت الخیطین' ثم قال لا بل ھو سواد اللیل وبیاض النھار'' کہ تم بھی عجیب نادان ہو جو کہ (رات کو) سفید اور کالا دھاگا دیکھتے ہو حالانکہ اس سے تو رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی مراد ہے۔ (امام بخاری' امام ترمذی)

فائدہ: حضرت عدی بن حاتم نے جب یہ سنا: ''حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود'' یہاں تک کہ سفید دھاگا کالے دھاگے سے جدا ہو جائے' تو انہوں نے دو رسّیاں سیاہ اور سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیں' اور ان دونوں کی طرف دیکھتے رہے تو رات کو دن سے جدا نہ کر سکے (یعنی فرق محسوس نہ کر سکے) پھر جب صبح ہوئی تو اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: یہ تو رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ''من الفجر'' (فجر سے) فرمایا ہے۔ واللہ اعلم (اللہ بہتر جانتا ہے)

۵۰۶ - جماع کرنے میں یہودیوں سے اختلاف

سوال: یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر (فاروق)' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ھلکت'' یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا' رسول اللہ نے فرمایا: ''وما اھلکك'' کس چیز نے تمہیں ہلاک کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''حولت رحلی اللیلۃ'' آج رات میں نے اپنی سواری پھیر دی یعنی اپنی بیوی کی قُبل (آگے کی جگہ) میں پیچھے سے جماع کر بیٹھا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کچھ جواب نہ دیا کہ یہ آیت نازل ہو گئی: ''نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم'' تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ! اپنی کھیتیوں

میں جس طرح چاہو" اقبل وادبر واتق الدبر والحیضة" تو سامنے سے جماع کر یا پیچھے سے جماع کر اور پاخانہ کی جگہ اور حیض کے دنوں میں جماع کرنے سے بچ۔

(امام ترمذی)

فائدہ: یہودیوں کا یہ گمان تھا کہ جو شخص اپنی عورت سے پیچھے کی طرف سے فرج میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو کہنے لگے: یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا کیونکہ میں نے رات کو اپنی سواری پھیر دی یعنی اپنی بیوی کی قُبل (آگے کی جگہ) میں پیچھے سے جماع کر بیٹھا اور رحل بیوی سے کنایۃً (مراد لیا) ہے۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی: جس سے یہودیوں کے گمان کی نفی ہوگئی۔

اور قُبل (آگے کے راستے) میں جس طرف سے بھی جماع ہو جائز ہے، لیکن حیض کے وقت اور پاخانہ کی جگہ میں جماع کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۵۰۷ ۔ اللہ تعالیٰ کسی کا عمل ضائع نہیں کرتے

سوال: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے ہجرت کے بارے میں عورتوں کا ذکر نہیں سنتی؟

جواب: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ لا اسمع اللّٰہ ذکر النساء فی الھجرة؟" یارسول اللہ! میں ہجرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عورتوں کا ذکر نہیں سنتی؟ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلی عورت ہیں جو ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جانے والی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: "فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ" (آل عمران:۱۹۵) تو ان کی دعا ان کے رب نے سن لی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کی محنت ضائع نہیں کرتا، مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو۔ (امام ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبہ کی خبر دینا (مقصود ہے) جب ہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جلدی کے ساتھ جواب عنایت فرما دیا۔

۵۰۸ ۔ سورۂ مائدہ

سوال: یارسول اللہ! ہمارے ان ساتھیوں کا کیا حال ہوگا جو اس حال میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیتے تھے؟

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شراب کے حرام ہونے کا حکم آنے سے پہلے کچھ صحابہ کرام کا انتقال ہو چکا تھا' جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو بعض حضرات نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ فکیف باصحابنا الذین ماتوا وھم یشربونھا؟ '' یارسول اللہ! ہمارے ان ساتھیوں کا کیا حال ہوگا جو اس حال میں فوت ہوگئے کہ وہ شراب پیتے تھے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ''لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا'' جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (یا کھایا)۔ (امام ترمذی' امام بخاری)

فائدہ: شراب حرام ہونے سے پہلے جن لوگوں نے شراب پی لی ان پر کوئی گناہ نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کو مطمئن کر دیا ہے۔

۵۰۹۔ حج عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے

سوال: یارسول اللہ! ہر سال میں؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب (یہ آیت) نازل ہوئی: ''وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا'' اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (لازم) ہے جو اس تک چل سکے' صحابہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ فی کل عام؟'' یارسول اللہ! ہر سال میں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''لا' ولو قلت نعم لوجبت'' نہیں! اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوگا' اس (موقعہ) پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ'' (المائدہ:۱۰۱) اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔ (امام ترمذی' امام مسلم)

فائدہ: حج کے فرض کی ادائیگی عمر میں ایک مرتبہ اس شخص کے لیے ہے جو بیت اللہ شریف تک راستے کی طاقت رکھتا ہو' اور جو زیادہ بار حج کرے گا اللہ بزرگ و برتر کے ہاں اس کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔

۵۱۰۔ شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے

سوال: یارسول اللہ! اور ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر زیادتی نہیں کرتا؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ O" (الانعام: ۸۲) وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی، یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے لیے امن وامان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں O مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری تو انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللّٰه واینا لا یظلم نفسه" یا رسول اللہ! اور ہم میں سے کون ہے جو اپنے آپ پر زیادتی نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیس ذلك انما هو الشرك، الم تسمعوا ما قال لقمان لابنه یبنی لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظیمO" یہ مطلب نہیں! بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کیا فرمایا تھا؟ اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ! بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے O

(امام ترمذی، امام بخاری، امام مسلم)

فائدہ: ظلم سے مراد شرکِ جلی اور شرکِ خفی ہے۔

۵۱۱ - دیدارِ خداوندی

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "سالت رسول اللّٰه ﷺ هل رایت ربك" میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نور انی اراه" وہ (خالق) نور ہے، میں نے اسے جہاں سے بھی دیکھا ہے وہ نور ہی ہے۔ (امام مسلم، امام ترمذی)

فائدہ: یعنی میں نے اسے کیسے دیکھا ہے یعنی میں نے اسے نہیں دیکھا کیونکہ نور ایک ایسی چیز ہے جو مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں۔

مزید وضاحت: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام نووی نے فرمایا: اکثر علماء کا مختار اور راجح مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اپنی آنکھوں سے زیارت کی۔

مؤلف کتاب کا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا، ان کے نزدیک

اس ارشادِ نبوی کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ (مترجم)

۵۱۲۔ شکار کا کھانا

سوال: یارسول اللہ! ہم اس چیز کو کھالیں جسے ہم ماریں یعنی ہم خود شکار کریں اور جسے اللہ تعالیٰ مارے اسے نہ کھائیں؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ انا ناکل ما نقتل، ولا ناکل ما یقتل اللّٰہ؟ "یارسول اللہ! ہم اس کو کھالیں جسے ہم خود ماریں یعنی جسے ہم خود شکار کریں اور جسے اللہ مارے اسے نہ کھائیں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: "فکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ علیه ان کنتم بایاته مؤمنینO "تم کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے، اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہوO (امام ترمذی)

فائدہ: مؤمنوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس میں سے جو ذبح کیا گیا ہو اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو کھالیں، اور مردار کے کھانے اور اس جانور کے کھانے سے جو غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہے اور اس چیز کے کھانے سے پرہیز کریں جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔

۵۱۳۔ سورۂ انفال

سوال: یارسول اللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو مشرکوں سے نجات دے دی ہے لہٰذا یہ مجھے عنایت فرمادیں؟

جواب: حضرت مصعب بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کا دن تھا کہ میں ایک تلوار لایا اور عرض کیا: "یا رسول اللّٰہ ان اللّٰہ شفا صدری من المشرکین فھب لی ھذا السیف "یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو مشرکوں سے نجات دے دی ہے لہٰذا یہ تلوار مجھے عنایت فرمادیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ھذا لیس لی ولالك "یہ نہ میری ہے اور نہ تیری ہے اس نے عرض کیا: "عسی ان یعطی ھذا من لا یبلی بلائی "شاید رسول اللہ ﷺ یہ تلوار اس شخص کو عطا کریں گے جس نے میری طرح مصائب برداشت نہ کیے ہوں گے، اس دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: "انك سالتنی ولیست لی وقد صارت لی وھو لك"

تو نے مجھ سے تلوار مانگی تھی (اس وقت) وہ میری نہ تھی، اب وہ میری ہو گئی ہے لہٰذا وہ تیری ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی: "یسئلونك عن الانفال" اے محبوب! وہ تجھ سے مالِ غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ (امام ترمذی)

فائدہ: اس (غزوۂ بدر) کے بعد غنیمتیں تقسیم نہیں کی جاتی تھیں، اور جب یہ تقسیم کی گئیں تو یہ تلوار نبی کریم ﷺ کے مالِ غنیمت میں آئی تو نبی کریم نے وہ تلوار حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دی۔

۵۱۴ - دورِ جاہلیت کے اعمال

سوال: یارسول اللہ! کیا ہمارے ان اعمال کی پوچھ گچھ کی جائے گی جو ہم نے جاہلیت کے دور میں کیے؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ انؤاخذ بما عملنا فی الجاهلیة؟" یارسول اللہ! کیا ہمارے ان اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا جو ہم نے جاہلیت کے زمانے میں کیے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "من احسن فی الاسلام لم یؤاخذ بما عمل فی الجاهلیة، ومن اساء فی الاسلام أخذ بالاول والآخر" جو اسلام میں آ کر اچھے کام کرے گا اسے جاہلیت کے اعمال سے متعلق پوچھ گچھ نہیں ہو گی اور جو شخص اسلام میں آ کر بُرے کام کرے گا تو اس سے پہلے اور بعد والے اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا۔ (امام مسلم)

فائدہ: اسلام وہ (گناہ) بخش دیتا ہے جو کفر کے دور میں گزر چکے ہیں جب کہ مسلمان نیک عمل کرتا ہو اور جب وہ اسلام میں آ کر بُرے کام کرے گا تو اس سے پہلے اور بعد والے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

۵۱۵ -

سوال: یارسول اللہ! ان کاموں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو میں نے جاہلیت کے دور میں عبادت کے طور پر کیے؟ وہ صدقہ ہو یا غلام کو آزاد کرنا یا صلہ رحمی کرنا، کیا ان میں بھی اجر ہے؟

جواب: حضرت حکیم بن حزام نے عرض کیا: "ای رسول اللہ أرأیت اموراً کنت اتحنث

بھا فی الجاھلیة من صدقة او عتاقة او صلة رحم افیھا اجر؟'' یارسول اللہ! ان اعمال کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو میں نے جاہلیت کے دور میں عبادت کے طور پر کیے ہیں' مثلاً صدقہ' غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی کرنا' کیا ان میں بھی اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلمت علی ما اسلفت من خیر'' تو اپنی انہیں پچھلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو مسلمان ہوا ہے۔ (امام مسلم)

فائدہ: کفر کی حالت میں (کیا ہوا) نیک عمل کرنے والے کے لیے باقی رہتا ہے جب وہ مسلمان ہو جائے۔

۵۱۶۔

سوال: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں پوچھا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑے حج والے دن کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''یوم النحر'' قربانی کا دن (یہ اس لیے کہ اس دن تک حج کے اکثر اور اہم کام ہو چکے ہوتے ہیں)۔ (امام ترمذی)

فائدہ: حج اصغر عمرہ ہے اس لیے کہ اس میں حج کی نسبت کام کم ہوتے ہیں۔

۵۱۷۔ ابوطالب کو رسول اللہ کا فائدہ

سوال: یارسول اللہ! کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا ہے' وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے ناراض ہو جایا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ھل نفعت ابا طالب بشیء؟ فانه یحوطك ویغضب لك'' یارسول اللہ! کیا آپ نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ دیا ہے' وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے دوسرے لوگوں پر ناراض ہو جاتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''نعم' ھو فی ضحضاح من نار لولا انا لکان فی الدرك الاسفل من النار'' جی ہاں! وہ جہنم میں کم گہرائی میں ہیں' اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے گہرے طبقہ میں ہوتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''نعم وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح'' جی ہاں! میں نے انہیں دوزخ کی بہت سختیوں میں پایا تو

انہیں جہنم کی کم گہرائی والی جگہ میں نکال لایا۔(امام بخاری' امام مسلم)

مشکل الفاظ کے معانی

''اصل الضخضاح'' کم پانی' یعنی ٹخنوں تک' اس سے یہاں یہ اشارہ اس آگ کی طرف ہے جو قدموں کی پشت کو نہ ڈھانپ سکے۔

''کان یحوطك'' یعنی آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی حمایت کرتے تھے۔

''الدرك الاسفل من النار'' جہنم کی بہت گہرائی۔

''الغمرات''، ''غمرۃ'' کی جمع ہے' اور یہ کسی چیز کی شدت اور سختی اور بہت بھیڑ والی جگہ کے لیے آتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی شفاعت ابوطالب کو جہنم کے بہت گہرے گڑھے سے نجات دلا کر کم درجے والی جہنم میں لے آئی' جہاں آگ قدموں کی پشت کو بھی نہیں ڈھانپتی تھی کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتے تھے اور آپ کے بارے میں اعلانِ نبوت سے پہلے ہی اپنی فراست سے ہر نیکی اور بھلائی کو معلوم کر لیتے تھے۔

۵۱۸ - سورۂ یوسف علیہ السلام

سوال: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے کون زیادہ عزت والا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ''ای الناس اکرم'' لوگوں میں سے کون زیادہ عزت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اکرمهم عند اللّٰه اتقاهم'' جو ان میں سے زیادہ متقی ہے' صحابہ نے عرض کیا: ''لیس عن هذا نسالك'' ہم یہ نہیں پوچھتے' رسول اللہ نے فرمایا: ''فاکرم الناس یوسف نبی اللّٰه' ابن نبی اللّٰه' ابن نبی اللّٰه ابن خلیل اللّٰه'' لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والے (خاندان کے اعتبار سے) حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اللہ کے نبی' اللہ کے نبی کے بیٹے' وہ بھی اللہ کے نبی کے بیٹے' وہ اللہ کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے)' صحابہ نے عرض کیا: ''لیس عن ذلك نسالك'' ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے' رسول اللہ نے فرمایا: ''فعن معادن العرب تسالونی'' عرب کے خاندانوں سے متعلق دریافت کرتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ''نعم'' جی ہاں! رسول اللہ نے فرمایا:

''فخیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا'' جو جاہلیت میں شریف یعنی عزت والے تھے وہ اسلام میں بھی عزت والے ہیں جب کہ وہ (اسلام کو) سمجھیں۔ (امام بخاری)

فائدہ: سب سے پہلے اور بعد میں آنے والے لوگوں میں بہتر وہ ہیں جو علم والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔

۵۱۹۔ سورۂ ابراہیم علیہ السلام

سوال: یارسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟

جواب: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ'' (ابراہیم: ۴۸) جس دن زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی' حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ فاین یکون الناس'' یارسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''علی الصراط'' پل صراط پر ہوں گے۔ (امام ترمذی' امام مسلم)

فائدہ: جس دن زمین بدل جائے گی یعنی قیامت کے دن اور تبدیلی کے وقت ایک لحظہ میں مخلوق پل صراط پر ہوگی۔

۵۲۰۔ سورۂ فرقان (قیامت کے دن منہ کے بل چلنا)

سوال: اے اللہ کے نبی! کافر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے جمع کیے جائیں گے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا نبی اللہ کیف یحشر الکافر علی وجھہ یوم القیمۃ؟'' اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر منہ کے بل کیسے جمع کیے جائیں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الیس الذی امشاہ علی الرجلین فی الدنیا قادرًا علی ان یمشیہ علی وجھہ یوم القیمۃ؟'' کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں پاؤں پر چلایا اس بات پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''بلی وعزۃ ربنا'' جی ہاں! ہمارے رب کی عزت کی قسم! (امام بخاری' امام مسلم)

فائدہ: جی ہاں! اے ہمارے رب کی عزت کی قسم! یعنی وہ اس پر قادر ہے اور اس سے بھی

بڑھ کر ہے۔

۵۲۱-سب سے بڑا گناہ

سوال: میں نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: "ای الذنب عند اللّٰہ اکبر؟" کون سا گناہ اللہ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ "ان تجعل للّٰہ ندًا' وھو خلقك" (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو اللہ کا ہمسر بنائے حالانکہ اس نے تمہیں بنایا ہے' میں نے عرض کیا: "ثم ای؟" پھر کون سا گناہ؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك" یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا' میں نے عرض کیا: "ثم ای؟" پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: "ان تزانی بحليلة جارك" یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ راوی نے کہا کہ اس وقت یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تصدیق میں نازل ہوئی: "والذين لا يدعون مع اللّٰه الها اخر ولا يقتلون النفس التی حرم اللّٰه الا بالحق ولا يزنون" اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ہے' ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ ہی بدکاری کرتے ہیں۔ (امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی)

فائدہ: سب سے بڑا گناہ جس کا انسان مرتکب ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کا ہمسر بنالے یعنی اللہ ماننے میں اس کی مثال بنالے اور اس کی عبادت کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ پوری بادشاہی کا مالک ہے اور تمام مخلوق پر اس کی عبادت کرنا لازم ہے۔

پھر اس کے بعد جو گناہ بڑا ہے وہ محتاجی کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا ہے' پھر قریبی عورت یعنی ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا ہے کیونکہ یہ دو طرح سے ظلم ہے' ایک اس طرح کہ یہ زنا ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ یہ ہمسائے کی آبرو کی تذلیل ہے جس کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے) کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول ﷺ نے وصیت فرمائی ہے۔

۵۲۲ - سورۂ احزاب

سوال: یارسول اللہ! آپ کے پاس نیک و بدلوگ آتے ہیں' لہٰذا اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں تو (بہتر ہوگا)۔

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ یدخل علیک البر والفاجر' فلو امرت امہات المؤمنین بالحجاب؟" یارسول اللہ! آپ کے پاس نیک و بدلوگ آتے ہیں' لہٰذا اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں تو (بہتر ہوگا)' اسی وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی: "وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ' ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ" (الاحزاب:۵۳) اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے سے مانگو' اس میں زیادہ پاکیزگی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی۔ (امام بخاری' امام مسلم)

فائدہ: مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے دلوں کو پاک کرنے کے لیے پردے کی آیت نازل ہوئی۔

۵۲۳ - درود و سلام بھیجنا

سوال: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے' پس ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝" (الاحزاب:۵۶) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (کریم) پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۝

جواب: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ علیک" یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا ہے' پس آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: یہ کہو: "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد' کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید' اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"۔

(امام بخاری)

فائدہ: اللہ کی طرف سے درود بھیجنا رحمت اور احسان نازل کرنا ہے' جو حضرت محمد ﷺ کی شان کے لائق ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ پر درود بھیجنا ملأ اعلیٰ میں حضور کی تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کا ان پر درود پڑھنا ان کا رسول اللہ کے لیے استغفار اور دعا کرنا ہے۔

لوگوں کا رسول اللہ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا' حدیث پاک کے الفاظ یا اس کے علاوہ (دوسرے الفاظ سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہے)۔

مزید وضاحت: لوگوں کا رسول اللہ پر درود شریف پڑھنے کا یہ مطلب بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے نبی کریم ﷺ کو مزید عظمت عطا فرمانے اور ان کے دین کو بقاء عطا فرمانے کی دعا کرنا ہے۔ (مترجم)

۵۲۴ - سورۂ زمر

سوال: یارسول اللہ! ''والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه''؟ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (قیامت کے بارے میں ہے) ''والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه'' اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے'' فاین المؤمنون یومئذ؟'' یارسول اللہ! اس دن مؤمن کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''علی الصراط یا عائشة'' اے عائشہ! پل صراط پر ہوں گے۔ (امام ترمذی)

فائدہ: جس دن زمین سمیٹ دی جائے گی وہ قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آسمان سمیٹ دیئے جائیں گے' (اس وقت) مؤمن جہنم کے پل پر ہوں گے اور وہی پل صراط ہے۔

اس حدیث کے اصل نسخے اور اس کتاب کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے' بہر حال مفہوم ایک ہی ہے۔ (مترجم)

۵۲۵۔ سورۂ فتح (عصمت نبی کریم ﷺ)

سوال: یارسول اللہ! یہ آپ کس لیے کرتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے خلافِ اولیٰ کام بھی بخش دیئے گئے ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''ان نبی اللّٰہ ﷺ کان یقوم من اللیل حتی تتفطر قدماہ'' اللہ کے نبی رات کو اس قدر کھڑے ہوتے (قیام فرماتے) کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے' تو میں نے عرض کیا: ''لم تصنع ھذا یا رسول اللّٰہ وقد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر؟'' یارسول اللہ! آپ اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے پچھے خلافِ اولیٰ کام بھی بخش دیئے گئے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''افلا احب ان اکون عبدا شکورًا'' کیا مجھے پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں' ''فلما کثر لحمہ صلی جالسا' فاذا ارادہ ان یرکع قام ثم رکع'' پھر جب آپ کے جسم مبارک کا گوشت زیادہ ہو گیا تو آپ (رات کو) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو کچھ دیر کھڑے ہو جاتے' پھر رکوع کر لیتے۔ (امام بخاری)

مشکل الفاظ کے معانی

''تتفطر'' ''پھٹ جاتے' اور ایک روایت میں ہے: ''تورمت قدماہ'' یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوجھ جاتے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ کے (پہلے اور بعد والے) گناہوں (خلافِ اولیٰ کاموں) کو بخشا بہت بڑی نعمت ہے' رسول اللہ نے خیال فرمایا کہ ان پر اس نعمت کا شکریہ عبادت کرنے اور تہجد ادا کرنے کے ساتھ ضروری ہے۔

اور حدیث شریف میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک آخری دور میں کچھ زیادہ ہو گیا تھا لیکن جسم کے اضافہ نے آپ کو کمزور نہ کیا تھا' گزارے کے مطابق مناسب اعضاء تھے۔

۵۲۶ - سورۂ تحریم

(کفار کے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت)

سوال: یارسول اللہ! قیصر و کسریٰ تو اس حالت میں ہیں کہ جس میں وہ ہیں یعنی آرام کی زندگی گزار رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہو کر (اس حال میں ہیں)؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ''مکث سنة ارید ان اسال عمر رضی اللّٰہ عنه. آیة'' میں ایک سال تک اس انتظار میں رہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک آیت سے متعلق دریافت کروں (آگے حدیث جاری ہے' اس کے آخری حصے میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے آپ کے پہلو میں بوریے کا نشان دیکھا تو میں رو پڑا' آپ نے فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ ان کسری وقیصر فیماھم فیه وانت رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! قیصر و کسریٰ تو اس حالت میں ہیں کہ جس میں وہ ہیں یعنی عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہو کر (اس حال میں ہیں)' رسول اللہ نے فرمایا: ''اما ترضی ان تکون لھم الدنیا ولنا الاخرة'' کیا تم پسند نہیں کرتے کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو۔

یہ مکمل حدیث کتاب ''التاج الجامع للاصول'' جز ۴ ص ۲۶۸ میں دیکھیے۔

(امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''فیماھم فیه'' دنیا کی زینت اور اس کی نعمتوں سے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ایسا جواب دیا کہ اس میں ہر مؤمن انسان کے لیے شفا اور اطمینان ہے کہ یہ ان کے لیے ہے یعنی دنیا کی زینت اور ہمارے لیے آخرت' کیا تم ان ابدی نعمتوں سے راضی نہیں ہو۔

۵۲۷ - سورۂ لیل

سوال: یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر اعتماد نہ کر لیں اور عمل کو چھوڑ دیں؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت البقیع میں

ایک جنازے میں تھے تو آپ نے فرمایا: "ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار، ومقعدہ من الجنۃ" تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ٹھکانا جہنم میں یا جنت میں نہ لکھ دیا ہو' صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل" یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر اعتماد نہ کرلیں اور عمل کو چھوڑ دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اعملوا فکل میسر لما خلق لہ' أما من کان من اھل السعادۃ فیسر لعمل اھل السعادۃ' وأما من کان من اھل الشقاء فیسر لعمل اھل الشقاوۃ" عمل کرو! اس لیے کہ ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے کیونکہ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت اور نیک بختی کا عمل آسان کر دیا گیا ہے اور جو شخص بد بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے بدبختی کا عمل آسان کر دیا گیا ہے' پھر رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "فاما من اعطی واتقیO وصدق بالحسنیO" تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کیO اور اچھی بات کی تصدیق کیO

(امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی)

فائدہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا ٹھکانا جنت یا جہنم لکھ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر آسان کر دیتا ہے خواہ وہ جنت کے لیے اچھے عمل کرے یا دوزخ کے لیے بُرے عمل کرے۔

باب ۳۰: فتنوں اور قیامت کی علامات کا بیان

۵۲۸ - فتنوں سے ڈرانے کا بیان

سوال: کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟

جواب: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے' اس وقت آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا' آپ نے "لا الٰہ[1] الا اللہ" پڑھا (اور فرمایا:) "ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج

[1] ترمذی شریف کے اصل نسخہ میں یہاں "یردھا ثلاث مرات" کے لفظ ہیں یعنی یہ کلمہ تین مرتبہ پڑھا۔

وماجوج مثل هذه وعقد سفیان تسعین او مائة" عرب لوگ اس شر کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جو قریب آ گیا ہے' آج کے دن یاجوج اور ماجوج کی دیوار کا سوراخ اتنا کھل گیا ہے اور حضرت سفیان نے نوے[1] یا سو کا عقد بنا کر اشارہ کیا' عرض کیا گیا: "انهلك وفينا الصالحون؟" کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نعم اذا كثر الخبث" جی ہاں! جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔ (اصحاب اربعہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج" وہ دیوار جو ذوالقرنین نے بنائی یعنی اس کا سوراخ کھل گیا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کے سامنے آپ کی نیند میں کچھ تھوڑے سے فتنے ظاہر ہوئے جو تمام لوگوں میں عام ہیں اور یہ (کام) اس وقت ہوگا جب فساد ظاہر ہوگا اور فسق و فجور بہت زیادہ ہو جائے گا۔

۵۲۹۔

سوال: یارسول اللہ! راستہ میں تو سب لوگ جمع ہو جاتے ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نیند کے دوران اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے' ہم نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "اتعجب ان ناسا من امتی یؤمون هذا البيت برجل من قريش قد لجا بالبيت حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم" تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ قریش کے ایک آدمی کو (پکڑنے کے لیے) بیت اللہ شریف کا قصد کریں گے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی' یہاں تک کہ جب وہ میدان میں پہنچیں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا' ہم نے عرض کیا: "یا رسول الله ان الطريق قد يجمع الناس" یارسول اللہ! راستوں میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں' رسول اللہ ﷺ

[1] مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت سفیان نے دس کا حلقہ بنایا اور دوسری مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت وہیب نے نوے کا حلقہ بنایا' دس کا حلقہ نوے کے حلقہ سے بڑا ہے۔ (شرح مسلم از نووی)

نے فرمایا: "نعم فیھم المستبصر والمجبور وابن السبیل یھلکون مھلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی' یبعثھم اللہ علی نیاتھم" ہاں! ان میں بااختیار' مجبور اور مسافر بھی ہوں گے' وہ سب ایک ساتھ ہلاک ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیتوں کے اعتبار سے اٹھائے گا۔ (اصحابِ اربعہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"عبث" اپنے جسم یا جسم کے بعض حصے کو حرکت دی۔

"المستبصر" کام کو ظاہر کرنے والا' اس کا ارادہ کرنے والا۔

فائدہ: جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوگا تو نیک اور بد تمام لوگوں پر عام طور پر آ جائے گا' آخرت میں ہر شخص اپنے عمل کے مطابق اٹھایا جائے گا اور نیک آدمی کے لیے اس کام کا اجر ہوگا جس کی وجہ سے اسے دنیا میں تکلیف پہنچی ہوگی۔

۵۳۰- علاماتِ قیامت

سوال: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "یتقارب الزمان وینقص العمل ویلقی الشح ویظھر الفتن ویکثر الھرج" زمانے میں برکت کم ہو جائے گی' عمل کم[1] ہوتا جائے گا' بخل بڑھتا جائے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہَرَج کی زیادتی ہوتی جائے گی' صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ایم ھو؟" یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "القتل القتل" قتل کرنا! قتل کرنا۔ (اصحابِ اربعہ)

مشکل الفاظ کے معانی

"یتقارب الزمان" اس میں برکت کم ہو جائے گی۔

"ینقص العمل" یعنی نیک عمل کم ہو جائے گا۔

---

[1] سنن ابوداؤد شریف میں یہ روایت اس طرح ہے: "یتقارب الزمان وینقص العلم ویظھر الفتن ویلقی الشح ویکثر الھرج" زمانہ نزدیک ہو جائے گا یعنی برکت نہ رہے گی' علم کم ہو جائے گا' فتنے ظاہر ہو جائیں گے' (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔

"یلقی الشح" دنیا والوں کی تعظیم دلوں میں بڑھ جائے گی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ان اُمور کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں جو آخر زمانہ میں پیدا ہوں گے ان میں سے کچھ یہ ہیں: برکت کم ہو جائے گی' نیک عمل کم ہو جائے گا' بخیل دنیا کی حرص کرے گا' فتنے ظاہر ہوں گے اور بہت زیادہ ہو جائیں گے' جھگڑا اور قتل و غارت بڑھ جائے گی۔

-۵۳۱

سوال: یارسول اللہ! یہ بتایئے کہ جس شخص کے پاس اونٹ' بکریاں اور زمین نہ ہو؟

جواب: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "انها ستكون فتن ألاثم تكون فتنة' القاعد فيها خير من الماشي فيها' والماشي فيها خير من الساعي اليها' الا فاذا نزلت او وقعت' فمن كان له ابل فليلحق بها' ومن كان له غنم فليلحق بها' ومن كانت له ارض فليلحق بارضه" "عنقریب فتنے ہوں گے' سنو! پھر فتنے ہوں گے' ان میں بیٹھنے والا ان میں چلنے والوں سے بہتر ہوگا' اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا' سنو! جب یہ فتنے آئیں اور واقع ہونے لگیں تو جس شخص کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ لاحق ہو جائے یعنی ان کے ساتھ مصروف ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ لاحق ہو جائے اور جس شخص کی زمین ہو وہ اپنی زمین سے لاحق ہو جائے یعنی کھیتی باڑی کرنے لگ جائے' مقصد یہ ہے کہ ان چیزوں کے ساتھ مصروف ہو کر فتنوں سے بچ جائے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ارايت من لم تكن له ابل ولا غنم ولا ارض؟" یارسول اللہ! بتایئے کہ جس شخص کے پاس اونٹ' بکریاں اور زمین نہ ہو؟ رسول اللہ نے فرمایا: "يعمد الى سيفه فيدق على حده بحجر ثم لينج ان استطاع النجاء" وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اسے لے کر اس کی دھار کو پتھر سے کند کر دے' پھر اگر وہ نجات حاصل کر سکتا ہو تو نجات حاصل کرے' (پھر رسول اللہ نے فرمایا:) "اللهم هل بلغت' اللهم هل بلغت' اللهم هل بلغت" اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا

میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ (یعنی تیرا پیغام پہنچا دیا)' ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ انی اکرھت وانطلق بی الی الصفین او احدی الفئتین' فضربنی رجل بسیفه' او یجیء سھم فیقتلنی؟ ''یارسول اللہ! (یہ بتلایئے) اگر مجھے مجبوراً کسی ایک صف یا کسی ایک جماعت میں داخل کر دیا جائے! پھر مجھے ایک آدمی تلوار سے مار دے یا مجھے کوئی تیر آ کر لگ جائے جو مجھے قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یبوء باسمه واثمك ویکون من اصحاب النار'' وہ شخص اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور وہ جہنمی ہوگا۔ (امام مسلم امام ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''فلیلحق بھم'' ان کو گھاس چرانے لگ جائے اور فتنوں اور فتنہ والوں سے بچ جائے۔

''فلیلحق بارضه'' زمین کی کھیتی باڑی میں مشغول ہو جائے اور لوگوں کو چھوڑ دے۔

''اللھم ھل بلغت'' یعنی اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا۔

فائدہ: فتنوں کے ظاہر ہونے اور ان کے عام ہونے کے وقت جو کچھ کرنا مسلمان پر واجب ہے' وہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرما دیا اور سب سے بہتر راستہ یہ ہے کہ اگر وہ اونٹوں' بکریوں اور زمین کا مالک ہے تو ان میں مصروف ہو جائے (تاکہ فتنوں سے بچ جائے) یا اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز کا مالک نہ ہو تو پھر اگر وہ اپنے آپ کو بچانے کی طاقت رکھتا ہو تو خود کو ان فتنوں سے بچا لے' اور جب مجبور ہو جائے اور قتل کر دیا جائے تو قاتل اپنے گناہ اور اس کے گناہ کے ساتھ لوٹے گا۔

-۵۳۲

سوال: یارسول اللہ! بتایئے اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے اپنا ہاتھ بڑھائے (تو میں کیا کروں)؟

جواب: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یارسول اللّٰہ ارایت ان دخل علی بیتی ویبسط یدہ لیقتلنی؟ ''یارسول اللہ! بتایئے اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے اپنا ہاتھ بڑھائے (تو میں کیا کروں)؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''کن کابن آدم القاتل لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا

بباسط یدی الیك لاقتلك" تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا جو یہ کہتا تھا: اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے تیری طرف اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ (امام ابوداؤد، امام ترمذی)

فائدہ: مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کے قتل کا ارادہ نہ کرے تاکہ اس کے گناہ کے ساتھ نہ لوٹے۔

۵۳۳ - قاتل اور مقتول دونوں جہنمی

سوال: یہ (حال) تو قاتل کا ہے، مقتول کا کیا حال ہے؟

جواب: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اذا تواجها المسلمان بسیفهما فکلاهما من اهل النار" جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں یعنی مارنے کا ارادہ کریں تو وہ دونوں جہنمی ہیں، عرض کیا گیا: "فهذا القاتل فما بال المقتول؟" یہ (حال) تو قاتل کا ہے مقتول کا کیا حال ہے؟ یعنی قاتل تو جہنمی ہوا مقتول کیوں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "فانه اراد قتل صاحبه" کیونکہ وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے۔ (اصحاب ثلاثہ)

فائدہ: قاتل کے دوزخ کا حق دار ہونے کا معاملہ تو ظاہر ہے اور مقتول بھی اپنے ساتھی کے قتل کی نیت رکھتا ہے بشرطیکہ اس کی قدرت رکھے۔

۵۳۴ - فتنوں کے دور میں بہترین آدمی

سوال: یا رسول اللہ! فتنوں میں تمام لوگوں سے بہتر کون ہوگا؟

جواب: عرض کیا گیا: "یا رسول اللّٰه من خیر الناس فی الفتنة؟" یا رسول اللہ! فتنے میں لوگوں میں سب سے بہتر کون ہوگا؟ رسول اللہ نے فرمایا: "رجل فی ماشیته یؤدی حقها، ویعبد ربه، ورجل آخذ براس فرسه یخیف العدو ویخیفونه" جو شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں مشغول رہ کر ان کا حق ادا کرنے اور اپنے رب کی عبادت کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے دشمن کو ڈراتا ہو اور وہ اسے ڈرائیں۔ (امام ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بیان فرمارہے ہیں کہ فتنہ سے نجات پانے والا آدمی وہ ہے جو اپنے چوپایوں میں رہے اور ان کا حق ادا کرے اور اپنے بزرگ و برتر خدا کی عبادت کرے اور دوسرا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو اور دشمن کو ڈرائے اور وہ اسے ڈرائیں' یعنی اسلامی علاقوں اور کفار کے علاقوں کی درمیانی سرحد کی حفاظت کرے۔

۵۳۵- اپنے آپ کو ذلیل کرنا

سوال: اور وہ اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ'' مؤمن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے' صحابہ نے عرض کیا: ''و کیف یذل نفسہ؟ '' اور وہ اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''یتعرض من البلاء لما لا یطیق '' جس مصیبت کی طاقت نہیں رکھتا اس کے درپے ہوتا ہے۔

(امام ترمذی)

فائدہ: جب مسلمان ان اُمور کے درپے ہوتا ہے جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے۔

۵۳۶- فتنوں کی خبریں اور ان کی قسمیں

سوال: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟

جواب: حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ''والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل' ولا المقتول فیم قتل '' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تو دنیا سے نہیں جائے گا کہ لوگوں پر ایک دن ایسا آئے گا کہ قاتل نہیں جانے گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کیوں قتل کیا گیا' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللّٰہ کیف یکون ذلك؟ '' یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''الھرج' القاتل والمقتول فی النار '' قتل عام کے سبب' قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: فتنوں اور قتل و غارت کی کثرت کی وجہ سے قاتل نہیں جانے گا کہ اس نے کیوں قتل

کیا' اور نہ مقتول جانے گا کہ وہ کیوں قتل کیا گیا؟

۵۳۷ - فتنۂ احلاس

سوال: یارسول اللہ! اور فتنۂ احلاس کیا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا' آپ نے کثرت کے ساتھ فتنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا' ایک کہنے والے نے کہا: "یا رسول اللّٰہ وما فتنة الاحلاس؟" یارسول اللہ! احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: "هي هرب وحرب' ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من اهل بيتي يزعم انه مني وليس مني ' وانما اوليائي المتقون' ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع" وہ بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑا ہے' پھر فتنہ سراء ہے (یہ ایسا فتنہ ہے کہ) اس کا دھواں ایک ایسے آدمی کے دو قدموں کے نیچے سے ظاہر ہو گا جو گمان کرے گا کہ وہ میرے اہل بیت سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہو گا کیونکہ میرے دوست تو پرہیزگار ہیں' پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے گویا کہ اس کے سرین پسلی کے اوپر ہوں گے" "ثم فتنة الدهيماء لا تدع احدامن هذه الامة الا لطمته لطمة ' فاذا قيل انقضت' تمادت' يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافراً' حتى يصير الناس الى فسطاطين' فسطاط ايمان لا نفاق فيه 'و فسطاط نفاق لا ايمان فيه' فاذا كان ذلكم فانتظروا الدجال من يومه او من غده " پھر فتنۂ دھیماء ہے جو میری امت میں سے کسی کو بھی کم از کم ایک طمانچہ مارے بغیر نہیں چھوڑے گا' جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور بڑھے گا' صبح کے وقت آدمی مؤمن ہو گا اور شام کو کافر ہو جائے گا' یہاں تک کہ لوگ دو کیمپوں میں بٹ جائیں گے' ایک کیمپ میں نفاق کے بغیر ایمان ہو گا اور دوسرے کیمپ میں ایمان کے بغیر نفاق ہو گا' جب یہ (کام) ہو جائیں تو اس روز یا اس کے اگلے روز دجال کا انتظار کرنا۔

(امام ابوداؤد'امام حاکم)

مشکل الفاظ کے معانی

''ھرب''لوگ آپس میں سخت عداوت اور دشمنی کی وجہ سے ایک دوسرے سے بھاگیں گے۔

''حرب''لوگوں کا مال لوٹنا اور انہیں اس طرح چھوڑ دینا کہ ان کے پاس کچھ نہ چھوڑیں۔

''ولیس منی'' کہ وہ اہل بیت سے ہو لیکن ان کے فعل ان جیسے نہیں ہوں گے۔

''علی ضلع''پھر وہ ایک آدمی کی بیعت پر اتفاق کریں گے لیکن صلح ثابت نہ ہوگی جس طرح ٹیڑھی پسلی درست نہیں ہوتی (صلح بھی نہیں ہوگی)۔

۵۳۸ - جماعت کے ساتھ مل جانے کا بیان

سوال: یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے تو اللہ تعالیٰ ہم پر یہ بہتری اور بھلائی لایا' کیا اس بہتری کے بعد بھی بُرائی ہوگی؟

جواب: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر یعنی بھلائی کے بارے میں سوال کر رہے تھے' اس وقت میں آپ سے شر یعنی بُرائی کے بارے میں سوال کر رہا تھا' (یہ سوال) اس ڈر کی وجہ سے تھا کہ وہ مجھے نہ پالے' لہٰذا میں نے عرض کیا:''یا رسول اللّٰہ انا کنا فی جاھلیة وشر' فجاء نا اللّٰہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر؟''یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور بُرائی میں تھے تو اللہ تعالیٰ ہم پر یہ بہتری اور بھلائی لایا' کیا اس بہتری کے بعد بھی بُرائی ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''نعم''جی ہاں! میں نے عرض کیا:''وھل بعد ذلك الشر من خیر؟'' اور کیا اس بُرائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''نعم وفیہ دخن''جی ہاں! اور اس میں کچھ دھواں ہوگا' میں نے عرض کیا:''وما دخنه''اور اس کا دھواں کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا:''قوم یھدون بغیر ھدی تعرف منھم وتنکر''وہ ایسے لوگ ہوں گے جو (میرے) طریقے کے خلاف چلیں گے' ان کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور کچھ باتیں بُری (لگیں گی)' میں نے عرض کیا:''فھل بعد ذلك الخیر من شر؟''کیا اس بھلائی کے بعد بھی بُرائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''نعم دعاة علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا''جی ہاں!

جہنم کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والا ہوں گا جو ان کا جواب دے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے' میں نے عرض کیا:"یا رسول اللہ صفھم" یارسول اللہ! ان کے اوصاف بتائیے' رسول اللہ نے فرمایا:"ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا" وہ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے' میں نے عرض کیا:"فما تامرنی ان ادرکنی؟" اگر وہ زمانہ مجھے پالے تو آپ کا مجھے کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تلزم جماعة المسلمین وامامھم" مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ مل کر رہو' میں نے عرض کیا:"فان لم تکن لھم جماعة ولا امام؟" اگر ان کی جماعت بھی نہ ہو اور امام بھی نہ ہو؟ یعنی پھر کیا کریں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"فاعتزل تلك الفرق کلھا' ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکك الموت وانت علی ذلك" ان تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھے درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تیری موت آ جائے۔ (اصحابِ ثلاثہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو حادثوں اور فتنوں کے واقع ہونے کے وقت اچھے طریقہ کی پناہ لینے کی توجہ دلا رہے ہیں۔

-۵۳۹

سوال: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ نبی کریم نے ہمیں فرمایا: "انکم سترون بعدی اثرة واموراً تنکرونھا" یقیناً تم میرے بعد ایسے نشانات اور ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے' صحابہ نے عرض کیا:"فما تامرنا یا رسول اللہ" یارسول اللہ! (پھر) آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: "ادوا الیھم حقھم وسلوا اللہ حقکم" ان (لوگوں) کے حقوق پورے کیجئے اور اپنا حق اللہ سے مانگیے۔ (امام بخاری' امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ ان اُمور کی خبر دے رہے ہیں جو اُمراء کی طرف سے واقع ہوں گے' اس وقت مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان لوگوں کے دلوں کو ان

مسلمانوں کے لیے مسخر فرمادے۔

۵۴۰۔ فتنہ کی ابتداء

سوال: یارسول اللہ! اور ہمارے نجد کے بارے میں؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ''اللھم بارك لنا فی شامنا' اللھم بارك لنا فی یمننا'' اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت عطا فرما! کچھ لوگوں نے کہا: ''یا رسول اللّٰہ وفی نجدنا؟'' یارسول اللہ! اور ہمارے نجد کے بارے میں؟ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری بار میں (یعنی جب تیسری بار نجد کے لیے دعا کرنے کے بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا:) ''ھنالك الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان'' وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ (امام بخاری' امام ترمذی)

فائدہ: نبی کریم ﷺ فرمارہے ہیں کہ نجد سے فتنے ظاہر ہوں گے' یہ وہ فتنے ہوں گے جنہیں شیطان بھڑکائے گا' اور نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعا نہیں فرمائی کیونکہ زیادہ غالب گمان کے مطابق اس وقت وہاں کفار زیادہ ہوں گے اور شرک کی وجہ سے ان کی جہت جو مقرر کی گئی ہے' اسے کمزور کردیں گے۔

۵۴۱۔

سوال: یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟

جواب: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیکون فی امتی اختلاف وفرقة' قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل' یقرؤون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیة' لا یرجعون حتی یرتد علی فوقه' ھم شر الخلق والخلیفة' طوبی لمن قتلھم وقتلوہ' یدعون الی کتاب اللّٰہ لیسوا منه فی شیء' من قاتلھم کان اولی باللّٰہ منھم'' عنقریب میری امت میں اختلاف اور فرقہ بازی ہوگی' ایک قوم گفتگو اچھی کرے گی اور عمل برے کرے گی' قرآن پاک پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے

آ گے نہیں جائے گا (یعنی قرآن کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا گمراہی کی وجہ سے) وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے' وہ (دین کی طرف) واپس نہیں آئیں گے یہاں کہ وہ سوفار (سوئی کا ناکہ) پر سے واپس نہ پھرے' وہ ساری مخلوق میں سب سے بُرے ہوں گے' جو انہیں قتل کرے گا اور جس کو وہ قتل کریں گے' اس کے لیے بشارت ہے وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا' ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا' لوگوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وما سیماھم؟'' یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''التحلیق'' سر منڈانا۔ (امام ابوداؤد)

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی امت میں عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو بُرے کام کریں گے اور وہ تمام مخلوق سے بُرے ہوں گے' اور خوش خبری ہے اس کے لیے جو ان کو قتل کرے اور وہ اسے قتل کردیں اور ان کی علامت یہ ہے کہ وہ عرب کے اس وقت کے رواج کے خلاف اپنے سروں کو منڈواتے ہوں گے' اور عرب لوگ اپنے بالوں کو چھوڑ دیں گے (یعنی لمبے لمبے رکھیں گے) اور ان میں مانگ نکالتے ہوں گے۔

۵۴۲ - روم کی لڑائی

سوال: اور ایسا ان دنوں ہماری قلت کی وجہ سے ہوگا؟

جواب: حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یوشك الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتھا'' قریب ہے کہ دوسری قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں جس طرح بھوکا آدمی کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے' ایک کہنے والے نے عرض کیا: ''ومن قلة نحن یومئذ یا رسول اللّٰہ'' یارسول اللہ! اور ایسا ان دنوں ہماری قلت کی وجہ سے ہوگا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''بل انتم یومئذ کثیر' ولکنکم غثاء کغثاء السیل' ولینزعن اللّٰہ من صدور عدوکم المھابة منکم ولیقذفن اللّٰہ فی قلوبکم الوھن'' بلکہ تم ان دنوں بہت زیادہ ہوگے لیکن ایسے بے کار ہوں گے جیسے سیلاب کی جھاگ' اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔ ایک

کہنے والے نے کہا: ''یا رسول اللّٰہ وما الوھن؟'' یارسول اللہ! بزدلی کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''حب الدنیا و کراھیۃ الموت'' دنیا کی محبت رکھنا اور موت کو ناپسند کرنا۔ (امام ابوداؤد)

مشکل الفاظ کے معانی

''تداعی الاکلۃ علی قصعتھا'' کفار کے تمام فرقے مسلمانوں کی شان وشوکت کو ختم کرنے کے لیے جمع ہوں گے۔

''غثاء السیل'' جو جھاگ خس وخاشاک اور میل کچیل (سیلاب) اٹھائے ہوتا ہے' یہ مسلمانوں کے کمزور اور حقیر ہو جانے اور ان کی بہادری کی قلت وکمی کی وجہ سے ہے۔

''المھابۃ منکم'' یعنی تمہارا خوف (نکال دیا) اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنے کی وجہ سے۔

''الوھن'' کمزوری' اور اس کا سبب دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا ہے۔

فائدہ: کفر کے تمام گروہ جمع ہوں گے اور مسلمانوں کی شان وشوکت ختم کرنے اور جو بہادری مسلمانوں میں ہے اس کو چھیننے کے لیے ایک دوسرے کو دعوت دیں گے' اور یہ مسلمان اس وقت جھاگ کی طرح ہوں گے' نہ ان میں قوت ہوگی نہ طاقت' (یہ بات) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے دوری کی وجہ سے ہوگی' اور ان کی کمزوری ان کی دنیا سے محبت اور ان کے موت کو ناپسند کرنے کی وجہ سے ہوگی اور دشمنوں کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب نکال دیا ہوگا۔

۵۴۳۔ خسف اور مسخ کا حلول

سوال: یارسول اللہ! اور وہ کب ہوگا؟

جواب: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فی ھذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف'' اس امت میں خسف (دھنس جانا) مسخ (شکلیں بدل جانا) اور قذف (پتھر مارنا) ہوگا' مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ وما ذاک؟'' یارسول اللہ! وہ کب ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اذا ظھرت القینات والمعازف وشربت الخمور'' جب گانے والی عورتیں' گانے بجانے کا سامان بہت ہوگا اور شرابیں پی جائیں گی۔ (امام ترمذی)

مشکل الفاظ کے معانی

''الخسف'' یہ زمین کا ان چیزوں کے ساتھ دھنس جانا ہے جو بھی اس پر ہیں۔

''القینات'' گانے والی عورتیں۔

''المعازف'' لہو ولعب (گانے بجانے کے) آلات۔

''القذف'' پتھر مارنا۔

فائدہ: جب گانے والی عورتیں، لہو ولعب کا سامان اور شراب پینا اس امت میں زیادہ ہو جائے گا اور یہ امت اللہ تعالیٰ کو بھول جائے گی تو اس پر کئی قسموں کی بلائیں نازل ہوں گے۔

۵٤٤ - زبردستی لشکر میں بھیجے جانے والے کا حال ان کے ساتھ ہوگا جو دھنسا دیئے گئے

سوال: یارسول اللہ! مجبوراً بھیجے جانے والے کا حال کیا ہوگا؟

جواب: حضرت عبید بن قبطیہ کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن ابی ربیعہ اور حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، ان دونوں نے آپ سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے زمانے کی بات ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یعوذ عائذ بالبیت، فیبعث الیه بعث، فاذا کانوا ببیداء من الارض خسف بهم'' ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار زمین میں پہنچے گا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (حضرت عبیداللہ بن قبطیہ نے کہا کہ) میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰه فکیف بمن کان کارها'' یارسول اللہ! مجبوراً بھیجے جانے والے کا کیا حال ہوگا؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: ''یخسف به معهم ولکنه یبعث یوم القیمة علی نیته'' اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اس کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اما واللّٰه ما هو بهذا الجیش الآتی لقتال ابن الزبیر'' لیکن اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں ہے جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے آیا تھا۔

(اصحاب اربعہ)

فائدہ: نبی کریم ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جو ناحق کے ساتھ (حق کام کرنے پر) مجبور ہو جائے' خواہ اسے بھی دھنسا دیا جائے' وہ قیامت کے دن یقیناً اپنے عمل کے موافق اور اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

۵۴۵- دجال مشرق سے ظاہر ہوگا

سوال: یارسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟

جواب: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لیفرن الناس من الدجال فی الجبال'' لوگ دجال سے (ڈرتے ہوئے) پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے' حضرت ام شریک نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ؟'' یارسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''ھم قلیل'' وہ بہت کم ہوں گے۔ (امام مسلم' امام ترمذی)

فائدہ: سب سے پہلے دجال کا ظہور ان مشرقی علاقوں سے ہوگا' پھر وہ جزیرۂ عرب کی طرف رخ کرے گا' پھر مکہ شریف اور مدینہ منورہ کا قصد کرے گا' پھر فرشتے اسے فلسطین کی طرف پھیر دیں گے' پھر لدّ نامی شہر میں ہلاک کیا جائے گا۔ (اور اللہ بہتر جانتا ہے)

۵۴۶- مسیح دجال کے اوصاف

سوال: یارسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے' کیا آج کی طرح ہی ہوں گے؟

جواب: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے اوصاف بتائے: ''لعلہ سیدرکہ من قد رانی او سمع کلامی'' شاید اسے میرے دیکھنے والوں اور میرا کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں' صحابہ کرام نے عرض کیا: ''یا رسول اللّٰہ کیف قلوبنا یومئذ امثلھا الیوم'' یارسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ کیا آج کی طرح ہی ہوں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ''او خیرًا'' یا اس سے بہتر۔ (امام ابوداؤد' امام ترمذی)

فائدہ: دجال کے ظہور کے وقت مؤمنوں کے دل نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کے دلوں کی مثل یا اس سے بہتر ہوں گے اور یہ بات کامل ایمان والے گروہ کے لیے ہے۔

ضروری وضاحت: یہ بات رسول اللہ نے اس لیے فرمائی کہ اس وقت اپنے ایمان کو بچانا ہی بہت مشکل ہوگا تو جو شخص اس وقت اپنے ایمان کو بچا کر ثابت قدم رہے گا' وہ بڑا درجہ اور مقام پائے گا۔

۵۴۷ - قیامت کی علامات کا بیان

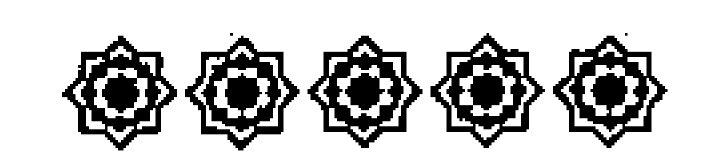
سوال: قیامت کب قائم ہوگی؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: ''متی تقوم الساعۃ؟'' قیامت کب قائم ہوگی؟ اس وقت اس آدمی کے پاس ایک لڑکا تھا جس کو محمد کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان یعش ھذا الغلام فعسی ان لا یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ'' اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ہوسکتا ہے کہ اس کو بڑھاپا نہ پائے کہ قیامت قائم ہو جائے۔ (امام مسلم)

فائدہ: احتمال ہے کہ ''ساعۃ'' سے مراد سائل کی موت ہو' اور یہ بھی احتمال ہے کہ (یہ مراد ہو کہ لڑکا بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا اور نہ زیادہ عمر والا ہوگا اور نہ زیادہ دیر تک زندہ رہے گا (کہ مر جائے گا)۔ واللہ اعلم

مزید وضاحت: اس سے یہ مطلب نہ نکالا جائے کہ نبی کریم ﷺ کو قیامت کا علم نہ تھا کیونکہ رسول اللہ نے حدیثِ جبریل میں جو کہ بخاری شریف میں ہے اس کی اہم علامات بیان فرمادی ہیں اور دیگر احادیث میں بھی ایسے ثبوت ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم نے رسول اللہ ﷺ کو قیامت کا علم دیا ہوا تھا۔

اس حدیث کا مطلب وہی ہے جو مؤلف کتاب نے فائدے میں بیان کیا ہے۔



ماخذ ومراجع

۱۔ صحیح البخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ البخاری، دارالفکر، القاہرہ

۲۔ صحیح مسلم بشرح النووی، امام مسلم بن الحجاج بن مسلم النیشاپوری، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۲۹ھ

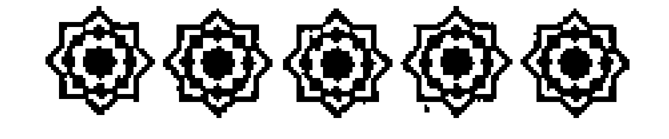
۳۔ صحیح سنن ترمذی باختصار المتن، محمد ناصر الدین الالبانی، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۸ء

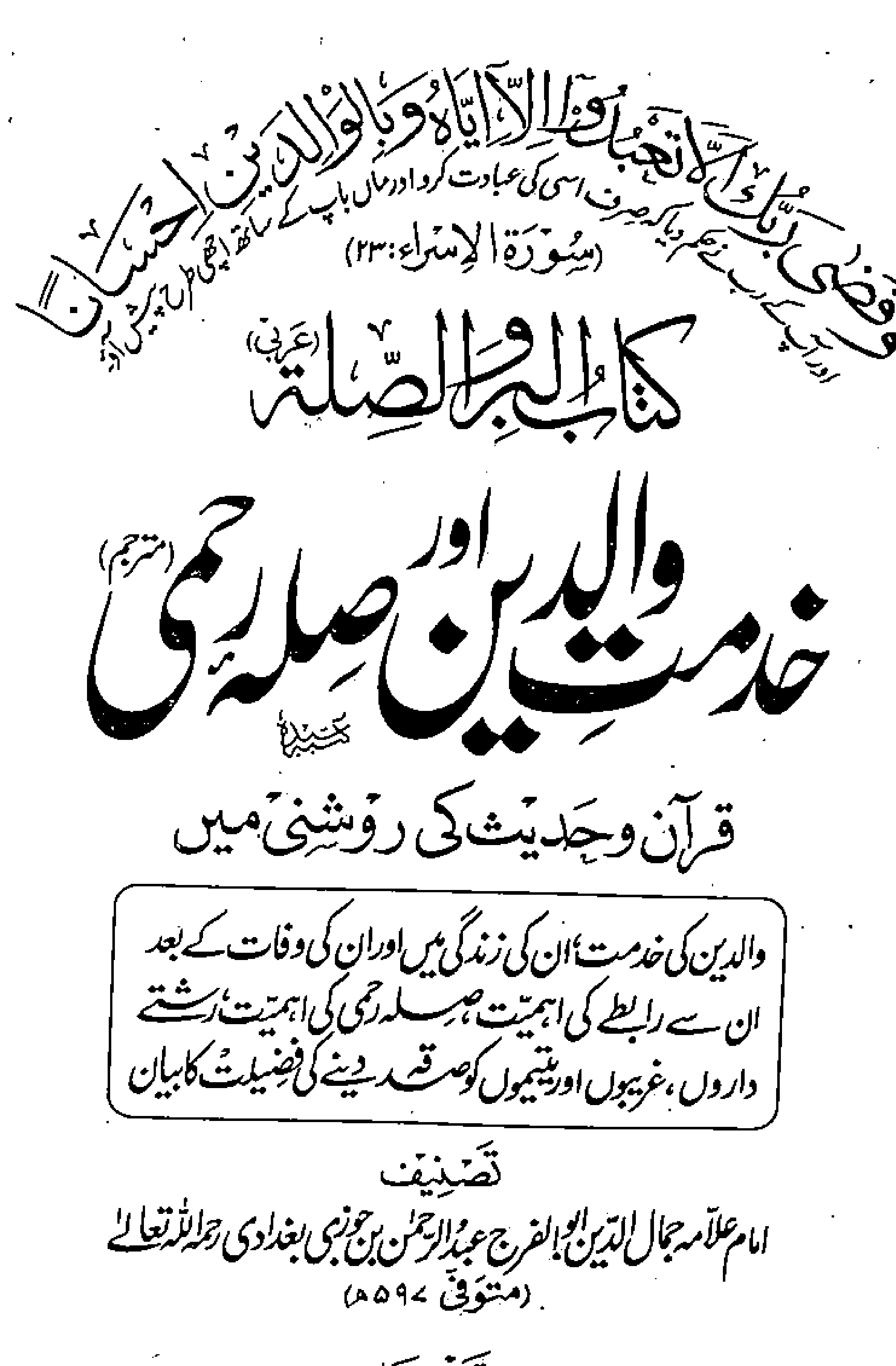
۴۔ الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۶۸ء

۵۔ التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول ﷺ، منصور علی ناصف، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۶۲ء

۶۔ اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان، محمد فواد عبدالباقی، المکتبۃ الاسلامیہ، مکہ المکرمہ

۷۔ ریاض الصالحین، امام ابی زکریا یحیٰی بن شرف النووی الدمشقی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۲ء





وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور آپ کے رب نے حکم دیا کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھی طرح نیکی کرو

(سُوْرَۃ الاِسراء:۲۳)

کتاب البر والصلة (عربی)

خدمتِ والدین اور صلہ رحمی (مترجم)

قرآن وحدیث کی روشنی میں

والدین کی خدمت، ان کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان سے رابطے کی اہمیت، صلہ رحمی کی اہمیت، رشتے داروں، غریبوں اور یتیموں کو صدقہ دینے کی فضیلت کا بیان

تصنیف

امام علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ

(متوفی ۵۹۷ھ)

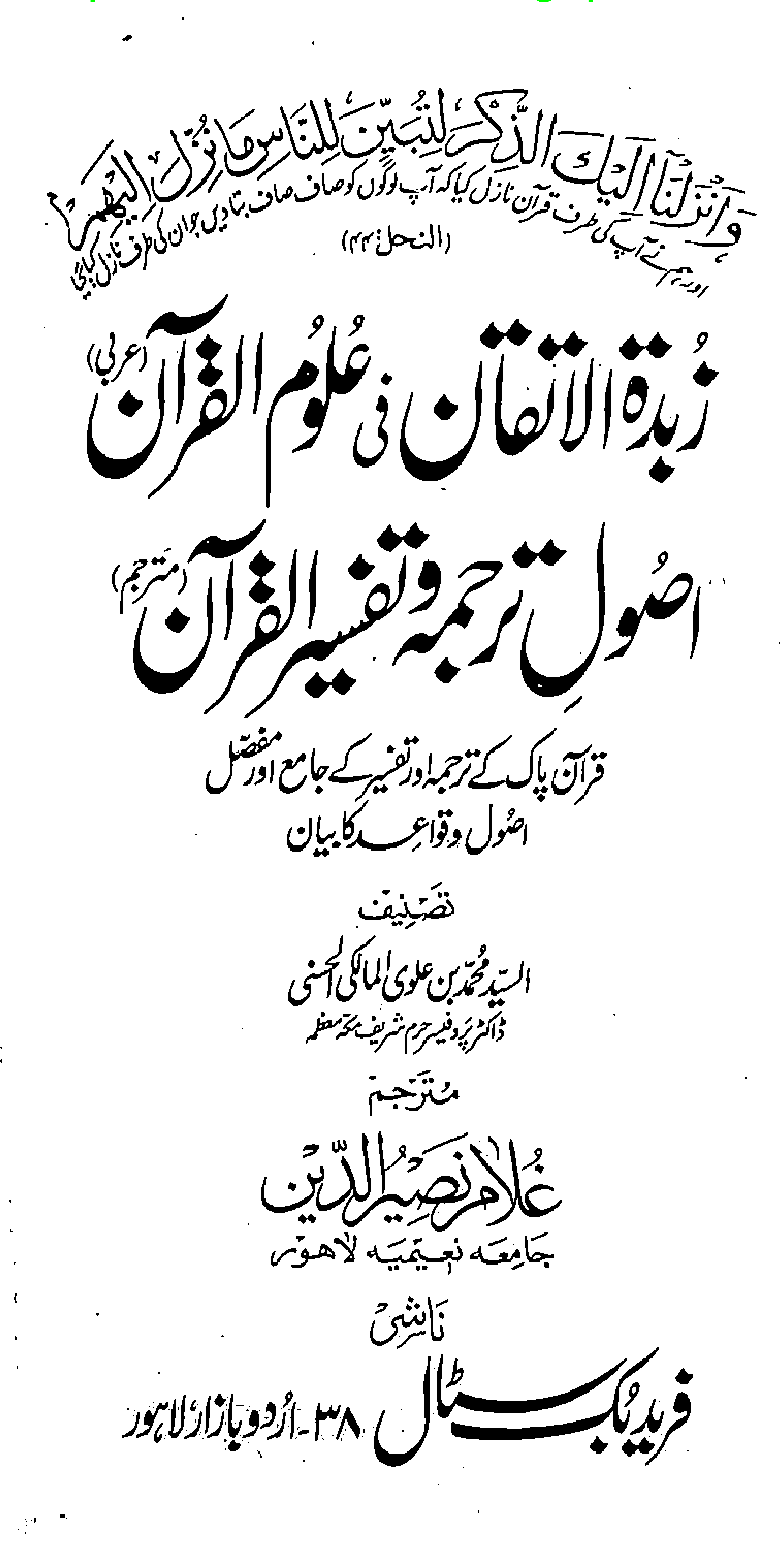
ترجمہ

علامہ مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی

مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور



وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

اور ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل کیا کہ آپ لوگوں کو صاف صاف بتا دیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا

(النحل: ۴۴)

زبدۃ الاتقان فی علوم القرآن (عربی)

اصولِ ترجمہ و تفسیر القرآن (مترجم)

قرآن پاک کے ترجمہ اور تفسیر کے جامع اور مفصل
اصول و قواعد کا بیان

تصنیف

السید محمد بن علوی المالکی الحسنی

ڈاکٹر پروفیسر حرم شریف مکہ معظمہ

مترجم

غلام نصیر الدین

جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور



حسین و دلکش طباعت
خدمت والدین اور صلہ رحمی
اصول ترجمہ و تفسیر القرآن
جامع المعجزات
چادر اور چار دیواری
فقہ السیرۃ
انوار الفتاویٰ
فرید بک سٹال
۳۸۔ اردو بازار لاہور
E-mail:info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com